خطباتِ شیخ الحدیث

www.KitaboSunnat.com

ترتیب وتخریج
حافظ عبدالرزاق اظہر
استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

دارالخلود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ شیخ الحدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ
سابقہ سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

www.kitabosunnat.com

ترتیب وتخریج
ابو العباد حافظ عبدالرزاق اظہر حفظہ اللہ
استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

ناشر
دار الخلود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــ خطباتِ شیخ الحدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ

ترتیب وتخریج ـــــــ حافظ عبدالرزاق اظہر

طبع ـــــــــ اول

سن اشاعت ـــــــــ ۲۰۱۶ء

کمپوزنگ ـــــــــ ابو یاسر

پرنٹنگ ـــــــ ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ناشر

دار الخلود

لائن پار محلہ سلامت پورہ، کامونکی ضلع گوجرانوالہ
0345-7333521
0333-8257302

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان داعیانِ حق کے لیے جو

اعلائے کلمۃ اللہ اور دینِ حنیف کی

بالادستی کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔

اور

مردِ آہن پروفیسر سعید کلیروی حفظہ اللہ

مجاہد انتھک حافظ عمران عریف حفظہ اللہ کے نام

جن کی کاوش سے یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی۔

ابو العباد حافظ عبد الرزاق اظہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تقریظ	19
مقدمہ	21
حالات زندگی	26
نام	26
ولدیت	26
ولادت	26
تعلیم	26
اساتذہ کرام	27
ذمہ داریاں	27
دیانت وامانت	29
قناعت پسندی	30
خطبہ جمعۃ المبارک	32
وفات	33
چند واقعات	34
دوسرا واقعہ	39
تیسرا واقعہ	45
چوتھا واقعہ	52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق ---------- 53
اتباع رسول ﷺ محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے ---- 54
تمہیدی کلمات ---------- 54
محبت الٰہی کا عجیب طریقہ ---------- 55
یہ اللہ کو بھی ناگوار ہے ---------- 56
محبت کا انوکھا ذریعہ ---------- 57
یہی تو گمراہی ہے ---------- 58
محبت کا یہ بھی طریقہ نہیں ---------- 60
یہ کیسی محبت ہے؟ ---------- 62
بزرگوں کو کون مانتا ہے؟ ---------- 64
قربانی بھی اتباع رسول ﷺ میں ---------- 64
دین صرف قرآن وحدیث کا نام ہے ---------- 67
وہ تو پھر بھی غلام ہیں ---------- 69
اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو...... ---------- 70
رمضان اور فکر آخرت ---------- 73
تمہیدی کلمات ---------- 73
عظیم نصیحت ---------- 74
موت وحیات کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے ---------- 75
موت لذتیں توڑ ڈالتی ہے ---------- 77
آخرت کا صدمہ نہیں بھولے گا ---------- 78
کاش میں مٹی ہوتا ---------- 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے دن کوئی سفارش نہیں چلے گی ---------- 81

نظام کائنات لپیٹ لیا جائے گا ---------- 82

آخرت اعمال سے بنتی ہے ---------- 84

فکر آخرت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ---------- 84

ایماندار ہی آخرت کی فکر کرتا ہے ---------- 87

کامیاب کون؟ ---------- 88

نیکوکار لوگوں کی آخرت ---------- 89

نیکوں کے باغ لگ رہے ہیں ---------- 90

رمضان کی قدر نہ کرنے والا لعنتی ہے ---------- 91

فکر آخرت کا ایک اور زینہ ---------- 93

موت سے ہی آخرت شروع ---------- 94

آخرت میں نیک اعمال ہی نجات دلائیں گے ---------- 97

تمہیدی کلمات ---------- 97

انبیاء علیہم السلام کی جان بھی مٹھی میں ہوگی ---------- 98

مشرک کی سفارش نہیں ہوگی ---------- 99

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ---------- 100

میں تمھیں دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں ---------- 102

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کا حال ---------- 103

اگر وفات نہیں تو پھر وراثت کا جھگڑا کیوں؟ ---------- 105

نبی علیہ السلام کی وراثت نہیں ہوتی ---------- 106

عمر رضی اللہ عنہ کی اصلاح ---------- 107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا کسی کو ہمیشہ زندہ ماننا جہالت ہے ---------------- 108

یہ آپ کی امت نہیں ---------------- 110

ان کو دفع کر دیں ---------------- 111

اسلام پر جانثاری کا جذبہ ہی انقلاب لاتا ہے ---------- 114

تمہیدی کلمات ---------------- 114

قیامت کب آئے گی؟ ---------------- 115

ایمان کے مقابلہ میں کائنات کی اہم چیز ---------------- 117

اسلام نعمت عظمی ہے ---------------- 118

عبداللہ بن ابی اور ایمان ---------------- 119

ایمان ایک مضبوط طاقت ہے ---------------- 121

ایمان اور فکر آخرت ---------------- 122

اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہے؟ ---------------- 123

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کیسے؟ ---------------- 124

میرے رزق دینے کا بھید کسی کو نہیں ---------------- 125

یہودیوں پر کاری ضرب ---------------- 127

مجھے کھانا نہیں کھلایا ---------------- 127

فرشتوں کی دعا کے مستحق ---------------- 128

ایمان اور جذبہ شہادت ---------------- 129

ہلاک کون؟ ---------------- 131

آج حکمرانی کے بھوکوں کا حال ---------------- 132

منصب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بے نیازی ---------------- 134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیوں؟ ---------- 136
تمہیدی کلمات ---------- 137
بے عیب ذات ---------- 138
بصیرت مند لوگ ---------- 139
نبی اکرم ﷺ سے پہلا اختلاف ---------- 140
غلطی کے بغیر اختلاف نہیں ہو سکتا ---------- 141
اختلافات میں یہ کردار ادا کریں ---------- 143
اختلافات کا حل ---------- 145
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ مقام کیسے ملا؟ ---------- 147
اختلافات اور ہمارا مزاج ---------- 148
خلافت صحیحہ قرآن وسنت کے نفاذمی...... ---------- 151
تمہیدی کلمات ---------- 151
اصلی خلیفہ کون؟ ---------- 152
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی ---------- 153
خلیفہ ہم سے ہوگا ---------- 155
خلافت صدیقی پر واضح دلائل ---------- 156
خلافت صدیقی پر دوسری دلیل ---------- 158
کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کمزور دل تھے؟ ---------- 160
خلافت صدیقی اور فاروقی کے متعلق علی t کا موقف ---------- 161
خلیفہ کے لیے کمیٹی تشکیل ---------- 162
خلیفہ کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تجویز ---------- 163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کا متفقہ فیصلہ ---------- 164

جھگڑے کیوں؟ ---------- 165

خلفاء اربعہ اور قرآن ---------- 166

خلفائے اربعہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ---------- 168

شرک کی مذمت ---------- 171

تمہیدی کلمات ---------- 171

جب امیدیں ختم ہو جائیں ---------- 172

شرک کیا ہے؟ ---------- 173

مشرکین مکہ اور شرک ---------- 174

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عقیدۃ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 175

جن اور عقیدہ توحید ---------- 178

قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کی شرک سے برأت ---------- 180

شرک بدترین گناہ ہے ---------- 182

موت کا پیغام موسیٰ علیہ السلام کے نام ---------- 184

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موت آئے گی ---------- 186

شرک لعنت ہے ---------- 187

حصول جنت کی دو چیزیں ---------- 191

تمہیدی کلمات ---------- 192

ایمان اور عمل صالح میں تلازم ---------- 193

صالح اعمال کی پہچان ---------- 195

یہی پکے مومن ہیں ---------- 196

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ پر ایمان ایسا ہو ---------- 197

طاقت سے زیادہ ہم بوجھ نہیں ڈالتے ---------- 199

یہ جنتی ہیں ---------- 200

کفرانِ نعمت ---------- 202

ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے ---------- 203

سبا بستی اور کفران نعمت ---------- 204

قوم سبا کی بربادی ---------- 206

باغات کیا سماں پیش کر رہے تھے ---------- 208

بارش میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ---------- 209

طوفان نوح سے بربادی ---------- 210

جنت کی قیمت ایمان ---------- 212

تمہیدی کلمات ---------- 212

جنت عجیب وغریب چیز ہے ---------- 213

ایمان کیا ہے؟ ---------- 214

ایمان کی پہلی چیز ---------- 216

ایمان کی باقی چیزیں ---------- 217

آخرت پر ایمان ---------- 218

تقدیر پر ایمان ---------- 218

فرعون بھی مان گیا تھا ---------- 220

مال وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو ---------- 223

تمہیدی کلمات ---------- 224

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مال دے کر آزمایا ---------- 224

جو دیتا ہے وہ لے بھی لیتا ہے ---------- 228

مال صرف اللہ ہی دیتا ہے ---------- 229

مال کم نہیں ہوتا ---------- 232

شیخ سعدی اور اللہ کا شکر ---------- 236

زکوۃ نہ دینے والوں کا انجام ---------- 237

مال کا حساب اور سوال ہوگا ---------- 239

بدعات محرم کی تردید ---------- 243

تمہیدی کلمات ---------- 243

محرم تاریخ کے آئینے میں ---------- 244

نبی کے بغیر بھی اللہ خبر دے سکتا ہے؟ ---------- 245

قبلہ میں یہودیوں کی مطابقت ---------- 247

ہم زیادہ حق دار ہیں ---------- 248

یہودیوں کی مخالفت کرو ---------- 249

احد کے شہداء پر ماتم نہیں کیا ---------- 250

مومنو! غمزدہ نہ ہونا ---------- 253

گریبان چاک کرنا منع ہے ---------- 254

واقعہ کربلا کی مبادیات ---------- 255

واقعہ کربلا پر طائرانہ نظر ---------- 256

اللہ کی نعمتیں اور قربانی ---------- 259

تمہیدی کلمات ---------- 259

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی نعمتیں اور نبی اکرم ﷺ ---------- 260

اللہ کی کس نعمت کا تذکرہ کروں؟ ---------- 261

نعمتیں جانوروں کی شکل میں ---------- 262

اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا ---------- 263

نعمتیں اور آزمائش ---------- 265

قربانی کا تاریخی پس منظر ---------- 267

قربانی کس کی قبول؟ ---------- 268

متقی کون؟ ---------- 269

قربانی نہ کرے تو؟ ---------- 271

روزہ جسم کی اور زکوٰۃ مال کی پاکیزگی ہے ---------- 275

تمہیدی کلمات ---------- 275

روزہ بیماریوں کا علاج ہے ---------- 276

کھانے میں اعتدال کیوں ضروری؟ ---------- 277

روزہ جسم کی زکوۃ ہے ---------- 278

مال کو پاک رکھو ---------- 279

کیا تجھے آگ کے کنگن پسند ہیں؟ ---------- 280

صدقات وزکوۃ کیا ہیں؟ ---------- 281

صدقہ کو حقیر مت جانو ---------- 283

صدقہ مال کو بڑھاتا ہے ---------- 284

رحمت کے مستحق لوگ ---------- 285

خسارہ پانے والے ---------- 288

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کے فوائد ---------- 289
ہم تم کو آزمائیں گے ---------- 293
بادلو پانی پلا دو ---------- 294
اگر یہ جان لیتے ---------- 295
قیامت کے دن مالداروں سے سوال ---------- 296
کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے ---------- 298
ہندو کی پھر بددیانتی ---------- 300
مسلم کے لئے کوئی اصول نہیں......؟ ---------- 301
اسلام و ملک کا دفاع جہاد ہی سے ہے ---------- 301
لیاقت خان کی بزدلی و غلطی ---------- 302
جب صدر ایوب انسان ہوتے ہوئے بلی بن گئے ---------- 302
بینظیر کی بھارت سے وفاداری ---------- 303
کشمیر کی مظلومیت پر مسلم حکمرانوں و نوجوانوں کا کردار ---------- 304
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ---------- 305
بے نظیر کا بیان کدھر گیا ---------- 305
نسوانی حکومت کے کمالات ---------- 306
جہاد کشمیر پر حکمرانوں کا منفی رویہ ---------- 306
حکومت کس کی ہمدرد، مسلم کی یا؟ ---------- 307
جل تو جلال توں آئی بلا ٹال توں ---------- 307
اہلحدیث کی دینی و تعلیمی خدمات ---------- 308
تمہیدی کلمات ---------- 308

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا نام کبھی نہیں مٹا ---------- 309

دین اسلام ملاوٹ سے پاک ہے ---------- 311

دین میں رکھ رکھاؤ نہیں ---------- 312

عقیدہ توحید کی وجہ سے ایذائیں ---------- 313

دین خالص اور اہلحدیث ---------- 314

ترویج دین میں اہلحدیث کا کردار ---------- 316

اب حالات بدل چکے ہیں ---------- 317

ملک پاکستان اور علماء کا حال ---------- 318

اشاعت قرآن میں اہلحدیث کی محنت ---------- 321

کتاب و سنت سے دوری گمراہی ہے ---------- 323

تمہیدی کلمات ---------- 323

صرف نسبت سے کام نہیں چلتا ---------- 324

نبی ﷺ کا بچہ ہی کیوں نہ ہو ---------- 325

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع ---------- 327

کتاب سماوی اور یہود کا کردار ---------- 329

اسلام میں عالمگیریت ہے ---------- 330

حدود اللہ کا نفاذ حکومت کی ذمہ داری ہے ---------- 332

مسلمانوں کے لیے لمحۂ فکریہ ---------- 334

قرآن وسنت سے دوری گمراہی ہے ---------- 335

فہم صدیق اور قرآن وسنت ---------- 338

ہماری قیادت اور نظریہ پاکستان ---------- 338

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☜ دور جاہلیت اور اسلامی اصلاحات ---------- 342
تمہیدی کلمات ---------- 342
عظیم مصلح اور اصلاح ---------- 343
رسم مٹ گئی ---------- 346
جہالت کے نکاحوں کی رسمیں ---------- 346
ولی کے بغیر نکاح نہیں ---------- 348
قتل اولاد کی رسم اور اس کی اصلاح ---------- 351
رازق صرف اللہ ہے ---------- 352
جس نے پیدا ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا ---------- 352
طلاق کے بگاڑ کی اصلاح ---------- 354
حلالہ لعنت ہے ---------- 355
ایک اصلاح ظہار کی شکل میں ---------- 357
☜ ایمان کی اہمیت و اثرات ---------- 360
تمہیدی کلمات ---------- 360
کیا مومن اور غیر مومن برابر ہیں ---------- 361
ایمان کے بغیر اعمال برباد ہیں ---------- 363
صاحب ایمان ہی باعزت ہیں ---------- 365
ایمان بغیر سخاوت کسی کام نہیں آتی ---------- 366
نبی اکرم ﷺ کو ایمان کیسے ملا؟ ---------- 368
ایمان سے گناہ مٹتے ہیں ---------- 369
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ---------- 370

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی تو ایمان کا تقاضا ہے ---------- 371

یہ ایمان ہی کی طاقت ہے ---------- 372

اہل ایمان کی بستیاں ---------- 375

بدر میں معوذ و معاذ رضی اللہ عنہما کی ایمانی طاقت ---------- 376

ایمان کی چٹان ---------- 378

ورطہ حیرت میں ڈالنے والا واقعہ ---------- 380

ہماری دعوت ---------- 383

جلسے کا انعقاد ---------- 383

یہ حالات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھے ---------- 384

اہلحدیث کا بے پناہ دینی جذبہ ---------- 384

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ---------- 384

ہماری دعوت ---------- 385

اتحاد کی اہمیت ---------- 386

ہماری بے بسی ---------- 386

حکمرانوں کا طرز عمل ---------- 387

جمعیت اہلحدیث کا نظریہ ---------- 388

اختلاف کیسے ختم ہو؟ ---------- 389

۳۲ علماء کے ۲۲ نکات ---------- 389

ایک ضروری وضاحت ---------- 391

عقیدۂ توحید ---------- 394

قوموں کی گمراہی کا سبب ---------- 406

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی کلمات ---------- 406
مفسر قرآن کا فتویٰ ---------- 407
گمراہی سے بچنے کا واحد حل ---------- 408
نبی کا تابعدار گمراہ نہیں ہو سکتا کیوں؟ ---------- 409
بطور نمونہ کون؟ ---------- 411
قومیں گمراہ کیوں ہوئیں؟ ---------- 412
قبر میں بھی سوال اطاعت کا ---------- 413
گمراہی سے بچنے کا عظیم فارمولا ---------- 415
میں تو رسول اللہ کے دین پر ہوں ---------- 417
فقہ گمراہی کا منبع ہے ---------- 418
ہمارا موقف ---------- 422

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.

دعوت الی اللہ بڑا مبارک اور انبیاء کرام علیہم السلام کا مشن ہے۔ جسے اب انبیاء علیہم السلام کے وارث علماء کرام انجام دیتے ہیں۔ ارشاد ربانی کے مطابق تم اسی لیے بہترین امت ہو کہ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہے ہو۔ ایسی ہی شخصیات میں سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ جو ایک ممتاز عالم دین، نامور مقرر وخطیب، کہنہ مشق مدرس، معروف مناظر، جماعتی وسیاسی رہنما تھے۔ ان کی پوری زندگی دعوت وارشاد، خطابت اور درس وتدریس سے عبارت ہے۔ بلاشبہ وہ سٹیج کے بادشاہ تھے۔ ٹیبل ٹاک اور اجلاسوں میں گفتگو کے بڑے ماہر تھے۔ انھیں تمام اصناف میں عبور واستحضار حاصل تھا۔ مسائل پر مدلل گفتگو کرتے اور ان کی گفتگو حکمت ودانائی سے پرہوتی تھی۔ مجلس میں ان کی بات فیصلہ کن ہوتی۔ جماعتی ومسلکی مفاد میں آپ ہمیشہ مضبوط موقف رکھتے تھے۔ مولانا مرحوم کی زندگی تکلفات سے کوسوں دور تھی۔ ان کی علمی ثقاہت، معاملہ فہمی، امانت ودیانت اور حق گوئی مسلمہ تھی۔ انھوں نے تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور کردار ادا کیا۔

وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ (۱۹۶۸ء) کے بعد جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں اپنے ایمان افروز خطبات جمعہ سے لوگوں کو مستفید کرتے رہے۔ آپ کے خطبات میں دینی مسائل اور شرعی احکام میں قرآن وحدیث سے استدلال نیز ملک کی سیاسی صورت حال اور پیش آمدہ واقعات پر جامع تبصرہ بھی ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا۔ جس سے لوگوں کی دینی وسیاسی تربیت مقصود ہوتی ہے۔ آپ کے زیر نظر خطبات میں، اتباع قرآن وسنت اور اس کا نفاذ، عقیدۂ توحید، شرک کی مذمت، اہل حدیث کی دعوت، فکر آخرت، اہل حدیث کی دینی وعلمی خدمات اور مسئلہ کشمیر ایسے اہم موضوع شامل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے قارئین یقیناً ولولہ تازہ اور ایمان میں تازگی محسوس کریں گے۔ آپ اسی جامعہ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ درس کے بعد ہر شخص کو سوال کرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ جس سے تحقیق وتدقیق کا رنگ مزید گہرا ہو جاتا تھا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جو ایک بار آپ کے درس میں شریک ہو جاتا پھر وہ ان کا اسیر ہو کر رہ جاتا تھا۔ آپ کا انداز بیان بڑا سادہ مگر دلنشین کہ جو الفاظ زبان سے نکلتے وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جاتے اور ایک سماں بندھ جاتا۔ درس میں قرآنی رموز نکات اور معارف حدیث موجود ہوتے۔ فصاحت وبلاغت اس پر مستزاد۔

جامعہ محمدیہ جو جماعت کی قدیم وعظیم دینی دانشگاہ ہے۔ انھوں نے اپنی خداد صلاحیتوں سے اسے نئی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا۔ یہاں سے فارغ التحصیل علماء ملک اور بیرون ملک تبلیغ وتدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

زیر نظر خطبات مولانا عبدالرزاق اظہر مدرس امام بخاری یونیورسٹی نے اپنے مشائخ کی رہنمائی اور جناب حافظ محمد عمران عریف کی مشاورت سے بڑے خوبصورت انداز میں ترتیب دیے ہیں جو بڑی دینی خدمت ہے۔ اللہ پاک انھیں جزائے خیر سے نوازے اور قارئین کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

04-09-2015

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إن الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وأصحابه أجمعين وأما بعد! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾. ①

”تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔“

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے جس معاشرے میں آنکھیں کھولیں وہ معاشرہ اس قدر گناہوں اور جرائم کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا کہ دنیائے کائنات میں کوئی گناہ ایسا نہ تھا جو اس معاشرے میں موجود نہ ہو۔

بت پرستی، زناکاری وبدکاری، سودخوری، غیر اللہ کی منت منوتی، اور شرک

① آل عمران: ۱۱۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وبدعات نے وہاں پر اپنے پنجے گاڑے ہوئے تھے اور اس معاشرے کی اجتماعی حالت کا عالم یہ تھا کہ ضعف بے بصیرتی میں گرے ہوئے تھے، جہل اپنی طنابیں تانے ہوئے تھا اور خرافات کا دور دورہ تھا، لوگ جانوروں جیسی زندگی گزار رہے تھے، تمام دنیا ایک تاریک رات کی زد میں تھی اور نوع انسانی کا بیڑا ہلاکت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا، قتل وغارت، چوری وڈاکہ فراڈ اور بے حیائی کا طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ ان پر خطر اور خادار حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ﴿دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا﴾ [الاحزاب:۴۶] بنا کر مبعوث کیا۔

آپ ﷺ نے اس سرزمین پر دعوت کا آغاز کیا اور شرک کے خرافات کا پردہ چاک کیا، بتوں کی حقیقت کو واشگاف کیا، مکارم اخلاق اور انسانی اقدار کا اعلیٰ درس دیا اور پھر آپ کی اس دعوت سے شرک، موحد ہی نہیں عقیدہ توحید پر جانیں قربان کرنے والے بن گئے، ڈاکو اور راہزن، مالوں اور عزتوں کے رکھوالے اور متوالے بن گئے، بے حیائی کی پستیوں میں گرے ہوئے لوگ حیاداری کی مضبوط چٹانیں بن گئے۔

یہ سارے دعوت کے نتائج وثمرات ہیں اسی لیے آپ نے ساری زندگی دعوت دی اور اس کا حکم بھی دیا۔ فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً. ①

”آگے پہنچا دو اگرچہ تمھیں ایک آیت ہی آتی ہو۔“

آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کے وفات پا جانے کے بعد یہ فریضہ تلامذہ نبوی، اصحاب پیغمبر نے بڑی تندہی، جفاکشی اور مسلسل جدوجہد سے سرانجام دیا پھر اصحاب نبوی کے بعد یہ ذمہ داری علمائے امت کے کندھوں پر آن پڑی۔ اور

① الترمذي: ٢٦٦٩

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علماء ربانی اس وقت سے لے کر آج تلک اسی دعوت کے لیے ہر طرح کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور ان لوگوں کی شبانہ روز محنت کا یہ ثمر ہے کہ آج پوری کائنات کے خطے خطے میں دین اسلام پہنچا ہوا ہے، اسی عظیم سلسلہ کے عظیم راہرو میری مراد شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کی ایک ایک ساعت اور ایک ایک گھڑی ترویج اسلام اور کتاب وسنت کی بالا دستی کے لیے صرف کر دی اور دین متین کی دعوت وتبلیغ اور تدریس میں ہمہ وقت مشغول رہے ہیں اور سرزمین گوجرانوالہ میں مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کے بعد اس قدر تندہی اور جہد مسلسل سے کام کیا۔ تبلیغی اور تدریسی میدان میں ایسے ایسے محیر العقول کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں کہ جن کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ کی تدریسی خدمات کو دیکھا جائے تو ملک کے طول وعرض میں آپ کے تلامذہ دین قیم کی خدمت میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اور آج آپ کے تلامذہ مختلف مسندوں کے امین ہیں۔ بڑے بڑے شیوخ الحدیث عظیم مدرس، صحافت کے میدانوں منبر ومحراب کے وارث اور خطابت کے میدان میں جوہر دکھائی دے رہے ہیں۔

اور اگر آپ کو خطابت کے میدان میں دیکھا جائے تو آپ ایک قادر الکلام، حالات کا دھارا بدل دینے والے ہواؤں کا رخ موڑ دینے والے، معاشرے میں انقلاب برپا کر دینے والے اور روحوں کو تڑپا دینے والے، انتہائی سنجیدہ اور دلنشین خطیب اور جادو بیاں مقرر تھے۔ اور انداز خطابت ایسا جاذب نظر اور پر تاثیر گفتگو کے اندر ایسی خوش اسلوبی اور نفاست کہ آپ کا بیان سننے والے عش عش کر اٹھتے تھے۔

اور اختلافی مسائل پر ایسی گرفت اور ادلہ وبراہین کی فراوانی اور قوت استدلال میں اس قدر مضبوطی کہ سننے والا ورطہ حیرت میں پڑ جاتا تھا اور آپ کے بیانات میں قرآنی آیات بینات کی فراوانی اور عقلی ونقلی دلائل کے انبار نظر آتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے خطبہ جمعہ کا انداز بھی انتہائی جاندار اور شاندار تھا سب سے پہلے اپنے موضوع کے متعلقہ قرآنی آیات کا گلدستہ پیش کرتے اس کے بعد احادیث نبویہ کا انتخاب بھی بڑا ہی مدبرانہ اور گہرا ہوتا تھا پھر اپنے موضوع کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین کی زندگیوں کے خوبصورتی واقعات سے اپنے خطاب کو اور چار چاند لگا دیتے تھے اور گفتگو اس قدر سادہ اور واضح ہوتی کہ سامعین کے قلوب واذہان میں گھر کرتی چلی جاتی تھی میں شیخ محترم کے لیے اپنے اللہ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اب ضرورت اس امر کی تھی کہ آپ کے ان گرانقدر علمی، ادبی، اصلاحی، روحانی خطبات کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیا جائے تا کہ آپ کے ان قیمتی اور ثمین خطبات اور وسیع مطالعہ سے دیر تک فائدہ اٹھایا جا سکے تو اس کام کے لیے محترم ومکرم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف حفظہ اللہ نے راقم الحروف کی ذمہ داری لگائی تو میں نے الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی توفیق سے اس کام کو اپنی بساط اور طاقت کے مطابق سرانجام دیا ہے خطبات کی ترتیب لگائی ہے، قرآنی آیات کے حوالہ جات نقل کیے ہیں، اور جن احادیث کو، محدثین اور صالحین کے واقعات کو بطور دلیل پیش کیا ان کی تخریج بھی کی اور ساتھ عربی عبارات اور احادیث کے متون بھی نقل کر دیے ہیں، تا کہ قارئین ان خطبات سے بھر پور فائدہ اٹھا سکیں احباب سے التماس ہے کہ اس کتاب میں جو خوبی نظر آئے وہ میرے خالق ومالک کی خاص عطا ہے، اور جو کوئی کمی نظر آئے وہ ہماری طرف سے ہے۔

اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے میری راہنمائی کرنے والے میرے مشائخ خصوصاً فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیرازی حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ حافظ ذکاء اللہ الزاہد حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالقہار محسن حفظہ اللہ اور اس طرح اس کتاب کی کمپوزنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ذمہ داری بڑے احسن انداز سے سرانجام دینے والے میرے بڑے عزیز بھائی ابو یاسر عبداللہ بن بشیر ﷾ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو میرے لیے، محترم عمران عریف ﷾ کے لیے اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ؒ کے لیے اور ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

راقم الحروف

حافظ عبدالرزاق اظہر

مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد مکی اہل حدیث کسوکی روڈ، کامونکی

0333-8257302

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات زندگی

نام:

محمد عبداللہ

ولدیت:

عبدالرحمان

ولادت:

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۸ مارچ ۱۹۲۰ء بروز جمعرات چک نمبر ۱۶ جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

تعلیم:

❀ مولانا موصوف نے ۱۹۳۳ء میں مقامی سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔

❀ پھر دینی تعلیم کے حصول کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۹۳۴ء میں مدرسہ محمدیہ چوک اہلحدیث گوجرانوالہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم کی یہیں سے تکمیل کی۔ اور ۱۹۴۱ء میں سند فراغت حاصل کی۔

❀ فاضل درس نظامی، منشی فاضل، مولوی فاضل

❀ فاضل کوئٹہ اکیڈمی (محکمہ اوقاف)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام:

❀ فضیلۃ الشیخ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

ان سے مولانا نے بلوغ المرام، مشکوٰۃ، مؤطا امام مالک، بدایہ شرح وقایہ، مسلم الثبوت، شرح جامی، اشارات، کافیہ اور صحیح بخاری پڑھیں۔

❀ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ان سے آپ نے ترمذی، نسائی، ابوداود، مسلم، مختصر المعانی اور مطول پڑھیں۔

ذمہ داریاں:

❀ خطیب و مہتمم مرکزی جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث (چوک اہلحدیث گوجرانوالہ)

❀ امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان

حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے صف اول کے ایک نامور رہنما، کہنہ مشق، ممتاز اور قد آور علمی شخصیت ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا اور کمال استحضار علمی سے نوازا ہے۔ علمی دسترس کے ساتھ ساتھ آپ ایک مشاق و ماہر پارلیمینٹرین ہیں۔ مجلسی گفتگو میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل ہے۔ علمی ثقاہت اور تشخص وجاہت کی بنا پر آپ کا یک خاص رعب و دبدبہ ہے۔ اور بقول میرؔ

مستند ہے میرا فرمایا ہوا
سارے جہاں پہ میں چھایا ہوا

تمام حاضرین مجلس آپ کی ندرت خیال، باریک فکر، نکتہ آفرینی اور فی البدیہہ محظوظ و مرعوب ہو جاتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی کے بعد جماعتی حلقوں میں آپ نے خوب نام پایا ہے۔ اور گوجرانوالہ میں بالخصوص آپ نے بے مثال دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور تا حال یہ سلسلہ جاری و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری ہے۔

آپ کی زیر سرپرستی گوجرانوالہ میں مجلس علماء اہلحدیث سرگرم عمل ہے اور تقریباً ہر ماہ آپ کی زیر صدارت مجلس کے علمی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور علمی مقالات پیش کیے جاتے ہیں۔ (نوٹ: یہ وفات سے پہلے کی تحریر ہے)

تدریسی وخطابتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی تدریس اور خطابت کا ۱۹۴۲ء میں آغاز کیا۔ تدریس کا سلسلہ مدرسہ محمدیہ چوک اہلحدیث، اور خطابت کا سلسلہ جامع مسجد دال بازار میں۔ مدرسہ محمدیہ میں اس وقت ابھی حافظ محمد گوندلوی بھی پڑھاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی ۱۹۴۲ء میں جامع مسجد دال بازار میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا جو مسلسل آج تک چلا آ رہا ہے۔ یہ سلسلہ کئی سال تک دال بازار میں اور بعد ازاں جامع مسجد چوک اہلحدیث یعنی سابقہ مدرسہ محمدیہ میں مولانا محمد اسماعیل کی وفات کے بعد شروع کیا گیا۔

درس قرآن اتنا جامع اور انتہائی پر از معلومات ہوتا ہے جس سے طلباء، اساتذہ اور عام لوگ یکساں مستفید ہوتے ہیں۔ بیان کرنے کا انداز عام فہم، پر مغز، مدلل، موثر اور دلنشین ہوتا ہے۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے تفسیر کا جو ملکہ عطا فرمایا ہے وہ بہت کم علماء کے حصہ میں آیا ہے ہر سامع محسوس کرتا ہے کہ وہ خود ان واقعات سے گزر رہا ہے۔ مولانا کے بیان میں جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ کہ درس کے موضوع کی مناسبت سے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتے جو اعتراضات یا اشکال کسی موقع ومحل پر جنم لیتے ہیں وہ خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

مولانا سے کسی اعتراض کا جواب لینے کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے۔ اشکالات کی تمام گرہیں ایک ایک کر کے کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر ان کی عالمانہ شان ان کے ہر درس میں نمایاں رہتی ہے۔ بعض ایسے مسائل جن میں عام علماء کی اکثریت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ بیان کرنے سے قاصر ہوتی ہے مولانا ان مسائل پر جب اپنے جوہر کی جولانی دکھاتے ہیں اور ان کے بیان کی ندرت جواہرات کو لٹا رہی ہوتی ہے تو حلقہ درس میں ہر شخص ہمہ تن گوش محو استعجاب ہوتا ہے۔ جب احکام شرع کی تفصیل اور قیامت کے احوال کا ذکر ہوتا ہے تو دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو جاتیں اور ہر آنکھ اشکبار نظر آتی ہے کسی بھی واقعہ کا منظر، پس منظر، پیش منظر، تہ منظر وہ اس طریقہ اور انداز سے پیش کرتے ہیں گویا اس واقعہ کا مکمل نقشہ آنکھوں گھوم جاتا ہے، اور بیان کیے ہوئے واقعہ کے اثرات قلب انسانی پر دیر تک محسوس ہوتے رہتے ہیں۔ درس ہو یا جمعہ کا مبارک خطبہ، دوران خطبہ اور دوران درس ہر سامع کوشش بسیار کے باوجود اور دل پہ قابو پالینے کی کوشش کے باوجود اپنے دل کی کیفیت کو چھپا نہیں سکتا۔ آنکھیں دل کی کیفیت کے آگے اس طرح بے بس نظر آتی ہیں کہ چھپائے نہیں چھپتیں۔ درس جب ختم ہوتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جھولی خزانہ علم سے بھری ہے اور سامع ایک عظیم دولت لے کر جا رہا ہے۔

دیانت وامانت:

آپ کی دیانت داری و امانت داری مسلم ہے۔ لاکھوں کی رقوم ہوں یا ہزاروں پر مشتمل رقوم ہوں پائی پائی کا حساب رکھا جاتا ہے۔ جامعہ محمدیہ کا گوشوارہ آمد وخرچ باقاعدہ ہر سال شائع ہوتا ہے۔ سال بھر کی رسیدات فائلوں میں محفوظ رکھی جاتیں ہیں۔ ایک ایک رسید کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور ہر خرچ پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے۔ خرچ جائز اور مناسب ہو تو اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ جہاں شک کی ذرا بھی گنجائش ہو تحقیق کے بغیر ایسی رسید کی منظوری نہیں دی جاتی۔

قوم کے سرمایہ کو بلا ضرورت خرچ کرنا یا ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا یا اس سرمایہ کو خفیہ رکھنا اور اس کا حساب کتاب شائع نہ کرنا، یہ سب باتیں مولانا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزدیک معیوب اور جماعت کے کسی قائد اور امیر کی دیانت وامانت کے یکسر خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عبداللہ صاحب نے اپنی پوزیشن کو صاف اور بے داغ رکھا ہے۔ آج تک کسی بڑے سے بڑے مخالف کو یہ جرأت نہ ہوسکی کہ وہ مولانا کی دیانت وامانت پر انگشت نمائی کر سکے۔ اور نہ ہی زندگی بھر کسی کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ میں نے فلاں موقع پر مولانا کو اتنی رقم دی تھی اور مولانا نے اسے جماعتی فنڈ میں جمع نہیں کیا۔ ایسا ایک واقعہ بھی مولانا کی زندگی میں نہیں ملتا۔ اولاً تو مولانا کسی کے ہاتھ سے اس طرح رقم لیتے نہیں بلکہ اس کام کے لئے باقاعدہ انجمن کا سفیر مقرر ہے۔ رقوم وصول کرنا اور اس کی رسیدات کاٹ کر دینا اس کی ڈیوٹی اور فرائض میں ہے۔ تو ہم اگر کسی کے ہاتھ سے کچھ رقم لی بھی تو اس کی رسید بلا تاخیر واپس دی گئی۔ مولانا کی اس دیانتداری اور امانتداری ہی کا نتیجہ ہے کہ جامعہ محمدیہ کا سالانہ بجٹ جو لاکھوں پر مشتمل ہوتا ہے لوگ شوق اور والہانہ عقیدت سے پورا کرتے ہیں۔ اور دی ہوئی رقم پر انہیں کامل اطمینان ہوتا ہے، اس کے باوجود جماعت کی طرف سے یہ اعلان عام ہے کہ کسی صاحب نے جامعہ محمدیہ کا سالانہ گوشوارہ آمد وخرچ دیکھنا ہے یا حسابات کی تفصیل چیک کرنا ہے تو اسے کھلی اجازت ہے۔

قناعت پسندی:

مولانا کی سب سے بڑی خوبی ان کی قناعت پسندی ہے۔ جماعت نے جو مشاہرہ ان کا مقرر کر رکھا ہے اسی مشاہرہ پر اکتفا کیا ہے۔ حالات کا اُتار چڑھاؤ، جیسے دیگر علماء پہ آتا ہے مولانا پر بھی اتار چڑھاؤ کی کیفیت رہی ہے۔ مگر کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا۔ مولانا خطابت کے شہسوار ہیں جس نے ایک بار خطبہ سن لیا وہ آپ کے حلقہ کا اسیر ہو گیا۔ صدہا لوگوں کے نکاح پر آپ نے وقتاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوقتاً خطبات دیئے ہیں، لیکن کبھی کسی سے خطبہ نکاح دینے پر ایک پیسہ نہیں لیا۔ کسی نے پرخلوص پیش کش کی تھی تو آپ نے پیہم اصرار کے باوجود ایسے اخلاص کو ٹھکرا دیا۔ دیگر اوصاف کی طرح قناعت پسندی بھی آپ کا خاص وصف ہے۔ ویسے تو ہر شخص کی یہی شان ہونی چاہیئے جس کی آج شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ علماء کے احترام میں وہ حقیقی جذبہ مفقود ہوتا جارہا ہے جو ہر دور میں ہمارے اسلاف کی خاص علامت تھی۔ خوداری اور عزت نفس کی بقا اسی پر منحصر ہے کہ علماء قناعت پسندی کو اختیار کریں۔ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کریں۔ اور اپنے آمدن کے ذرائع میں احتیاط اور توازن کی پالیسی اختیار کریں۔

ایک دفعہ مولانا نے ایک جگہ پر نکاح کا خطبہ دیا۔ نکاح کے بعد ایک عقیدت مند نے مولانا صاحب کو دو ہزار روپیہ دینا چاہا تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے اصرار کے باوجود حسب عادت کچھ نہ لیا۔ اس نے یہ رقم طلباء کے لئے دینا چاہی اور کہا کہ آپ اپنی خواہش سے اسے طلباء پر خرچ کرلیں، تب بھی آپ نے یہ رقم لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ مدرسہ کے لئے آپ جو کچھ دینا چاہتے ہیں اور لوگوں کی طرح باقاعدہ انجمن کے سفیر کو دیں۔

جن علماء میں موقع بموقع لینے کی عادت جڑ پکڑ لے اور وہ بھی اسے مال غنیمت سمجھ کر بخوشی قبول کرلیں، عوام کے دلوں میں ایسے علماء کا جذبہ احترام باقی نہیں رہتا، اور دیکھا جائے تو یہ عمل قناعت پسندی اور خودداری کے بھی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دین تقویٰ اور پرہیزگاری کا سبق سکھاتا ہے۔ ہر معاملہ میں دین کو کسب معاش کا ذریعہ بنالینا مناسب نہیں ہے۔

یہ معاملہ خطبہ نکاح کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ مولانا اگر کہیں تقریر کرنے یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعہ دینے کے لئے تشریف لے گئے تو عقیدت مندوں کے نذرانوں سے ہمیشہ اپنے دامن کو بچایا۔ کسی عالم کے بہترین عمل وکردار کی یہ ایک نمایاں علامت ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

خطبہ جمعۃ المبارک:

مولانا کا خطبہ جمعۃ المبارک عوامی انداز کا ایک بہترین خطبہ ہوتا ہے۔ جس میں ملک کے موجودہ پیش آمدہ مسائل کا تجزیہ اور ان کا حل کتاب وسنت کی روشنی میں اس قدر تفصیل سے دیا جاتا ہے کہ اس کا کوئی پہلو اور کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہ جاتا۔ دلائل کی بنیاد اس قدر ٹھوس، اور بیان کرنے کا انداز اس قدر عام فہم ہوتا ہے کہ ایک معمولی عقل اور سوجھ بوجھ کا آدمی بھی اسے بغور سنتا اور ایک ایک لفظ کو سمجھتا ہے۔ آپ کا درس اور خطبہ پنجابی زبان میں ہوتا ہے۔ لیکن الفاظ کا بندوبست اور واقعات کی ترتیب کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ سننے والا ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے جیسے وہ ان واقعات کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ مولانا کی قوت بیانیہ اس قدر ٹھوس ہے کہ کئی مقرر جو اردو زبان میں فصیح و بلیغ تقریر کرنے کے مدعی ہیں ان کی تقریر کا وہ لطف وکیف محسوس نہیں ہوتا جو مولانا کے خطبہ سے ہوتا ہے۔ دلوں سے زنگ اس طرح اترتا محسوس ہوتا ہے، جیسے میل کچیل سے لتھڑا ہوا کپڑا صاف ہوتا نظر آئے۔ کفر، شرک، بدعت پر آپ کی ضرب اتنی شدید ہوتی ہے کہ شیطان اور اس کی ذریت کو اپنے سروں پر خاک ڈالنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ بدعات پر نکیر اور کفر وشرک کے خلاف جہاد مولانا کے خطبات کی اصل روح ہے۔

جن لوگوں کا نظریہ ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا نہیں (معلوم نہیں ان کے ہاں دل زندہ ہیں یا مردہ) سب مسلمان ایمان میں مساوی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اس دور میں بھی جبکہ نیکی اور پارسائی کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ مولانا کے خطبہ جمعہ میں شامل ہوں اور دیکھیں کہ دوران خطبہ ان کے دل کی کیا کیفیت ہے؟ ایمان کی لذت کچھ محسوس ہوتی یا نہیں دل کی دھڑکنوں کا کیا حال ہے؟ آنکھیں خشک ہیں یا تر؟ تو وہ خود ہی اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ایمان کی کیفیت ایک جیسی نہیں رہتی، نہ قلب انسانی پر حالات کی رفتار ایک جیسی رہتی ہے۔

وفات:

جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جب سے یہاں اہل توحید کی ابتداء ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ بے پایاں فضل اس کا خاص انعام ہے کہ جماعت کو سربراہ بھی وہ ملے جو علم وعمل کا صحیح پیکر ہیں۔ جو اسلاف کا صحیح نمونہ ہیں۔ مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ کی وفات جماعت اہلحدیث کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی۔ جو لوگ ان کے حلقہ کے اسیر تھے ان کا کسی اور کی خطابت اور امامت پر اس قدر جلد مطمئن ہونا بہت مشکل نظر آتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس مشکل کو اس قدر آسان کر دیا کہ مولانا مرحوم کا لگایا ہوا یہ گلشن پہلے سے بھی سرسبز و شاداب اور حسین وجمیل نظر آنے لگا۔ سب سے اہم چیز جو کسی عالم کے لئے لازم ہوتی ہے وہ عوام کی علمی پیاس کو بجھانا اور مسائل شرعیہ میں ان کی صحیح صحیح ترجمانی کا حق ادا کرنا ہوتا ہے۔ بحمد اللہ یہ خلا مولانا مرحوم کی وفات کے معا بعد اللہ تعالیٰ نے اس طرح پر کیا کہ ان کی جگہ پر ایک ایسی شخصیت کا انتخاب عمل میں آیا جو ہر لحاظ سے اس منصب کے لائق اور موزوں ترین شخصیت تھی۔

مسائل پر جس قدر مولانا عبور رکھتے ہیں، ہر شخص ان کے علم کا دل سے معترف ہے۔ سائل کی تسلی کرنا بڑے بڑے پیچیدہ مسائل کو آسان اور عام فہم انداز میں بیان کرنا کہ سننے والا خود محسوس کرے کہ اس کی تشنگی اور علمی پیاس ختم ہوتی نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے۔ اور مسئلہ کی شرعی نوعیت بے غبار اور صاف نظر آتی ہے۔ جس سے سننے والے کا دل مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور شک وشبہ کی کوئی گنجائش اس کے دل میں باقی نہیں رہتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاصی عنایت ہے کہ اس نے مولانا محترم کو سمجھانے اور بیان کرنے کا یہ ملکہ خصوصی عطا فرمایا ہے۔

مولانا اپنے بڑے فرزند عبدالرحمٰن کی اچانک وفات کے بعد اب نحیف ہوتے نظر آتے ہیں اور جماعت اس بات کو شدت سے محسوس کرتی ہے۔ ایسے عالم کے لئے کیوں نہ لوگ دست دعا ہوں جن کے وجود مسعود سے نہ صرف اہلحدیث جماعت کے تعمیری منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچ رہے ہیں بلکہ ہر شخص خطبہ اور درس میں شامل ہو کر اپنی پیاس بجھا رہا ہے۔ اللہ کرے کہ علم وعرفان کی یہ بارش ہمیشہ قائم رہے۔ اور مولانا کا سایہ عاطفت پوری جماعت پر قائم دائم رہے۔ جامع مسجد میں جمعہ کی رونق مولانا مرحوم کے بعد جوں کی توں پائی جاتی ہے۔

اب مولانا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں آرام فرما ہیں انشاء اللہ

نحسبه كذالك و الله حسيبه ولا نزكى على الله احدا.

چند واقعات:

پہلا واقعہ: سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کا ہے۔

ایک دوست نے مولانا کو اپنی لڑکی کے نکاح پر بلایا۔ بارات سیالکوٹ سے آئی تھی جس میں وکلاء اور جج بھی شامل تھے۔

خطبہ نکاح سے پہلے مولانا نے دریافت فرمایا: ”حق مہر کیا ہے؟“

لڑکے والوں نے بتایا: ”حق مہر پانچ صد لکھیں: نصف مؤجل، نصف غیر مؤجل۔“

مولانا نے پوچھا: ”کیا نصف آپ نے ادا کر دیا ہے؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو بارات میں ایک ریٹائرڈ جج عبدالرحمن بھی شامل تھے، کہنے لگے: ''مولانا یہ ادا نہیں کیا جاتا یہ تو نکاح کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔''

مولانا نے کہا: ''بے شک یہ ایک طریقہ ہوگا آخر مؤجل اور غیر مؤجل میں فرق ہوتا ہے، مؤجل کا معنی نقد ادا کیا گیا اور غیر مؤجل کا معنی ادھار جو عندالطلب ادا کیا جاتا ہے اب ہم یہاں تو لکھ رہے ہیں کہ غیر مؤجل اور آپ یہ فرما رہے کہ یہ ادا نہیں کیا جاتا، یہ بات درست نہیں اگر لکھنا ہے تو سارا غیر مؤجل لکھ لو۔''

جج صاحب فرمانے لگے: ''نہیں یہ کوئی نکاح کا طریقہ نہیں ہے۔''

مولانا نے کہا: ''پھر جب تک باقی نصف بھی ادا نہیں کرتے نکاح نہیں پڑھا جائے گا۔''

اس پر جج صاحب بولے: ''ہم نکاح کسی اور سے پڑھوالیں گے۔''

مولانا نے جواباً کہا: ''آپ جس سے چاہیں نکاح پڑھوا لیں مجھے نکاح پڑھانے کا کوئی شوق نہیں ہے کہ میں آپ سے کچھ فیس لینی ہے۔''

یہ گفتگو جب لڑکی کے والد حاجی غلام حسین صاحب نے سنی تو انہوں نے کہا:

مولوی صاحب کے سوا کوئی اور شخص میری لڑکی کا نکاح نہیں پڑھائے گا اور جس طرح مولوی صاحب فرماتے ہیں اسی طرح پڑھا جائے گا۔

اس پر جج صاحب فرمانے لگے: ''اچھا پھر سارا ہی ادھار لکھ لو۔''

مولانا نے اسے قبول کیا، اس کے بعد مولانا نے خطبہ نکاح شروع کیا خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد سب سے پہلے آپ نے اسلام میں نکاح کی اہمیت کو بیان فرمایا اور کہا کہ اسلام نے نکاح کو زندگی کا ایک اہم رکن قرار دیا ہے، بلکہ نبی ﷺ نے بعض دفعہ ایسے شخص کو جس نے شادی نہیں کی یہ بھی فرمایا کہ تم شیطان کے بھائی ہو۔ نکاح کرلو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی ایک شخص جس کا نام ابو الزوائد تھا جس کا نکاح نہیں ہوا تھا اور وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ وہ نکاح نہیں کروائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا تھا تم نکاح کرلو ورنہ میں یہ سمجھوں گا تم نکاح کے قابل نہیں ہو۔ ابوالزوائد نے کہا امیر المومنین ایسی کوئی بات نہیں ہے بے شک میں نکاح کے قابل ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم نکاح کے لائق ہو اور پھر نکاح نہیں کرتے تو زانی ہو۔ کہنے لگا اچھا۔ اگر ایسا ہے تو میں نکاح کر لیتا ہوں چنانچہ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر نکاح کرلیا۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مولانا نے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

'اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَن لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ' ①

''نکاح میری سنت ہے جو میری سنت ہی عمل نہ کرے گا وہ مجھ میں سے نہیں۔''

اس کے بعد مولانا نے بتایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اس وقت معاشرے میں عورتوں کا کوئی مقام نہ تھا۔ عرب معاشرہ میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ گھروں میں عورتوں کی حیثیت لونڈیوں اور غلاموں جیسی تھی۔ عورتوں کی کفالت ان کے خرچ، اخراجات کی کوئی ذمہ داری قبول نہ کرتا۔ مردوں نے عورتوں کو صرف ہوس رانی کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ خاوند کی جائداد میں کوئی عورت حصہ دار نہ ہوتی نہ ماں باپ کی جائداد میں اس کا حق تسلیم کیا جاتا۔ عورت کی حیثیت صرف ایک جوتے کی رہ گئی جو پاؤں میں اگر صحیح آئے تو رہنے دیا جائے ورنہ اتار کر پھینک دیا جائے۔ اسلام آیا تو اس نے لڑکیوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔

①[سنن ابن ماجه (١/ ٩٥٤) كتاب النكاح، باب ما جاء في فضل النكاح، رقم(١٨٤٦)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشرے میں ان کی لونڈیوں اور غلاموں جیسی حیثیت ختم کر کے وہاں عورتوں کو باعزت مقام دیا۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکساں قرار پائے۔ جب تک شوہر عورت کے حقوق ادا نہ کرے وہ اپنے حقوق کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسلام نے یہ ہدایت کی کہ مرد اگر گھر میں کوئی کام کرنا چاہے تو اس کا یہ فرض ہے کہ وہ عورت سے مشورہ لے۔

خاوند اگر گھر میں بادشاہ ہے تو عورت اس کی وزیر ہے۔ دونوں مل کر خانگی زندگی کو آباد کرتے ہیں۔ اور یہ زندگی اسی صورت میں خوشگوار بن سکتی ہے جب مرد اور عورت ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت اور لحاظ رکھیں۔ اس کے بعد مولانا نے بتایا کہ خاوند کی جائداد میں عورت کے لئے اور عورت کی جائداد میں خاوند کے لئے حصہ رکھا ہے۔ اسی طرح ماں باپ کی وراثت میں بھی عورت کا حق رکھا گیا ہے۔ اور یوں اسلام نے عورت کو ایک بلند مقام عطا کیا ہے۔ اور طلاق کو حلال کاموں میں سب سے مبغوض کام قرار دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

'أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقُ'. ①

"حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ہے۔"

نکاح ضمن میں تیسرا اور آخری مسئلہ مولانا نے حق مہر کے متعلق بیان فرمایا اور بتایا کہ حق مہر عورت کے اس ایثار اور قربانی کا صلہ ہے جو نکاح کے وقت عورت اپنے مرد کے ساتھ کرتی ہے۔ وہ جہاں اسے لے جانا چاہے جانے کے لئے تیار ہوتی ہے، اس کے لئے وہ اپنا گھر بار، بہن بھائی، ماں باپ چھوڑتی ہے، اپنے

①[سنن ابی داؤد (٤۔ ٤٤٠) کتاب الطلاق۔ باب فی کراھیة الطلاق (٤١٨٠)، کنزالعمال (١٤۔ ٤١)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاندان اور اپنے محلے کی سہیلیوں کو چھوڑتی ہے، اور ترک وطن کر کے خاوند کے وطن کو اپناتی ہے، خاوند کے بہن بھائیوں کو اپنا بہن بھائی اور اس کے ماں باپ کو اپنا ماں باپ بناتی ہے، ایک لحاظ سے وہ اپنے خاندان سے ہجرت کر کے دوسرے خاندان میں میں جا کر آباد ہوتی ہے۔ اسی کا صلہ شریعت نے عورت کی دلجوئی کے لئے حق مہر کی صورت میں رکھا ہے۔ اور قرآن پاک نے اسے "فریضۃ" کہا ہے کہ یہ فرض ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

حق مہر کی رقم کم بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ بھی لیکن اس کا مقرر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ شریعت نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی البتہ اس کو ہر شخص کی استطاعت پر موقوف رکھا ہے اگر کسی وقت کسی شخص کی استطاعت دس روپے حق مہر ادا کرنے کی ہو تو اس کے لئے یہی شرعی حق مہر ہے۔ اگر کسی وقت کسی کی طاقت ہزاروں ادا کرنے کی ہو تو اس کا شرعی حق مہر وہی ہوگا، جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شرعی حق مہر ۳۲ روپے ۶۰ پیسے ہیں۔ قرآن وسنت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ بات بے جا مذہب میں داخل کر لی گئی ہے۔

اس کے بعد مولانا نے بتایا کہ نکاح کے موقع پر اگر کسی شخص کا ارادہ یہ ہو کہ میں اس رقم کو قبول کر لیتا ہوں لیکن اس کو ادا نہیں کروں گا۔ ایسے شخص کا نکاح سرے سے نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: یہ جوڑا غیر شرعی زندگی بسر کرتا ہے۔

'فَمَاتَ وَلَمْ يُؤَدِّ اِلَيْهَا حَقَّهَا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ زَانٍ'. ①

"پس اگر اس نے اس کا حق ادا نہ کیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا تو وہ

① [صحیح الترغیب الرھیب الالبانی (۷۔۱۸)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اسے زانی کہا جائے گا۔‘‘

اس لئے شریعت نے یہ قید تو نہیں لگائی کہ حق مہر نقد ہی ادا کرو البتہ یہ ضرور بتایا کہ نقد حق مہر ادا کرنا افضل ہے۔ البتہ ادھار بھی ہوسکتا ہے۔ اور نیت کا صاف رکھنا ضروری ہے۔ جس مہر کے ادا کرنے میں نیت صاف ہو، ایسے نکاح کا کوئی اعتبار نہیں ایسا کرنا شرعاً حرام ہے۔ اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر شخص کی حیثیت کے مطابق حق مہر کا مقرر کرنا ضروری ہے اور یہ عورت کا حق ہے۔

خطبہ کے بعد دعا سے فارغ ہوئے تو ریٹائرڈ جج نے سب کے سامنے معافی مانگ لی اور کہا مجھے افسوس ہے کہ مجھے اس مسئلہ کا حکم معلوم نہ تھا اور کہا میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرما کر میرے شکوک کو رفع فرما دیا ہے۔ اس کے بعد جسٹس عبدالرحمٰن صاحب مصر ہوئے کہ آپ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں اور فرمایا ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ناراض ہیں۔ مولانا نے بتایا کہ میں اہل خانہ کا مہمان ہوں اور بارات کے ساتھ کھانا کس طرح کھا سکتا ہوں مجھے آپ کے ساتھ کوئی ناراضگی نہیں ہے۔ مولانا کے انکار کے باوجود جسٹس صاحب کا اصرار بدستور رہا اور وہ کہنے لگے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے تو ہم سمجھیں گے کہ بے شک آپ ہمارے ساتھ ناراض ہیں۔ چنانچہ مولانا نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

دوسرا واقعہ:

جو نہایت اہم ہے وہ یہ ہے کہ مولانا ایک دفعہ لاہور میں چند رفقاء کے ساتھ جامعہ اشرفیہ دیکھنے کے لیے گئے، وہاں پہنچ کر پہلے جامعہ کے کمرے دیکھے، پھر مینار دیکھا، مینار بہت شاندار اور کمرے بہت خوبصورت تھے۔ جب مسجد سے باہر

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نکلنے کا ارادہ کیا تو حوض کے متصل ایک کتبہ آویزاں نظر آیا جس پر جلی قلم کے ساتھ شیخ الفقہ کے الفاظ لکھے تھے۔ وہاں ایک بزرگ بیٹھے نظر آئے جو طلباء کو پڑھا رہے تھے، جب مولانا وہاں سے گزرے تو پہلی کلاس وہاں سے فارغ ہو کر جا رہی تھی، اس کی جگہ دوسری کلاس لے رہی تھی۔ مولانا کو خیال آیا چند ساعتیں شیخ الفقہ کے حلقہ سبق میں بیٹھ کر ہم بھی مستفید ہو لیں۔ آپ نے رفقاء سے کہا کہ آیئے تھوڑی دیر کے لئے بیٹھیں چنانچہ سب بیٹھ گئے۔ ایک طالب نے کتاب کھولی، کتاب کا نام کنز تھا۔ پھر باب الرضاعة نکلا اور اس کے بعد عبارت پڑھی اب شیخ الفقہ نے تقریر شروع کی اور کہا مدت رضاعت میں اختلاف ہے۔ مدت رضاعت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کتنی مدت ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے۔ اور اس مدت میں جو بچہ اس عورت کا دودھ پی لے وہ اس کا رضاعی بیٹا یا بیٹی بنتا ہے۔

مدت رضاعت سے یہ مراد ہے۔ شیخ الفقہ نے فرمایا: امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اڑھائی سال ہے۔

اس پر مولانا نے اعتراض کیا: "کہ شیخ صاحب ان دو جلیل القدر آئمہ میں یہ اختلاف کیوں ہے؟ ایک امام فرماتے ہیں دو سال اور دوسرے فرماتے ہیں اڑھائی سال۔ کیا یہ مسئلہ قرآن میں نہیں ہے؟ کہ دونوں امام متفق ہو جاتے۔ اور اختلاف سے بچ جاتے۔ اور کیا حدیث میں اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہے؟ کہ دو آئمہ کا اتفاق ہو سکتا۔"

یہ سوال سن کر وہ شیخ چونکے اور جواب میں فرمانے لگے: "تمہارا گھر کہاں ہے؟"

مولانا نے کہا: "ضلع سرگودھا چک نمبر ۱۶ جنوبی تحصیل بھلوال کا رہنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔"

شیخ نے پھر سوال کیا: "یہاں کیا لینے آئے ہو؟"

عرض کیا: "یہاں ماڈل ٹاؤن ہمارے عزیز رہتے ہیں، ایک عزیز کے والد فوت ہو گئے۔ برائے تعزیت لاہور آئے تھے۔ آج واپسی کی اجازت نہ مل سکی تو سوچا جامعہ اشرفیہ ہی دیکھ لیں۔ اس غرض سے یہاں پہنچے۔ پھر آپ کا کتبہ دیکھا اور کلاس دیکھی تو مناسب سمجھا آپ سے مستفید ہو لیں۔"

اس کے بعد شیخ الفقہ نے پھر سوال کیا: "تمہارا مسلک کیا ہے؟"

مولانا نے جواب دیا: "میں مسلمان ہوں۔"

اس پر پھر اعتراض کیا: "مسلمان تو سب ہیں کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو؟"

مولانا نے جواباً کہا: "ہم کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ نہ فرقہ پرستی کو اچھا سمجھتے ہیں ہم اول آخر مسلمان ہیں اور اسلام ہی سے ہمیں واسطہ ہے۔"

اس پر شیخ الفقہ فرمانے لگے: "بات یہ ہے کہ آئمہ کی نظر ہماری طرح سطحی نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی نظر بڑی دقیق اور نکتہ رس ہوتی ہے اور جہاں آئمہ کی نظر پہنچتی ہے ہماری نظر کی رسائی وہاں تک ممکن نہیں۔"

آپ نے فرمایا: "لیکن آپ یہ بتائیں کہ ایک امام کی دقیق اور نکتہ رس نظر دو سال تک پہنچتی ہے اور دوسرے کی اڑھائی سال تک آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا قرآن میں یہ مسئلہ کہیں مذکور نہیں؟"

اس پر شیخ الفقہ نے فرمایا: "قرآن و حدیث میں اڑھائی سال کا اشارہ پایا جاتا ہے۔"

مولانا نے پوچھا: "کہاں ہے؟ مجھے دکھایئے قرآن کریم میں تو دو سال کا حکم ہے مولانا نے یہ آیت پڑھ کر سنائی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾.

"مائیں اپنے بچے کو دو سال پورے دودھ پلائیں۔"

"حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" میں اڑھائی سال کا اشارہ کہاں ہے؟"

اس پر شیخ الفقہ نے فرمایا: "بعض احکام کا تعلق آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے ساتھ خاص ہے۔ آج ان پر عمل نہیں ہوسکتا۔"

شیخ صاحب کہنا یہ چاہتے تھے کہ بیشک اس وقت مدت رضاعت دو سال ہی تھی، مگر اب اڑھائی سال ہے۔ اس لئے کہ وہ حکم زمانہ نبوت کے ساتھ خاص ہے۔

اس پر مولانا نے فرمایا: "شیخ صاحب ایسا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا تعلق کسی حکم شرعی سے ہو۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اس کا حکم کچھ اور ہو، اور آج اس کا حکم کچھ اور ہو۔ شرعی مسائل تو نہیں بدلتے۔ البتہ اجتہادی مسائل بدل سکتے ہیں، جو مسئلہ قران وحدیث میں آگیا وہ تو بدل نہیں سکتا۔"

شیخ الفقہ فرمانے لگے: "حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے جماع کرلیا پھر اسے احساس ہوا کہ بہت سخت غلطی ہوئی ہے روزہ کی حالت میں ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

'قال: یا رسول الله هلكت. قال ﷺ وما اهلكت؟

قال: وقعت على امرأتي في رمضان.

قال ﷺ: هل تستطيع ان تعتق رقبة؟

قال: لا.

قال ﷺ: هل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال: لا .

قالﷺ: هل تستطيع ان تطعم ستين مسكيناً؟

قال: لا .

قالﷺ: اجلس۔ فجلس'

اے رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا، تباہ ہو گیا، میرا دین خراب ہو گیا۔

پوچھا: ''کیا بات ہے؟۔''

اس شخص نے یہ واقعہ بتایا: ''کہ بحالت روزہ مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو کہنے لگا غریب آدمی ہوں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہیں رکھتا اپنے لئے بھی دو وقت کا کھانا میسر نہیں۔''

آپ نے فرمایا: ''اچھا پھر بیٹھ جاؤ۔''

وہ بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد ایک شخص کھجوروں کا ایک ٹوکرا اٹھائے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ یہ ٹوکرا آپ کسی کو صدقہ کر دیں۔

آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''وہ شخص کہاں ہے؟''

وہ بھی پاس ہی بیٹھا تھا کہا: ''حاضر ہوں اے رسول اللہ حکم فرمائیے۔''

آپ نے فرمایا: ''یہ ٹوکرا اٹھا لو غرباء اور مساکین پر صدقہ کر دو۔''

اس نے سوال کیا: ''اے رسول اللہ! یہ صدقہ کس پر کروں جو سب سے زیادہ غریب ہو؟''

آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ اس نے کہا: ''پھر مجھ سے زیادہ حاجت منداور غریب کوئی نہیں ہے مجھے گھر میں کھانے کے لئے روٹی بھی میسر نہیں ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: ''اچھا پھر تم ہی لے جاؤ۔''

اس سے شیخ الفقہ نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ ایک شخص کو اس کے گناہ پر ایسا کیا تھا لیکن آج اگر کوئی روزہ دار روزہ کی حالت میں ایسا کر گزرے تو اسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔

اس پر مولانا نے شیخ الفقہ کو جواب دیا: ''آج کے زمانہ میں بھی اگر کوئی شخص ویسا ہی حاجت مند اور انتہائی نادار ہو تو وہی معاملہ اس کے ساتھ بھی کیا جائے گا جیسا معاملہ اس شخص کے ساتھ نبی ﷺ نے کیا تھا۔''

اس کے جواب میں شیخ الفقہ نے فرمایا: ''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا اس لئے وہاں آنحضرت کا یہ اشارہ موجود ہے کہ یہ کام تیرے لئے خاص ہے نہ کہ کسی اور کے لئے۔''

مولانا نے سوال کیا: ''وہ اشارہ کہاں ہے مجھے دکھا دیجئے؟''

شیخ الفقہ کے طلباء میں سے ایک نے کہا میرے پاس حدیث ترمذی موجود ہے جس میں یہ واقعہ درج ہے۔ اگر اجازت ہو تو لے آؤں قبل اس کے کہ شیخ الفقہ پروانہ اجازت دیں، مولانا نے کہا ہاں ضرور لائیے۔ چنانچہ طالب علم جلد ہی وہ کتاب لے آیا۔ شیخ الفقہ نے حدیث پڑھی تو مولانا نے دریافت کیا: ''اب وہ اشارہ بھی بتا دیجئے۔''

شیخ الفقہ کسی گہری سوچ میں تھے کہ کیا جواب دیں ان کے شاگردوں میں دو تین پٹھان بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: 'ارے بڈھے تم یہاں سے جاتا ہے یا نہیں؟' مولانا اشارہ سمجھ گئے اور جواباً کہا: ''اگر آپ نے مار پیٹ کر مسئلہ سمجھانا ہے تو پھر میں خود ہی چلا جاتا ہوں۔''

آپ وہاں سے اٹھے اور چل دیئے۔ اتنے میں دوسرے کمرے میں ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلاس نے جب یہ شور سنا تو سبق چھوڑ دیا ویسے ہی ختم کر کے باہر صحن میں نکلے اور طلباء سے پوچھا کیا بات ہے؟ مولانا اس وقت جوتا پہن کر دروازہ سے باہر نکلنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ اور جو لڑکا پوچھ رہا تھا وہ مولانا کا واقف تھا اور گوجرانوالہ کا رہنے والا تھا۔ لڑکوں نے مولانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بڈھا شرارتیں کرتا ہے، اس پر طالب علم نے بتایا کہ جانتے ہو یہ کون ہیں؟ کہا، نہیں۔ اس نے بتایا یہ مولانا محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ میں خطیب ہیں تب انہیں خیال آیا یہ کوئی اچھا کام نہیں ہوا اور اس سے ہماری بدنامی ہوگی چند طلباء کو مولانا کے پاس بھیجا کہ ایک دفعہ دوبارہ تشریف لائیے ہم معذرت خواہ ہیں ہمیں آپ کے متعلق علم نہ تھا مولانا نے کہا کہ معذرت قبول ہے لیکن بدنامی اور رسوائی کا ڈر ہو تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

تیسرا واقعہ:

۴۴۔۱۹۴۶ء کی بات ہے، بمقام سرانہ تحصیل پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں جماعت اسلامی کا سالانہ اجلاس تھا (سرانہ ریلوے اسٹیشن) مولانا کا بھی خیال پیدا ہوا کہ اس اجتماع میں انہیں شریک ہونا چاہیے مولانا کے ساتھ تین چار افراد اور بھی تھے اجلاس میں شرکت کے لئے سرانہ پہنچے اجلاس میں شامل ہو کر باقاعدہ اس کی کاروائی سنتے رہے اور فارغ وقت میں ادھر ادھر چہل قدمی بھی فرما لیتے۔ ایک روز عصر کی نماز کے بعد کا واقعہ ہے کہ مولانا جب باہر سے تشریف لائے تو دیکھا مولانا امین احسن اصلاحی چارپائی پر تشریف فرما ہیں اور بھی بہت سے احباب چارپائیوں پر بیٹھے تھے۔ مولانا کے پہنچنے سے پہلے اصلاحی صاحب نے یہ ذکر چھیڑ رکھا تھا کہ ”خبر واحد حجت نہیں ہوتی۔“ جب مولانا عبداللہ صاحب وہاں پہنچے تو مولانا یہ فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں بڑے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ خبر واحد حجت نہیں ہے۔ مولانا اصلاحی صاحب نے یہ بھی فرمایا کتاب مسکت ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

اس پر مولانا نے سوال کیا: ''کہ مولانا آپ یہ بتایئے کہ خبر واحد کیوں حجت نہیں ہے؟''

مولانا اصلاحی صاحب متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے:: ''آپ کا کیا مسلک ہے؟''

مولانا نے فرمایا ہمارا مسلک یہ ہے کہ ''خبر واحد حجت ہے۔''

پوچھا: ''اس پر کوئی دلیل؟''

مولانا نے کہا: ''بخاری میں حدیث ہے:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام کے علاقہ میں جنگ ہو رہی تھی، اور مسلمان فوجیں پیش قدمی کر رہی تھیں۔ ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ اس فوج کے سالار تھے۔ یہ لشکر ایک جگہ پر جا کے رک گیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ آگے طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ جس سے کثرت سے اموات ہو رہی ہیں آپ نے لشکر کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہاں بلا بھیجا تاکہ ہمیں معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ فوج کو آگے بڑھنا چاہیے کہ نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور سب سے پہلے مہاجرین کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ تم میں سے کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے طاعون کے متعلق کوئی ارشاد سنا ہو تو بیان کریں سب نے انکار کیا۔ پھر آپ نے انصار کو بلایا انصار سے پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا ہمیں معلوم نہیں انصار اور مہاجرین کو جمع کر کے دو دوبارہ دریافت کیا۔ لیکن سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا اب شام کا وقت قریب ہے نماز مغرب پڑھئے اور کھانا کھائیے، رات آرام کیجئے، صبح جیسے اللہ کو منظور ہوا کر لیا جائے گا۔

صبح جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کیا: ''رات کو اگر کسی شخص کو نبی کریم کا ارشاد یاد آیا ہو تو بیان کرے۔'' اس پر سب خاموش رہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو اس لشکر میں موجود نہ تھے، یہ پیچھے چلے آ رہے تھے، رات کے کسی حصہ میں یہ بھی وہاں پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استفسار پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''امیر المومنین کیا بات ہے؟''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آگے طاعون ہے اور ہم ابھی تک فیصلہ نہیں کر سکے کہ کیا ہم فوج کو آگے لے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس معاملہ میں ہمیں کوئی حدیث چاہیے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.

① [صحيح البخاري كتاب الطب باب مايذكر في الطاعون، رقم (٥٣٩٧)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مجھے معلوم ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس علاقہ میں طاعون کی وبا پھیلی ہو وہاں کسی کو نہیں جانا چاہئے۔ اور نہ اس علاقہ سے جہاں طاعون پھیلی ہو کسی کو بھاگ کر کسی اور جگہ جانا چاہیے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی مل گیا۔ اب ہم اس سے آگے نہیں بڑھیں گے۔"

تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سب مہاجر و انصار میں تنہا تھے جو اس حدیث کو بیان کرتے ہیں۔ خبر واحد حجت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے تسلیم کیا۔ اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے تسلیم کیا جن میں مہاجرین و انصار دونوں شامل تھے، آپ اس کا انکار کس طرح کر سکتے ہیں؟!!

مولانا اصلاحی فرمانے لگے: "اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ عموم بلویٰ کی شکل میں کوئی مسئلہ ہو تو اور پھر ایک ہی راوی روایت کرے تو پھر خبر واحد حجت نہیں ہے۔"

اس پر مولانا نے جواب دیا: "عموم بلویٰ کی شکل مین بھی حدیث موجود ہے۔"

(عموم بلویٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک واقعہ سب لوگوں کے سامنے رونما ہوا، اور ہر ایک نے اس واقعہ کو دیکھا لیکن اس واقعہ کو بیان کرنے والا کوئی نہ ہو، اگر بیان کرے تو صرف ایک ہی اس کو بیان کرے، یا عام لوگوں میں ایک بات بیان ہوئی، اب کوئی اسے بیان نہیں کرتا، اگر کرے تو صرف ایک شخص ہی بیان کرے، اسے عموم بلویٰ کہا جاتا ہے)۔

مولانا اصلاحی صاحب نے پوچھا: "وہ کون سی حدیث ہے؟"

اس پر مولانا نے جواب دیا:

کہ امیر المومنین حضرت عمر کے زمانے میں کچھ لوگ ایک عورت کو پکڑ کر لے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آ ئے، اور کہا کہ اس عورت کا نہ تو نکاح ہوا ہے اور نہ کوئی شوہر موجود ہے، اور یہ عورت حاملہ ہے۔ حضرت عمر نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقعی اس کا کوئی شوہر نہیں ہے۔

'فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ'.

"آپ نے حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو۔"

مدینہ کے لوگ اکھٹے ہو کر اسے رجم کرنے کی غرض سے لے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے۔

'مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةٍ فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عليٌّ'.

پوچھا اسے کہاں لے جا رہے ہو لوگوں نے بتایا کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اس کا شوہر بھی نہیں ہے۔ امیر المومنین کے کہنے پر ہم اسے رجم کی غرض سے لے جا رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اسے واپس لے چلو، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں حدیث یاد نہیں ہے؟" لوگ اس عورت کو واپس لے آئے۔

حضرت علی نے فرمایا:

أَمَا عَلِمْتَ! أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. ①

"اے امیر المومنین آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ایک وہ شخص جو مجنون ہے

---

① صحيح البخارى، كتاب الحدود، باب لايرجم المجنون و المجنونة (١٥/ ١٤٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا جنون اور دیوانہ پن اس کی عقل پر غالب آ گیا ہو، دوسرا وہ بچہ ہے جو سن بلوغت کو نہ پہنچا ہو حتیٰ کہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے، تیسرا وہ شخص جو سویا ہوا ہو حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے۔"

جب حضرت عمر نے یہ الفاظ سنے تو بڑے ہی رنجیدہ خاطر ہوئے اور ان کے پاؤں لڑکھڑانے لگے پیشانی سے پسینے چھوٹ گئے، ہر طرف سے گھبراہٹ نے آن لیا۔

'فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ'.

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع ہو گئے۔"

اور ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے تاریخی الفاظ کہے:

'لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ' ①

"آج اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا تھا"

امیر المومنین کیا آپ کو یاد نہیں؟ کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حاملہ عورت آئی تھی۔

'اِعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنَا وَقَالَتْ: إِنِّي حُبْلٰى، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي فَفَعَلَ'.

اور اس نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ پر حد قائم کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ جب بچہ پیدا ہو تو دوبارہ آنا وہ دوبارہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔

① [الاستعاب فی معرفة الاصحاب (۱/ ۳۳۹)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ، فَقَالَتْ:هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ:اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ وَفِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ. فَقَالَتْ:هٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ.

''اور کہا بچہ پیدا ہو گیا ہے اب مجھ پر حد جاری کیجئے آپ نے فرمایا جاؤ ابھی دو سال بچے کو دودھ پلاؤ اس نے دو سال دودھ پلایا پھر آئی اور کہا بچہ اب روٹی کھاتا ہے اور مدت رضاعت پوری ہو چکی ہے، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ یہ اب روٹی کھاتا ہے۔''

'وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا'.

''تب نبی کریم نے اہل مدینہ کو حکم دیا کہ اس عورت کو لے جا کر رجم کیا جائے، چنانچہ انہوں نے رجم کیا۔''①

مولانا نے فرمایا: ''اس عورت کو رجم کرنے والے تو بے شمار لوگ تھے، لیکن واقعہ بیان کرنے والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا، اور یہ خبر واحد تھی، حالانکہ یہ واقعہ اہل مدینہ کے سامنے رونما ہوا تھا۔ عموم بلوی کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت قبول فرمائی۔''

اس پر مولانا اصلاحی فرمانے لگے: ''اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام بہت بلند تھا۔''

مولانا نے جواب دیا: ''ہم بھی اس شخص کی خبر واحد کو حجت مانتے ہیں، جو بڑا ثقہ اور معتبر ہو۔ ہر ایک کی ضعیف اور غیر ثقہ روایت تو ہم بھی نہیں مانتے۔ حضرت

---

① [صحيح مسلم كتاب الحدود باب من اعترف على نفسه.. (٣/ ١٣٤١) رقم (١٦٦٥)، سنن ترمذى كتاب الحدود، باب تربص الرجم بالحبلى حتى تضع (٤/ ٤٢) رقم (١٤٣٥)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ اگر ثقہ تھے تو ہم بھی ثقہ ہی کی روایت مانتے ہیں۔''اس کے بعد مولانا اصلاحی خاموش ہو گئے۔

چوتھا واقعہ

تشکیل پاکستان کے بعد جماعت اسلامی پاکستان کا پہلا اجتماع لاہور گوالمنڈی واقع دفتر تسنیم میں ہوا تھا۔مختلف اضلاع سے آنے والے وفود کے لئے مولانا مودودی سے ملاقات کے لئے الگ الگ اوقات کا تعین تھا، تاکہ ہر ضلع سے آنے والے احباب کے ساتھ تبادلہ خیال ہو سکے۔ گوجرانوالہ سے بھی ایک وفد مولانا سے ملاقات کے لئے گیا۔ اس وفد میں مولانا محمد عبد اللہ بھی شامل تھے گوجرانوالہ کے وفد کو عشاء کے بعد ملاقات کا وقت دیا گیا۔ جب وفد کی ملاقات کا وقت آیا تو گوجرانوالہ کے وفد کے احباب مولانا کی معیت میں سید ابو الاعلیٰ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کچھ دیر تبادلہ خیر ہوتا رہا۔ پھر مولانا نے فرمایا اگر کوئی شخص استفسار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس پر مولانا عبداللہ صاحب نے مولانا مودودی سے سوال کیا:'' کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ اور آپ کا نصب العین ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے اور اسلام قرآن وحدیث کا نام ہے۔ اور احادیث رفع الیدین ! صحیحین میں آتی ہیں۔ اور آپ اس پر عمل کرتے نہیں تو آئندہ ہم آپ سے کس اسلام کی امید رکھیں۔''

مولانا مودودی صاحب نے جواب دیا:''بات اصل میں یہ ہے رفع الیدین کرنے سے لوگ متوحش ہوتے ہیں اور بدک جاتے ہیں۔ اس لئے میں عام جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین نہیں کرتا لیکن جب میں گھر میں تہجد کی نماز پڑھتا ہوں تو رفع الیدین کر لیتا ہوں۔''اس پر مولانا نے پھر کوئی اعتراض نہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بات یہیں ختم ہو گئی۔

تحقیق:

تحقیق کی طرف آپ کا میلان ابتداء ہی سے ہے۔ چنانچہ تحقیق کے میدان میں مولانا کی نظر بہت گہری ہے۔ اور کیوں نہ ہو ہر اہلحدیث عالم کی یہی شان ہونا چاہیئے۔ تحقیق کے بغیر تو انسان کی عقل اپاہج اور اس کا علم ادھورا نظر آتا ہے تحقیق کے بغیر علم کی شناوری بہت مشکل ہے جس شخص میں تحقیق کا مادہ نہیں وہ شخص نہ علم سے خود صحیح فائدہ اٹھا سکتا ہے نہ دوسروں کی صحیح رہنمائی کا فرض ادا کر سکتا ہے۔

ذہن کو جلا اور دل کو اطمینان تحقیق ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ کسی مسئلہ میں اگر شک کا پہلو غالب، اور مسائل کی تحقیق سے نفرت ہو مسئلہ کے بیان کے وقت بھی شک کا پہلو غالب رہے گا۔ قلوب و اذہان کو یقین اور اطمینان شک سے نہیں تحقیق سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ تحقیق کی ضد تقلید ہے۔ مقلدین حضرات کے ہاں تو تقلید ہی ان کا حقیقی جوہر ہے۔ تحقیق سے انہیں قدرتی طور پر نفرت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتباع رسول ﷺ محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. ①

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمھارے گناہ بخش دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

تمہیدی کلمات:

یہ جو راستہ لاہور کا رخ کرتا ہے یہی صحیح راستہ ہے، یہی قریبی راستہ ہے، اگر کوئی جہاز پنڈی سے پرواز کر کے سیدھے راستہ سے دائیں ہو کر یا بائیں ہو کر منزل پر پہنچنے کی کوشش کرے گا وہ راستہ نہ سیدھا راستہ کہلائے گا نہ قریبی راستہ کہلائے گا۔ قریبی راستہ صرف وہ ہو سکتا ہے جس کو قرآن مجید نے صراط مستقیم کہا ہے، اس واسطے جتنے اللہ کی محبت کے طریقے لوگوں نے ایجاد کیے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی بھی قرار دیا اور کبھی ان کو شرک قرار دیا اور کبھی ان کو بدعت قرار دیا۔ یہودی اللہ کی محبت کا اظہار اس طرح کرتے کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے اور اس میں یہ سمجھتے کہ جو حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہ مانے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ کی رضا اس کو ہی حاصل ہو گی۔ جو حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہے گا عیسائی انھوں نے بھی خدا کی محبت کا طریقہ یہ بنا رکھا

① (آل عمران:۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہو، اس میں ہی عیسیٰ علیہ السلام کی عزت اور اسی کے اندر ہی خدا کی محبت ہے اور مریم علیہا السلام کو خدا کی بیوی قرار دیا اور اس کے نیچے مریم علیہا السلام کو انسان قرار دینے سے نہ مریم علیہا السلام کو عزت مل سکتی ہے اور نہ کسی کو خدا کی رضا حاصل ہوسکتی ہے۔ ①

محبت الٰہی کا عجیب طریقہ:

اسی طرح مسلمانوں نے خدا کی محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کا یہ طریقہ سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہیں، اس میں وہ سمجھے ہیں کہ بشر ماننے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں غیر بشر ماننے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے اور بشر ماننے سے خدا بھی راضی نہیں ہوتا وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ خدا کے نور سے نور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا اس میں ہے کہ ہم ان کو بشر نہ مانیں اور خدا کے نور سے نور مانیں۔ قرآن مجید نے خدا کی محبت کا طریقہ یہ نہیں سکھایا یہ تو خود عزیر علیہ السلام کہلانے کے لیے تیار نہیں تھے کہ مجھے خدا کا بیٹا مانو۔ خدا کا بیٹا جناب مسیح علیہ السلام کہلانے کے لیے بھی تیار نہیں تھے۔ خدا کی بیوی تو جناب مریم علیہا السلام بھی کہلانے کے لیے تیار نہیں تھیں۔ اور اسی طرح خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے نور کہلانے کے لیے تیار نہیں تھے۔ بلکہ قرآن مجید میں خود اس کا ذکر موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾. ②

"اے نبی! ان کو کہہ دو میں تمھاری طرح بشر ہوں میری طرف وحی کی گئی کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔"

---

① (تفسیر خازن: ج۱ ص ۲٤۳)

② (الکھف: ۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی نہیں کہ صرف بشر کہا ہو، اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے بشر مثلکم تم جیسا بشر ہوں قرآن مجید تو یہ کہے کہ اے نبی ﷺ ان کو کہہ دو میں تم جیسا ہی بشر ہوں۔ کوئی میری پیدائش کا طریقہ الگ نہیں، کوئی میرے رہنے کا طریقہ الگ نہیں، کوئی میرے کھانے کا طریقہ الگ نہیں، کوئی میرے اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ الگ نہیں۔ وہی طریقے ہیں جو عام انسانوں کے ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی رضا اور خدا کی محبت اس طرح حاصل نہیں ہوتی۔

یہ اللہ کو بھی ناگوار ہے:

وہ بات نبی ﷺ کے لیے کہتے ہیں جس کو اللہ سننا بھی پسند نہیں کرتے، جس طرح قرآن نے بتایا ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنی طرف سے خدا کی محبت رسول کی محبت کے لیے یہ کہا کہ عزیر علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ﴾. ①

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ﴾ ② قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، ﴿وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا﴾ ③ اور قریب ہے کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں کیوں انھوں نے اتنا برا کلمہ کہا ہے، کہ آسمان جس کے ساتھ پھٹ جائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، زمین پھٹ جائے، اس وجہ سے کہ ﴿أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا﴾ ④ انھوں نے دعوی کیا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے، وہ کیا سمجھ کے کہہ رہے ہیں، اللہ کی اولاد کہنے سے اس کی عزت ہے، اور خدا کی رضا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں اس کلمے کو اتنا برا سمجھتا ہوں، خدا کی اولاد پکارنا، خدا کی بیوی پکارنا خدا کا جزو کسی کو قرار دینا، خدا کے نور

① (التوبة: ٣٠) ② (مريم: ٩٠) ③، ④ (مريم: ٩١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نور نکلا ہے، غلط بات ہے۔ نبی ﷺ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور اللہ کے رسول ﷺ خود فرماتے ہیں:

'أَنْتُمْ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ'. ①

ہم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں 'وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ' اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا، کونسی فخر والی بات ہے اگر آدم مٹی سے ہے تو اس کی اولاد بھی مٹی سے ہے ایسے کلمات اور خدا کی محبت حاصل کرنے کے ایسے طریقے یہ سب غلط ہیں۔ ان کی مسیح علیہ السلام کی، عزیر علیہ السلام کی، مریم علیہا السلام کی اور محمد ﷺ کی محبت تو اس بات میں ہے کہ ان کو خدا کے رسول نبی اور اس کے بندے کہا جائے۔ وہ تو اس بات کو کہلانا پسند ہی نہیں کرتے۔ جو کچھ یہ لوگ ان کے بارے میں بیان کرتے ہیں، نہ عزیر علیہ السلام چاہتے تھے، نہ مسیح علیہ السلام چاہتے تھے، نہ مریم علیہا السلام چاہتی تھیں، نہ رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے بشر نہ کہا جائے، مجھے نور کہا جائے، ان کی تعلیم ان کی ہدایات سے تو بھاگتے ہیں، لیکن اپنے پاس سے طریقہ ایجاد کرتے ہیں، اور کہتے ہیں: یہ طریقہ اللہ کی رضا کا ہے۔

محبت کا انوکھا ذریعہ:

قرآن مجید میں ان یہودیوں اور عیسائیوں اور دوسرے فرقوں والوں کو اور خود مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے: اے نبی ﷺ! ان کو کہہ دو: ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو، تو کیا کرو میری اتباع کرو، میرے فرمان پر عمل کرو،

① (سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في التفاخر بالأحساب: ٤/ ٤٩٢/ ح٥١١٨. سنن الكبرى للبيهقي، كتاب الشهادات، باب شهادة أهل العصبية: ١٠/ ٢٣٢ ح:٢١٥٩٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آقا ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انھوں نے بھی خدا کی محبت حاصل کرنے کا اور آقا ﷺ کی رضا حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کیا تھا کسی صحابی نے آقا ﷺ کو یہ کہا ہو کہ آپ بشر نہیں، یا یہ کہا ہو کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور سے نور ہیں، جو بات انبیاء علیہم السلام نے خود نہیں کی وہ ہمیں بھی نہیں کہنی چاہیے، اتباع تو ان کی کرتے نہیں لیکن ان کو وہ مقام دینے کی کوشش کرتے ہیں جو وہ خود بھی پسند نہ کریں۔ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ، علی ہجویری رحمہ اللہ، نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ یہ لوگ چاہتے تھے کہ ہماری قبروں پر مزار بنائے جائیں اور ان کی زیارت کی جائے، لیکن گمراہ لوگوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ ان کی منشاء ہے کہ نہیں! انھوں نے اپنے پاس سے طریقے ایجاد کیے ہیں، کہ ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاؤ تو پھر یہ راضی ہوں گے، ان کی قبروں پر سجدے کرو تو پھر یہ راضی ہوں گے، جنھوں نے اپنی زندگی میں اپنے نام کی نذر و نیاز نہیں کی، جنھوں نے اپنی زندگی میں کسی سے سجدہ نہیں کروایا، ان کو سجدے کر کے خدا راضی ہوتا ہے؟ یا ان کی محبت ملتی ہے؟ یہ کتنی گمراہی ہے۔

یہی تو گمراہی ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

أَنَّهُ أَتَى الشَّامَ فَرَأَى النَّصَارَى يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ وَقِسِّيسِيهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ، وَرَأَى الْيَهُودَ يَسْجُدُونَ لِأَحْبَارِهِمْ وَ عُلَمَائِهِمْ وَفُقَهَائِهِمْ...... فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَصْنَعَ بِنَبِيِّنَا. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: 'إِنَّهُمْ كَذَبُوا عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوا كِتَابَهُمْ'. ①

---

① (مستدرك حاكم، كتاب البر والصلة (٦/ ١٥٦)، سنن الكبرى للبيهقي، كتاب القسم والنشور، باب ما جاء في بيان حقه عليها: ٧/ ٢٩٢، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المرأة: ١/ ٥٩٥ح ١٨٥٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام کے علاقے میں گئے، وہاں دیکھا کہ لوگ اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے تھے، دل میں خیال آیا یہ جو لوگ جن کو یہ سجدہ کرتے ہیں، ان کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی بہت زیادہ قدر و قیمت ہے۔ سجدہ اگر کریں تو آقا ﷺ کو کریں۔ جب مدینہ واپس تشریف لائے، آ کے عرض کیا: یا رسول اللہ! شام میں لوگ اپنے بزرگوں کو اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں، تو آپ سے بڑھ کر کون ہے؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ عزت دی ہے۔ ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں، آقا ﷺ نے فرمایا: 'فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ' سجدہ، عبادت اللہ کے سوا کسی اور کی کرنی حرام، یہ نہیں کہ کسی چھوٹے موٹے کو سجدہ کرنا حرام، دو جہان کے سردار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ انھوں نے اپنے لیے سجدہ کرنے کو حرام قرار دیا، فرمایا یہ بھی کوئی عزت کا طریقہ ہے کہ تم مجھے خدا بنا لو، اگر تم مجھے سجدہ کرو گے تو تم مجھے خدا کا شریک بنا لو گے، نہ اس سے خدا راضی، نہ محمد رسول اللہ ﷺ راضی۔ ان سے کسی نے ساری عمر کوئی چیز نہیں مانگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! تم اولاد دو، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کو مال دو، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کو زندگی دو، ہم کو صحت عطا فرماؤ، ایسے ہی غلط باتیں بنائی ہوئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طفیل ہم زندہ ہیں، زندگی اللہ تعالیٰ نے کسی کے طفیل نہیں دی، نہ ہی ایسا مقام کسی کو عطا کیا، آقا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور میری اطاعت کرو، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ کسی نبی، نہ کسی فرشتے کو یہ بات پسند آتی ہے کہ وہ کہیں کہ تم ہمارے بندے ہو، اللہ کے بندے بننے کی بجائے ان کے بندے بن جاؤ ﴿كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ﴾ اللہ کا ہی بندہ بننا لازم ہے، بندہ نہ آقا ﷺ کا، نہ بندہ مسیح علیہ السلام کا، نہ بندہ عزیر علیہ السلام کا، نہ مریم علیہا السلام کا بلکہ عباد الرحمٰن اللہ تعالیٰ کے بندو! ﴿كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ﴾ اللہ کے بندے بن جاؤ، بندے کی بندگی کرنے والے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو، یہ طریقہ محبت درست نہیں، ارشاد ربانی ہے:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾. ①

"کسی بھی بشر کے لائق نہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کتاب دی ہو حکم اور نبوت دی ہو، لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میرے بندے بنو لیکن وہ کہے گا تم رب والے بنو کیونکہ تم سکھاتے ہو اور پڑھتے ہو۔"

تَعْصِي الرَّسُوْلَ وَ اَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هٰذَا لَعُمْرِيْ فِي الزَّمَانِ بَدِيْعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّهُ مُطِيْعُ

"معبود کی نافرمانی کرتا ہے اور دعویٰ محبت کرتا ہے، اللہ کی قسم! زمانے میں یہ بڑی عجیب بات ہے، اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی بات مانتا، کیونکہ محبّ محبوب کی بات مانا کرتا ہے۔"

محبت کا یہ بھی طریقہ نہیں:

محبت کا طریقہ بھی یہ نہیں خدا کی عبادت نہ کرو اور حلال حرام کو حلال حرام نہ سمجھو تو پھر کہو کہ خدا کی رضا حاصل ہو جائے گی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، تمام صحابہ میں سے کسی نے بھی باوجود اس کے کہ نبی کا روضہ مدینہ میں موجود سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر احد میں موجود تھی جو کہ اب بھی موجود ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر

① (آل عمران: ۷۹)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں، علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں، کبھی کوئی چڑھاوا چڑھا ہو، کسی ایک مسلمان نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر چڑھا چڑھایا ہو یہ جو بزرگ انھوں نے بنائے ہوئے ہیں، اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حق نہیں مانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، تو جو یہ بعد میں آنے والے ہیں ان کو حق کہاں سے مل گیا؟ کہ ان کی قبروں پر سجدہ کریں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرو اور اگر اس سے نفرت کرو، اس سے مذاق کرو تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ محبت نہیں! ایسا انسان جھوٹ بولتا ہے، جھوٹ دعوے کرتا ہے کہ مجھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے یہ تو اس طرح کی محبت ہے جس طرح کوفہ والوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کی تھی بڑی محبت اور الفت کا اظہار کیا کہ تمھاری غیر موجودگی میں کئی ہزار آدمیوں نے بیعت کی ہے اس لیے آپ یہاں تشریف لائیں محبت کا دعویٰ کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا لیا ہے کہ تم کوفہ میں تشریف لے آؤ، حسین رضی اللہ عنہ کوفہ کی طرف گئے ہیں پھر یہ تلواریں لے کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہو گئے یہ بھی کوئی محبت کا طریقہ ہے کہ زبانی زبانی امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت، اور یہی لوگ عبیداللہ بن زیاد کی فوج کے سپاہی بن کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑنے کے لیے آگئے۔ ایک آدمی نے پوچھا تم نے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو بیعت کے لیے بلایا تھا اور ان کے ساتھ محبت کا اظہار کیا تھا اب تمھارا کیا خیال ہے؟ تو انھوں نے کہا محبت اب بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے اور تلواریں یزید کے ساتھ ہیں۔ امام حسین نے کہا اس محبت کو میں نے کیا کرنا ہے تلواریں لے کر مجھے شہید کرنے آگئے ہو پھر بھی دعویٰ محبت ہی کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کیسی محبت ہے؟

آقا ﷺ کے ساتھ بھی محبت کا انداز یہ ہے کہ جو کام آقا نے منع فرمائے ہیں ان کی مخالفت کرنی ہے۔ آقا ﷺ نے فرمایا:

'لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا'. ①

''لوگو میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔''

اور دوسری حدیث میں فرمایا:

'لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ'. ②

اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے۔ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ اب تو لوگ سجدے بھی کرتے ہیں، چڑھاوے بھی چڑھاتے ہیں، پھر عرس بھی کرتے ہیں، آقا ﷺ کا جو نافرمان ہے اس کو اللہ کی محبت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ آقا ﷺ اپنی زندگی میں حکم دیتے کہ یہ کام کر، اگر نہ کرتا تو آقا ﷺ اس سے محبت کرتے یا اس پر راضی ہو جاتے۔ دیکھو سعودی عرب میں کتنے بڑے لوگوں کی قبریں ہیں، کہیں انبیاء کی، کہیں صحابہ کی، کہیں اماموں کی، لیکن یہ طریقہ نہیں عرس کا، اور اب کہتے ہیں کہ ہم خلفاء جیسی حکومت چاہتے ہیں، خلفاء کی حکومت آئی تو مزار نہیں رہیں گے، کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ حج کرنے گئے، جب حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگوں نے قافلہ سے الگ ہو کر وضو کر کے ایک درخت کے نیچے نفل پڑھنے شروع کیے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ

---

① (سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب زيارة القبور: ١/ ٦٢٢/ ح٢٠٤٢. مسند أحمد: ٢/ ٣٦٧ ح٨٧٩٠)

② صحيح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ: ٤/ ١٦١٤ ح٤١٧٧، صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور: ٢/ ٦٧ ح١٢١٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ کیا کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا صلح حدیبیہ کے دن آقا ﷺ یہاں بیٹھے تھے اس لیے یہ نفل پڑھ کر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کی پرستش شروع ہو جاتی ہے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے تمام درخت کٹوا دیے اور ساری جگہ ہموار کر دی۔ ①

تو بھائی اگر خلفاء کی حکومت آ گئی تو ایسے ہی کرنا پڑے گا۔ یہ بریلوی باادب بڑے ہیں، جس کو تم باادب کہتے ہو قرآن وحدیث اس کو شرک کہتا ہے، اس کو بغاوت کہتا ہے، جو بزرگوں کی قبروں پر میلہ لگاتے ہیں، وہ شرک کرتے ہیں، جو چادر چڑھاتے ہیں وہ شرک کرتے ہیں، تم کہتے ہو کہ یہ بزرگوں کے قائل ہیں اور وہابی بزرگوں کے قائل نہیں، اس طرح کا ایک موقع مکہ میں بھی آیا تھا۔ جس دن مکہ فتح ہوا آقا ﷺ نے بیت اللہ کے دروازے کی چابی منگوائی، دروازہ کھول کر بتوں سے بیت اللہ کو صاف کر دیا۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے چابی لی دروازہ کھولنے لگے کئی مشرک آ کے بیت اللہ کے صحن میں بیٹھ گئے کہ آج دیکھیں! محمد ﷺ ہمارے بتوں کو تو نہیں مانتا، ان میں ابراہیم علیہ السلام کا بھی بت ہے، اسماعیل علیہ السلام کا بھی بت ہے، محمد ﷺ یہ بھی کہتا ہے کہ میں ابراہیم علیہ السلام کو مانتا ہوں، آج پتہ چلے گا کہ مانتا ہے کہ نہیں۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ اگر ان کے بتوں کی عزت کی عظمت کی، تو پھر سمجھیں گے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام کو مانتا ہے۔ اگر نہ کی تو پھر ہمارے بتوں کو تو پہلے ہی نہیں مانتا اوران کو بھی نہیں مانتا یہ تو بزرگ اور نبی تھے۔ یہ بیت اللہ کے صحن میں بیٹھ کر نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے جس وقت دروازہ کھولا تو سامنے "فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ عليه السلام مُصَوَّرًا فِي يَدِهِ الْأَزْلَامُ يَسْتَقْسِمُ بِهَا فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ جَعَلُوْا شَيْخَنَا يَسْتَقْسِمُ

① (ابن کثیر: ج ٤ ص ١٩١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْأَزْلَامِ مَا شَأْنُ إِبْرَاهِيمَ ① ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کا بت اور پھر ان کے کندھوں کے نیچے جوئے کے تیر رکھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جس وقت ان کے بت دیکھے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے تو نبی اکرم ﷺ نے نفرت سے منہ دوسری طرف کر دیا، کس سے نفرت کی؟ ابراہیم علیہ السلام سے؟ اسماعیل علیہ السلام سے نفرت کی؟ نہیں! بلکہ جو بت انھوں نے تراشے تھے ان سے نفرت کی، تو مشرکوں نے ایک دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا دیکھ لیا ہے۔ یہ محمد ﷺ کہتا ہے کہ میں ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کو مانتا ہوں یہ دیکھو ابھی پتہ چل گیا کہ ماننے والا ہے کہ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں بت باہر لا کر پاش پاش کروا دیے۔ ②

بزرگوں کو کون مانتا ہے؟

ماننے والے آقا ﷺ تھے یا مکہ کے مشرک تھے، تم بزرگ ماننے والے ان کو کہتے ہیں جو ان کی پوجا کرتے ہیں اسلام بزرگوں کو ماننے والا محمد رسول اللہ ﷺ کو سمجھتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ بزرگوں کو ماننے والے ہیں بتوں کو توڑ دیا اس میں گستاخی نہیں ہوتی، اگر گستاخی ہے تو کیا محمد رسول اللہ ﷺ نے گستاخی کی ہے۔ ان نام نہاد ادب کا پرچار کرنے والوں نے عوام کا دماغ خراب کر دیا ہے کہ انھوں نے ادب کا تصور یہ دیا ہے کہ سجدے کرنے ان سے سیکھو، قبروں پر چڑھاوے چڑھانے ان سے سیکھو، عرس کرنے ان سے سیکھو، شرک ان سے سیکھو، یہ ادب ہے؟ ادب کسے کہتے ہیں؟ جس کو خدا اور رسول ادب کہیں! محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ادب اس طرح کیا ہے۔

قربانی بھی اتباع رسول ﷺ میں:

کچھ دنوں کی بات کہ گورونانک پورہ میں کچھ نوجوانوں نے کہا ہم نے چوتھے

① (السيرة النبوية لابن هشام: ٣/ ٣٨٧)

② (الرحيق المختوم: ص٦٤٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن قربانی کرنی ہے، محلہ میں شور برپا ہو گیا، انھوں نے کہا ہمارے ساتھ بات کر لو۔ چار دن کی قربانی کس طرح ہے؟ کچھ بریلوی اور کچھ اہلحدیث نوجوان میرے پاس آگئے کہنے لگے: ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں قربانی چار دن کی اور ہم کہتے ہیں کہ تین دن کی، کوئی ہے اللہ اور اس کے رسول کا حکم اس کے متعلق؟ میں نے کہا تین دن کی قربانی کے متعلق آقا ﷺ کی کوئی حدیث ہے ہی نہیں کیونکہ آج کل لوگ کہتے ہیں یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ تین دن کی قربانی ہے۔ کس نے کہا ہے کہ تین دن کی قربانی ہے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بھی، میں نے ان کو کہا کہ جو مولوی صاحب جنھوں نے تم کو کہا ہے کہ تین دن کی قربانی ہے اس سے ایک حدیث لکھوا کے لے آؤ اور میں یہ بھی شرط نہیں لگاتا کہ صحیح حدیث لکھوا کے لاؤ یا بخاری کی لکھوا کے لاؤ، مسلم کی لکھوا کے لاؤ، ضعیف ہی ایک روایت لے آؤ کہ آقا ﷺ نے فرمایا ہو کہ قربانی تین دن کی ہے۔ میں تم کو لکھ دیتا ہوں قربانی چار دن کی ہے۔ کہنے لگے کہ ہمارے مولوی صاحب کہتے ہیں وہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے کہا تم ضعیف ہی لے آؤ کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ قربانی تین دن کی ہے۔ ساری دنیا میں گردش کرو اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان تین دن کی قربانی کا نہیں مل سکتا۔ حدیث ایک نہیں جس کو تم جانتے ہو اور کہو ضعیف ہے بلکہ حدیث تو بہت ہیں۔ میں نے کہا دار قطنی میں حدیث آتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ وہ تو حدیث کی کتاب ہی نہیں، کیا کہتے ہیں؟ کہ وہ عام کتاب ہے کسی کی! یہ میرے بھائی یہ دار قطنی معمولی کتاب نہیں یہ اس محدث کی کتاب ہے جس نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب کا مطالعہ کر کے اسی احادیث نکالی تھیں اور کہا تھا کہ اس معیار کی نہیں جو معیار امام بخاری رحمہ اللہ نے مقرر کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جب اسی اعتراض کا جواب امام بخاری رحمہ اللہ نے دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس امام کی آنکھیں کھل گئیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کے اندر ثابت کیا کہ امام دارقطنی کو غلطی لگی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے جو احادیث نقل کی ہیں ایک بھی کمزور نہیں۔ وہ تو بڑا محدث تھا، پھر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی محدث نہیں تھے۔ دو لاکھ احادیث امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو زبانی یاد تھیں اور اس طرح یاد نہیں تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان یاد ہوں ایک ایک حدیث کے راوی یاد تھے۔ ایک حدیث کے چار پانچ راوی ہیں۔ تو ۲۴ لاکھ راروی بنتے ہیں۔ ایک ایک راوی یاد تھا۔ امام ابن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اپنی مسند احمد میں نبی اکرم ﷺ سے چار دن کی قربانی کا حکم نقل کیا ہے۔ ہم تو آپ کو سب کچھ بتاتے ہیں۔ امام بیہقی جو ایک گاؤں بیہق کے رہنے والے تھے اس پر ان کا نام بیہقی کا رکھ دیا۔ انھوں نے آپ کا فرمان چار دن کی قربانی کا اپنی کتاب بیہقی میں نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث کی ان کتابوں میں حدیثیں موجود ہیں۔ یہ نہیں مانتی کیونکہ ان کے امام نے تین دن کی قربانی کا کہا ہے۔ اس لیے ان کا حدیث کے ساتھ آقا ﷺ کے فرمان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ان کا تو امام کے ساتھ تعلق ہے۔ کمال بات ہو گئی کہ محبت کا دعوی کرتے ہیں کہ جتنی محبت ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہے اتنی اور کسی کو نہیں! اچھی محبت ہے۔

جس وقت محلے میں گئے جا کے ان نوجوانوں نے شور مچایا کہ ایک حدیث تم بیان کر دو جو ضعیف ہی ہو۔ جو کسی کتاب میں آئی ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قربانی تین دن ہے۔ سب مولوی خاموش ہو گئے آج شام کو وہ نوجوان میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے آپ کی بات بتائی ہے وہ تو سو ہی گئے ہیں۔ کوئی جواب نہیں دیتا۔ سارا دن آرام سے گزرا ہے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اور ہم نے بھی چوتھے دن قربانی بازار میں کی ہے۔ اور گوشت ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام بریلویوں کے گھروں میں بھی بھیجا ہے، اور انھوں نے لے بھی لیا ہے، یہ تو ان کا حال ہے اور کہتے کیا ہیں؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوئی چھوٹے صحابی ہیں۔ وہ کہتے ہیں قربانی تین دن کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بات ہی تمھیں پسند آئی ہے کیونکہ یہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مطابق ہے ورنہ تم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رد کر دینا تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کر کے نماز پڑھتے تھے، جتنی احادیث بخاری اور مسلم میں رفع الیدین کی ہیں اکثر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ اگر تم اتنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عاشق ہو تو پھر رفع الیدین کر کے نماز پڑھا کرو۔ لو جی صحابی رسول غلط کیسے کہہ سکتے ہیں؟ بھائی وہ تو غلط نہیں کہہ سکتے تو پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی غلط کہہ سکتے ہیں۔ معاذ اللہ! کیا کرتے ہو؟ بزرگوں کی بزرگی کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔

دین صرف قرآن وحدیث کا نام ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ شریعت میں کسی صحابی کا قول، کسی امام کا قول دلیل نہیں بن سکتا۔ دلیل کیا ہے؟ قرآن کی آیت ہو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہو، کوئی مسئلہ کرو تو پوچھیں کہ دلیل کیا ہے؟ یہ دلیل تو ہو گئی کہ قرآن میں مسئلہ آیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ دلیل تو ہوئی یہ دلیل کوئی نہیں کہ فلاں امام نے فرمایا، فلاں امام پر وحی اترتی تھی؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہترین صحابہ میں سے ہیں اور بڑے علم والے، ان کا قول ہے اگر صحابہ کے قول دلیل بن جاتے ہیں تو کر لو وہ کہتے ہیں معوذتین قرآن ہی نہیں۔ یہ ویسے ہی دعائیں ہیں۔ ① قرآن مجید سے کسی نے نکال دیا ہے؟ اور امت کا اتحاد ہے کہ الحمد سے لے کر والناس تک قرآن ہے۔ یہ بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی

① (ابن کثیر: ج ٤/ ٥٧١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات مانو گے؟ قرآن سے نکال دو گے؟ اس لیے شریعت نے قول اقوال کا خیال نہیں رکھا۔ اگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں قربانی تین دن ہے تو ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار دن کی قربانی ہے۔ ایک صحابی تین دن کی کہہ رہا ہے اور ایک صحابی چار دن کی کہہ رہا ہے۔ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی چھوڑ دیں گے حالانکہ علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں، اور پہلے دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے، جو مقام علی رضی اللہ عنہ کا ہے وہ صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی نہیں۔ وہ کہتے ہیں چار دن کی قربانی ہے۔ وہ نہیں مانتے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غلط کہتے ہیں؟ تو پھر علی رضی اللہ عنہ غلط کہتے ہیں؟ اس لیے شریعت نے یہ خیال رکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی غلط ہو سکتا ہے، علی رضی اللہ عنہ بھی غلط ہو سکتا ہے تم یہ دیکھو کس قول کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ملتی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے تائید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہوتی ہے یا علی رضی اللہ عنہ کی ہوتی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید آقا رضی اللہ عنہما کی حدیث کے ساتھ ہوتی ہے۔ جس کی بات کی تائید حدیث کرے گی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کرے گا وہ ہو گا حق! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تو دلیل ہی کوئی نہیں کہ تین دن کی قربانی ہے۔ کس نے کہا ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو چار دن کی قربانی کا کہا ہے۔ یہ محبت کیسی ہے؟ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرو تو اس کو نہیں ماننا۔ پھر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری اس ملک کا قانون بننا چاہیے۔ فتاوی عالمگیری بنے کہ قرآن وحدیث بنے، کدھر گیا قرآن اور کدھر گئی حدیث؟ فتاوی عالمگیری کسے کہتے ہیں؟ پانچ سو علماء کے فتاوی ایک نے جو فتوے دیے وہ بھی اس میں، اور دوسرے نے جو دیے وہ بھی اس میں، ان کو اس ملک کا قانون بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تو قرآن وحدیث کے خلاف عمر رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہو اس کو بھی ماننے کے لیے تیار نہیں، کیوں ہم نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے۔ ابوبکر رسول اللہ نہیں پڑھا، جو شخص یہ پڑھے کہ لا الہ الا اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کتنا فرق ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اندر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو تو ایمان دار ہو جاؤ گے اور اگر لا الہ الا اللہ عمر رسول اللہ پڑھو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔

وہ تو پھر بھی غلام ہیں:

یہ لوگ اگرچہ کتنے بزرگ تھے لیکن پھر بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کی بات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد نہیں کرسکتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَ هُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ، فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشْرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ‘. ①

میں لیٹا ہوا تھا، دو فرشتے آئے ایک پاؤں کی طرف اور دوسرا سر کی طرف بیٹھ گیا، پاؤں والا پوچھتا ہے: ’أَ هُوَ هُوَ؟‘ یہ وہی ہے جس کی طرف ہم بھیجے گئے ہیں؟ سر کی طرف والے نے کہا: وہی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں خاموش سن رہا تھا اوپر چادر لی ہوئی تھی، پاؤں والا کہتا ہے سر کی طرف والے کو ’فَزِنْهُ بِوَاحِدٍ‘ پھر اللہ کے حکم کے مطابق اس کا وزن کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا! ایک آدمی کو ایک

① (سنن الدارمی: ۱/ ۲۰۱/ ح ۱٤، مقدمه، باب کیف کان شأن النبی ﷺ).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اور نبی اکرم ﷺ کو دوسری طرف جب وزن کیا گیا وہ آدمی ہلکا ہوا۔ آقا ﷺ زیادہ ہو گئے، 'زنہ بعشر' اس کو دس کے ساتھ وزن کرو، پھر بھی آقا وزنی پھر اس حدیث میں ذکر ہے کہ اس فرشتے نے کہا اس کو سو کے ساتھ وزن کرو پھر بھی میں وزنی پھر ہزار کے ساتھ مجھے تولا لیکن پھر بھی میں وزنی۔ پھر کہا لاکھ کے ساتھ تولو پھر میں وزنی پھر وہ کیا کہتے ہیں؟ اب بس کرو اگر پوری امت بھی ایک طرف رکھ دو تو پھر بھی محمد رسول اللہ ﷺ وزنی ہیں۔ آقا ﷺ کے وزن کا کوئی بندہ نہیں۔ اس حدیث نے کیا مسئلہ بتایا؟ ساری دنیا ایک طرف اور محمد ﷺ کا قول ایک طرف، بھاری یہ ہے وہ نہیں، وزن اس کا ہے موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہ وزن نہیں، عیسیٰ علیہ السلام کا بھی یہ وزن نہیں۔

اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو......:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم تو کہتے ہو امام جو ہیں وہ بزرگ ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! 'لَوْ نَزَلَ مُوْسٰی وَفِي رِوَايَةٍ: لَوْ كَانَ مُوْسٰی حَيًّا فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ' ① موسیٰ علیہ السلام کتنا بڑا نبی تھا آج اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو کر آجائیں اور تم ان کی بات مانو میری نہ مانو، موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے لگ کر تم مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ۔ ② اتنی دیر تو موسیٰ علیہ السلام نبی تھے جب آقا ﷺ نہ آئے تھے ان کے زمانہ میں ان کی بات کا انکار کفر تھا لیکن اللہ کے رسول ﷺ کے آجانے کے بعد نہ موسیٰ علیہ السلام مقابلہ کر سکتا ہے، نہ عیسیٰ علیہ السلام مقابلہ کر سکتا ہے، یہ ہے آقا ﷺ کی عزت یا کہ یہ عزت ہے کہ نبی ﷺ کا فوٹو بنا کر پوجو، نبی ﷺ کا مجسمہ بنا کر! نبی ﷺ کی قبر پر چڑھاوے چڑھاؤ؟ یہ محبت نہیں،

① (شعب الإيمان: ٤/ ٣٠٧/ ح ٥٢٠١)

② (سنن دارمی)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت وہ ہے جو آیت میں نے شروع میں پڑھی تھی ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾ الخ فرما دو کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو، میری تابعداری میں اللہ کی محبت ہے، اگر تابعداری نہیں کرنی، تو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یہ محبت نہیں! کہ بدعت والا درود پڑھ کر نبی ﷺ کو راضی کرنا وہ درود پڑھو جو آپ ﷺ نے پڑھا ہے، اور آپ نے پڑھایا ہے، وہ تو پڑھنا نہیں اور کہنا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے، حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے، یہ عزت ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی؟ اللہ کے رسول کے زمانہ میں اگر کوئی کہتا آقا کو تم خدا ہو اللہ کے رسول ﷺ، اس کو قتل کروا دیتے وہ مرتد ہو جاتا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں شریک ٹھہرایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ میں خدا ہے علی رضی اللہ عنہ خدا نہیں، علی رضی اللہ عنہ کے اندر خدا ہے، جس طرح ہندو کہتے ہیں فلاں اوتار ہے، اوتار کسے کہتے ہیں؟ جس میں خدا اترا ہوا ہو وہ اوتار ہے خارجیوں میں ایک گروہ ایسا تھا جو کہتا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ میں خدا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے آکر بتایا کہ فلاں کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ میں خدا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا لیا اور پوچھا تم یہ کہتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہاں، ہم کہتے ہیں، تمھارے اندر خدا ہے، کہا یہ کفر ہے اور اللہ کے ساتھ شرک ہے باز آجاؤ میرے اندر خدا نہیں، کہنے لگے نہیں تم صرف نفی کرتے ہو، خدا تم میں ہے۔ تین دن کی مہلت آقا ﷺ کافروں کو دیتے تھے، میں تم کو تین دن مہلت دیتا ہوں، یہ اعتقاد بدل لو کہ میرے اندر خدا ہے، میں تو خدا کا بندہ محمد رسول اللہ کا غلام ہوں، کہنے لگے ہم نے نہیں بدلنا، تین دن کے بعد پھر ان کو بلایا پوچھا وہ کہنے لگے ہمارا وہی عقیدہ ہے کہ تیرے اندر خدا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خندق کھدوا کے اور اس میں آگ جلا کر ایک ایک کو پکڑ کر آگ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھینک دیا، جلا دیا۔ یہ کام کر کے کہ اللہ کی محبت حاصل ہو، یہ پچھلے دنوں دنگل ہوا لوگوں نے بتایا ایک طرف اللہ اکبر کی آواز دینے والا پہلوان اور دوسری طرف یا علی مدد یا علی مدد کی آواز لگانے والا پہلوان، علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے مقابلے میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدد خدا سے مانگی جاتی ہے، علی رضی اللہ عنہ سے نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو کربلا کے میدان میں آ کے اپنے بیٹوں کی مدد نہیں کی تو اس نے تمھاری مدد کیسے کرنی ہے؟ یہ سب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے طریقے ہیں، یہ محبت کے نہیں بلکہ بغاوت کے طریقے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور لوگ اب سمجھنے لگ گئے ہیں، اور ان کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ قول حدیث نہیں ہوتا۔

وآخر دعوانا وأن الحمد لله رب العالمين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان اور فکر آخرت

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾. (الحج:١-٢)

''بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے، اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی دودھ پلانے سے بے خبر ہو جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ مست ہیں حالانکہ وہ مست نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔''

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ انسان چاہے کتنی ہی عمر پا لے ہمیشہ نہیں رہے گا فرمایا کہ یہ وعظ و نصیحت والا مسئلہ تو نہیں تھا اگر تم خود بخود غور کرتے، فرمایا:

﴿وَ سَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾. ①

''اور تم رہے ان لوگوں کی رہائش گاہوں میں جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔''

اس بات سے اندازہ کر سکتے تھے کہ جن گھروں میں تم اس وقت رہ رہے ہو وہ جنھوں نے بنائے تھے وہ کہاں ہیں تمھارے باپ دادا کے بنائے ہوئے

① (ابراھیم:٤٥)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مکانات وہ چھوڑ کر چلے گئے اور تم وہاں آ گئے، فرمایا تم اس بات سے سمجھ سکتے تھے کہ وہ جب نہیں رہے تو ہم نے بھی نہیں رہنا بلکہ اور کوئی آ کے رہے گا۔ فرمایا:
﴿وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ﴾ ہم تم کو مثالیں دے کر سمجھاتے رہے ہیں، یہ دنیا آزاد نہیں ہے، اس دنیا میں کسی نے بھی نہیں رہنا، یہاں ایسے ڈیرے ڈالنے کی کوشش نہ کرو کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہ جگہ ہی بھلا دو۔

عظیم نصیحت:

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نصیحت عرض کی، ہاں سب سے بڑی نصیحت۔ فرمایا: 'كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا' موت میں جتنا وعظ و نصیحت ہے کسی اور چیز میں نہیں۔ یہ مقولہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی میں تحریر کر رکھا تھا۔ ①

موت انسان کی امیدوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ موت جن گھروں میں واقع ہوتی ہے۔ وہاں زندگی کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔ موت انسان کے سر پر اس طرح منڈلا رہی ہے، فرمایا:

'وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ' ②

تمھارے جوتے کا تسمہ بھی اتنا قریب نہیں جتنی موت تمھارے قریب ہے، کوئی پتہ نہیں کہ ایک سانس آیا اور دوسرے نے آنا ہے کہ نہیں، لیکن انسان دنیا کے کاموں میں اس طرح مصروف ہو جاتا ہے اس کو یہ یاد ہی نہیں کہ موت کا ایک بڑا سنگین وقت آنے والا ہے، بڑی خطرناک گھڑی آنے والی ہے، فرمایا:

① (الفاروق)
② (صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب عيادة النساء والرجال :٥/ ٢١٤١/ ح٥٣٣٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ○ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ﴾. ①

تم اپنے ہی عزیز کو مرتے دیکھتے نہیں تم سارے اس کے ہمدرد، مددگار بیٹھے ہوئے ہو پھر کسی کی پیش جاتی ہے، کوئی لے جانے والے کو روکتا ہے، ڈاکٹر بلا لو، حکیم بلا لو، بڑے سے بڑا منطقی فلسفی بلا لو، کوئی عالم بلا لو، کسی کو بلا لو، اس گھڑی سے نجات دے سکے لیکن یہ گھڑی ہی ایسی ہے، جس میں صرف اللہ تعالیٰ کا ہی حکم چلتا ہے۔

موت وحیات کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے:

اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو زندگی یا موت کے اختیارات دینے ہوتے تو محمد رسول اللہ ﷺ کو دیتے، آپ سے افضل اللہ نے کوئی انسان اپنی مخلوق میں نہیں بنایا، خدا کی ذات کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات جیسی ہستی اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی زندگی کا ایک سال ہے اس کو کہتے ہیں: عَامُ الْحُزْنِ غم کا سال اگر ولی اللہ، اللہ تعالیٰ کے نبی، اللہ تعالیٰ کے رسول کوئی اختیار اس دنیا میں رکھتے ہوتے، جس طرح چاہتے کر لیتے تو پھر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا وہ غم کا سال نہ آتا بلکہ اس کو اپنی طاقت سے روکتے لیکن نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے علم ہوتا کہ کل کیا ہونے والا ہے، کس وقت کوئی نقصان پہنچنے والا ہے، فرمایا:

﴿قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ﴾. ②

① (الواقعة: ٨٣، ٨٤)

② (الأعراف: ١٨٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وہ خطرے والا راستہ چھوڑ کر نفع والا راستہ اختیار کر لیتا۔ ﴿وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوٓءُ﴾ اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی لیکن جو محمد رسول اللہ ﷺ کو تکلیفیں پہنچی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکے میں آپ کی بڑی مددگار تھیں، ایسی با اخلاق اور ایسی شفیق بیوی کسی کو نہیں ملی ہو گی جیسی بیوی نبوت سے پہلے ہی آقا ﷺ کو مل گئی۔ جس وقت آپ ﷺ باہر کی مخالفت سے گھبرا جاتے بیوی اس طرح آپ کا استقبال کرتی تھی اس طرح ان کے ساتھ گفتگو فرماتی تھی کہ باہر کے غم بھول جاتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاهَا. ①

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اٹھتے بیٹھتے خدیجہ کو یاد کرتے تھے آپ موقع بموقع ان کو یاد کرتے رہتے تھے، مجھے بڑا غصہ آتا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مدت ہو گئی اس کو دنیا سے گئے آپ نے ابھی بھی ان کو نہیں بھلایا، ہم آپ کے گھر میں ان کا بدل نہیں بن سکتیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اسے پایا ہے ایسا کوئی نہیں بن سکتا۔ یہ آپ ﷺ کی نبوت کا دسواں سال تھا کہ وہ فوت ہو گئیں اور گھر کا سکون اور جو راحت تھی وہ ختم ہو گئی۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ آپ ﷺ کا چچا ابوطالب جو دن رات آپ ﷺ کی مدد کرتا تھا وہ بھی فوت ہو گیا۔ ادھر سب مشرکین نے مل کر مسلمانوں سے بائیکاٹ کر دیا اور وہ گھروں سے نکل کر ایک گھاٹی میں قید ہو

① (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب تزويج النبی ﷺ خديجة وفضلها رضی الله عنها: ٣/ ١٣٨٩/ ح ٣٦٠٦. صحيح مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضی الله عنها: ٤/ ١٨٨٨/ ح ٢٤٣٥).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ اس صورت حال کے اندر آپ ﷺ اس سال کو اپنے لیے غم کا سال سمجھتے تھے کہ ان موتوں نے زندگی کی لذت ختم کر دی اور آپ ﷺ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ①

موت لذتیں توڑ ڈالتی ہے:

فرمایا: یہ موت ایسی چیز ہے:

'أَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ' ②

فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کیا کرو، موت کو یاد رکھو گے تو صراط پر چلنا آسان ہو جائے گا کہ میں نے کل کو مرنا بھی ہے اس وقت میں اللہ کے سامنے کیا جواب پیش کروں گا، اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ لوگوں کا حساب تو سر پر کھڑا ہے، بالکل قریب آ گیا ہے ﴿وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ ③ وہ غافل ہیں، بے پرواہ ہیں، جو دوسری طرف منہ کر کے چلتے پھرتے ہیں کوئی پتہ نہیں بڑی مشکل ایک گھڑی آنے والی ہے اور یہ بھی نہیں پتہ کب آ جائے وہ ایک سانس لینے سے پہلے بھی آ سکتی ہے اور جس نے صبح کا سورج طلوع ہوتے دیکھا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ غروب ہوتا نہ دیکھ سکے اور کئی غروب ہوتا دیکھتے ہیں لیکن طلوع ہوتا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، فرمایا کہ اس انسان کی زندگی سے ناپائیدار اور کوئی چیز ہے جس کا پتہ ہی نہیں کب ختم ہو جانی ہے، اس کے لیے تم صبح سے نکل کر شام تک بلکہ دن رات اسی کے لیے ہی صرف کر دیتے ہو اس دنیا پر تو اس طرح کی تکلیفوں کا تصور ہی نہیں ہو سکتا، تصور اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن بتانا ہے، اس کا

---

① (الرحيق المختوم ص ١٧٨)

② سنن الترمذي، كتاب الزهد، باب ذكر الموت: ٤/ ٥٥٣/ ح ٢٣٠٧، صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز، باب المريض وما يتعلق به: ٧/ ٢٦١/ ح ٢٩٩٥.

③ (الانبياء: ١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو مقابلہ ہی نہیں لیکن اس کے لیے کون کچھ کر رہا ہے، کون کوشش کر رہا ہے؟ فرمایا:

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾. ①

تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

﴿وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى﴾. ②

اصل زندگی جو تم سے جدا نہیں ہوتی وہ تو آخرت کی زندگی ہے جس زندگی میں غم پیدا ہو گئے اس کا تو علاج ہی نہیں، دنیا پر دکھوں کے علاج بیماریوں کے علاج اور اللہ تعالیٰ تو فوت شدگان کے صدمے بھی بھلا دیتا ہے، جس کی موت کے وقت آدمی یہ کہتا کہ اس کی قبر پر میں روز آیا کروں چھ ماہ نہیں گزرتے اس کو قبر ہی بھول جاتی ہے، سال بسال بھی وہ قبر پر چلا جائے تو بڑی بات ہے اس طرح بھول جاتے ہیں اللہ یہ صدمے بھی بھلا دیتا ہے۔

آخرت کا صدمہ نہیں بھولے گا:

لیکن آخرت کا صدمہ اگر کسی کے حصے میں آ گیا تو پھر اس کا صدمہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! دوزخی جس وقت دوزخ میں چلے گئے اور جنتی جنت میں چلے گئے پھر کوئی دن ایسا ہو گا جو جنتیوں کے لیے، سب سے زیادہ خوشی کا دن ہوگا اور دوزخیوں کے لیے سب سے زیادہ غم کا؟ آقا ﷺ نے فرمایا: جس وقت دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے اور جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے۔ ’وَبَيْنَهُمَا سُوْرٌ‘ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہو گی، اس دیوار کے اوپر ایک جانور لا کر کھڑا کر دیا جائے گا ایک طرف دوزخی اس جانور کو دیکھ رہے ہوں گے اور دوسری طرف جنتی اس کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ

① (الأعلى:١٦)

② (الأعلى:١٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالی فرشتے کو حکم دیں گے اے فرشتے آواز دو: 'یَا أَھْلَ الْجَنَّةِ' اے جنت والو! 'ھَلْ تَعْرِفُونَ ھٰذَا' کیا تم اس کو جانتے ہو وہ کہیں گے ہاں ہم اس کو پہچانتے ہیں پھر دوزخیوں کو آواز دی جائے گی 'یَا اَھْلَ النَّارِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَہٗ' اے دوزخ والو! اس کو جانتے ہو وہ بھی دیکھ کر کہیں گے ہاں ہم جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے یہ کون ہے۔ پھر وہ شکل جو موت کی روح نکالتے وقت ہوتی ہے وہ پہچان لیں گے یہ ہے موت ہم سب کو آئی تھی پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان کے درمیان منادی کر دو کہ ایک فرشتہ آئے گا اور اس موت کو ذبح کر دے گا موت ختم ہو جائے گی۔ جس وقت موت ختم ہو جائے گی تو آواز آئے گی: 'یَا أَھْلَ النَّارِ خُلُودٌ لا مَوْتَ فِیْھَا' اے دوزخ والو! اب تم نے ہمیشہ اس میں زندہ رہنا ہے موت نہیں آئے گی۔ 'یَا أَھْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لا مَوْتَ فِیْھَا' ① اے جنت والو! اب ہمیشہ اس میں رہنا ہے مرنا نہیں، جنت والوں کے لیے یہ دن بہت خوشی کا ہوگا کہ یہ نعمتیں اب ہم سے کبھی نہیں چھینی جائیں گی اس جنت میں ہم ہمیشہ رہیں گے دوزخیوں کے لیے یہ بڑا خوف ناک منظر ہوگا کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ اب اس دوزخ میں ہمیشہ جلنا ہے موت نہیں آئے گی۔

کاش میں مٹی ہوتا:

اس وقت یہ آوازیں دیں گے ﴿یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا﴾② کاش میں آج انسان نہ ہوتا، مٹی ہوتا، مجھے یہ دن آج دیکھنا نصیب نہ ہوتا، دنیا میں انسان کتنا سازوسامان بنالے اس کو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ وہ ہمیشہ ادھر رہے گا اب

① (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة مریم: ٤/ ١٧٦٠ح٤٤٥٣)، صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء: ٤/ ٢١٨٨ ح٢٨٢٩.

② (النبأ: ٤٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس گھر سے کسی نے نہیں نکالنا، لاکھوں روپے کا گھر بنگلے بنتے ہیں کوٹھیاں بنتی ہیں ابھی مکان تبدیل کر کے نئے مکان میں نہیں جاتے تو اس کا جنازہ نکل جاتا ہے۔

رہی دل کی دل ہی میں آرزو
کہ نشان قضاء نے مٹا دیا

اس طرح مٹایا کہ دوبارہ اس کی شکل ہی ذہن میں نہیں آتی اور وہ میت اگر چاہے کہ کسی اپنے عزیز کو دیکھ لے تو وہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے گرفت کی ہے اس دنیا پہ تو کوئی بھروسہ ہی نہیں کہ یہ کس وقت ہمارے پاس سے چلی جائے۔ اس لیے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ﴾ اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ جس کے پاس جا کے حساب دینا ہے۔ فرمایا: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ﴾ قیامت کی گھڑی قیامت کا دن بہت خوفناک ہے جس وقت زمین نے اور پہاڑوں نے آپس میں ٹکرانا ہے تو پاش پاش ہو جانا ہے۔ محشر کے میدان میں جب قبروں سے اٹھنا ہے۔ فرمایا اس وقت وہ گھڑی ہوگی انسانوں کے لیے اس سے خوفناک منظر کبھی بھی نہیں آیا۔ فرمایا: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ﴾ یہ بڑا خوفناک منظر ہوگا جب تم قبروں سے اٹھو گے فرمایا: ﴿يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ﴾ قیامت کے دن ماں جو بچے کو دودھ پلا رہی ہے اس کو چھوڑ کر بھاگ جائے گی اس کو اپنی فکر لاحق ہو جائے گی کہ اس کو بچے کا خیال بھی نہیں رہے گا، فرمایا وہ اتنا خوفناک منظر ہوگا ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا﴾ اگر اس وقت کسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بھی دہشت سے گر جائے فرمایا: اللہ نے پھر تم دیکھو گے لوگوں کو ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى﴾ وہ بدحواس ہوں گے اس طرح وہ ہوں جیسے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عقل نہیں وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ انھوں نے کوئی نشہ والی چیز کھائی ہے بلکہ ﴿وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ بلکہ عذاب اللہ کا اتنا ہوگا عذاب سے کوئی چیز بچانے والی نہیں ہوگی۔

آخرت کے دن کوئی سفارش نہیں چلے گی:

نہ کوئی سفارش کام آئے گی نہ کوئی مدد کرنے والا اس دن کھڑا ہو سکے گا پھر اس دن کسی سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا ہونا ہی نہیں قبول کہاں سے ہوگا:

﴿وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾.①

یہاں اللہ نے تین چیزوں کی نفی کر دی نہ سفارش نہ فدیہ نہ مدد بلکہ فرمایا:

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا﴾. ②

فرمایا اللہ کے انصاف کا تخت بچھا دیا جائے گا کہ آج انصاف ہی ہوگا آج کے دن گنہگار، مجرم، خدا کو فراموش کرنے والا اپنی انگلیوں کو کاٹے گا، اپنے ہی ہونٹ کاٹے گا، افسوس کرے گا اور اپنی ہی زبان کو دانتوں کے نیچے لے کر کہے گا افسوس کیا کرتا رہا میں تو زندگی برباد کر کے آیا:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا﴾. ③

ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کر کھائے گا اور افسوس کرے گا کہ میں نے اس وقت کو دنیا میں یاد ہی نہیں رکھا، میں نے کوٹھیوں پہ اتنا روپیہ لگایا، کاروں پہ اتنا لگایا،

---

① (البقرہ:٤٨)

② (الزمر:٦٩)

③ (الفرقان:٢٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارخانوں پہ اتنا لگایا، میں نے شادی پر اتنا خرچ کیا اور برے کاموں پر اتنا خرچ کیا لیکن یہ وقت مجھے یاد ہی نہیں سارا سال اس دنیا کی خاطر خرچ کیا دن رات کوشش اور جدوجہد بھی اس کی خاطر کی جس اللہ تعالیٰ نے چوبیس گھنٹوں میں تندرسی دی ہے، دین کے واسطے اس میں سے دو، تین گھنٹے بھی اس اللہ تعالیٰ کے لیے نہ دیے، سارا وقت دنیا کے لیے صرف کر دیا منہ اندھیرے اذان ہوتی تھی لوگ مسجد کی طرف آتے تھے میں اپنے کاموں کی طرف جاتا تھا سارا دن کام میں دوڑ دوڑ کر تھک کر شام کو گھر آکر کھانا کھاتا اور سو جاتا، لوگ عشاء کی نماز کو بھی جاتے لیکن میں سو جاتا اس واسطے میرے دن بھی برباد اور میری راتیں بھی برباد اے اللہ ﴿رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ﴾ اے اللہ! اب ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اب ہمیں یقین آگیا ہے، اب صرف ایک بار زمین پہ بھیج دے لیکن

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

نظام کائنات لپیٹ لیا جائے گا:

وہ قصہ دنیا والا ختم فرمایا دنیا کے نظام کو تو اب ہم اس طرح لپیٹ چکے ہیں جس طرح منشی دفتر سے چھٹی کے وقت اپنے کاغذات لپیٹ لیتا ہے۔

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ﴾. ①

جیسے ننگے پیدا ہوئے تھے اسی طرح قبروں سے نکل کر آئیں گے، کسی کا لباس نہیں ہوگا، اور کوئی چیز ہاتھ میں نہیں ہوگی، اسی طرح جس طرح پیدا ہوئے

① (الأنبياء:١٠٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے لیکن انھیں میدان محشر میں لباس پہنایا جانا ہے عمل کے حساب سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ سارے نبی علیہ السلام بھی ننگے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب نبی علیہ السلام بھی ننگے ہوں گے۔ فرمایا:

'أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ'.

فرمایا جب میں اٹھوں گا تو اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ ہاتھ ڈال کر کھڑا ہوں گا تو ابراہیم نے لباس پہنا ہوگا مجھے یہ پتہ نہیں کہ وہ ننگے اٹھے ہیں یا ان کو پہلے ہی لباس پہنایا گیا ہے یا اللہ نے ان کو اٹھایا ہی اس لباس میں ہے اس کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر اس طرح جتنے کسی کے عمل ہوں گے اسی حساب سے لباس پہنایا جائے گا اور کئی وہ بھی ہوں گے:

'كَاسِيَةٌ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ'.

دنیا پہ جن کے بڑے وقار اور عزتیں تھیں وہ سب ختم ہو جائیں گی بلکہ ننگے اٹھیں گے پھر ان کو ذلیل کر کے بڑی دیر بعد لباس پہنایا جائے گا۔ اس صورت حال کے اندر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں یا رسول اللہ! جب سارے ننگے اٹھیں گے تو 'أَلَا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ' اور تو پھر مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے نہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم کس خیال میں ہو؟

'اَلْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ'

اے عائشہ! وہ گھڑی بڑی خطرناک ہے اس وقت تو مجھے بھی پتہ نہیں چلنا کہ میں ننگا ہوں کہ نہیں بدحواسی چھائی ہوگی پھر اس طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرے ہوں گے۔ ①

---

① (صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر: ٥/ ٢٣٩١/ ح ٦١٦٢، وصحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت اعمال سے بنتی ہے:

اور اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ فرمایا: جنت چٹیل میدان ہے اگر تم نے اس کو سجانا ہے تو اپنے عملوں کے ساتھ سجانا ہے، اگر عمل کرو گے تو سجی ہوئی جنت مل جائے ہر آدمی کی جنت اس کی موت کے وقت سجائی جاتی ہے۔ جس میں کئی قسم کے انعام واکرام ہوتے ہیں اگر یہاں کچھ نہیں کیا اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا جو دنیا کے لیے کرتا رہا اندازہ لگائیں آپ کہ جس طرح لوگ کہتے ہیں مشترکہ ماں کو تو کوئی روتا بھی نہیں ایک کہتا ہے اس کی ماں تھی وہ بھی تو نہیں روتا، اس کی ماں تھی وہ بھی تو نہیں روتا جو دین کے مشترکہ کام ہیں۔ فرمایا ان کے لیے تو کسی نے توجہ دی، دین اسلام ایک ایسی چیز ہے جس کے لیے ان کو چاہیے تھا ان کے اپنے گھر بنتے یا نہ بنتے آخرت کے تو بنتے یہاں ایک مسجد بنانی ہو تو بنانے والے سارا پاکستان پھرتے ہیں، مانگت بن کر پھرتے ہیں یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان میں سچے کتنے ہیں اور جھوٹے کتنے ہیں لیکن جس گاؤں میں لوگوں نے اپنے اپنے گھر بنائے ہیں وہ سارے مل کر ایک مسجد نہیں بنا سکتے اپنے مکان تو اچھی طرح سجاتے ہیں قالینوں کے ساتھ لیکن خدا کے گھر میں صفیں بچھانے کے لیے پیسے نہیں کیا آخرت کی فکر کرنے والے لوگ ان کے سامنے یہ چیز ہو سکتی ہے۔

فکر آخرت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ

جنھوں نے دنیا پہ بیٹھ کر آخرت کو ترجیح دی تھی وہ تو ہر معاملہ میں یہ چاہتے تھے کہ میں سب سے آگے ہو جاؤں ان کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ گئے اور کہتے ہیں یارسول اللہ! میں جا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ٹھہر، کچھ دیر انتظار کر میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم آجانے دو، نبی علیہ السلام اس علاقے کو کبھی چھوڑ کر نہیں جاتا جہاں سے سارے امتی جا رہے ہوں جتنی دیر تک کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نامہ نہ آ ئے جائے، فرمایا انتظار کرو، عرض کیا کہ انتظار کرتا ہوں کیا اس وقت مجھے بھی آپ ساتھ لے کر جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم یہاں رہو گے تو موقع ملنے کی امید تو ہے آقا ﷺ نے یہ بات فرمائی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسی دن دو اونٹنیاں خریدیں اور ان کو خادموں کے حوالے کیا کہ ان کی تم نے پرورش کرنی ہے۔ کیونکہ جس دن ہجرت کرنی ہے ایک اللہ کے رسول کو دینی ہے اور ایک خود لینی ہے، ان پر سوار ہو کر جانا ہے، پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا تو یہاں سے ہجرت کر جاؤ کیونکہ آج یہاں تمھارے قتل کی سازش ہو رہی ہے۔

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا .

رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے ایسے وقت میں آپ کبھی بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر نہیں گئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آ گیا ہے پہلی بات یہ پوچھی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔ فرمایا: ہاں ہو گیا ہے عرض کی میرے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جاؤ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آنے شروع ہو گئے۔ اور فرمایا کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ جا رہا ہوں۔

ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَمَكَثْنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ ، يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ . ①

① (صحيح البخاری، كتاب فضائل الصحابة ، باب هجرة النبی ﷺ: ح ٣٦٩٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غار ثور میں تین دن بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی جو خدمت ہوتی رہی ہے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نوکر ہی جا کر خدمت کرتا رہا ہے بکریاں ادھر ادھر چراتا اور جس وقت سمجھتا کہ لوگ ادھر ادھر ہو گئے ہیں بکریوں کا دودھ دوھ کر غار میں دے آتا تین دن ایسا ہی کیا اور حضرت اسماء اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا پکا کر اجنبی آدمی قابل اعتماد کے ہاتھ پہنچا دیتیں تاکہ روٹی بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے جائے، سفر کا خرچ جو گھر میں تھا وہ ساتھ لے کر نکلے باپ نابینا تھا کافر تھا اور بوڑھا تھا، اس کو پتہ چلا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تو محمد ﷺ کے ساتھ نکل گئے ہیں، آیا، آ کے کہنے لگا، عائشہ رضی اللہ عنہا تیرا باپ کہاں گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے ساتھی کے طور پر چن لیا ہے۔① آپ مدینہ پہنچے تو سامان ابوایوب رضی اللہ عنہ نے خوشی کے طور پر اٹھا کر گھر رکھایا، رسول اللہ ﷺ میں اس خوش قسمتی کا شکر ہی ساری زندگی ادا نہیں کرسکتا جس کے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ آ جائیں، یا رسول ﷺ اب سارے راستے کا سفر میرے ذمہ آقا ﷺ ابھی گھر میں داخل نہیں ہوئے تو عرض کیا:

وَسَأَلَ عَنِ الْمَرْبَدِ لِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِسَهْلٍ وَسُهَيْلٍ ابْنَيْ عَمْرٍو وَهُمَا يَتِيْمَانِ لِيْ وَسَأُرْضِيهِمَا فِيْهِ فَاتَّخِذْهُ مَسْجِدًا. ②

یہ میدان کھلا پڑا ہے اگر جگہ ہو تو پہلا کام مسجد ہے ایک معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جگہ دو یتیم بچوں کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا ان کا باپ مسلمان تھا لیکن وہ فوت ہو گیا تھا۔ انھوں نے کہا ہم نے مسجد کے لیے مفت جگہ

① (ابن هشام: ج ١ ص ٤٨٦)

② (السيرة النبوية: ٢/ ٦٨ . الروض الأنف: ٤/ ١٥٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے دی ہے، ہم کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ آقا ﷺ نے فرمایا میں تو یتیموں کو دینے کے لیے آیا ہوں، لینے کے لیے نہیں آیا میں نے مفت نہیں لینی، جس وقت یہ بات آقا ﷺ نے فرمائی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جتنی قیمت اس جگہ کی ہوگی میں ادا کروں گا۔ مسجد نبوی کی زمین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خریدی ہوئی ہے کوئی حد نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کی اس نے آخرت کو کس طرح بنایا ہے۔ آقا ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک طرف میری ساری امت کا ایمان رکھا گیا ہے اور دوسری طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان رکھا گیا ہے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پھر بھی بھاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ پہ ایمان، آخرت پہ ایمان، رسول اللہ ﷺ پر ایمان یہ بڑی بات ہے، بڑی قیمتی بات ہے۔

ایماندار ہی آخرت کی فکر کرتا ہے:

لیکن یہ ایمان جس دل کے اندر داخل ہو جاتا ہے پھر اس دل کو یہ دنیا بنانے کی خواہش نہیں ہوتی جتنی اس کو آخرت بنانے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انھوں نے اتنی قربانیاں دین کی خاطر دیں لیکن یہ کبھی نہیں کہا کہ بہت کر لیا ہے اب اور کوئی آگے آئے وہ لوگ تو وہ ہیں جنھوں نے جنت حاصل کر لی ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾. ①

یہ دنیا کی زندگانی صرف کھیل اور تماشا ہے اور بے شک آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے کاش یہ جانتے۔ اے ایمان والو! اگر تم سمجھو تو تمھارا اصل گھر آخرت

① (العنکبوت:٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ایسے ہی تم اس فانی گھر کو اصل بنا بیٹھے ہو یہ تو چلتی سرائے ہے یہاں سے دادے کا جنازہ نکل گیا باپ کا جنازہ نکل گیا یہاں سے پردادے کا جنازہ نکل گیا۔ آدم سے لے کر یہ سلسلہ چلا ہے پھر کوئی رہا نہیں، اس مقام پر فرمایا کہ تم نے اس زندگی سے کچھ لے کر جانا ہے تو آگے کی زندگی بنے گی اور جو اس دنیا کی زندگی کو سجا گئے اور اب بیٹھے باتیں کرتے ہیں کہ دیکھو یہ آدمی اس کا باپ جب مرا تھا کچھ نہیں چھوڑا تھا، اس نے خود محنت کی، بڑا لائق تھا، بڑا ہوشیار تھا، اس نے زمین خریدی، دوکانیں خریدیں، کاروبار چلایا اور سب چھوڑ گیا۔ اب اولاد کے لیے یہی باتیں ہوتی ہیں، ہمارے ہاں کہ یہ بڑا کامیاب انسان ہے۔

کامیاب کون؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ نہیں کامیاب ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ (1) فرمایا کامیاب وہ ہے جو دوزخ سے بچ گیا اور جنت میں چلا گیا یہ کوئی کامیابی نہیں تھوڑی مصیبتوں سے نکل کر زیادہ مصیبتوں میں گر گیا، کامیاب کس بات کا ہے وہاں جا کے دیکھنا کہ آگے پیچھے دیکھتا ہی کوئی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح کا ایک آدمی جو دنیا میں یہ ہی جدوجہد کرتا رہا بڑی جائیداد بنائی اولاد کے لیے جب محشر کے میدان میں کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ سوال کریں گے کہ اتنا روپیہ تجھے دیا کیا بنایا اس کا تو نے؟ اور کیا لے کر آیا ہے؟ آقا ﷺ نے فرمایا یہ سوال سن کر دائیں دیکھے گا بائیں دیکھے گا، آگے دیکھے گا، پیچھے دیکھے گا 'لَمْ يَرَ شَيْئًا' کوئی چیز نہیں نظر آئے گی۔ نماز ادا نہیں کرتا تھا، اس کو کیا نظر آئے گا، روزے آئے کمزور لوگوں نے رکھے لیکن یہ پہلوان پہلوانی کے شوق میں ہی مست رہا، روزہ اس لیے نہ رکھا کہ میں کمزور ہو جاؤں گا جب

(1) (آل عمران: ۱۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے دربار میں آئے گا تو کہے گا: اے اللہ مال تو بہت زیادہ تھا اگر اجازت ہو تو لے آؤں۔ جب تو وہاں سے چلا تھا اس وقت ساتھ لے آنا تھا اس وقت کیوں رکھ آئے تھے جس وقت تجھ کو موت آئی تو کہنا تھا میری چارپائی پر رکھ دینا تاکہ میں ساتھ لے جاؤں اس طرح مال تو نہیں جاتے آخرت کے لیے اور آج اگر ہم تم کو بھیج بھی دیں تو کس طرح لائے گا وہ محلات اور جائیدادیں نہیں لا سکتا، اگر آنا تھا تو تیری پرہیزگاری، تیری زکوۃ، تیری نیکیاں تیرے صدقے ساتھ آنے تھے وہ تو تو نے دی ہی نہیں، اوراب کیا لینے جانا ہے اگر وہ دی ہوتیں تو وہ پہلے پاس پہنچتیں اور تو بعد میں آتا۔ یہ مفہوم بخاری و مسلم سے بیان کیا گیا ہے۔

نیکوکار لوگوں کی آخرت

عمل نامہ انسان کا اس کی موت سے پہلے ہی فرشتے اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش کر دیتے ہیں، اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ ان کے لیے رحمت کے فرشتے روح قبض کرنے جاتے ہیں کیونکہ اس کے نیک عمل آگئے ہیں فرمایا جس وقت فرشتے آتے ہیں اور آ کے آواز دیتے ہیں ایسے شخص کو ﴿يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والی اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے والی جان ﴿ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ﴾ آج جس رب کو راضی کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے، اس نے تجھے بلایا ہے، اتنا خوش ہوگا اتنا خوش ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے دنیا والو تم کو پتہ نہیں مرنے والا کتنا خوش ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ اللہ بھی راضی ہوتے ہیں اور وہ بھی خوش ہوتا ہے اور پھر فرشتے آواز دیتے ہیں ﴿فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ ۞ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾ ①

① (الفجر:۲۷-۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا حکم ہوتا ہے اس کو جنت میں داخل کر دو وہ تو بڑا خوش نصیب انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر آنے ہوتے تو تجھ سے پہلے تیرے عمل آجاتے کیونکہ وہ پہلے چڑھ جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ. ①

انسانوں کے عمل لکھنے والے فرشتے عصر کی نماز کے اندر آجاتے ہیں اور پہلے فرشتوں سے چارج سنبھال لیتے ہیں اور کہتے ہیں جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ لے جاؤ، آسمان پر اللہ تعالیٰ کے پاس اور اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھیج دیا ہے عصر کی نماز کے بعد پھر وہ لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جو نماز نہیں پڑھتے وہ لکھ لیے جاتے ہیں، بے نماز بے دین مشرک اور جو نماز پڑھتے ہیں وہ پہلے نمبر پر ہی لکھے جاتے ہیں یہ نمازی ہے جو جاتے ہیں وہ بھی گواہی لے کر جاتے ہیں اور جو آتے ہیں وہ بھی نمازی ہی لکھ لیتے ہیں اور پھر جب صبح کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ عصر والے فرشتے چھٹی کر کے چلے جاتے ہیں عمل نامہ اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور آجاتے ہیں اور چارج لے لیتے ہیں اور عصر تک رہتے ہیں۔ عمل تو اس طرح پہلے پہنچ جاتے ہیں۔

نیکوں کے باغ لگ رہے ہیں:

جنت کے باغات پہلے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

① (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب فضل صلاة العصر (۱/ ۲۰۳ ح ۵۳۰. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الفجر والعصر: ۶۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6076

'مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ'. ①

یہ جو تم سبحان اللہ پڑھتے ہو، الحمد للہ پڑھتے ہو، اس سے جنت میں درخت لگ جاتے ہیں۔ جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنی آخرت کی زندگی کو خوشنما بنانے کے لیے تو ایسی صورت میں اگر تو نیک عمل کرتا تو یہاں لکھے ہوتے تیرے عمل اور اب کہنا یہ کہ میں لا دیتا ہوں جو کچھ کمایا ہے وہ تو دنیا میں ہی رہ جاتا ہے کیونکہ بڑے بڑے آئے۔ سکندر آیا اور جب جنازہ اٹھا تو خالی ہاتھ تھے کیونکہ اس نے نصیحت کی تھی کہ میرے ہاتھ باہر نکال دینا جب جنازہ چلا تو اعلان کیا دیکھو کتنا بڑا بادشاہ تھا اب دنیا سے جا رہا ہے اور کچھ ساتھ لے کر نہیں جا رہا بلکہ خالی ہاتھ جا رہا ہے کوئی چیز نہیں جو ساتھ لے کر جا رہا ہو۔ ②

یہ تم کو پتہ ہے جب آدمی کی جان نکلنے لگتی ہے آخری ترین گھڑیاں ہے، اس لیے اگر آخرت بنانی ہے تو دنیا پہ رہ کر بنانی ہوگی اس کے ساتھ یہ دیکھنا پڑے گا کہ جو کام میں نے صبح سے شام تک کیے ہیں ان میں دنیا کے لیے تو سارے کیے آخرت کے لیے کیا کیا؟ نماز پڑھی ہے اللہ کی کتاب پڑھی ہے۔

رمضان کی قدر نہ کرنے والا لعنتی ہے:

رمضان آیا، آج وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں چاہے تکلیف پائی، چاہے آرام پایا جنھوں نے رمضان کے روزے رکھے وہ کہیں گے اللہ! ہم نے تیرے حکم پہ عمل کیا ہے، اللہ! ہم کو اجر عطا فرما اور جنھوں نے بے روزگی کے ساتھ وقت گزارہ ہے آج ان پر رحمت برس رہی ہے یا کہ لعنت برس رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول

① (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل تسبیح والتکبیر :٥/٥١١ ح ٣٤٦٤)

② گلستان سعدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے تو فرمایا:

'بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ' ①

جس شخص نے اپنی زندگی میں رمضان پا لیا ہے یہ نیکیوں کا موسم بہار تھا، لوگ آگے پیچھے روزے رکھتے، تراویح پڑھتے، ذکر واذکار کرتے، صدقہ خیرات کرتے اور یہ بدبخت اپنی کوٹھیوں میں ہی آرام کر رہے ہیں فرمایا یہ وہ شخص ہے جس نے رمضان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، گناہ نہیں بخشوائے اس پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اور نبی اکرم ﷺ بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ یہ آدمی آقا ﷺ کی سفارش کی امید نہ رکھے جس شخص نے رمضان کے روزے نہیں رکھے، رمضان میں نماز نہیں پڑھی، مال کی زکوۃ بھی نہیں دی۔② اور جس نے نمازیں پڑھیں، قیام بھی کیا، آقا ﷺ نے فرمایا روزہ اور تراویح اس کا ثواب میں بتاؤں کیا ہے، فرمایا:

'مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا'.

جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کے ساتھ اللہ پر توکل کرتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتہ کو فرماتے ہیں اس کے سارے پچھلے گناہوں پر قلم پھیر دو 'غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ' سارے پچھلے گناہ معاف فرما دیے۔ تراویح 'مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا' ③ جس نے رمضان میں قیام کیا بعض لوگ اس بات کی بڑی آڑ لیتے ہیں، اصل میں نفس شیطان ہوتا ہے جو دھوکہ

---

① (كنز العمال: ٣١/ ٤١٤ح ٤٣٨٥٣. صحيح ابن حبان: ٣/ ١٢٨)

② (تفسیر ابن کثیر ج٣/ ص ٣٤)

③ (صحيح البخارى، كتاب الإيمان، باب صوم رمضان: ١/ ١٦ح ٣٨. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ترغيب فى قيام رمضان: ١/ ٥٢٣ ح ٧٦٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے تو تراویح پڑھائی نہیں۔ تین دن پڑھائی ہے اور کیا پڑھی بھی تین دن ہیں؟ اتنی تو کچھ شرم کرو آقا ﷺ نے تو سارا رمضان پڑھی ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ آقا ﷺ تین دن کے بعد نماز تراویح پڑھانے تو نہیں نکلے لیکن خود پڑھتے رہے ہیں تو اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا جو قیام کرے اس کے بھی گناہ معاف اور جس نے تراویح نہیں پڑھی اس نے گناہ معاف نہیں کروائے وہ لعنتی لوگ ہیں جنھوں نے دنیا پہ دنیا میں لعنت لی اور قیامت کے دن بھی وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ بنا لو دنیا جتنی بنانی ہے لیکن خوش قسمت لوگ وہی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کھانے پینے سے روکا نہیں جو ہم کہتے ہیں کہ بڑی مصیبت ہے جی۔

فکر آخرت کا ایک اور زاویہ:

ایک آدمی آقا ﷺ کے پاس آیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ. ①

اے اللہ کے نبی! میرے پاس ایک دینار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ذات پر خرچ کرو، کہنے لگا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: وہ ماں باپ پر خرچ کر۔ کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا قریبی غریب لوگوں پر خرچ کرو۔ کہنے لگا میرے پاس ایک اور ہے۔ فرمایا کہ وہ آخرت کے لیے خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے کہ خود نہ کھاؤ، بچوں کو نہ کھلاؤ بلکہ تمام

① (سنن أبی داود، کتاب الزکوة، باب فی صلة الرحم: ۲/ ۵۹ ح۱۶۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورتیں پوری کرو اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کرو۔ فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾. ①

جنھوں نے سونا چاندی جمع کر کے رکھا ہے۔ ﴿وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ انھوں نے اس کے خرچ کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ فرمایا ﴿يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ وہ بھی جہنم میں جائے گا اور اس کا سونا چاندی بھی تاکہ اس کو داغ دیے جائیں اور کہا جائے گا ﴿فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ یہ تمھاری کرتوتیں ہیں جنھوں نے جہنم کی شکل اختیار کر لی ہے، اپنے اعمال ہی دوزخ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں نیک لوگوں کی نیکیاں ہی جنت کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اس لیے انسان اپنی عاقبت خود ہی خراب کر لیتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ فرمایا حساب کا دن قریب ہے موت سر پر کھڑی ہے کوئی دور نہیں۔

موت سے ہی آخرت شروع:

جب موت آئی، حساب و کتاب شروع ہو جائے گا، جب موت کے فرشتے آتے ہیں تو پٹائی شروع ہو جاتی ہے اور پھر جب قبر میں رکھا جاتا ہے، آقا ﷺ نے فرمایا:

'وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي'. ②

① (التوبة:٣٤، ٣٥)

② (یہ تفصیل مشکوۃ ج ۱/ ص ۳۲ مع التنقیح باب إثبات القبر میں ملاحظہ فرمائیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکر نکیر آتے ہیں جو کہ ڈراؤنی شکل میں ہوتے ہیں آکر سوال کرتے ہیں: 'مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ' تیرا رب اور تیرا نبی کون، تیرا دین کیا، جس نے رب کے حق کو نہیں پہچانا اور نماز نہیں پڑھی جس نے نبی کی اطاعت ہی نہیں کی، قرآن کی صورت میں جو دین آیا اس کو کھولا نہیں، پڑھا نہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جو سنائی جا رہی ہے مومن ہوتے ہوئے یہ سنیں یہ بھی مجرم ہیں، گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں جمعہ کے جمعہ ایک وعظ ہونا ہوتا ہے، وہ بھی سننے کی توفیق نہیں ملتی یہ بھی کہتے ہیں کہ کتنے بجے جمعہ کی نماز ادا ہوگی۔ اس وقت مردے گھروں سے اٹھتے ہیں اور جماعت کے ساتھ مل جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا کی کتاب کی پرواہ ہی نہیں کی جنھوں نے اپنے نبی ﷺ کی کوئی پرواہ نہیں کی جنھوں نے خدا کی کوئی پرواہ نہیں کی تو آقا ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہتا ہے، وہ اس وقت کہتا ہے افسوس میں نے تو نہ اللہ کو پہچانا، نہ قرآن کو پہچانا، نہ نبی کو پہچانا۔ تو پھر فرشتے کیا کہتے ہیں آقا ﷺ نے فرمایا: ان کے ہاتھوں میں گرزیں ہوتی ہیں اتنی اتنی بھاری گرز ہوتی ہے کہ وہ دنیا پر اگر کسی چیز پر ماریں وہ ہلاک ہو جائے مار کر وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کتاب اتاری تیری ہدایت کے لیے تو نہ پڑھی، نہ سمجھی، چلو خود اگر نہیں جانتا تھا تو کسی اور سے سمجھ لینا تھا۔ نہ تو نے خود پڑھا نہ سمجھا تو پھر کہے گا: 'مَا دَرَيْتُ وَمَاتَلَوْتُ' افسوس اب تو مجھے مکمل روشنی ہوگئی لیکن نہ وہ میں نے پڑھی اور نہ پڑھنے والوں سے سمجھی۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں پھر اس کو ماریں گے اور کہیں گے اے بدبخت! ہم کو پہلے ہی علم تھا تو اس طرح کا ہی ہوگا پھر قبر میں اس کو عذاب شروع ہو جائے گا، آقا ﷺ نے فرمایا ہڈیاں دائیں جانب کی بائیں جانب اور پھر مخالف ہوجائیں گی اس طرح عذاب ہوگا کیونکہ اس نے کتاب نہ پڑھی۔ دنیا کا یہ عالم ہے کہ اگر بیٹا باہر سے خط لکھے تو اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جس کی قبر میں یہ حالت ہوگئی اس کی عاقبت ساری خراب ہوگئی اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، غفلت میں زندگی نہ گزارو کیونکہ ایک ایک گھڑی بڑی قیمتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالْعَصْرِ ۞ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾ زمانے کی قسم کھا کر فرمایا زمانے کی قسم کیوں کھائی اس لیے کہ یہ کسی کے لیے نہیں ٹھہرتا یہ اپنی ہی رفتار جا رہا ہے کسی کی خاطر نہیں ٹھہر سکتا۔ فرمایا انسان خسارے میں ہے کیونکہ انسان کی زندگی گزر رہی ہے، اس کو استعمال کرو یا نہ کرو یہ گزر رہی ہے اس لیے اس کو اچھی طرح گزارو تا کہ یہ آخرت کا ذخیرہ بن سکے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اپنے گمراہ بندے کی طرف دیکھتا ہے کہ وہ توبہ کرنے چلا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ میرے پاس آگے آئے تو پھر میں اس کی توبہ قبول کروں بلکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو آگے جا کر اس کی توبہ قبول کرتے ہیں فرمایا:

'إِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً'. ①

جو میری طرف عام چال چل کر آئے میں اس کو دوڑ کر قبول کر لیتا ہوں اس لیے جو گھڑی مل گئی ہے، اس کو غنیمت جانو تا کہ آگے جا کر مصیبت کا شکار نہ ہو سکو۔

اللہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین

① (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة ، باب الحث علی ذکر اللہ: ۸/ ٦٢ ح ٦٩٨١. صحیح البخاری، کتاب التوحید باب ذکر النبی ﷺ وروایته عن ربه: ٦/ ٢٧٤١ ح ٧٠٩٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں نیک اعمال ہی نجات دلائیں گے

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾. ①

"جزاء کے دن کا مالک ہے۔"

اس سورۃ کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سے مسئلے مختصر لفظوں میں بیان فرمائے ہیں۔

تمہیدی کلمات:

یہاں قیامت کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ جب جزاء سزا کا دن ہوگا اس دن تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے وہی اس دن کا مالک ہے، اور کسی کو اس جگہ دم مارنے کی جرأت نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ مشرکین مکہ کے اس عقیدہ کے متعلق ﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾② یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انھیں نقصان دیتے ہیں اور نہ ہی نفع دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں جن کے لیے ہم نذرونیاز دیتے ہیں جن کی ہم پرستش کرتے ہیں جن کو ہم مصیبتوں میں پکارتے ہیں ان کو ہم خدا سمجھ کر نہیں پکارتے بلکہ یہ اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں دنیا پہ بھی شفاعت کرتے ہیں اور آخرت میں بھی سفارش کریں گے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾. ③

---

① (الفاتحۃ:۳) ② (یونس:۱۸)

③ (البقرۃ:۲۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم نے جو یہ خیال کرلیا ہے کہ یہ بزرگ قیامت کے دن سفارش کریں گے وہ کون ہے جس کو اللہ کی طرف سے اذن نہ ہو اور وہ کھڑا ہو جائے اور سفارش کرے ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ کسی ایک کا نام تو لو، کون ہے جو اس دن اللہ کی اجازت کے بغیر کھڑا ہو گا۔

انبیاء علیہم السلام کی جان بھی مٹھی میں ہو گی:

چنانچہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ قیامت کے دن مخلوق گھبرائی ہوئی ہو گی۔ محشر کے میدان میں لوگ ایک اولوالعزم پیغمبر کے پاس جا کر سفارش کی درخواست کریں گے لیکن ہر نبی معذوری ظاہر کرے گا کہ میں اس قابل نہیں کہ اللہ کے دربار میں جا کر سفارش کروں، آدم علیہ السلام بھی انکار کریں گے، نوح علیہ السلام بھی انکار، ابراہیم علیہ السلام بھی انکار، موسیٰ علیہ السلام بھی انکار کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی انکار کریں گے۔ یہ بڑے بڑے مرتبے والے انبیائے کرام علیہم السلام انکار کر دیں گے۔ یہ وہ مخلوق ہے کہ جن کے مرتبہ جیسی دوسری کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں کی گئی پھر آخر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ جائیں گے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

'فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّیْ ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ'.

جب تک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے میں کیسے سفارش کر سکتا ہوں، فرمایا میں اس دن سجدہ میں گر جاؤں گا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کروں گا، اللہ تعالیٰ کے پاس وہ حمد کروں گا جو ابھی مجھے یاد نہیں لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے بتادیں گے میں اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کروں گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

'ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهْ ، وَقُلْ يُسْمَعْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا' ①

سر اٹھاؤ مجھے اذن ملے گا کہ اب سفارش کرو۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر سفارش نہیں کریں گے پھر سفارش بھی کن لوگوں کی ہو گی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان کے متعلق سفارش کرو ان سارے لوگوں کی سفارش نہیں کریں گے جو تمام نبیوں کے پاس گئے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

'فَيَحُدُّ لِي حَدًّا' .

میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اس حد کے اندر اللہ تعالیٰ وہی لوگ رکھیں گے جو سفارش کے قابل ہوں گے جنھوں نے شرک نہیں کیا جنھوں نے کسی بدعت کے اندر حصہ نہیں لیا۔

مشرک کی سفارش نہیں ہو گی:

مشرک اور بدعتی ان سے تو اللہ تعالیٰ بھی نالاں اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی نالاں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پلاؤں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

'عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ . ②

پھر انبیاء علیہم السلام کی امتیں آنی شروع ہو جائیں گی۔ اور میرے پاس سے گزرتی جائیں گی ایک امت آئے گی بہت بڑی! میں دور سے دیکھ کر یہی اندازہ لگاؤں گا

① (صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار:٥/ ٢٤٠١ ح٦١٩٧ . صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها:١/ ١٨٠ ح١٩٣)

② صحيح البخاري، كتاب الأنبياء، باب وفاة موسى (٣/ ١٢٥١) :٣٢٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ میری امت ہے لیکن قریب آئیں گے تو پتہ چلے گا کہ یہ تو جناب موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ پھر ان کے بعد ایک اور امت آئے گی۔ ان سے بھی بڑی! میں دل میں یہ خیال کروں گا کہ شاید یہ میری امت آرہی ہے صحابہ پوچھتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی امت کو پہچان لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پہچان لوں گا اور جب وہ قریب آئیں گے تو پتہ چلے گا کہ یہ تو عیسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ صحابی عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں تو دیکھا ہے۔

نبی ﷺ کی وفات کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ:

یہ بخاری اور مسلم کے اندر موجود ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ کیا تھا یارسول اللہ ﷺ! ہم کو تو آپ ﷺ نے دیکھا ہے اور بعد میں آنے والوں کو تو نہیں دیکھا آقا ﷺ وفات کے بعد زندہ ہوں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے۔ جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فوت نہیں ہوئے کس طرح فوت نہیں ہوئے کتنا موٹا مسئلہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی ہے تو کہتے ہیں ۶۳ سال! عمر تو اس کی ہی بتائی جاتی ہے جو زندگی گزار کر فوت ہوجائے ایسے ہی تو نہیں کوئی کہتا ۶۳ سال، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر کرتے ہیں کہ جس دن آقا ﷺ نے وفات پائی اس دن کہرام مچ گیا تھا، مدینہ کے اندر! دن کی روشنی موجود تھی لیکن ہمارے لیے اس طرح تھا:

'فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ'. ①

جیسے اندھیری رات چھا گئی ہے۔

'لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ

① (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل النبی ﷺ: ۵/۵۸۸ ح ۳۶۱۸.
صحیح ابن حبان: ۱۴/۶۰۱ ح ۶۶۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ. ①

پھر رسول اللہ ﷺ کے متعلق اختلاف ہو گیا کہ آپ ﷺ کو غسل کس طرح دیا جائے، ہم کپڑے اتارنے لگے تو غیب سے آواز آئی کہ نبی ﷺ کے کپڑے اتار کر غسل نہیں دیا جاتا ان کپڑوں میں ہی غسل دو پھر غسل کے بعد ان کپڑوں کو اتار کر دوسرے کپڑے پہنا دو، آقا کو کفن پہنایا گیا، زندوں کو کون کفن پہناتا ہے، اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا کفن کیا تھا، اماں جی فرماتی ہیں:

'كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ'.

تین چادریں تھیں۔ آقا ﷺ کے کفن کی ایک چادر نیچے، پھر اس کے اوپر دوسری، پھر اس کے اوپر تیسری بچھا دی گئی تھی۔ اور آقا کو پہلے اوپر والی میں لپیٹا، اور پھر نیچے والی، پھر اس سے نیچے والی، یہ کفن دیا گیا۔ ③

یہ کفن زندوں کو دیا جاتا ہے، یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں، نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں آپ ﷺ کا روضہ مبارک مدینہ میں موجود

① (دلائل النبوة، جماع أبواب غزوة تبوك، باب في مرض رسول الله ﷺ: ٨/ ٣٦٠ح ٢١٩٦

② (صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الثياب البيض (١/ ٤٢٥): ١٢٠٥)

③ (ترمذی اور اس کی سند صحیح ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن کیے گئے۔ زندہ آدمی کو کوئی دفن نہیں کر سکتا اور پھر آقا ﷺ کو دفن کرنا تھا، زندہ کو! جن کی وفات پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو اب دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں، ہم پیچھے کیا کریں گے۔ ہمارے لیے تو دنیا اندھیری ہو گئی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر نبی دنیا پہ آتا ہے اور آ کے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، موت کا وقت ہر ایک کے لیے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے میں بھی ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا میرا وقت آ گیا میں نے جانا ہی جانا ہے۔

میں تمھیں دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں:

لیکن تم فکر نہ کرو:

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ. ①

میں نے تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑ چلا ہوں اگر نہ بھی ہوں گا تو وہ تمھیں راہنمائی دیتی رہیں گی۔ پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ وہ کونسی ہیں؟ فرمایا ایک قرآن، اور ایک میری سنت! میں تمھاری راہنمائی کے اسباب چھوڑ چلا ہوں۔ ہر مصیبت کے وقت قرآن اور حدیث تمھاری راہنمائی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے کیوں فرما دیا کہ تم کو فکر کس بات کی ہے میں تو ابھی زندہ ہوں، میں تو زندہ ہوں میں تو حاضر و ناظر ہوں، میں سب کو دیکھوں گا تم سب کی تکالیف کو دور کروں گا، کسی صحابی نے خیال تک نہیں کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ تو پھر

① (مؤطا امام مالك، كتاب الجامع، باب النهي عن القول بالقدر: ٥/ ١٣٢٣ ح٣٣٣٨. سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب أهل النبي ﷺ: ٥/ ٦٦٣ ح ٣٧٨٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد ہمارے درمیان ہی ہوں گے، اب ہمارے بھائی قرآن وحدیث کو ماننے والے لا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کلمہ پڑھنے والے وہ ہیں جو کہتے ہیں وہ آگئے وہ آگئے اللہ کے رسول ﷺ، آ گئے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ کس طرح آگئے پھر جس وقت رسول اللہ ﷺ کی وفات کا مسئلہ بیان کرتے ہیں تو خود اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ چھوڑ دیا جب میرا محبوب ﷺ ہی زندہ نہیں رہا تو میں نے اس شہر میں رہ کر کیا کرنا ہے۔ ① اگر حاضر وناظر تھے، زندہ تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کونسی فکر پڑ گئی وہ کیوں مدینہ چھوڑ کر چلے، ملک شام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ چلے گئے تھے۔

نبی ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کا حال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آقا ﷺ کی وفات کے بعد ایک دفعہ ویران جگہ سے گزر رہا تھا آ گے گیا۔ تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں، میں پاس سے گزرا اور میں نے السلام علیکم کہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نہ نظر اٹھا کے میری طرف دیکھا اور نہ ہی سلام کا جواب دیا۔ مجھے بہت غصہ آیا کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔ ابھی تو آپ ﷺ کا کفن میلا نہیں ہوا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ابھی سے ہم سے یہ سلوک شروع کر دیا ہے۔ آنکھیں پھیر لی ہیں۔ اس کو دولت کا فخر ہے، امیری کا گھمنڈ ہے، میں نے السلام علیکم کہا اور اس نے جواب ہی نہیں دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن چکے تھے:

فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی أَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ: مَا يُعْجِبُكَ أَنِّیْ مَرَرْتُ عَلٰی عُثْمَانَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ، وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ فِیْ وِلَايَةِ أَبِیْ

① سیر أعلام النبلاء (۱/ ۳۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بكرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ أَبُو بكرٍ جَآءَ نِي أَخُوْكَ عُمَرُ، فَذَكَرَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْكَ، فَسَلَّمَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَمَا الَّذِيْ حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، لَقَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنَّهَا عُبِّيَّتُكُمْ يَا بَنِي أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ. قَالَ أَبُو بكرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ، وَقَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ، فَقُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ: مَا هُوَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَوَفَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ. ①

ان کے پاس جا کر عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ اب ہم میں اتفاق رہنا بہت مشکل ہے، اللہ کے رسول ﷺ موجود تھے سب کو ایک مٹھی میں کیا ہوا تھا۔ بھائی بھائی بنے تھے، کندھے سے کندھا ملا کر چلتے تھے اب ہم متفق نہیں رہے، اب اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر کیا بات ہوئی ہے؟ کہا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے میں گزرا اس نے جواب ہی نہیں دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں مانتا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ حالت آقا ﷺ کی وفات کے بعد ہو جائے کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ بڑا ایماندار آدمی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا، ضرور کوئی بات ہو گی جس کی وجہ سے اس نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! کوئی بات نہیں، میں نے صرف سلام کیا اس نے جواب نہیں دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ضرور کسی غم میں ہوں گے کیونکہ میں نے آقا ﷺ کی وفات کے بعد اس کو کبھی مسکراتے ہنستے نہیں دیکھا، اگر تم کہو تو پتہ کر لیتے ہیں دونوں گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے تھے جا کر پاس

① (مسند أحمد: ١/ ٢٠٢ ح ٢٠. مشكاة المصابيح: ١/ ٩ ح ٤١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوئے السلام علیکم کہا انھوں نے نظر اٹھائی اور سلام کا جواب دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عثمان رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ تیرے پاس سے گزرے اور انھوں نے سلام کہا تو نے جواب کیوں نہیں دیا؟ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کس کی بات کرتے ہو نہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرے ہیں اور نہ سلام کہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہیں بیٹھے تھے میں نے سلام کہا ہے جواب نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے نہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرا ہے نہ سلام کہا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا بات تھی جس میں تم محو ہوئے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا غم دل سے نہیں جاتا اسی غم اور فکر میں میں محو تھا۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہاں سے کوئی گزرا ہے کہ نہیں۔ ان لوگوں کا یہ حال کیوں تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر تھے آج اہلحدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نظر آتے، ان کو نظر آتے ہیں لیکن ان کو نظر نہیں آتے ہیں اور اس وقت کے صحابہ کو بھی نظر نہیں آتے، نہ عمر رضی اللہ عنہ کو نظر آتے، نہ عثمان رضی اللہ عنہ کو نظر آتے، نہ بلال رضی اللہ عنہ کو نظر آتے، نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نظر آتے اس وقت تو لوگ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غم کی وجہ سے حواس کھو بیٹھے تھے۔ اور یہ ہمارے زمانے کے رشوت خور بھی ہوں گے، دھوکہ دینے والے بھی ہوں گے، جھوٹ بولنے والے بھی ہوں گے، بے نماز بھی ہوں گے، ان کو نظر آجاتے ہیں اور پھر شرک وبدعت کرنے والوں کو ہی نظر آتے ہیں۔ اور کسی کو نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو کر چلے گئے۔

اگر وفات نہیں تو پھر وراثت کا جھگڑا کیوں؟

اور اسی لیے سنی اور شیعہ کے درمیان وراثت کا جھگڑا چلا آرہا ہے۔ وراثت کب تقسیم کرتے ہیں؟ قرآن مجید نے تو بتایا ہے کہ جب آدمی فوت ہو جائے تو تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی تو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وراثت کا جھگڑا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر کیوں گئیں؟ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ! اگر تو فوت ہو جائے تو تیرا وارث کون؟ وہ کہتے ہیں میری اولاد تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں تو پھر میرے والد فوت ہو گئے مجھے بھی ان کی وراثت دو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آقا صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں فوت نہیں ہوئے اور نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا وراثت کس کی لینے آئی ہو۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہی نہیں ہوئے، صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ دیکھو کیا تھا؟ اب لوگ کہتے ہیں کیا کریں فلاں مولوی کے پاس جاتے ہیں وہ کچھ کہتا ہے اور کے پاس جاتے ہیں وہ کچھ اور کہتا ہے۔ کدھر جائیں مہربان دوستو عزیزو بازار میں دوکانوں پر کھوٹی چیزیں بھی ملتی ہیں اور کھری چیزیں بھی ملتی ہیں۔ لیکن تم اچھی طرح دیکھ کر پہچان کرتے ہو دین کوئی ایسی چیز نہیں کہ آنکھیں بند کر کے لے لو اتنا تو کم از کم دیکھنا پڑے گا۔ کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی پڑے گا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کا جھگڑا کیوں پیدا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیوں وراثت کا سوال کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تیرا باپ تو ابھی فوت ہی نہیں ہوا وراثت کس بات کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا بے شک میں اگر فوت ہو جاؤں میرے بعد میری اولاد وارث ہو گی لیکن تیرے باپ خود تجھے محروم کر گئے ہیں وہ کہتی ہیں کیسے مجھے محروم کر گئے ہیں۔

نبی علیہ السلام کی وراثت نہیں ہوتی:

ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سنا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا ہے میں گواہ پیش کر سکتا ہوں۔ مسلم شریف میں حدیث موجود ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے عباس رضی اللہ عنہ! اے علی رضی اللہ عنہ! تم جانتے ہو کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے کہ جب کوئی نبی علیہ السلام فوت ہو جائے اس کی وراثت نہیں ہوتی بلکہ تمام جائیداد غریب لوگوں کے لیے ہوتی ہے۔ امت کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ نبی علیہ السلام تمام امت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ ہے۔
نَحْنُ مَعْشَرُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. ①

ہم جو انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں ان کا نہ کوئی ہوتا ہے اور نہ یہ کسی کے وارث ہوتے ہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو کر واپس چلی گئیں کیا یہ صورتحال واضح نہیں کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ صرف یہی دو جماعتیں اہل سنت اور اہل تشیع اس وقت سے یہ دو گروہ ہیں جس وقت سے وراثت کا جھگڑا پڑا ہے اور دونوں نے تسلیم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کی اصلاح:

امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار نکال لی اور کہا جب میں کسی آدمی کے منہ سے یہ سنتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو میرے سینے پہ زخم لگ جاتا اور وہ مجھے برداشت نہیں کر سکتا خبردار کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں انھیں یہی کہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، امام بخاری نے حدیث نقل کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں لیکن ادھر دیکھو کہ عمر کیا کر رہا ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کر رہا ہے؟ کہا تلوار لے کر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص کہے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا اور کہتے ہیں یہ کیا سمجھتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو، وہ تو بشر ہیں، کیا ان کو موت نہیں آنی؟ احد کی جنگ میں تو

① (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر ٤/ ١٥٤٩ ح٣٩٩٨.
صحيح ميسلم، كتاب الجهاد والسير، باب حكم الفيء: ٥/ ١٥١ ح٤٦٧٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ سر پے ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا تھا جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے اس وقت مان لیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے آج نہیں مانتا کہا اس کو ایک طرف رہنے دو، منبر لاؤ مسجد سے باہر، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر خطبہ شروع کیا: الحمد لله نحمده اما بعد! صحابی جو ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ سب جمع ہو گئے اور کہتے ہیں وہ دیکھو ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور خطبہ دینے لگے ہیں، آؤ سنو وہ کیا فرماتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بھی ان میں آ کر بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو دیکھو۔

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا﴾. ①

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تحقیق آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر گزرے ہیں کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کیے جائیں تو تم ایڑیوں سے پھر جاؤ گے اور جو دین سے ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔''

اللہ کے سوا کسی کو ہمیشہ زندہ ماننا جہالت ہے:

اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول تھے اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں ﴿انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ﴾ تم پھر جاؤ گے، دین چھوڑ کر پھر جاہلیت کی باتیں کرنے لگ جاؤ گے۔ فرمایا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہو جانے کے بعد پھر جاہلیت کی طرف لوٹ گیا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا بلکہ اپنا دین خراب کرے گا یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کو سنانے کے لیے پڑھی کہ کسی شخص کو ہمیشہ زندہ ماننا جاہلیت کی بات ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر محمد رسول

① (آل عمران: ١٤٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کیے جائیں تو تم دین چھوڑ جاؤ گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے ہیں خطبہ آیت سنی، آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسری آیت پڑھ دی کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ ①

اے نبی ﷺ تم کو بھی موت آجانی ہے اور لوگوں کو بھی موت آجانی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ دونوں آیتیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھیں تو میں نے سمجھا کہ جیسے آج ہی نازل ہوئی ہیں میرے دماغ میں نہیں تھیں، اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگو: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ' ② جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا، بے شک محمد رسول اللہ ﷺ آج فوت ہو گئے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے، اس کو کبھی موت نہیں آنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سن کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے میرے سب مسئلے حل کر دیے۔ مجھے تو ان آیتوں کا پتہ ہی نہیں تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ آیتیں آج ہی نازل ہوئی ہیں۔ تمام صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ فوت ہو گئے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بریلوی تو کہتے ہی تھے دیوبندیوں کے اندر بھی دو گروہ ہو گئے: ایک حیات النبی اور دوسرا مماۃ النبی، جو کہتے ہیں فوت نہیں ہوئے وہ خاص دیوبند کے علماء ہیں اتنی نص موجود ہوتے ہوئے پھر بھی یہ کہتے ہیں فوت نہیں ہوئے۔ یہ سب جہالت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے جنازہ پہ بحث

---

① (الزمر:۳۰)

② (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت: ۴۱۹/۱ ح ۱۱۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتی رہی کہ اللہ کے رسول کا جنازہ کس نے پڑھایا ہے؟ زندہ کے جنازہ پر بھی بحث ہوتی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قیامت کے دن روضۂ مبارک سے اٹھیں گے اس سے پہلے نہیں باہر آئیں گے، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جس طرح دفن کیے گئے اس طرح ہیں موجود ہیں۔ ①

ہمارا عقیدہ ہے، ایمان ہے، لیکن یہ کہ دنیا پہ آئے ہیں، دنیا والی زندگی ہے، یہ درست نہیں، یہ اہل سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور چار اماموں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا متفقہ فیصلہ ہے کوئی اس کے اندر اختلاف نہیں۔

یہ آپ کی امت نہیں:

میں درحقیقت وہ حدیث بیان کررہا تھا کہ محشر کے میدان میں آقا ﷺ حوض کوثر پہ کھڑے اپنی امت کا انتظار کریں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو ان کو پہچانیں گے کس طرح آپ نے تو دیکھا بھی نہیں آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا میں تو حاضر ناظر ہوں گا ہر زمانہ میں اپنی امت کو دیکھوں گا آپ نے فرمایا ہر نبی کی امت کی ایک نشانی ہوگی ہر نبی اس نشانی کی وجہ سے اپنی امت کو پہچانے گا میری امت میں بھی ایک نشانی ہوگی، مسیح علیہ السلام کے بعد ایک امت آئے گی میں دور سے ہی دیکھوں گا کہ ان کے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے پھر میں حوض کوثر پر تیار کھڑا ہوں گا کہ آئیں فرمایا:

وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَآءِ. ②

حوض کوثر پر اتنے پیالے ہیں پانی اس کا پینے کے لیے جتنے آسمان کے

① (ابن ماجه وسنده حسن)

② (صحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب فى الحوض: ٥/ ٢٤٠٥ح ٦٢٠٩. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا: ٢٣٠٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستارے ہیں۔ آسمان کے ستاروں کے برابر فرمایا جب وہ قریب آئیں گے امت جن کے اعضا چمک رہے ہوں گے لیکن ان کے دو حصے اللہ تعالیٰ کردیں گے ایک حصہ حوض کوثر کی طرف آجائے گا اور ایک کو فرشتے پیچھے لے جائیں گے میں دیکھوں گا کہ جس طرح ان کے اعضاء چمک رہے ہیں، نمازیں پڑھتے وضو کرتے اسی طرح ان کے اعضاء بھی چمک رہے ہیں جن کو پیچھے لے جارہے ہیں میں آواز دوں گا۔ 'رَبِّ أُمَّتِي رَبِّ أُمَّتِي' اے اللہ! وہ بھی تو میری امت ہے اس کو کہاں لے جارہے ہیں، حوض کوثر کی طرف کیوں نہیں آرہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف آواز آئے گی اے محمد ﷺ! ہیں تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے لیکن 'إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ' تم کو پتہ نہیں کہ تمھارے بعد انھوں نے کتنی بدعتیں ایجاد کرلی تھیں، نمازیں پڑھتے تھے، اعضاء وضو کے چمکیں گے لیکن بدعتی ہونے کی وجہ سے حوض کوثر کے قریب نہیں آسکیں گے جس وقت اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سنیں گے 'إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ' اے نبی ﷺ! تم نہیں جانتے، انھوں نے دین میں آپ کے بعد کتنی چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔ آج ان کو کہو یہ نئی چیزیں ہیں۔ گیارہویں کون دیتا تھا، گیارہویں والا ہی رسول اللہ ﷺ کے بعد ۴،۵ سو سال بعد میں پیدا ہوا ہے۔ گیارہویں وہاں کس نے دینی تھی، ختم ساتے چالیسویں قل شریف سب وہ چیزیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھیں، یہ ہیں بدعات، جو دین سمجھ کر دین میں داخل کردی گئی ہیں۔

ان کو دفع کردیں:

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں جس وقت مجھے پتہ چلے گا کہ یہ لوگ میرے بعد بدعتیں کرتے رہے، میری سنت کو انھوں نے کافی نہیں سمجھا ہر معاملہ میں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایک سنت قائم کی تھی اس پر نہیں رہے تو پھر میں بھی آواز دوں گا سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِی، ① یا اللہ جنھوں نے میرے بعد سنتیں چھوڑ کر بدعتیں جاری کرلیں ان کو دور لے جا، دور لے جا، میں بھی ان کو نہیں دیکھنا چاہتا ان لوگوں کی سفارش کیسے ہوگی، یہ لوگ حوض کوثر سے باہر نکال دیے جائیں گے اس واسطے یہ مسئلہ کی قیامت کے دن کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو بدل دے۔ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ جزا کے دن کا فرمایا وہ مالک ہے اسی کا اختیار چلے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کی طاقت نہیں کہ اٹھ کر بات کر سکے صرف آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ سجدے میں گریں گے، اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کریں گے، اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے تو پھر حد مقرر کر کے اجازت دیں گے اس حد کے اندر جو آدمی ہوں گے وہ کون ہوں گے وہ جو توحید والے لوگ کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تسلیم کیا اور سنت والے لوگ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کیا جس شخص کا عمل توحید اور کتاب وسنت کے مطابق نہ ہوا ہر آدمی سے جو محشر کے میدان میں کھڑا ہے دو سوال کرنے ہیں یاد رکھو ایمان دارو ایک یہ کہ نماز پڑھی تھی، روزہ رکھا تھا، حج کیا تھا، زکوۃ دی تھی، میرے دین پر عمل کیا تھا، لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ کیا تھا، فرمایا میری رضا کے لیے یا لوگوں کو دکھانے کے لیے پھر بہت سارے لوگ کہیں گے اے اللہ! تیری رضا کی خاطر کیا ہمارے نیک عمل کرنے کے اندر ریاکاری نہیں تھی جس وقت یہ فیصلہ ہو گیا کچھ لوگ پاک ثابت ہو گئے کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتے رہے صدقے خیرات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، نمازیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے،

① (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض :٥/٢٤٠٦ح ٦٢١٢.
صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا: ٢٢٩١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے اللہ تعالیٰ کے واسطے، کوئی دکھانے والا مسئلہ نہیں تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تو نے مجھے راضی کرنے کے لیے میری رضا کے لیے خالص عمل کیا، لیکن یہ بتا کہ کیا کس طرح؟ میرے نبی کی سنت کے مطابق کیا؟ اس طریقہ کے مطابق کیا جو رسول اللہ ﷺ بتا آئے تھے؟ جس شخص کا عمل رسول اللہ ﷺ کے عمل کے مطابق نہیں ہوگا اس شخص کو دوزخ کی طرف ڈال دیا جائے گا، اگرچہ اس نے نماز اللہ تعالیٰ کے واسطے پڑھی ہو لیکن اس طرح نہیں پڑھی جس طرح آقا ﷺ نے پڑھی ہے، صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا ہو لیکن اس طرح نہیں کیا جس طرح آقا ﷺ نے بتایا ہے ساتے بنا کر کیے گیارہویں قل بنا کر کیا۔ کہتے ہیں یہ بھی صدقہ ہے لیکن ہیں وہ بدعتیں، ان کے طریقے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نہیں ایک سوال ہوگا کیوں کیا ایک سوال ہوگا کس طرح کیا؟ کیوں کا جواب یہ ہے کہ اے اللہ تیری رضا کے لیے کیا۔ کس طرح کا جواب یہ ہے کہ تیرے محبوب نبی ﷺ کی سنت کے مطابق کیا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

'مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى'. ①

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو جس کا مسلک ہی یہ ہے کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ کسی کو اپنا پیر مانتے ہیں نہ اپنا کوئی مرشد ہے نہ کسی کے عمل ہمارے لیے حجت ہیں نہ کسی کے متعلق سوال ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

① (صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة: ٦/ ٢٦٥٥ ح ٦٨٥١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام پر جانثاری کا جذبہ ہی انقلاب لاتا ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾. ①

''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ تورات، انجیل، اور قرآن سب کتابوں میں اللہ کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو وفا کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے؟ لہٰذا (اے مسلمانو! تم نے جو سودا کیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

تمہیدی کلمات:

اللہ کی مختصر حمد وثناء کے بعد لاکھ بار درود وسلام محمد ﷺ پر۔

سب سے زیادہ اولیت ایمان اور اسلام کو قرار دیا ہے ایمان اور اسلام ایسی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس پر ساری دنیا قربان کی جاسکتی ہے لیکن دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کی خاطر اسلام کو قربان کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کے قدیم دین کا اہم

① (سورة التوبة: ١١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم اسلام اور ایمان ہے اس کو کسی مصلحت کی خاطر کسی فائدے کی خاطر کسی لالچ کی خاطر نہیں چھوڑا جا سکتا، لیکن اسلام کی خاطر اولاد کو چھوڑا جا سکتا ہے، ماں باپ کو چھوڑا جا سکتا ہے، اتنی اللہ تعالیٰ کی یہ قیمتی بہترین نعمت ہے جس کو اسلام مل گیا اس کو سمجھو دنیا کی ہر نعمت مل گئی جو اس سے محروم رہا اس کو چاہے بادشاہی مل جائے، چاہے دنیا کی دولت مل جائے، چاہے اولاد اور ماں باپ مل جائیں اس کو خدا تعالیٰ نے کامیاب قرار نہیں دیا، اسلام ہی خاطر تو دنیا بسائی گئی ہے اور یہ دنیا ہے بھی اس وقت تک جب اسلام کا نام رہے گا جب اسلام نہیں ہوگا تو پھر دنیا بھی نہیں رہے گی۔

قیامت کب آئے گی؟

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ قیامت کب آئے گی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

'لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰه'. ①

اس وقت قیامت آئے گی جب اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے والا ایک شخص بھی نہیں رہے گا سب بے دین مشرک کافر ہو جائیں گے ان کے اوپر خوفناک قیامت قائم ہوگی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ'. ②

① (سنن الترمذي، كتاب الفتن، باب أشراط الساعة :٤/ ٤٩٢ ح ٢٢٠٧. صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان: ١/ ٩١ ح ٣٩٢)

② (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر الدجال: ٨/ ١٩٧ ح ٧٥٦٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس وقت قیامت قائم ہونے ہو گی اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی ہوا چلے گی اس ہوا کے اندر خوبی یہ ہو گی کہ جہاں جہاں کوئی ایمان دار ہے اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا، وہاں ہی اس کی روح قبض کر لی جائے گی، اس ہوا کے ساتھ مومنوں کی روحیں قبض ہو جائیں گی، کیونکہ قیامت ان پر قائم ہو گی جو برے اور شریر لوگ ہوں گے نیک اسلام ایمان والے جب تک رہیں گے تب تک دنیا بھی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ ①

"کہہ دو اگر تمھارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، قبیلہ، کمائے ہوئے مال وتجارت جن کے نقصان سے خوفزدہ ہو پسندیدہ رہائش گاہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے تمھیں زیادہ پیارے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرو اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

تمام چیزیں اللہ پاک نے گن دیں اگر تم کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے باپ اور دادے زیادہ محبوب ہیں یا تمھاری اولاد زیادہ محبوب ہے یا تمھارے بھائی زیادہ محبوب ہیں یا تمھاری بیویاں زیادہ محبوب ہیں یا تم کو مال زیادہ محبوب ہے یا تم کو تجارت زیادہ محبوب ہے یا تم کو گھر اور وطن زیادہ محبوب ہیں۔ یہ تمام کام اللہ نے ایک ہی آیت میں شمار کر دیے ہیں کہ اگر ﴿اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ

① (التوبة:٢٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِہٖ﴾ یہ تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر ﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ تو پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو ﴿حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ﴾ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور تم کو ختم کردے کوئی چیز ایمان کے مقابلے اور اسلام کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

ایمان کے مقابلہ میں کائنات کی اہم چیز

رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی جو شخص ایمان قبول کرتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰیۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾. ①

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں سے جنت کے عوض ان کی جانیں اور مال خرید لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں گے قتل کریں گے اور قتل ہوں گے یہ تورات، انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے اور وعدہ وفا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں اپنی یہ تجارت جو تم نے کی ہے اس پر خوش ہو جاؤ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

ان قبول کرنے والوں سے اللہ نے خرید لیے ہیں کیا؟ ان کی جانیں اور ان کے مال ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ایک سودا ہو گیا ہے اب جان بھی وہاں خرچ کرنی ہے، جہاں اللہ کا حکم ہو، مال بھی وہاں خرچ کرنا ہے جہاں اللہ کا حکم ہو دونوں چیزیں انسان کی دل پسند کی چیزیں ہیں ایک انسان کا مال اور ایک انسان کی جان اور فرماتے ہیں اب تمھارے مال اور تمھاری جانیں اگر تم ایمان لا چکے ہو

① (التوبۃ:۱۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو یہ تمھارے نہیں رہے یہ اب میں خرید چکا ہوں کس بات کے بدلے، فرمایا: ﴿بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ اللہ نے جنت کا سودا کر لیا ہے، ایماندار سے دو چیزیں خریدی ہیں جان اور مال جنت ان کے بدلے عطا فرمائی ہے: ﴿فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ایمان والو! یہ سوا بڑا نفع بخش ہے مال اور جان کے بدلے جنت مل جائے تو یہ نقصان والا سودا نہیں یہ نفع بخش فائدہ مند اور کامیابی والا سودا ہے۔ ﴿فَاسْتَبْشِرُوْا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم خوش ہو جاؤ تم کو خوشخبری دیتے ہیں اس نجات کی، تم نے بہترین کام کیا ہے۔

اسلام نعمت عظمی ہے:

اسلام اور ایمان یہ ایک بڑی نعمت ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ ①

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے احسان کیا ہے مومنوں پر ان میں رسول بھیجا ہے جو ان کو ایمان سکھاتا ہے یہ جو احکم الحاکمین نے اسلام اور ایمان کو اہمیت دی ہے، اولیت عطا فرمائی ہے، جن لوگوں کا ایمان ان پر ہے اور پھر وہ ایمان جو اللہ کو پسند ہے کہ واقعی انھوں نے جو خالص ایمان لائے ہیں۔ ایمان لانے والے بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گروہ ان ایمانداروں کا تھا جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر ایمان لائے ہیں قرآن کہتا ہے یہ جھوٹے ہیں منافق ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو قبول نہیں کیا، وہ کونسا ایمان ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا﴾ اے میرے نبی ﷺ! تمھارے پاس ایک گروہ ایسا بھی آتا ہے جو آ کر قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ﴿نَشْهَدُ﴾ ہم گواہی دیتے ہیں ﴿اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ تم اللہ تعالیٰ کے

① (آل عمران: ١٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ ہو، یہ بات انھوں نے غلط نہیں کہی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ گواہی دے رہے ہیں: ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تو میں بھی گواہی دیتا ہوں جو یہ منافق کہہ رہے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول ہو یہ تو بات واقعی ٹھیک ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول ہو۔ اللہ بھی گواہی دیتا ہے لیکن ﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾① یہ جو کہتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو یہ جھوٹ بولتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ منہ سے سچی بات بھی کہیں اگر اس کو دل سے نہ کہیں تو وہ جھوٹ ہی ہوتا ہے، ایک آدمی لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یہ بات تو بڑی سچی ہے ایک آدمی یہ کہتا ہے محمد رسول اللہ۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بات سچی ہے لیکن کہنے والا جھوٹ بولتا ہے دل سے نہیں کہتا زبان سے کہے جا رہا ہے یہ بھی جھوٹ ہوتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے بھی اللہ کا رسول ہی کہا ہے میں نے کونسا جھوٹ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ اللہ تعالیٰ تم کو اطلاع دیتا ہے کہ اے مومنو! اور اے نبی ﷺ یہ جو منافق ہیں تم کو ﴿اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾ کہتے ہیں، جھوٹے ہیں، معلوم ہوا سچ وہ ہوتا ہے جو دل سے کہا جائے دل بھی اس کی تصدیق کرے، زبان بھی اس کی تصدیق کرے لیکن جو زبانوں سے غلط کلمہ کہے دل میں نہ ہو پھر بھی وہ جھوٹا ہے سچا وہی ہے جو زبان سے جو کچھ کہہ رہا ہو وہی دل سے بھی کہے جس کے دل میں ایمان ہے اس کی تو زندگی ہی الگ تھلگ ہے ایسے مومن ہیں جو وہ مومنوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

عبداللہ بن ابی اور ایمان

لوگ تو کہتے ہیں عبداللہ بن ابی جو منافق تھا آقا ﷺ کے زمانے میں بلکہ

① (المنافقون:١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافقوں کا چوہدری اور سردار تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے متعلق ایک جنگ کے دوران کہا تھا:

﴿لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾. ①

''یہ کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کی جانب لوٹے تو اس سے عزت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے عزت تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ایمانداروں کے لیے ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔''

یہ جو مسلمان مکہ سے آئے ہیں یہ یہاں آ کر ہمارے سر چڑھ گئے ہیں ہم نے ان کو پناہ دی تھی، گھروں میں جگہ دی تھی، اور اب یہ ہمارے اوپر سوار ہو گئے ہیں، ہم اب واپس مدینہ جا کر ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ﴾ جب واپس جائیں گے ان ذلیلوں کو نکال دیں گے، اس عبداللہ بن ابی کا لڑکا آقا ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا:

'يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَقْتُلَ أَبِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ وَلَئِنْ شِئْتَ أَنْ آتِيَكَ بِرَأْسِهٖ لَأَتَيْتُكَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَرٰى قَاتِلَ أَبِيْ'. ②

اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ نے جو کلمہ کہا ہے یہ بڑا کفریہ کلمہ ہے مجھے خیال پیدا ہوا ہے کہ یہ کہنے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہتا کیونکہ اس نے مسلمانوں کو ذلیل اور مشرکوں کو عزت دار کہا ہے۔ اگر اس کو قتل کرنے کا حکم دینا ہے تو کسی اور کو نہ دینا بلکہ میں خود ہی اپنے باپ کو قتل کر دوں گا۔ اللہ کے رسول

① (المنافقون:٨)

② (مسند حمیدی:٢/ ٢٥٤، تفسیر ابن کثیر: ٤/ ٤٧٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان بات اس نے واقعی کفر کی کہی ہے مگر لوگ اس کے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے اس کو مسلمان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس کو مسلمان نہیں سمجھتا لوگ تو اس کو کلمہ پڑھنے کی وجہ سے نمازوں میں شریک ہونے کی وجہ سے یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: بیٹا اگر میں اس کو قتل کروا دوں واقعی قتل کے لائق ہے تو لوگ باتیں کیا کریں گے:

'إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُوْنَ بِأَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ'. ①

سارے مدینے میں لوگوں نے بھی کہنا ہے کہ محمد نے اپنا کلمہ پڑھنے والا ساتھی قتل کروا دیا ہے لوگ تو ان کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نہیں سمجھتے کہ وہ مسلمان ہے۔

ایمان ایک مضبوط طاقت ہے:

جن کے دل کے اندر اسلام نہیں اسلام نے جڑیں نہیں پکڑیں، اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے ان کے دل میں جڑیں پکڑی ہوں کیونکہ ایمان اور اسلام مسلمانوں کے دل کے اندر جگہ پکڑتے ہیں۔ پھر اس کی نظر اللہ تعالیٰ سے نیچے کہیں نہیں ٹھہرتی کسی چیز سے وہ نہیں ڈرتا، جوں جوں ایمان انسان کا مضبوط ہوتا ہے، طاقت بڑھتی ہے اور دنیا کے مال ومتاع کی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رہتی، اولاد کی کوئی وقعت نہیں رہتی، بیوی کی کوئی وقعت نہیں رہتی، ماں باپ کی کوئی وقعت نہیں رہتی، لوگ اسلام کی خاطر، ایمان کی خاطر، اپنے ماں باپ چھوڑ کر دوسرے وطن بھی چلے جاتے ہیں کونسی چیز ہے جو اسلام کی قیمت بن سکتی ہے اسلام ایمان کی قیمت اللہ تعالیٰ نے جنت رکھی ہے اور یہ جو جنت ہے یہاں حاصل

① (سنن الترمذي، كتاب التفسير: ٥/ ٤١٧ ح ٣٣١٥. صحيح ابن حبان: ١٣/ ٣٣٠ ح ٥٩٩٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنی بہت آسان ہے ایمان لانا، نماز روزہ ادا کرنا، حلال وحرام کی تمیز کرنا کوئی پہاڑ اکھاڑنے ہیں، معمولی تکلیف ہے اس معاشرہ کے اندر کوئی اتنی بڑی قربانی نہیں نہ کوئی اتنی بڑی مصیبت ہے لیکن یہاں یہ کام کرنے سے جنت مل سکتی ہے۔ مقولہ ہے: 'اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ' ① جنت جو ہے اس میں کھیتی اگر بونی ہے تو دنیا پہ رہ کر اچھے کام کر کے بوئی جا سکتی ہے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے بونی یہاں ہے اور کاٹنی آخرت کے بعد ہے دیکھ لو کیا بو رہے ہو؟

ایمان اور فکر آخرت

اور کیا تمھیں موت کے بعد ملے گا وہاں جا کے آقا ﷺ نے فرمایا: محشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ جو فیصلے کریں گے تو ایک آدمی جو دنیا پہ بہت مالدار تھا لیکن وہ مال کے ساتھ اتنی محبت رکھتا تھا جس کی وجہ سے اس کو نہ ایمان کی فکر تھی، نہ اسلام کی فکر تھی، عمل نامہ سارا خدا کی نافرمانیوں سے بھرا پڑا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس میدان میں کہیں گے اے بندے یہ بتا آج اس زمین سے لے کر یہ جو آسمان تم کو نظر آرہا ہے اس کے درمیان جو خالی جگہ ہے اگر یہ ساری میں تم کو سونے سے بھر کے دوں تو کیا کرے گا، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت میں اس کو یہ کہوں گا ورنہ اللہ کے رسول ﷺ کو کیا قیامت کا علم تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ جس وقت میں اس کو کہوں گا کہ زمین سے لے کر آسمان تک سونا بھر کر میں تمھیں دیتا ہوں تو تو کیا کرے گا وہ کہے گا یا اللہ یہ سب تیری رضا کے لیے تیرے راستے میں دے کر دوزخ سے بچنے کی کوشش کروں گا۔ ② اور دوزخ سے میں بچ جاؤں گا اللہ تعالیٰ

① (فتح الباري: ٥/ ٣٩١. تحفة الأحوذي: ١٢/ ١٧٧)
② (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے بلکہ ایک حدیث میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہے بھی بڑا بزرگ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی بات پر مسکرائے گا کہے گا اے ابن آدم آج بڑا سخی اتنا سونا زمین سے لے کر آسمان تک سارا ہی تو کہتا ہے کہ میں دے کر جنت حاصل کروں گا اور دوزخ سے بچنے کی کوشش کروں گا اتنا سخی تو کس طرح ہو گیا ہے دنیا پر میں نے تجھے مال دیا تھا اور دے کر سارا نہیں مانگا تھا بلکہ یہ کہا تھا اے بندے تو کھا پی، پہن، اولاد کو کھلا اپنی تمام ضروریات پوری کر لیکن سال کے بعد حساب کر کے زکوۃ نکال دے چالیسواں حصہ یہ غرباء کا حق ہے، وہاں میں نے تجھے یہ حکم دیا تھا لیکن تو نے کھا پی کر، پہن کر، بچے مال سے چالیسواں حصہ بھی نہ دیا، اور آج اتنا سخی تجھ کو کس نے بنا دیا، معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ دیکھ کر تجھے یقین ہوا ہے اب اس سے بچنے کے لیے سب کچھ دے رہا ہے اگر اس طرح کا یقین دنیا پر ہوتا تو کیا تو چالیسواں حصہ بھی نہ دیتا معلوم ہوتا ہے کہ جتنا اب تجھے یقین ہوا ہے دیکھنے کے بعد اس سے پہلے نہیں تھا اس طرح تو لوگ کہتے ہیں لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں قیامت پر ایمان بھی رکھتے ہیں پھر یہ بھی کہتے ہیں:

اے جہان مٹھا اگلا کس ڈٹھا
اگلا جہاں خدا نے تو دیکھا ہے

اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہے؟

جو پہلے ہی قرآن پاک میں خبریں دے رہا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ جو خبر دے رہے ہیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی سچی خبر دینے والا ہے، کہتے یہی ہیں کہ اُو جی! کوئی آخرت سے ہو کر آیا ہے، وہ جو ہو کر آیا ہو گا، معلوم ہوتا ہے اس نے اس کو سچا سمجھا ہے یہ تو وہاں ہو کر آیا ہے نبی کونسا وہاں سے ہو کر آیا ہے نبی کو جنت دوزخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھائی تھی معراج کی رات اگر اللہ کے رسول ﷺ کے دیکھ کر آنے والے خبر نامے پر ہم نے یقین نہیں کیا باوجود اس کے ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾① ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کس کی ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو یہ سب کچھ دکھایا اور اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ سچا کون ہے کوئی دنیا میں سچا نہیں۔

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کیسے؟

ان خبروں پر ہم اسی طرح یقین رکھیں جس طرح وہ آدمی جو قیامت کے دن دوزخ کو دیکھ کر یقین کرے گا تو سارے گھر ہی لٹا دیں، جنت کی خاطر کوئی پرواہ ہی نہ کریں، اللہ نے حکم نہیں دیا کہ تم سب کچھ دے دو، آقا ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے ایک آدمی باہر سے آیا پھٹے پرانے کپڑے اور میلے، اس طرح پھٹے تھے کہ دو ہاتھ رکھ کر اپنا ستر ڈھانپ رہا تھا۔ اگر ہاتھ نہ رکھے تو ستر نہیں ڈھانپا جاتا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھ کر بہت ترس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا سُلَيْك کھڑا ہو جا مجمع میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! 'تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا' صدقہ کرو، صحابہ کوئی اس طرح نہیں تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کہیں صدقہ کرو تو پھر وہ کوئی چیز ہوتے ہوئے چھپالیں یہ نہیں ہوسکتا تھا صحابی کہتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے کہنے کی دیر تھی تو لوگ صدقہ کر رہے ہیں اگر کسی کے پاس پیسے نہیں وہ چادر اتار کر دے رہا ہے، کسی نے قمیص اتار کر دے دی، منٹوں کے اندر ڈھیر لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ڈھیر سے دو چادریں لے کر اس فقیر کو دو ایک اوپر لے اور ایک تہہ بند باندھ لے اس کو ایک آدمی نے نئی چادریں دے دیں، اس نے ایک اوپر لی ایک تہہ بند باندھ لی پرانے کپڑے اتار دیے۔ آقا ﷺ نے

① (النساء:۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا

صدقہ کرو جب آپ ﷺ نے اعلان فرمایا تو وہ آدمی جس نے دو چادریں نئی لی تھیں اس نے ایک اوپر والی صدقہ کر دی، اندازہ لگائیں ایمانداروں کے اندر خدا کے راستے میں خرچ کرنے کی کتنی محبت اور شوق تھا اللہ کے رسول ﷺ کو غصہ آیا کہ اس نے کیا کیا ہے، اللہ یہ تو نہیں کہتا کہ تم صدقہ کرو اور خود ننگے پھرو اپنے کپڑے پہلے ! آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر وہ چادر پکڑی اور غصہ کے ساتھ اس کے منہ پر ماری تو نے یہ کیوں صدقہ کے مال میں پھینک دی ہے کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا صدقہ کرو تو میں رہ نہ سکا میں نے بھی کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن پر یہ بوجھ نہیں ڈالا کہ اپنے جسم کے کپڑے دے دو اور خود پھر مانگتے پھرو۔① اللہ کوئی اس طرح کے آرڈر نہیں دیتا کہ مومن کہے اللہ نے صدا لگائی ہے اس نے تو واقعی لگائی ہے اس کا دیا میں کھا رہا ہوں اس کا دیا تم کھا رہے ہو، کوئی اپنی محنت کوئی اپنی کوشش، کوئی اپنی عقل، کوئی اپنی فراست سے مال نہیں حاصل کر سکتا ایک باپ کے دو بیٹے قسمت جدا جدا ہے۔ ایک بادشاہ بن گیا اور گدا بن کر چکر کاٹتا ہے۔

ایک صدف سے پیدا ہونے والے یہ دونوں موتی ایک بن گیا بادشاہ ایک پھر رہا گدا۔

میرے رزق دینے کا بھید کسی کو نہیں:

ایک باپ کی اولاد بھی یہ نہیں کہ باپ کی طرح ہی امیر ہوں، امیروں کے فقیر اور فقیروں کے امیر بن جاتے ہیں، جس کے اوپر اس کی سخاوت ہو جاتی ہے

① (أبو داود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے دنیا کی کسی چیز کی ضرورت نہیں چھوڑتا اس لیے تو کہتے ہیں بندے کے دیے ہوئے سے نہیں خدا کے دیے ہوئے سے بندہ رہتا ہے تو پھر خدا اس طرح ہی دیتا ہے وہ کوئی بڑے دانا نہیں ہوتے، وہ بڑے عقل والے نہیں ہوتے، وہ بڑا علم رکھنے والے نہیں ہوتے جو کروڑوں میں کھیلتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے رزق دینے کا بھید کسی کو نہیں، میں کس طرح دیتا ہوں، نیک بھوکے مرتے ہیں، برے پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، میرے مال دینے کی حکمت میں ہی جانتا ہوں ایسی صورت میں تو اللہ پاک اس طرح بھی نہیں کہتے کہ تم خود کنگال ہو جاؤ اور مانگتے پھرو۔ ایک آدمی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کہ بیمار تھے، اللہ کے رسول ﷺ آپ کے پاس بیٹھے تھے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک ہی لڑکی ہے اور کوئی میرا وارث نہیں ہے۔ قریبی ایک ہی لڑکی ہے لڑکی بھی اپنے گھر خوشحال ہے میں اپنے مال کا صدقہ نہ کردوں سارا ہی، اس وقت اللہ پر ایمان ہوتا ہے یقین ہوتا ہے پھر انسان اس طرح سوچتا ہے کہ چلو میرے کونسے بچے رونے ہیں کہتا ہے یا رسول اللہ ﷺ سارا صدقہ کردوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! اللہ تعالیٰ اس طرح صدقہ تم سے نہیں مانگتا، فرمایا ایک لڑکی ہے وہ اپنے گھر کتنی خوشحال ہے۔ جس طرح آج مسئلہ پوچھتے ہیں کہ بیٹے سب مالدار ہیں اور بیٹیاں بھی ٹھیک ہیں اب میں اپنا مال جس کو مرضی دے دوں نہیں، بلکہ فرمایا نصف مال کی وارث تیری لڑکی، آدھا مال باپ کا ہے باقی جو بچتا ہے اس کے بھی وارث ہیں، زیادہ قریبی نہ ہوں تو خاندان سے چچا کا بیٹا وغیرہ تو ہوں گے۔ جاتے وقت وارثوں کا مال دوسروں کو دے کر جائے گا کس طرح دے سکتا ہے عرض کیا کہ یہ میرا مال ہے میں آدھا صدقہ کردوں فرمایا نہیں عرض کیا: تیسرا حصہ فرمایا ہاں چلو وہ تو کرسکتا ہے یہ بھی بہت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تیسرے حصے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت دی ہے۔①

یہودیوں پر کاری ضرب:

اپنی آخرت بنانے کے لیے جہاں تو چاہتا ہے خرچ کرے اللہ تعالیٰ اس طرح صدقہ خیرات سے مال ودولت نہیں مانگتے۔ اللہ تعالیٰ نے جھولی کی ہوتی ہے یہ تو یہودیوں نے کہا تھا کہ محمد ﷺ کا خدا بھوکا ہو گیا ہے کیوں وہ کہتا ہے میرے نام کا صدقہ کرو کتنی الٹ عقل ہے یہودی مذہب کی کہ اللہ بھوکا ہو گیا ہے اور ہم غنی ہیں:

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ﴾. ②

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾. ③

”اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے فقیر محتاج ہو اللہ تعالیٰ بے پرواہ تعریف والا ہے۔“

مجھے کھانا نہیں کھلایا:

اللہ تو بھوکا ہے ہی نہیں اللہ جہاں صدقہ مانگتا ہے وہ اپنے لیے نہیں بلکہ وہ تمھارے بھائیوں کے لیے ہی کہتا ہے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک مالدار آدمی کو سامنے کھڑا کر کے کہیں گے اے مال ودولت کے مالک! میں نے تجھے مال دیا، میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، بندہ کہے گا یا اللہ تجھے تو بھوک لگتی نہیں، اللہ تعالیٰ کیا کہیں گے مجھے تو واقعی نہیں لگتی لیکن میرا فلاں بندہ بھوکا تیرے دروازے پہ آیا تھا کہ تو اس کو کچھ دے لیکن تو نے اس کو کچھ نہ دیا

① (صحیح البخاری)
② (آل عمران:۱۸۱)
③ (فاطر:۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اس کو دیتا تو وہ مجھے ہی پہنچتا تھا، کھانا تم نے ہی ہے۔

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالب

تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے نام پر مانگتا ہوں کہ یہ ادھار قیامت کے دن میں نے ہی اتارنے ہیں۔ میں نے ہی اس کے بدلے اتارنے ہیں، لیکن مانگ کن کے لیے فلاں بھوکا تھا اس کو کھلانا۔

ابن آدم میں ننگا تھا تو نے مجھے لباس نہ پہنایا، کہے گا یا اللہ تجھے تو کپڑے کی ضرورت ہی نہیں تھی تو تو نور ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا محتاج بندہ تیرے پاس آیا تو نے اس کو لباس نہ پہنایا اگر تو اس کو پہناتا وہ مجھے ہی پہنچنا تھا۔ کتنی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ کو غریبوں کے ساتھ کس طرح اللہ پاک مال والوں کو مال دے کر آزماتے ہیں کہ یہ مال خرچ کرتے ہیں کہ نہیں۔ ①

فرشتوں کی دعا کے مستحق:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت صبح ہوتی ہے دو فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ایک فرشتہ آواز دیتا ہے۔ 'اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا'. دوسرا آواز دیتا ہے: 'اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا'. ②

کیا معنی ایک کہتا ہے اے اللہ جو تیرے راستے میں خرچ کرتا ہے اس کے مال میں کمی نہ کرنا بلکہ اور زیادہ عطا کرنا۔ دوسرا فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ جو بخیل ہے

① (مشکوۃ کتاب عیادۃ المریض بحوالہ مسلم)

② (صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب قول اللہ تعالیٰ فأما من أعطی واتقی...... :۲/ ۵۲۲ ح ۱۳۷٤ . صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فی المنفق والممسك: ۳/ ۸۳ ح ۲۳۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مال ضائع کر دے۔ جو لوگ اللہ جل شانہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کے متعلق قرآن کہتا ہے:

﴿وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾. ①

''اور جو تم زکوۃ دیتے ہو جس سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ارادہ کیا ہے یہی لوگ مال میں اضافہ کرنے والے ہیں۔''

ایمان اور جذبہ شہادت:

یہی لوگ ہیں جو اپنا مال بڑھاتے ہیں اور ثواب بھی بڑھاتے ہیں مال ودولت خرچ کرنا جان خرچ کرنی یہ دونوں جنت کی قیمت ہے فرمایا، جان بھی جس نے جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے بچا بچا کر رکھی اے جان تو بندے میں رہی ہے جب بندے نے سودا کرلیا ہے کہ یا اللہ جان بھی وہاں دوں گا۔ کل میں ایک تفسیر کی کتاب دیکھ رہا تھا اس میں ایک مفسر نے لکھا ہے کہ امام قرطبی رحمہ اللہ وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں ایمانداروں کی زندگی کا جس وقت مطالعہ کیا جاتا ہے کہ یہ خرچ بھی کافروں کے مقابلہ میں زیادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جتنی بہادری اور دلیری سے یہ لڑتے ہیں کافر نہیں لڑتے کیوں کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے ایماندار کے ایمان میں یہ جذبہ موجود ہے کہ جس وقت اللہ کا حکم آجائے تو پھر وہ مال خرچ کرنے سے بھی نہیں ڈرتا اور جان خرچ کرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: غَزَوْنَا الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُوْ ظُهُورِهِمْ

① (الروم:٣٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ. فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ.

ہم ایک جنگ میں تھے لڑتے لڑتے ایک صحابی دائیں بائیں تلوار چلاتا، کافروں کو قتل کرتا، زخمی کرتا پرواہ تک نہیں کی کہ میں کہاں نکل گیا ہوں اتنا مشرکوں کی فوج کے درمیان پہنچ گیا آگے بھی مشرک، پیچھے بھی مشرک، دائیں بھی مشرکوں کی فوج، بائیں بھی مشرکوں کی فوج مسلمانوں میں سے جب لوگوں نے نظر پا کر دیکھا کہ وہ شخص دشمن کے درمیان میں چلا گیا ہے بے پرواہ ہو کر لڑتا آگے چلا گیا ایک آدمی نے کہا:

'فَهٰذَا أَلْقَى بِنَفْسِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ'.

اس آدمی نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر ہلاکت میں ڈالا ہے اب بچ کر کیسے آسکتا ہے اس کو اپنی جان کی اتنی بھی فکر نہیں تھی۔

فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾.

پاس ہی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کونسی آیت پڑھتا ہے اس نے کہا: ﴿لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ یہ پڑھتا ہوں کہ اللہ فرماتے ہیں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کا معنی اور بتایا تھا تو نے آج نیا معنی بنا لیا ہے۔ اسلام کی خاطر جان پر کھیل جانا یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا نہیں پوچھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معنی یہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے رکنا اور اللہ کے راستے میں جان دینے سے رکنا یہ ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا۔

ہلاک کون؟

یہ آیت اس وقت اتری تھی جس وقت مکہ فتح ہو چکا لوگ اسلام میں بہت سارے داخل ہو گئے انصاری مدینہ کے جنھوں نے تنگی کے وقت جگہ دے کر حضور ﷺ کا ساتھ دیا تھا انھوں نے اپنے سردار اکٹھے کر کے ایک میٹنگ کی حضور ﷺ کے زمانے میں اور مشورہ یہ کیا کہ اسلام کو جب کوئی مددگار نہیں ملتا تھا ہم نے اس وقت اسلام کی مدد کی، ہم نے اپنی قربانی دی، بچوں کی قربانی دی، اس وقت اسلام کو ہماری ضرورت تھی اور اب اسلام کے خدمتگار بے شمار پیدا ہو گئے۔ اب ہم جہاد کا راستہ چھوڑ کر کاروبار کی طرف رجوع کر کے جو نقصانات ہوئے ہیں، ان کو پورا کر لیں۔ یہ رات کو میٹنگ کی اور صبح کو یہ آیت نازل ہوگئی کہ اے ایمان والو! ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ﴾ ① مال جان اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اس سے رکو نہیں اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو بلکہ معنی یہ تھا اس آیت کا کہ خرچ کرنے سے رکنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جان کو بچا بچا کے رکھنا ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ ②

پتہ ہے تم کو جو قوم خرچ نہیں کر سکتی جو قوم جان کی قربانی نہیں دے سکتی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے لیے فرمایا اے ایمان والو! 'وَإِذْ أَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ' جس وقت تم کاروبار میں پڑ جاؤ گے، زمیندار زمین میں پڑ جائیں گے، تجارت والے دن رات تجارت میں پڑ جائیں گے۔ 'وَتَرَکْتُمُ الْجِهَادَ فِي

---

① (البقرة:١٩٥)

② (تفسیر ابن کثیر: ج١ ص ٢٢٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ' پھر اس وقت تم کو کاروبار ہی کی، کھیتی باڑی ہی کی لگن ہوگی اور تم اللہ تعالیٰ کے راستہ کا جہاد چھوڑ کر ایک طرف ہو جاؤ گے، فرمایا: اگر تم پر وہ وقت آ گیا پھر 'بَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا' پھر تمھارا مرجانا بہتر ہوگا، زندگی میں عزت نہیں ملے گی، جہاد چھوڑنے سے انسان قوموں میں ذلیل ہوتا ہے۔①

آج حکمرانی کے بھوکوں کا حال:

آج وہ مسلمان کہاں جنھوں نے دنیا کے نقشے بدل دیے اور آج کروڑوں مسلمان اس وقت مسلمانوں کا امیر مدینے کی مسجد میں صفوں پر بیٹھا ہوتا تھا۔ کوئی کروڑ کا صدارتی محل نہیں تھا، اگلے دن میں نے پڑھا ہے ضیاء الحق کے زمانہ میں ۹۶ کروڑ لگا کر صدارتی محل بنایا ہے۔ اور ابھی پتہ نہیں مزید کتنا خرچ آتا ہے جو رعب صفوں پر بیٹھنے والے عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کسریٰ وقیصر کوئی فیصلہ پوچھے بغیر نہیں کرتے تھے اور ہم اگلا ملک بھی دے بیٹھے ہم کو اقتدار کی اتنی چاہت ہے ایک شخص انتخابات کے دوران مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کر لیتا ہے اور ایک مشرقی پاکستان میں اکثریت حاصل کرتا ہے اس کو اقتدار جمہوری طریقہ سے دینا چاہیے لیکن ادھر کا آدمی کہتا ہے ادھر تم، ادھر ہم اپنی کرسی کی خاطر ہم اپنا ملک توڑ دیتے ہیں، کوئی پرواہ نہیں اتنی ہمیں کرسی کی چاہت ہے اتنی لگن کہ جس شخص کو ملک بھی عزیز نہیں یہ جو فوج سرحدوں پر بیٹھی ہوتی ہے اگر اپنی جان کو عزیز سمجھے تو سرحدوں کی کیا ملک کی حفاظت کر سکتی ہے جان دیے بغیر لڑے، بغیر اپنے ملک کو بھی محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ فرمایا تم پر یہ وقت نہیں آنا چاہیے کہ تم کو کاروبار عزیز ہو جائے، جانیں عزیز ہو جائیں یہ دونوں چیزیں ہیں مال اور جان کی قربانی جب تک یہ تم میں نہ ہوں اس وقت تک تم دنیا کی قوموں میں عزت نہیں پا سکو گے آج مسلمان کیوں ٹکڑے

① (أبو داود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے ہے، پتہ ہے کیوں ٹکڑے ٹکڑے ہے، عراق کا بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر کسی مسلم اتحاد میں شریک ہونے کو تیار نہیں اور شام کا بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر کسی اتحاد کے لیے تیار نہیں سب بادشاہ جو بہت زیادہ ہیں اپنی بادشاہت چھوڑ دیں ایک ہی بادشاہ بن جائے جب تک ایک تھے اس وقت تمھارا آدمی کسی ملک میں جاتا تھا۔ اس ملک کو فکر لگ جاتی تھی کہ ایک مسلمان ہمارے ملک میں آیا ہے اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچی تو حکومت ہمیں ضرور پوچھے گی مسلمانوں کا خلیفہ پوچھے گا اور آج جو کچھ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے ہم نہیں پوچھ سکتے اس کو افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے ہم نہیں پوچھ سکتے کوئی پرواہ نہیں یہ ہوا جو کرسی کی چلی ہے اس نے کسی چیز کو اپنی جگہ پر نہیں رہنے دیا اس لیے ہر کوئی اقتدار کا متلاشی ہے اور اتنا کہ ہم ملک توڑنے سے بھی دریغ نہیں کرتے، اس لیے بلوچستان کہتا ہے ایک ہو جائیں بلکہ تمام صوبے کہتے ہیں ہم ایک ہو جائیں تم اکٹھے ہو تو پھر بھی ہندوستان تم کو جوتی کی نوک پر نہیں سمجھتا اور اگر الگ الگ ہو جاؤ گے تو تمھاری کیا قدر ہو گی۔ یہ اقتدار کی چاہت سیاسی جماعتوں میں موجود اور مذہبی جماعتوں میں بھی موجود ہے یہ تنزل کی ہوا جب چلتی ہے تو اس سے بڑے بھی متاثر ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی متاثر ہوتے ہیں ہر جگہ یہی چاہت ہے امام دین شاہ ہوا ہے گجرات کا وہ کہتا ہے:

سچی گل ہاں دس امام دینا
وکھی ور بوٹا کیڑا ڈول دا نہیں

جب فضاء ہی ایسی بن جائے اقتدار کی چاہت ہر ایک میں موجود ہوتی ہے۔

نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملاں کو چھوڑا

اب نہیں دیکھتے ملک میں دو پارٹیاں ہیں ایک کہتی ہے اسلام کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے چاہے وہ کس قسم کی ہے اور دوسری کہتی ہے اسلام انسان کا ذاتی مسئلہ ہے حکومت کا کوئی ذمہ نہیں ہم کو کوئی فکر نہیں اسلام چاہنے والے بھی کئی کئی ایک سیٹ پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ انھوں نے ۷۰ کے انتخابات سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی کہ وہ اپنے ووٹوں کو ۴، ۵ جگہوں پر تقسیم کر کے کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم پیپلز پارٹی کے خلاف ہیں، جھوٹ بولتے ہیں کوئی پیپلز پارٹی کے خلاف نہیں یہ اقتدار کے بھوکے ہیں اگر واقعی اسلام کی تڑپ رکھتے ہیں تو ان کو خود خیال ہونا چاہیے اقتدار کی چاہت ہر جگہ پہنچ گئی ہے۔

منصب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بے نیازی:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ چیزیں تو ہم نے تم سے چھڑائی تھیں جن کے پیچھے تم جا رہے ہو، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کہا اے ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تمھیں قاضی مقرر کر دیتا ہوں تو اس علاقے کے فیصلہ کیا کرو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ میں بڑے ادب سے کہتا ہوں یہ کام میرے سپرد نہ کرو کسی اور کے سپرد کرو لیکن آج مولویوں نے بھی منہ کھولے ہیں کہ آج ہم کو کوئی قاضی بنا لے چیف جسٹس بنا لے ان چیزوں پر علما نے توجہ نہیں دی تھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو قاضی القضاۃ بنایا جاتا تھا انھوں نے ٹھکرا دیا تھا۔ حکومت نے جیل میں بند کر دیا اور جیل میں ہی موت آ گئی۔ ① ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: کسی اور کو بنا دو، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا باپ تو بن گیا تھا تو کیوں نہیں بنتا۔ عرض کیا میرا باپ اس وقت بنا تھا جب کوئی فیصلہ آیا اور سمجھ نہ آئی تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا جاتا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی جبرائیل علیہ السلام کرتے تھے اور اب جبرائیل علیہ السلام نے آنا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

① (سیرت نعمان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا جس قاضی نے فیصلہ انصاف کا کیا وہ بھی قیامت کے دن کوئی اجر کا حق دار نہیں بلکہ اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے اگر غلط کیا تو سیدھا دوزخ میں جائے گا اس لیے مجھے اس آزمائش میں نہ ڈالیں انکار کر دیا ان لوگوں کی قبروں پر رحمت نازل فرمائے جنھوں نے اسلام کی خاطر دنیا کا نقشہ بدل دیا اور کیسے بدلا کہ جب اللہ کا حکم آجاتا تو یہ تسلیم کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو پیچھے نہیں ہٹا سکتی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیوں؟

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾. ①

''تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے نکالی گئی ہو، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان کے لئے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ وہ تمھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے مگر معمولی تکلیف اور اگر تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھ پھیر جائیں گے، پھر وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔ جہاں بھی یہ لوگ پائے جائیں ذلت ان کے مقدر کر دی گئی ہے الا یہ کہ اللہ کی یا دوسرے لوگوں کی ذمہ داری میں پناہ لے لیں۔ یہ لوگ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں اور محتاجی ان پر مسلط کر دی گئی ہے یہ اس لیے ہوا کہ وہ

① (آل عمران: ۱۱۰-۱۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کر دیتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نافرمان تھے اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جاتے تھے۔"

تمہیدی کلمات:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی بھلائی اور اصلاح کے لیے اپنی آخری ہدایت کی کتاب قرآن پاک کو نازل فرمایا، اس میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کو غلط یا باطل کہا جا سکتا ہو خود اللہ پاک قرآن مجید میں ہی فرماتے ہیں:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾.①

"باطل اس (قرآن) کے پاس نہ اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے، (یہ) بڑی حکمت والے، بڑی حمد والے (رب) کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔"

اس قرآن مجید میں باطل قسم کی کوئی چیز نہیں، جتنے اس کے احکام ہیں، جتنی اس کی آیات ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سب درست ہیں کوئی باطل نہیں، پھر اس قرآن مجید کو پڑھ کر سنانے والے اور اس کے احکام سمجھانے والے وہ لوگ ہیں کہ جن کی نظیر محمد رسول اللہ ﷺ سے نہ پہلے پیدا ہوئی نہ بعد میں ایسا ہونا ہے قرآن مجید کی تفہیم و تبلیغ کے واسطے محمد رسول اللہ ﷺ کو مقرر فرمایا اگر قرآن مجید کے اندر کوئی غلط چیز نہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے اندر بھی کوئی عیب نہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تھا پہلی گواہی اہل مکہ سے یہ لی تھی کہ میں تم میں پیدا ہوا ہوں، بچپن گزارہ ہے، جوانی گزاری ہے، زندگی کا بڑا لمبا حصہ چالیس برس گزارے ہیں، اگر کسی شخص کو میرے کسی عیب پر اطلاع ہو جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

① (حم السجدة: ٤٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾. ①

''فرما دیجیے! اگر اللہ چاہتا تو نہ ہی میں اس (قرآن) کو تمہارے اوپر تلاوت کرتا اور نہ وہ (خود) تمہیں اس سے باخبر فرماتا، بیشک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل (بھی) تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کر چکا ہوں، سو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔''

بے عیب ذات:

کبھی میں نے جھوٹ بولا ہو، کبھی خیانت کی ہو، کبھی کسی سے دھوکہ کیا ہو، میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں واضح کر کے بتاؤ کہ تم نے مجھ میں کبھی کوئی عیب دیکھا ہے، تو تمام لوگوں نے یک زبان ہو کر یہ کہا تھا: اے محمد ﷺ! 'مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا' ② ہماری تو گواہی یہ ہے کہ ہم نے تجھ میں سچائی کے سوا کوئی اور چیز نہیں دیکھی۔ بتاؤ قرآن مجید میں کوئی چیز غلط نہ ہوئی، محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بیان کرنے والے، وہ بھی پاک ہستی عیبوں سے مبرا اور خود مخاطب لوگ گواہی دینے والے کہ تمھارے اندر کوئی غلطی نہیں۔ اس دعوت کو اس نبی ﷺ کے ذریعے دنیا نے قبول کر لیا تھا نہ قرآن مجید میں کوئی غلطی ہے، نہ محمد رسول اللہ ﷺ میں کوئی غلطی ہے، کیا ان دونوں سچائیوں کے ہوتے ہوئے مکے کے لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا تھا۔ جب خود گواہی دے رہے ہو کہ نہ کتاب میں غلطی، نہ محمد رسول اللہ ﷺ میں غلطی، کیوں لوگوں نے قبول نہ کیا؟ لوگوں نے رد یہ کہہ کر نہیں کیا کہ ہم اس شخص کو جانتے نہیں، پتہ نہیں کہاں پیدا ہوا ہے، اس کی

① (یونس: ١٦)

② (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب سورة الشعراء: ٤/ ١٧٨٧ ح ٤٤٩٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان پتہ نہیں کون سی ہے؟ اس کے آباؤ اجداد کیسے تھے، یہ خود کس قسم کا انسان ہے، کوئی اعتراض نہیں حق اور سچائی کو آدم علیہ السلام کی اولاد نے صحیح طور پر قبول نہیں کیا الا ماشاء اللہ۔

بصیرت مند لوگ:

ایسے بندے جو حقیقت کو پہلی دفعہ ہی سن کر سمجھ لیں وہ کم ہی ہوتے ہیں لشکروں کے لشکر سارے لوگ سچائی کو پہلی دفعہ سن کر قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کسی کسی نے مانا سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اسی دن جس دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا عورتوں میں وہ عورت پہلے دن ہی ایمان لے آئی تھی جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری اور باطنی زندگی دیکھی تھی کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بولتا یا تیسرا شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے یہ ابھی بچے تھے۔ ابھی بلوغت کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ ① سچائی کو جان لینا سمجھ لینا یہ بڑی دانائی کی بات ہے، بڑی فراست کا کام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی شوریٰ سے مشورہ کرنے کے لیے ان چند آدمیوں کو بلاتے تھے، بلال رضی اللہ عنہ کو بلا لیا، بلال رضی اللہ عنہ مکہ میں کوئی بڑی ہستی تھی۔ دوسرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کو بلا لیا قریش کے سردار ناراض ہو جائیں گے کہ ہم خاندانی اور بڑے بڑے سردار باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ مشورے کے لیے پہلے بلال رضی اللہ عنہ کو بلا لیتے ہیں، یہ ہماری توہین ہے اور دیکھو اللہ تعالیٰ جس شخص کو بصیرت عطا فرما دے چاہے وہ ابوجہل کا گھر ہی کیوں نہ ہو ابوجہل کے بیٹے نے کہا تھا وہ اس وقت مسلمان ہو چکا تھا اے قریش کے سردارو! کیوں تم غصے ہوتے ہو بلال رضی اللہ عنہ کو اندر بلانے پر کیا تمھاری اتنی عقل ہے جتنی بلال رضی اللہ عنہ کی ہے ان کو اور غصہ آیا۔

① (رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم کو اس کے مقابلہ پر سمجھتے ہی نہیں ابوجہل کے لڑکے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا بتاؤ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اس کو سن کر تم نے پہلی دفعہ سمجھا تھا؟ کہنے لگے نہیں، کیا بلال رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے غلاموں میں نہیں سمجھا تھا؟ آج تم مانتے ہو قرآن بھی برحق اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی برحق ہیں۔ پر کتنی مدت کے بعد تم کو بڑی دیر سے سمجھ آئی تھی۔ یہ سچائی ہے بلال رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی سمجھ آگئی تھی۔ دانا اور عقل مند وہ ہوا یا کہ تم ہوئے؟ یا یہ کہو کہ اس نے سمجھنے میں غلطی کی ہے تم سے پہلے اس نے اسلام کو سمجھا تھا، تو ایسے لوگ کوئی کوئی ہوتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلا اختلاف:

اکثریت ایسے ہی ہوتی ہے، جس مجمع میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا اور جس مجمع نے وہیں بیٹھے ہی یہ کہا تھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم کو ہم نے آج تک کوئی غلط کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اور تم لا الہ الا اللہ کو قبول کرلو تو کیا کہا تھا لوگوں نے، اپنے چچا ابولہب نے یہ کہا: 'تَبًّا لَكَ يَا مُحَمَّدُ لِسَائِرِ الْيَوْمِ' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو ہلاک ہو جائے تباہ ہو جائے 'أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا' (1) اپنی بڑائی اور اپنا آپ منوانے کے لیے اکٹھا کیا تھا سارے ہی منحرف ہو گئے، کیا کوئی کہے کہ اتنی مخالفتیں مکہ میں ہزاروں کی تعداد میں کچھ قرآن میں نقص ہو گا یا کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص ہو گا۔ تب ہی انھوں نے انکار کیا تھا۔ آج تک کوئی شخص اس بات کو حل نہیں کر سکا، ہم جب کسی مسئلہ پر غور کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ کچھ تو غلطی ان میں ہے اور کچھ غلطی ان میں بھی ہے۔ اگر وہ غلطی نہ کریں تو اختلاف ہوتا ہی نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا

(1) (صحيح البخاري، كتاب التفسير، سورة الشعراء: ٤/ ١٧٨٧ح ٤٤٩٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن میں کچھ غلطی تھی؟ تب اختلاف ہوا نہیں! بلکہ ایک طرف سچائی اور صداقت تھی، حق تھا، اور دوسری طرف سب باطل ہی باطل تھا۔ اب اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے کوئی شخص یہ کہے کہ کچھ ان کی مان لو کچھ ان کی، تاکہ اختلاف ہو جائے تم نے کیا کہا؟ تم سب پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ اختلاف ہو چکا ہے، مشرکین نے کہا:

إِنَّهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ دَعَوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عِبَادَةِ أَوْثَانِهِمْ سَنَةً، وَيَعْبُدُونَ مَعْبُودَهُ سَنَةً. ①

مل کر اے محمد ﷺ کام کریں، کس طرح جس وقت تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس وقت ہم تمھارے ساتھ نماز پڑھیں گے اور جس وقت ہم بتوں کے سامنے جھکیں تم بھی جھک جایا کرو کیا یہ اتفاق واتحاد قبول کیا جا سکتا ہے کہ کچھ اس کی مان اور کچھ اس کی مان لو۔

غلطی کے بغیر اختلاف نہیں ہو سکتا:

آج لوگ ان اختلافات میں جوامت میں ہو چکے ہیں۔ سچے کو بھی غلط کہہ رہے ہیں اور غلط کو بھی غلط کہہ رہے ہیں، یہ ان کے ماننے میں ہی نہیں آتا، یہ اختلاف بغیر غلطی کے پیدا کیسے ہو گیا، اختلاف اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ خواہش کے غلام ہوتے ہیں، جو لوگ من مانی کرنا چاہتے ہیں جو لوگ حریص اور مفاد پرست ہوتے ہیں وہ کسی بات پر نہیں آتے اتفاق کی دعوت ایک طرف سے ہو اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جب تک اتفاق دوسری طرف سے نہ ہو، کوشش کر کے تم دیکھ لو کتنے ہی تم مخلص بن جاؤ۔ اگر تمھارا مخالف مخلص نہیں تو کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اتفاق تو تب ہو کہ دونوں طرف اخلاص ہو، دونوں طرف اخلاص تو ہے ہی

① (تفسیر ابن کثیر: ٨/ ٥٠٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اس لیے نہ ایک ہاتھ سے تالی بج سکتی ہے اور نہ یہ اتفاق ہوسکتا ہے۔ جب تک انسان کسی اصول اور کسی ضابطے اور کسی قانون کا پابند نہ ہو جن لوگوں کو ملک کا قانون پسند نہ ہو یہ قانون جو ہمارے ملک کا ہے، یہ آسمان سے نازل نہیں ہوا۔۷۳ کا آئین بے نظیر کے والد محترم نے بنایا ہے، تو عدالتی فیصلے سپریم کورٹ، ہائی کورٹ ان لوگوں کے خلاف ہوتے ہیں، بے نظیر کا کل کا بیان آیا تھا آئین اور دستور عوام کو کچھ نہیں دیتا یہ آئین اور دستور کس طرح عوام کو کچھ دے تیرے باپ نے عوام کے لیے اس کو بنایا ہی نہیں، یہ عوام کی خاطر نہیں بنایا گیا، تم جاگیرداروں نے امیر لوگوں کی خواہش کو سامنے رکھ کر بنایا ہے، یہ عوام کو کیا دے اگر عوام کو کچھ نہیں ملتا تو تم نے اس کو جاگیرداروں کے لیے بنایا ہے مانتے تم بھی نہیں سارے جاگیردار اس وقت اس دستور کو جو انھوں نے بنایا ہے۔ اس دستور کے ملک کی عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ ایک فیصلہ کرتی ہے یہ کہتے ہیں غلط ہے، دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں کہ جس کے عدالت کے فیصلہ پر نقطہ چینی کی گئی ہو یہ اپنے خواہش کے غلام، اقتدار کے حریص اور انتقامی کاروائیوں پر اتر آئے کہ نہ عدالت کا فیصلہ مانتے، نہ چھوٹی کا اور نہ بڑی کا، عوام کا فیصلہ مانتے ہیں عدالت کا بھی مان لیں گے اگر ان کے حق میں ہو عوام کا بھی فیصلہ مانتے ہیں۔ اگر ان کے حق میں ہوگیا یہ جو انتخابات اس ملک کے اندر ہوئے ہیں، کس نگران وزیر اعظم کے دور میں ہوئے ہیں، غلام مصطفیٰ جتوئی کے دور میں اس نے انتخابات اپنی نگرانی میں کروائے ہیں۔ جس وقت انتخابات کے نتائج سامنے آئے جن کے خلاف تھے کہنا شروع کر دیا کہ دھاندلی ہوئی ہے۔ جتوئی نے کہا یہ منصفانہ انتخابات ہوئے ہیں۔ ہم نے باہر کی ایجنسی اور مبصرین کو پولنگ اسٹیشن دکھائے ہیں اور سب نے یہ کہا کہ یہ منصفانہ ہوئے ہیں اور جتوئی نے بھی کہا کیونکہ اسے امید تھی کہ مجھے وزیر اعظم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنایا جائے گا اب ان کی تمنا پوری نہ ہوئی تو خود کہنا شروع کر دیا کہ بڑے اچھے طریقے سے دھاندلی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کی خاطر عوام قربانی دیں اور جب یہ اقتدار میں ہوتے ہیں، کچھ کہتے ہیں اور بعد میں کچھ کہتے ہیں۔ جب یہ لوگ عدالت کو بھی اپنا فریق سمجھ لیں تو انصاف کہاں سے ملے گا۔

اختلافات میں یہ کردار ادا کریں:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾.

اے ایمان والو! اگر تم میں دو گروہوں کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں ﴿فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ ان دونوں کی صلح کرا دو اور صلح کروانے والے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ ایک تو آئین کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں اور دوسرے آئین کے خلاف چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾. ①

''اگر ان گروہوں میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو اس گروہ سے لڑائی کرو جو باغی ہے یہاں تک لڑو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی جانب لوٹ آئے اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل وانصاف سے صلح کروا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

جس ملک کی عدالت غلط بیانی کرے وہ بھی صحیح، یہ ہوسکتا ہے؟ یا تو یہ لوگ بے لوث ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر صلح کروانے والوں کے اندر اصلاح

① (الحجرات: ۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہو گی نیت ان کی صلح کی ہو گی تو۔ ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا﴾. ①

اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا کر دے گا، اگر وہ بھی طرف داری پر اتر آئے آخری فیصلے دنیا پہ عدالتی ہوتے ہیں، جس ملک میں عدالتوں کی توہین کی جائے اس ملک کا کیا بنے گا؟ کس طرح وہ ملک باقی رہے گا، کامیابی تب ہوتی ہے جب دونوں طرف اصلاح کی خواہش موجود ہو، اگر ایک طرف یہ ہو کہ ملک کے اندر جمہوریت کے تحت یہ عام مسلمہ بات ہے کہ جمہوری اداروں کو مستحکم ہونا چاہیے۔ اور جمہوری نظام کو کامیاب بنانا چاہیے اس کی پہلی شرط یہ ہے کہ یا تو قومی حکومت قائم کرو، ان کو بھی وزیر بناؤ جن کو عوام نے مسترد کیا ہے اور جن کے پاس افرادی قوت بہت کم ہے بلکہ اکیلے ہی جماعت ہیں، اور یہ تجربہ کر کے ہمارے ملک نے دیکھا نہیں؟ کہ قومی حکومت نواز شریف کی برخاستی کے بعد ہمارے صدر نے بنائی تھی جس میں تریسٹھ وزیر بنائے تھے اور کیا کہا ساری جماعتوں کو اور سارے اداروں کو ہم نے نمائندگی دے دی ہے اب یہ جو کام کریں گے کوئی اعتراض نہیں کرے گا جو ان تریسٹھ وزیروں کی حکومت کے دور میں لوٹ مار ہوئی اور خزانے کو لوٹا گیا اور کسی نے نہیں لوٹا کیا یہ تجربہ پھر ایک بار کیا جائے؟ وہ تو عدالت عظمیٰ تھی جس نے ان کو برطرف کر کے پھر نواز شریف کی حکومت قائم کر دی اب ان لوگوں کا علاج کیا کیا جا سکتا ہے؟ پھر کہتے ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ تین ماہ میں پھر نئے انتخابات کروائے جائیں، نئے انتخابات کے متعلق کون ضمانت دیتا ہے کہ جو پارٹی ہار جائے گی وہ کہے گی کہ بڑے منصفانہ انتخاب ہوئے ہیں پھر نہ اعتراض ہو گا اور جس لیڈر کا یہ رویہ ہو کہ اگر وہ کامیاب ہو تو منصفانہ، اگر نہ کامیاب ہو تو بوگس۔ بعد میں ہی کئی

① (النساء:۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمات میں آصف زرداری کو بری کیا گیا ہے۔ آصف زرداری بے نظیر کے خاوند کو کچھ عدالتوں نے بری کیا۔ بے نظیر نے وہ مانے کہ نہ؟ کہتی ہے دیکھو اب انصاف ہوا ہے۔ اگر آصف زرداری کے حق میں ہو تو انصاف وہی عدالت بلکہ اس سے بڑی عدالت کسی دوسرے کے حق میں فیصلہ کرے تو وہ بوگس۔ اور وہ رشوت لے کر ایسا کیا گیا اس ملک میں جتنی دیر تک آئین اور دستور کی پابندی نہ کی گئی اتنی دیر نہ یہ ملک ترقی کر سکتا اور نہ اس میں اتفاق ہو سکتا ہے۔

اختلافات کا حل:

اتفاق کونسی چیز پیدا کر سکتی ہے۔ میں نے تمھارے سامنے ایک حیثیت پیش کی ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کا دین اختلاف کرنے والوں نے اس میں بھی اختلاف کیا لیکن اتفاق کب ہوا جب سب نے نبی اکرم ﷺ کے دین کو تسلیم کر لیا۔ فرمایا:

﴿وَكُنْتُمْ أَعْدَآءً﴾ اے ایمان والو! اسلام قبول کرنے سے پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ ﴿فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ﴾ اسلام نے آکر تم کو جوڑ دیا۔ ﴿فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾① تم اس نعمت اسلام کے ذریعہ بھائی بھائی بنے کیسے بھائی جیسے کوئی حقیقی بھائی بھی نہیں ہو سکتے۔ مسلمان ایسے بھائی ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکے سے ہجرت کر کے مدینہ گئے، مدینے کے مسلمان بھائیوں نے کہا روٹی تو سارے مہاجروں کو دے دیتے ہیں، بستر بھی دے دیتے ہیں، چارپائی بھی دے دیتے ہیں، آج تک کسی مہاجر مسلمان کے ساتھ کسی نے ایسا کیا ہے جو اس زمانہ میں؟ کہ آؤ آدھی جائیداد تم کو دے دیتے ہیں اور آدھی ہمارے پاس رہے، کسی نے تقسیم کر کے دی ہے؟ حقیقی بھائی بھائی کو قتل کر دیتے

① (آل عمران: ۱۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جائیداد کی وجہ سے۔ یہ وہ بھائی تھے جنھوں نے مہاجرین کو صرف روٹی ہی نہیں کھلائی ان کو صرف رہنے کے لیے جگہ ہی نہیں دی بستر ہی مہیا نہیں کیے بلکہ جائیداد کی تقسیم بھی کی پھر جو اس سے آگے ہوا وہ اس دنیا کی آنکھ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے بغیر کسی میں دیکھا ہی نہیں۔

لِیَ امْرَأَتَان فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا. ①

اس امت میں یہ ہوا ہے کہ کئی آدمیوں نے مہاجرین کو کہا تم وہاں بیویاں چھوڑ کر آئے ہو میرے پاس دو ہیں میرے پاس چار ہیں جو بیوی تو پسند کرے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں تو اس کے ساتھ نکاح کر لے۔ اسلام تو اس قدر ایثار کا سبق سکھاتا ہے۔ قرآن مجید نے ایسے ہی نہیں کہا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ اے محمد ﷺ آپ اور آپ کے ساتھی تم اس دنیا پہ بہترین امت ہو ﴿خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ اس امت کی صداقتیں قرآن مجید نے بیان کی ہیں:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾. ②

① (صحيح البخاری، كتاب فضائل الصحابة، باب إخاء النبی ﷺ: ٣/ ١٣٧٨ ح ٣٥٦٩)

② (الفتح: ٢٩)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔"

اے محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیو! تمھاری نیکیاں اور خیریت کی خبریں قرآن نے ہی نہیں دیں بلکہ ہزاروں سال پہلے تورات میں بھی تمھاری تعریفیں لکھی ہوئی ہیں، انجیل میں بھی بلکہ تمام کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ مقام کیسے ملا؟

یہ لوگ کیوں اس مقام پر پہنچے یہ لوگ ضابطہ کے پابند تھے۔ قانون کے پابند تھے۔ اصول کے مطابق زندگی گزارتے تھے۔ کبھی انھوں نے آئین سے ہٹ کر کوئی حرکت نہیں کی۔ جو لوگ جس ملک کے راہنماؤں کا یہ حال ہو کہ جس وقت ان کو اقتدار ملے تو اپنے اقتدار کی خوشی میں کیا کرتے ہیں، قاتلوں کی سزا موت معاف انھوں نے انصاف کرنا ہے، اس ملک میں جس وقت اقتدار پر قابض ہوتے ہو، قاتلوں کو معاف کرنے کے لیے ہوتے ہو؟ آج ان قاتلوں کے خلاف ان مقتول کے ورثاء کے جذبات دیکھو کیا ہیں؟ اس طرح ظلم کر رہے ہیں جن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر قید کی سزا ہے ان کو بھی معاف ، ڈاکوؤں کو معافی، چوروں کو معافی، اس ملک میں ہم سب کچھ دیکھتے ہیں ہمارے اندر وہ جرأت نہیں وہ ہمت نہیں کہ ان کی غلطیوں کو دیکھ کر انکا دامن پکڑ سکیں ہم احتساب کے لیے عدالت میں کھڑا کر سکیں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں کہ قاتلوں کو معافی، زانیوں کو، چوروں کو معافی، پچھلے دنوں جو اس ملک کی بے عزتی ہوئی ہے۔ پوری قوم میں بلکہ تمام ممالک کی قوموں میں۔ یہ وہ پاکستان ہے جس کی ہم کو خبر دی گئی تھی کہ اسلام کا ایک قلعہ ہو گا، اسلامی نظام کی پہلی تجربہ گاہ ہوگی اس کو کس نے خراب کیا ہے ایک طرف تیئیس برس میں محمد رسول اللہ ﷺ کے دین پر عمل کرنے سارے عرب میں انقلاب لے آئے اور ایک طرف تیئیس دونے چھیالیس سال ہو گئے۔ پاکستان بنے کو نبی اکرم ﷺ کے عرصہ سے دوگنی مدت ہو چکی ہے لیکن انقلاب نہیں آیا بلکہ پاکستان کا دیوالہ کر دیا ہے۔ دنیا پہ ذلیل کر دیا ہے، کبھی تم دنیا پہ ایسا نہیں دیکھو گے کہ کسی اسمبلی میں یہ سوال آئے ایم این اے اور ایم پی اے کی کتنی تعلیم ہو تو وہ پنجاب میں حصہ لے سکتا ہے، یہ نواز شریف کی اسمبلی میں چند لوگوں نے یہ سوال پیدا کیا کہ جو لوگ جاہل ہیں ان کے ذریعہ ملک میں انقلاب نہیں آ سکتا۔ اس لیے تعلیم کی حد مقرر کرو ، ساری اسمبلی نے یہ قرار داد رد کر دی کہ ہم جاہلوں کے نمائندے ہیں، اسی لیے جاہل ہی ٹھیک ہیں دنیا حیران ہوگئی یہ مسلمان ہیں ایسے ہی نہیں اقبال نے کہا:

یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یہ دیکھ کر وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو ہم نے بھی نہیں کیا تھا جو یہ کر رہے ہیں۔

اختلافات اور ہمارا مزاج:

تو میں اس بات پہ گفتگو کر رہا ہوں کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اختلاف تب ہوتا ہے کہ دونوں طرف باطل قوتیں ہوتی ہیں۔ آج ہمارا مزاج یہی ہے کہ جی نواز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شریف میں بھی غلطیاں ہی۔ وہ ہی اپنی غلطیاں ٹھیک کر لے کون سی غلطی تھی کوئی ضمانت دے سکتا ہے دنیا میں؟ کہ وہ کہے یہ غلطی تھی وہ ٹھیک کرے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ تو امیر حمزہ کی داستان ہے جتنی یہ لمبی کرو گے لمبی ہو جائے گی کسی مقام پر ان لوگوں نے نہیں رکنا، مشرکین کے پاس آخری وفد آیا اس نے کہا اے ابوطالب تیرے سفید بالوں کی ہم عزت کر رہے ہیں۔ ہم کو محمد ﷺ نے اتنا تنگ کر دیا ہے۔ اب ہم تیرے سفید بالوں کی عزت نہیں کر سکتے۔ اگر عزت کروانا چاہتا ہے تو ہمارے تین مطالبے ہیں، اگر آپ پورے نہ کرواسکیں تو پھر ہم نے محمد (ﷺ) کے ساتھ خیر نہیں گزارنی پوچھا کیا مطالبے ہیں؟ کہتے ہیں اپنے بھتیجے سے پوچھ اگر دولت چاہتا ہے تو ڈھیر لگا دیں گے، جب وہ کہے گا بس تو پھر چھوڑیں گے، کوئی خوبصورت عورت جس پر اس کی نظر ہو وہ ہم اس سے نکاح کر دیں گے، اگر عرب کی بادشاہی چاہتا ہے تو وہ دے دیں گے۔ ان پڑ کوئی بادشاہی کر سکتا ہے جن کا دن رات زنا چوری ڈاکے پر گزرتا ہے۔ ان کا سربراہ بننا محمد رسول اللہ ﷺ قبول کر لیتے۔ یہ تین مطالبے آئے ابوطالب بہت خوش کہ اب مشرکین نے آخری حد تک صلح کی دعوت دے دی ہے۔ اس سے آگے اور کیا ہو سکتا ہے؟ ابوطالب جب آقا ﷺ آئے تو کہتا ہے بیٹا میری عزت کی طرف دیکھو میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں، میں نے آج تک تیرا ساتھ دیا ہے لیکن آج صلح کی شرائط جو کچھ مکے کے سرداروں نے پیش کی ہے وہ تو بہت ہی منصفانہ ہیں قبول کر لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کونسی شرائط ہیں تین ہی بتا دیں اور ساتھ یہ شرط پیش کی جو یہ دین پیش کرتا ہے یہ نہ کرے، تبلیغ ختم کر دے، تب ہم اس کے ساتھ ہیں:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَمِّ! وَاللّٰهِ لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ فِي

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَمِيْنِيْ، وَالْقَمَرَ فِيْ يَسَارِيْ عَلٰى أَنْ أَتْرُكَ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يُظْهِرَهُ اللّٰهُ أَوْ أَهْلِكَ فِيْهِ مَا تَرَكْتُهُ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكٰى، ثُمَّ قَامَ. ①

اللہ کے رسول ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میرا ہمدرد چچا بھی آج مجھے جواب دے رہا ہے کہ میں اس سے آگے نہیں چل سکتا تو آپ نے فرمایا چچا جس دین کو میں پیش کر رہا ہوں اس کا مددگار وہ خود ہی کافی ہے۔ تم اگر مدد نہیں کر سکتے تو یہ دین کسی کا محتاج نہیں تو تم کہو کہ ان شرائط کو قبول کر لو سورج جہاں سے طلوع ہوتا اور جہاں غروب ہوتا ہے۔ ساری دنیا کی حکومت اگر میرے پاؤں تلے لے آؤ میں سب کو چھوڑ سکتا ہوں مگر اللہ کے دین سے منحرف نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے اصول نہیں چھوڑ سکتا، کس کی خاطر حق کی خاطر سچائی کی خاطر، اگر انھیں اتفاق نہیں ہوتا تو نہ ہو دنیا والے تو کہتے تھے کہ اس سے اوپر اور کیا قربانی کر سکتے تھے۔ مکے والے محمد ﷺ تو ضدی آدمی ہے جو آئین پر چل رہا ہو، وہ ضدی نہیں ہوتا، ضدی وہ ہوتے ہیں جو آئین کے خلاف چل رہے ہوں، اللہ تعالیٰ نے اس امت کی یہ تعریف کی ہے اور وہ امت محمد ﷺ کے زمانہ میں ایک نمونہ دکھا گئی ہے۔ آج ہم ان کے ہی نام لیوا ہیں۔ انھیں کے پیروکار کہلاتے ہیں: 'أَيْنَ الثُّرَيَّا وَأَيْنَ الثَّرَاءُ' کہاں آسمان کی کہکشاں اور کہاں زمین کی نچلی تہہ۔ اتنا فرق ہے ہم میں اور ان میں مسلمان تو وہ ہے کہ ساری دنیا سے جنگ لڑ سکتا ہے مگر ضابطے نہیں چھوڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم کو ایمان پر مضبوطی عطا فرمائے اور ایمان کو سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین

'وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين'.

① (سیرت ابن هشام: ١/ ٢٧٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت صحیحہ قرآن، وسنت کے نفاذ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے

سورۃ نور میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور انھوں نے عمل نیک کیے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾.①

''کہ انھیں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا۔ اور ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوط کرے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ان کے خوف امن میں بدل دے گا۔''

تمہیدی کلمات:

اللہ تعالیٰ ان کو زمین کی خلافت اور حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے کے ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا فرمائی اور جس وقت ان کو حکومت ملے گی تو میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔اوران کا خوف ودبدبہ دوسرے لوگوں پر طاری کر دیا جائے گا، دین کو بہت قوت ملے گی، یہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں صحابہ کی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے جو لوگ تم سے ایمان دار لوگ ہیں ایمان دار لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ

① (النور:۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ کہ ایمان دار لوگوں کو زمین کی حکومت عطا فرمائی جائے گی جو دین اللہ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے اس دین کو اس ملک میں نافذ کریں اللہ تعالیٰ صحابہ کو مخاطب کر کے یہ فرما رہے ہیں کہ تمھیں خلیفہ بنایا جائے گا ظاہر بات ہے کہ جتنی مسلمان رعیت ہے سارے تو خلیفہ نہیں بنیں گے خلیفہ تو ان میں سے ایک ہی کو بنایا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ ان ایمانداروں کو جو صحابہ ہیں ان کو زمین کی حکومت اور خلافت عطا فرمائی جائے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سارے مسلمان خلافت میں شریک تب ہی ہو سکتے ہیں جب ان سے پوچھ کر خلیفہ بنایا جائے، ان کے مشورے سے خلیفہ متعین کیا جائے، انتخاب کیا پھر مشورے کے بعد جس وقت کوئی خلیفہ بنا لیں گے گویا کہ وہ عوام کی حکومت ہوئی کیونکہ مشورے سے خلیفہ بنایا گیا ہے ایسا خلیفہ جو عوام کی مرضی کے بغیر مسلط کیا جائے تو اس کی حکومت وخلافت میں سارے مسلمانوں کو شریک نہیں سمجھا جائے گا قرآن مجید بتلاتا ہے کہ سارے مسلمان خلافت میں تب ہی شریک ہوں گے جب مسلمان مشورے سے اپنی پسند کا خلیفہ بنائیں گے۔ ورنہ جو باہر سے آکر ان کی مرضی کے بغیر حاکم بن جائے وہ تو خلیفہ ہو گا لیکن اس کی حکومت سب مسلمانوں کی حکومت نہیں ہو گی۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ عوام کے ووٹوں سے جو حکومت بنے وہ حکومت تو چند آدمی ہی کرتے ہیں لیکن اس حکومت کو عوامی حکومت کہا جائے گا کہ عوام کی حکومت ہے۔ اس لیے کہ عوام کے ووٹوں سے بنی ہے۔ عوام کے مشورے سے بنی ہے۔

اصلی خلیفہ کون؟

قرآن میں سورۃ نور کی آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ مسلمانوں کی مرضی سے جو خلیفہ بنے وہی اسلامی رعایا کا خلیفہ ہے جو مسلمانوں کی مرضی سے نہ بنے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوام کی حکومت نہیں، اس کی خلافت مسلمانوں کی حکومت نہیں۔ وہ تو باہر سے مسلط ہوا ہے اس لیے خلافت کا لفظ اس پر بولا گیا ہے جس کو مسلمان عوام اپنی مرضی سے خلیفہ بنائیں۔

چنانچہ اہل سنت اور اہل تشیع ان کا اختلاف اسی مسئلہ پر ہے یہ دو پارٹیاں اس لیے بن گئیں، اہل سنت کے جتنے بھی فرقے ہیں اگر کوئی شافعی ہے یا مالکی ہے یا حنبلی ہے یا حنفی ہے، اہل حدیث ہیں یہ سب اہل سنت کے فرقے ہیں ان سب کا مذہب یہ ہے کہ خلافت اس کی برحق ہے جو مشورے سے بنائی گئی ہو، عوام کے مشورے سے بنے جس کو عام مسلمان عوام منتخب کریں لیکن شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خلیفہ بنانے میں عوام کا کوئی اختیار نہیں خلیفہ اللہ کا رسول خود بناتا ہے جس کو چاہے بنا دے وہ خلیفہ ہوتا ہے جس کو عوام مسلمان خلیفہ بنا دیں وہ خلیفہ نہیں ہوتا، اس لیے پہلے قدم پر اختلاف شیعہ سنی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مشورے سے خلافت قائم کی جاتی ہے۔ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ رسول خلیفہ نامزد کر کے جاتا ہے۔ لیکن سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ اس وقت کے مسلمانوں کو کہہ رہے ہیں کہ خلافت تمھیں دی جائے گی عوام کی خلافت تب ہی ہوتی ہے جب عوام کے مشورے سے بنے، جیسے عوام کی حکومت تب ہی ہوتی ہے جب عوام کے مشورے سے بنے۔ جیسے عوام کی حکومت تب ہی ہے جب عوام کے ووٹوں سے بنے۔ اس لیے قرآن سے اہل سنت نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ مشورہ سے بنایا جاتا ہے قرآن یا حدیث کے نامزد کرنے سے خلیفہ نہیں بنتا۔ شیعہ اس بات کے قائل ہیں کہ خلیفہ رسول نامزد کر کے جاتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی:

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی شخص نے یہ کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ خود خلیفہ بنا گئے ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کس وقت بنا گئے ہیں جس وقت تمام مسلمانوں میں بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہو گا کوئی آدمی بھی گواہی نہیں دیتا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ علی کو بنا دیا تھا کہ خلیفہ مجلس شوریٰ سے نہیں بنا تھا خود بنا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب فوت ہوئے، فوت ہونے والی بیماری کے ایام میں میرے گھر میں تھے میں سارا وقت آپ کے پاس رہی ہوں ان دنوں میں بھی رسول پاک ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہوگا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس وقت آپ فوت ہوئے ہیں اس وقت میرے سوا نبی ﷺ کے پاس اور کوئی نہیں تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو اپنے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھایا ہوا تھا۔

’فَکَانَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَۃَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَھَا...... وَھُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰی صَدْرِیْ‘. ①

اس وقت نبی علیہ السلام فوت ہوئے ہیں، خلافت کی وصیت کس وقت آپ نے کی؟ کوئی ثبوت نہیں، اگر اللہ کے رسول کا کوئی فرمان ہوتا تو کس طرح سارے مسلمان صحابہ اس فرمان کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیتے منتخب کر لیتے یہ اس وقت کے مسلمانوں پر بدگمانی ہے، بدنیتی ہے کہ سارے ہی اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ٹھکرا کر علی رضی اللہ عنہ کی بجائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیں صحابہ کے متعلق بلکہ ایک بھی صحابی کے متعلق نہیں کہا جا سکتا چہ جائیکہ سارے صحابہ کے متعلق کہا جائے۔ رسول ﷺ کا حکم موجود ہو کہ میرے بعد خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہے اور سارے ہی ٹھکرا دیں اور کسی نے آواز نہیں اٹھائی جس وقت مہاجرین اور انصار میں خلافت کی بحث ہو

① (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ: ١٦١٩/٤ ح٤١٨٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی۔ نبی ﷺ کے فوت ہو جانے کے بعد مہاجرین کو بھی علم ہو گیا کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے، انصاریوں کو بھی معلوم ہو گیا آپ فوت ہو گئے (کسی کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ نبی ﷺ فوت نہیں ہوئے اگر کسی کا یہ عقیدہ ہوتا تو خلیفہ بنانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔

خلیفہ ہم سے ہوگا:

انصاریوں نے کہا کہ خلیفہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ہمارا ہوگا، مہاجروں نے کہا کہ خلیفہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد ہمارا ہوگا۔ وفات کے بعد خلیفہ کا سوال پیدا ہوا، یا آپ کی زندگی ہی میں پیدا ہو گیا؟ کسی مسلمان کا عقیدہ اس وقت یہ نہیں تھا کہ نبی علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، زندہ ہیں آج جاہل لوگوں نے اپنی تاریخ سے بے خبری کی بنا پر مشہور کیا ہوا ہے۔ اگر آپ زندہ تھے تو خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ہوئی۔ تیئس سال آپ ﷺ زندہ رہے ہیں آپ ﷺ کی زندگی میں کبھی کسی نے یہ نہیں کہا خلیفہ کون ہے، خلیفہ بنانے کا سوال تب ہی پیدا ہوا جب آپ ﷺ فوت ہو گئے۔ تیئس سال کے بعد جو مہاجر وانصاریوں کے درمیان خلافت کا جھگڑا پیدا ہوا ہے نہ کسی مہاجر اور نہ کسی انصار نے یہ کہا کہ نبی علیہ السلام زندہ ہیں تم خلافت کے لیے کیوں جھگڑتے ہو جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام لحہ بھر یا گھڑی بھر فوت ہوئے ہیں اور پھر زندہ ہو گئے، مہاجرین اور انصار کا جھگڑا ایک لحہ ہوا ہے؟ وفات صبح نو دس بجے کے قریب ہوئی ہے ظہر کی نماز تک کوئی جھگڑا نہیں ہوا، اس سے لے کر ظہر تک گھڑی نہیں ہوئی، کتنے لمبے وقفے کو گھڑی کہتے ہیں؟ ظہر کی نماز کے بعد سوموار کے دن انصار مہاجر ایک جگہ اکٹھے ہوئے جو انصاریوں کی بیٹھک تھی حویلی تھی دونوں فریقوں نے کہا نبی علیہ السلام تو فوت ہو گئے اب خلیفہ کس کو بنائیں اور وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کسی انصاری نے کہا کہ نبی علیہ السلام علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا گئے ہیں اور نہ کسی مہاجر نے کہا کہ نبی علیہ السلام علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا گئے ہیں۔ جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے یعنی یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امور سلطنت کو چلانے کے لیے خلیفہ بنانا ضروری ہے۔ مہاجرین کہنے لگے خلیفہ ہم میں سے ہوگا، انصاریوں نے کہا کہ خلیفہ ہم میں سے ہوگا کیا کوئی بھی وہاں مومن مسلمان نہیں تھا جو یہ کہتا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے کہ خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہوگا سب نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ خلیفہ ہم ہی بنائیں گے یعنی دونوں فریقوں نے جو اہل سنت کا مذہب ہے عین صحابہ کا مذہب ہے کہ مشورے سے خلیفہ بنایا جائے صرف شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنا گئے ہیں کس حدیث میں بنا گئے ہیں نہ شیعوں کی کتابوں میں ہے کوئی حدیث اور نہ ہی سنیوں کی کتابوں میں کوئی حدیث کہ میرے بعد خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

خلافت صدیقی پر واضح دلائل:

بلکہ اس قسم کے ثبوت تو ملتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا نہیں آپ نے! کہ خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مجلس شوریٰ نے ایگزیکٹو کونسل نے بنایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال تھا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہوگا چنانچہ آخری بیماری میں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نہ جا سکے۔

'جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ'.

تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ حضور نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت فرمائیں کون جماعت کروائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ'.

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ جماعت کروائے اگر اپنی آخری بیماری میں نبی علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تھا تو نبی علیہ السلام تمہید باندھ دیتے کہ جاؤ علی رضی اللہ عنہ سے کہو کہ میرے بعد وہ مصلے پر کھڑا ہو یہ بات بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نبی علیہ السلام سمجھتے تھے کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کا حقدار ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی مصلے پر کھڑا ہو گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصلے پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیں اس لیے اچھا نہ سمجھا کہ لوگ کہیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیار ہے، شاید عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا ہو تو اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلے پر کھڑا کر دیا لوگ ایسے ہی باتیں بنائیں گے تو کسی کے بات کرنے سے اس کا منہ تو روکا نہیں جا سکتا اس لیے میری مرضی ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلے پر کھڑا نہ کریں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم ساری بیویاں اکٹھی ہوئی تھیں اس وقت گھر میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلے پر کھڑا نہ کرو اس لیے کہ 'إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ' ① کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑا ہوا تو وہ نرم دل آدمی ہے تمھیں دیکھ نہ پائے گا تو جماعت نہ کرا سکے گا۔ غم میں اس سے جماعت نہ کرائی جا سکے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے دل والے ہیں مضبوط آدمی ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیں، بیویاں بھی اس بات پر تیار ہوگئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ

① (صحیح البخاری، کتاب الجماعه الإمامة، باب حد المريض أن يشهد الجماعة: ۱/ ۲۳۶ ح ۶۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو نہ کھڑا کرو وہ نرم دل آدمی ہے حضور اکرم ﷺ نے جس وقت یہ بات سنی تو فرمایا:

'إِنَّكُنَّ لَصَوَاحِبُ يُوْسُفَ'.

مجھے ایسے معلوم ہوتا ہے جس طرح مصر کی عورتیں یوسف علیہ السلام کو گمراہ کرنے کے لیے گئی تھیں تم بھی میری بیویاں اکٹھی ہو کر مجھے گمراہ کرنے آئی ہو کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کردوں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

فَأَيْنَ أَبُوْبَكْرٍ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ. ①

تم کہتی ہو عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کردوں اللہ بھی انکار کرتا ہے اور مومن بھی انکار کرتے ہیں اس سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو کھڑا کردوں مصلے پر۔ اس کے بعد اہل سنت نے یہ نہیں کہا کہ نبی علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلے پر کھڑا کر کے بنا گئے ہیں اب خلیفہ بنانے کی ضرورت کیا۔

خلافت صدیقی پر دوسری دلیل:

حالانکہ دلیل یہاں سے پکڑی جاسکتی ہے آخری حجۃ الوداع کے موقع پر بھی نبی ﷺ حج کرنے تشریف لے گئے وہاں ایک عورت آئی۔

رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ. ②

اس نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بچہ ہے چھوٹا میرے ساتھ میں حج کا ارادہ اپنا بھی اور اس بچے کا بھی کروں کیا اس بچے کا بھی

① (سنن أبي داود، كتاب السنة، باب استخلاف أبي بكر: ٤/ ٣٤٨ ح ٤٦٦٢)
② (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة حج الصبي: ٤/ ١٠١ ح ٣٣١٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے بھی احرام والے کپڑے پہنا دو یہ بچہ تو منہ سے کچھ بول نہیں سکتا۔ اس کو علم نہیں کسی مسئلہ کا۔ لہٰذا تم بچے کی طرف سے اور اپنی طرف سے حج کرنا۔ عورت کو کہا کہ تیرا بھی حج ہو جائے گا بچے کا بھی حج ہو گا۔ یہ مسئلہ سن کر کہنے لگی: یا رسول اللہ معلوم نہیں آپ ﷺ اگلے سال حج پر تشریف لائیں یا نہ لائیں ہمیں مسئلہ پوچھنے کا موقع ملتا ہے حج کے موقع پر۔ ہمارا علاقہ بہت دور ہے ہم آپ سے کیسے مسئلے حل کرا سکتے ہیں اگر میں اگلے سال حج پر آؤں تو کوئی مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو کس سے مسئلہ پوچھوں:

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ . فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ ، كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ ، قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ . ①

آپ ﷺ کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں نہ ہوا تو مسئلہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لینا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تو نام ہی نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی اگر اپنا قائم مقام یا نائب یا خلیفہ علی کو بنانے کی نیت ہوتی تو اس کے لیے تمہید باندھتے یہ فرماتے کہ اگر میں نہ موجود ہوا تو مسئلہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھنا لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم حج کرنے آؤ تو میں نہ ہوا، تو مسئلہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھنا، خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہو گا اس لیے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ خلیفہ نبی ﷺ کے بعد مسلمانوں کے مشورے سے بنایا جائے گا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے قائل تھے اگر قائل نہ ہوتے تو نبی ﷺ کی حدیث ہوتی علی رضی اللہ عنہ کے پاس کہ مجھے تو رسول اللہ ﷺ خلیفہ بنا گئے تو کیا ان مسلمانوں میں کھڑے ہو کر کہہ نہیں سکتے تھے؟ کہ لوگو تمھاری رائے کی زیادہ وقعت ہے یا نبی ﷺ کے فرمان کی؟ کوئی حدیث نہیں، کوئی ثبوت نہیں۔

① (صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة :٦/ ٢٦٧٩ ح٦٩٢٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کمزور دل تھے؟

نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس عقیدے کے تھے جھگڑا تو سارا اس بات پر بنا کہ علی رضی اللہ عنہ خلافت کے حقدار ہیں تو علی رضی اللہ عنہ خود اس عقیدے کے نہیں کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ مجھے بنایا جائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حقدار تو میں ہوں خلافت کا، میں تیری بیعت کیوں کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تم کمزور، بزدل اور خوف زدہ انسان سمجھتے ہو؟ کیا عقیدہ ہے تمھارا؟ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنے کمزور آدمی تھے کہ حق کہنے کی انہیں توفیق نہ تھی اس زمانے حضرت علی رضی اللہ عنہ جرأت میں، دلیری میں، بہادری میں مشہور مقام علی رضی اللہ عنہ رکھتے تھے، شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے ڈر کر نام نہیں لیا کہ میں خلیفہ ہوں، غور کرو کہ اتنا ڈرنے والا آدمی اور نعرے لگاتے ہیں یا علی رضی اللہ عنہ مدد، اتنا ڈرنے والا آدمی جو اپنی مدد خود نہیں کر سکا کہ خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ چھین کر لے گیا اس سے مدد مانگتے ہیں پھر کہتے ہیں شاہ مرداں شیر یزداں تو سایہ پروردگار لافتی الا علی، لا سیف الا ذوالفقار کہ علی رضی اللہ عنہ کیا ہیں مردوں کے بادشاہ، شیر یزداں خدا کے بہادر شاہ اور علی رضی اللہ عنہ جیسا جوان کوئی نہیں علی رضی اللہ عنہ جیسی تلوار کوئی نہیں اس کا یہ حال بیان کرتے ہیں کہ اس جیسا کوئی نہیں علی رضی اللہ عنہ جیسی تلوار کوئی نہیں، یہ حال بیان کرتے ہیں کہ اس نے ڈر کر خلافت کا نام نہیں لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنے ہی ڈرپوک تھے، علی رضی اللہ عنہ تو پھر نوابزادہ نصر اللہ سے بھی بزدل ہوئے جو فوجی حکومت کی مخالفت کرتا ہے حق کہتا ہے، جیل میں چلا جاتا ہے، اس وقت کا کوئی مسلمان علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہو سکتا ہے؟ حضرت کا جو مقام ہے آج کے مسلمان اس مقام کو نہیں پا سکتا۔ علی رضی اللہ عنہ بہادر انسان تھے۔ اگر علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی دلیل ہوتی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تو وہ کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چپ نہ رہتے۔ آج کے دور میں بے نظیر ایک عورت ہو کر اپنی مرضی کی بات کہہ رہی ہے کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنے بھی نہ تھے؟ کیا نقشہ بناتے ہو لوگوں کے دلوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا؟ ادھر سے اتنا دلیر، اتنا بہادر، خیبر فتح کرنے والا، جنگجو نوجوان اور قصہ یہ بیان کرتے ہو کہ ڈر کر خاموش رہا اور خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی آج کے دور میں ضیاء الحق فوجی ڈکٹیٹر کو کسی نے مانا نہیں کمزور مسلمانوں نے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بعد خلیفہ بنا گئے ہیں تو سارے صحابہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر خلیفہ بناتے، مسلمانوں کا تو مذہب ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آجانے کے بعد کسی کی بات نہیں مانی جائے گی صحابہ کیسے مان سکتے تھے۔ لیکن آج ہماری جو عوام ہیں نہ انھیں کسی اسلامی تاریخ کا علم، نہ انھیں کوئی قرآن کا علم، اور نہ انھیں کوئی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، جدھر کوئی انھیں لگانا چاہے، ادھر ہی لگا لیتے ہیں، ایسا ایک نقشہ بنا دیا ہے۔

خلافت صدیقی اور فاروقی کے متعلق علی رضی اللہ عنہ کا موقف:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی کی ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی بھی بیعت کی اور جس عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو اس دن علی رضی اللہ عنہ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ تم نے وہ خلافت کی ہے کہ تیرے بعد خلافت کرنے والا کوئی مشکل سے یہ کام سرانجام دے سکے گا۔ یہ ڈیوٹی جیسے تم نے خدا رسول کے حکم کے مطابق ادا کی ہے آنے والا مشکل سے اس ڈیوٹی کو انجام دے سکے گا۔ علی رضی اللہ عنہ تو تعریفیں کر رہے ہیں، لیکن انھوں نے اس مصنوعی مسئلے کو جو گھر سے من گھڑت بنایا ہے اسی مسئلہ میں امت میں اختلاف پیدا کر دیا ہے شیعہ سنی کے دو گروہ، اصل دین وہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بھی بیعت کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اگر آج شیعوں سے کہیں کہ خلافت کے جھگڑے کی وجہ سے مسلمانوں سے الگ ہوئے، علی رضی اللہ عنہ تو خلافت کی وجہ سے مسلمانوں سے الگ نہیں ہوئے تھے انھوں نے تو بیعت کر لی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلط کیا ہے یا تم غلط کر رہے ہو؟ کیا ادھر علی رضی اللہ عنہ نے بھی کوئی پارٹی بنائی؟ کیا شیعہ جماعت بنائی؟ جو یہ کہتے کہ ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کرنی، ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کرنی، ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کرنی، کوئی پارٹی نہیں بنائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، تینوں خلیفوں کی بیعت کی۔

خلیفہ کے لیے کمیٹی تشکیل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے تو ایک کمیٹی بنائی یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ خنجر لگنے کی وجہ سے زخمی تھے کہ اگر میں خلیفہ بنایا جاؤں تو میں نے اس شخص کی پیروی کی جو مجھ سے بہتر تھا اگر میں خلیفہ نہ بناؤں تب میں نے اس شخص کی پیروی کی جو پوری دنیا کا امام ہے کیا مطلب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ نہیں بنا کر گئے تھے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا کر گئے تھے یعنی میرا نام لے کر گئے تھے اگر میں نام لے لوں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کا تب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی، اگر میں نام نہ لے کر جاؤں تو میں نے اس شخص کی پیروی کی جو ساری دنیا سے افضل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کہتے ہیں جس وقت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات کہی تو ہمیں یقین ہو گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے، اس نے خلیفہ بنانا نہیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ چھ آدمیوں کی کمیٹی بنا دی جس میں عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ آدمی مقرر کر دیے کہ تم چھ آدمی آپس میں مشورہ کر کے جس کو چاہو خلیفہ بنا لو میں خلیفہ نہیں بناؤں گا۔ ① تم مسلمانوں کی قابل اعتماد شخصیات ہو اس وقت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ خلافت چھ آدمیوں کے حوالے کر رہے ہو مجھے بھی اس کمیٹی میں رکھا ہے یا نہیں؟ اس وقت علی رضی اللہ عنہ یہ بات کہہ سکتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے خلیفہ بنا گئے ہیں اس لیے میں اس کمیٹی میں شریک نہیں ہوں گا علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا ہے۔ اب ایک دن بھی علی رضی اللہ عنہ نے انکار نہیں کیا اور اس چھ رکنی کمیٹی میں شامل تھے اندازہ لگاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا تھے؟ اور آج ان کے حامی کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ رکنی کمیٹی میں چھٹا رکن بننا قبول کر لیا اور جب چھ ارکان کی میٹنگ ہوئی تو میٹنگ میں بھی یہ نہیں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خلیفہ بنا گئے ہیں۔ تم فیصلہ کس بات کا کرنے لگے ہو؟ کوئی حدیث ہوتی تو ضرور پیش کرتے اور شیعہ جماعت کا جو سربراہ ہے سب سے پہلا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اگر انھوں نے جھگڑا نہیں کیا تو تم جھگڑا کیوں کرتے ہو؟ اگر اس کے نقشِ قدم پر چلنا ہے تو انھوں نے الگ پارٹی نہیں بنائی۔ تم نے الگ پارٹی کیوں بنا لی ہے؟

خلیفہ کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تجویز:

پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تجویز پیش کی کہ جو شخص خلیفہ نہیں بننا چاہتا وہ اپنا اعلان کر دے کہ میں دستبردار ہوں تین آدمیوں نے خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا ان میں طلحہ، زبیر اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم خلیفہ نہیں بنتے اور اس کے بعد چوتھے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بھی اعلان کر دیا کہ میں بھی خلافت سے دستبردار ہوں باقی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رہ گئے ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عثمان کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم دونوں مجھے ثالث بناتے ہو تم دونوں میں

① (البداية والنهاية ٧/ ١٤٢)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے جس کو چاہوں خلیفہ بنا دوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے ثالث مانتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ تجھے ثالث مانتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عبدالرحمٰن بن عوف نے الگ کر کے ہا کہا کہ اگر میں تجھے خلیفہ بنا دوں تو تم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق خلافت کرو گے اور جس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ویسے ہی خلافت کرو گے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، ویسے ہی کروں گا۔ اور پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الگ کیا اور کہا علی رضی اللہ عنہ اگر میں تجھے خلیفہ بنا دوں تو کیا تو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے مطابق خلافت کرے گا؟ علی نے کہا ہاں کروں گا؟ پھر کہا اگر عثمان کو بنا دوں تو کیا اس کی اطاعت کرو گے؟ علی نے کہا ہاں کروں گا۔ تجھے ثالث مانا ہے دونوں نے اپنی رائے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بتلائی، عبدالرحمٰن نے کہا میں عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مان لیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہے بارہ برس خلافت کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے، ایک دن بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی خلافت کا انکار نہیں کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کا متفقہ فیصلہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کا متفقہ فیصلہ ہے آج ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ کر کس کی اطاعت کرتے ہو؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ان کے ساتھ شیر وشکر تھے ان کی بیعت کر رہے تھے ان کی خلافت میں ڈیوٹیاں ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قاضی القضاۃ مقرر کر دیا تھا اگر علی کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو کیا عمر رضی اللہ عنہ کا قاضی القضاۃ بننا منظور کرتے؟ کبھی نہ کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے خلافت چھینی ہے میں تیری خلافت میں کوئی عہدہ لینے کے لیے تیار نہیں، جس خلیفہ کو برحق نہ سمجھا جائے اس خلیفہ کی ایمانداروں نے کبھی ملازمت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی قبول نہیں کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ملازمت قبول کر لی، خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی کی اور قاضی القضاۃ بھی بننا قبول کرلیا۔① اندازہ لگایئے کہ اگر اختلاف کی بنیاد رکھنی تھی تو سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اختلاف کی بنیاد رکھتے۔ اگر اب شیعہ حضرات سے کہا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو اختلاف نہیں کیا تھا تم اختلاف کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ انھوں نے معاف کر دیا تھا اگر انھوں نے معاف کر دیا تھا جن کا ذاتی جھگڑا تھا۔ تو تم کون ہوتے ہو جھگڑا کرنے والے؟ کہ جس کا مسئلہ ہے وہ تو معاف کرے وہ تو خلافت کی بیعت کر لیتا ہے۔ اپنی خلافت کا کوئی دعویٰ نہیں کرتا تو تم ان سے زیادہ حق رکھتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پھر کہتے ہو کہ شیعوں کے تمام امام معصوم ہوتے ہیں ان سے غلطی نہیں ہوسکتی پھر پہلا امام ہی معصوم نہیں کہ اس نے ایک غلط کام پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، شیعوں کے مطابق علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی عوام کی بیعت کے ذریعہ خلیفہ منتخب ہوئے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو شام اور مصر کے گورنر تھے انھوں نے قبول نہیں کی، نہ مصریوں نے قبول کیا، نہ خلافت کو شامیوں نے قبول کیا۔

جھگڑے کیوں؟

جس وقت علی رضی اللہ عنہ کا معاویہ رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا تو اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرنے کی وجہ پوچھنے کے لیے ایک لیٹر لکھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام وہ لیٹر شیعوں کی کتابوں میں موجود ہے سنیوں کی کتابوں میں نہیں اور شیعوں کی اس کتاب میں جس کا نام نہج البلاغہ ہے جس کو شیعہ حضرات قرآن کے برابر یا قرآن کے بعد سب سے بہترین تحقیقی کتاب بخاری کے برابر

① (المنتقی لابن جارود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں۔ نہج البلاغہ کی پہلی جلد ص ۶۰ میں جو میں نے پڑھا ہے اس میں درج ہے کیا لکھتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے خلیفہ انھوں نے بنایا ہے جنھوں نے ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما کو بنایا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مہاجرین اور انصار نے بالاتفاق خلیفہ بنایا مجھے بھی انھوں نے خلیفہ بنایا ہے جنھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا انھوں نے ہی مجھے خلیفہ بنایا ان کی خلافت کی بیعت کر کے تو تو خلافت مانتا رہا ہے تو میری خلافت کو کیوں نہیں مانتا؟ مجھے بھی تو انھوں نے بنایا ہے اور آگے فرماتے ہیں جس شخص کو مدینے کے مہاجرین اور انصار خلیفہ بنا دیں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ چاہے وہ مدینہ میں رہتا ہو یا مدینہ سے دور۔ مدینے میں رہنے والے انصار مہاجرین کے فیصلے کو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ رد کر دے۔ علی رضی اللہ عنہ کے اس لیٹر سے واضح دلیل ملتی ہے کہ خلیفہ بنانا مہاجرین وانصار کا حق ہے کسی جگہ اس لیٹر میں علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کہا میری خلافت تو خدا نے بنائی تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی تھی ایسے ہی سارا جھگڑا مصنوعی بنایا ہوا ہے کوئی حقیقی جھگڑا نہیں۔ بالاتفاق جو کچھ ہوتا رہا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اطاعت کرتے رہے ہیں۔

خلفاء اربعہ اور قرآن:

پھر چھ سال کے کی خلافت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے خلافت ختم ہو گئی یہ چار خلیفہ برحق ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ان چاروں کی خلافت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں فرمایا ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾

کہ اے ایمان والے لوگو! اللہ کا وعدہ ہے تم میں سے ایمانداروں اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کو خلافت دے گا کیا اللہ جس بات کا وعدہ کریں تو کیا اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکتے؟ کیا اللہ کو وعدہ کرتے وقت معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا؟ کہ مجھ سے یہ وعدہ پورا نہیں ہوگا، معلوم تھا اگر اللہ کے وعدے پورے نہیں ہو سکتے تو جنت ودوزخ کے وعدے بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ان مومنوں کے ساتھ جو تم موجود ہو اس وقت نبی ﷺ کے زمانے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم میں سے ایماندار لوگوں کو خلافت دوں گا اور علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی چوتھے نمبر پر اور کہتے ہیں دمادم مست قلندر علی کا پہلا نمبر، پہلا نمبر تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے، اگر علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ وعدہ تھا کہ پہلی خلافت علی رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیوں نہیں کیا؟ نہ پہلی خلافت میں، نہ دوسری خلافت میں، نہ تیسری خلافت میں، چوتھی خلافت میں مسلمانوں نے بنایا تو خلیفہ بنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی الگ پارٹی بنانے کا تصور نہیں کیا۔ شیعہ حضرات نے ان کے نام سے پارٹی بنائی ہے اصل مسئلہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ایمان والو! تم سب کو میں نے خلافت کا اختیار دیا ہے کہ تم اپنی مرضی سے جس کو خلیفہ بنانا چاہو بنا لو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت مدینہ میں ہوئی سارے مدینے والوں نے، عورتوں نے، مردوں نے بیعت کی۔ نوجوانوں نے بوڑھوں نے سب نے بیعت کی۔ اور جس وقت یہ خبر باہر دیہاتوں میں پہنچی دیہاتوں سے لوگ قافلہ در قافلہ آرہے تھے تمام جگہ کے مسلمانوں نے اس بات کی تصدیق کردی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے سارے مسلمانوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت کو تسلیم کیا، بیعت کی، کوئی آدمی خلاف نہیں ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے سارے مسلمانوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت تو سارے مسلمانوں نے بیعت کی ہی نہیں، مصر اور شام کے علاقے کے لوگ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی نہ عمرو بن عاص مصر کے گورنر نے بیعت کی، حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت اختلاف ہوا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت کوئی اختلاف نہیں ہوا لیکن اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافتِ علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے خلافتِ علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی خلیفہ برحق چوتھا معاویہ نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمارا اعتقاد ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی لیکن ہم معاویہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کو صحیح نہیں سمجھتے۔ کوئی سنی صحیح نہیں سمجھتا۔

خلفائے اربعہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں:

چار خلیفہ کو ہی برحق سمجھا جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

اَلْخَلَافَةُ فِي أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً . ①

میرے بعد برحق خلافت ہو گی تیس سال۔ میرے بعد خلافت برحق تیس سال ہو گی۔ تو پھر اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جائے کہ خلیفہ علی رضی اللہ عنہ نے نہیں بننا تو پھر خلافت برحق تو نہ رہی اڑھائی سال ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، ۱۰ سال عمر رضی اللہ عنہ کے، ۱۲ سال عثمان رضی اللہ عنہ کے، پونے چھ سال کے قریب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے، یہ تیس سال بنتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے کہ میرے بعد خلافت تیس سال برحق ہوگی۔ ②

اس لیے کہا جاتا ہے کہ خلفائے راشدین نیک بخت پاکباز صالح خلفاء کی خلافت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی ملا کر، اور دوسروں کی خلافت بھی ملا کر، اس وقت شیعہ سنی کا اختلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اختلاف نہیں، اور حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا بھی اختلاف نہیں، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کی بیعت تو

① (مسند أحمد ٦/ ٢٥٦ ح٢١٩٢٨)

② (مسند أحمد، أبوداود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی کرتے رہے اگر امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کی حکومت کا انکار کر کے جان دے سکتے تھے تو کیا علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کر کے جان نہیں دے سکتے تھے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً اس بات کو تسلیم کیا کہ خلافت دینے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان نہیں بلکہ مہاجر اور انصار کا فیصلہ ہے جس کو مہاجرین اور انصار منتخب کریں وہی خلیفہ ہے اللہ تعالیٰ اس اختلاف سے بچائے۔اور شیعہ سنی کو ایک ہی کر دے ایسا نہ ہو کہ جس کا تیس سال تک کوئی وجود ہی نہیں کہ شیعہ سنی کا کوئی اختلاف ہوا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال بہترین زمانہ ہے اس زمانے میں تو شیعہ سنی الگ الگ نہیں ہوئے، آج کیوں الگ ہوئے ؟ لیکن آج یہاں تک نوبت آ پہنچی کہ شیعوں نے قرآن وحدیث کی بجائے فقہ جعفریہ کے قانون کا مطالبہ کر دیا ہے جو نہ علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ اس کے بعد نہ زین العابدین اس کے بعد امام جعفر ہوئے ہیں، ان کی فقہ کو نافذ کرو، ہم تو سنیوں کی فقہ کو ماننے کے لیے تیار نہیں، تو فقہ جعفریہ کو کیسے تسلیم کر لیں گے؟ اور کوئی حق نہیں پہنچتا شیعہ کو اور نہ کسی اور کو کہ مسلمانوں کی متفقہ چیز قرآن وحدیث کو چھوڑ کر فقہ حنفی کا مطالبہ کریں، یا فقہ جعفریہ کا پھر شیعوں نے سنیوں کو یہ حق نہیں دیا کہ ایران میں بھی تو سنی مسلمان ہیں وہاں شیعوں نے حنفی فقہ جاری کی ہے کہ وہاں سنیوں کی فقہ جاری کر دو۔ خمینی تو ایران میں سنیوں کو حق دینے کے لیے تیار نہیں کہ ان سنیوں کی فقہ کے مطابق قانون الگ بنا لیا جائے اگر ہمیں وہاں حقوق نہیں ملتے تو ہم تمہیں کیسے دیں اس ملک میں سنیوں کی اکثریت ہے تو اس ملک میں سنیوں کے مقابلے میں فقہ جعفریہ کو یہاں نافذ کرنا ہے تو اگر تمہیں جرأت ہے تو خمینی سے کہو کہ ایران میں سنی مسلمانوں پر فقہ حنفی نافذ کریں لیکن ہم تو کسی فقہ کے جھگڑوں میں نہیں آتے، اصل دین کیا ہے؟ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں، چھوڑو امام مالک کی فقہ، چھوڑو امام ابوحنیفہ کی فقہ، اور چھوڑ امام احمد کی فقہ اور چھوڑو امام شافعی کی فقہ، اور چھوڑو امام جعفر کی فقہ اور اللہ کے قرآن کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف آؤ یہی اصل دین ہے اور متفقہ چیز تو پھر آؤ سارے مل کر قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق یہاں حکومت بناؤ اور انھیں کا قانون ملک میں نافذ کرو یہی اہلحدیث جماعت کا موقف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کی مذمت

﴿فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾. ①

''پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایسے اہل خیر لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے سوائے ان چند کے جنھیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی۔ ظالم لوگ تو اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جن میں انھیں آسودگی دی گئی تھی اور وہ گنہگار تھے۔''

تمہیدی کلمات:

اللہ وحدہ لاشریک نے دنیا میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ شرک کو قرار دیا ہے، شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں، سب گناہوں سے بڑا گناہ شرک ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ کونسا ہے؟ آقا ﷺ نے فرمایا:

'أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ'. ②

کہ تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، لوگ شرک کو بھی نہیں سمجھتے کہ شرک کیا چیز ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾. ③

① (صحيح البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى ومن أحياها: ٦/ ٢٥١٩ ح ٦٤٧٧)

② (هود:١١٦)

③ (يوسف:١٠٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں وہ ایمان بھی رکھتے ہیں اور ساتھ وہ مشرک بھی ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی انسان مشرک ہوسکتا ہے۔ صرف یہی کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو مانتا ہوں اس کے ساتھ موحد نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ کو پوری دنیا مانتی ہے کوئی نہیں ایسا جو اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ مانتا ہو کہ جس وقت ابھی انسان دنیا پر نہیں آئے تھے اللہ پاک نے جتنی انسانوں اور جنوں کی تعداد پیدا کرنی تھی، سب کی روحیں پیدا کیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب سے عہد لیا تھا۔ ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں ﴿قَالُوْا بَلٰى﴾ سب نے کہا اے اللہ تو ہمارا رب ہے ایک روح بھی ان سے ایسی نہیں تھی جس نے رب کا اور اس کی ربوبیت کا انکار کیا ہو جو سب سے زیادہ گنہگار اور ظالم ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار نہیں کرتا۔

جب امیدیں ختم ہو جائیں:

خدا کی ذات کا کون انکار کرتا ہے اگر کوئی خوشحالی یا تندرستی یا خوشیوں کے موقع پر خدا کا انکار کرتا ہے تکلیف کے وقت وہ بھی اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے مانتا ہے بلکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے وجود کو منوانے کے لیے پوچھتے ہیں کہ جس وقت تم ساری محنتوں کو کرنے کے باوجود اپنی اپنی تکلیف رفع نہیں کر سکتے پھر کس کی طرف رجوع کرتے ہو کوئی انسان نہیں جو اس بات کا انکار کرے گا کہ میں تکلیف کے وقت خدا کی ذات پر بھروسہ نہیں رکھتا۔ بیمار آدمی علاج کرواتا ہے ساری کوششیں محنتیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ تو پھر آخر کس کی طرف رجوع کرتا ہے کونسا ہے جو یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ کے اندر ایک منکر خدا تھا وہ کہتا تھا کہ میں خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو نہیں تسلیم کرتا میرے ساتھ اس کی بحث ہوتی رہتی تھی وہ کہتا کہ خدا ہے ہی نہیں میں نے اسے ایک دن کہا کہ اللہ کے بندے بتا تو نے کبھی سمندر کا سفر بھی کیا ہے کہنے لگا کئی دفعہ موقع ملا ہے سمندر کے سفر کا تو میں نے اس کو پوچھا کہ جس وقت سمندر کے سفر میں سخت طوفان آجائے تو کوئی قریب آواز سننے والا بھی قریب نہ ہو اور جہاز یا کشتی غرق ہونے لگے جس وقت تمھیں یقین ہو جائے کہ یہ تو غرق ہو ہی رہی ہے اس وقت تجھے کیا خیال آتا ہے ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ کہنے لگا نہیں کیا ہوتا ہے، کہنے لگا تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب قدرت ہی ہے جو مجھ کو بچا سکے ظاہری اسباب تو بچنے کے لیے کوئی نظر نہیں آتے تو امام رازی رحمہ اللہ نے فرمایا قدرت کو تو ہم خدا کہتے ہیں کس طرح تو خدا کا انکار کرسکتا ہے تو کہتا ہے یہی تو انسان کی آخری امید ہوتی ہے کہ اب غائبانہ کوئی طاقت ہے جو بچالے بظاہر تو کوئی چیز نہیں۔① اور اس مقام پر بڑے بڑے منکر تکلیف کے وقت خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کو شرک نہیں کہتے کہ خدا کو تو مانتا نہیں تو یہ شرک ہے مانتے تو سب ہیں کوئی آرام میں، کوئی مصیبت میں۔

شرک کیا ہے؟

لیکن شرک اس کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں جو خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ کو بھی مانے اور کسی اور میں بھی مانے کہ اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے اور یہ کہے مجھے فلاں دیتا ہے اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے لیکن یہ کہے مجھے فلاں نے اولاد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے اور کوئی شخص کہے کہ فلاں بھی غیب جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فوت نہیں ہونا ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾② اللہ تعالیٰ تو وہ ہے

① (تفسیر کبیر)
② (البقرة:٢٥٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے موت نہیں آنی ، یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر بھی میری کوئی زندگی لمبی کر سکتا ہے یا کوئی مجھے مصیبت سے بچا سکتا ہے ، یہ باتیں اگر کسی دوسرے میں مانتا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک کر لیا ہے اس کو شرک کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی مانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو کسی دوسرے میں بھی تسلیم کرتا ہے۔

مشرکین مکہ اور شرک:

مکے کے مشرک جو تھے وہ جس وقت حج کرتے تھے، احرام باندھتے تھے تو اس وقت وظیفہ کرتے تھے اور ہم بھی کرتے ہیں:

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: 'وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ' . ①

اس کو تلبیہ کہتے ہیں حج کے دوران مکے کے مشرکین کہتے تھے۔ اے اللہ ہم تیرے گھر کے حج کے لیے حاضر ہیں بار بار حاضر ہیں۔ 'لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ' اور یہ بھی کہتے تھے تیرا کوئی شریک نہیں ہم تیرے گھر کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے آگے کیا کہتے تھے 'إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ' مگر وہ شریک جن کو تو نے ہی اپنا شریک بنایا ہے تو ان کو موت نہیں دیتا غیب کا علم دیتا ہے ان کو اختیار دیتا ہے کہ تم لوگوں پر تقسیم کرو وہ تیرے اختیارات دینے سے مالک ہوئے ہیں ذاتی مالک نہیں ہوئے۔

تو دوستو! اللہ پاک نے کسی کو اختیارات نہیں دیے نہ کسی کو زندگی کا اختیار دیا کہ تو زندگی کا مالک ہے نہ موت کا، نہ رزق کا، نہ غیب کا اختیار دیا ہے یہ جو مسئلے

① (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها: ٤/ ٨ ح ٢٨٧٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ نبی پاک ﷺ زندہ ہیں، حیات ہیں، عقل مند آدمی تو اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا اور دنیا میں بے وقوفوں کی کمی نہیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عقیدۃ حیاۃ النبی ﷺ:

جب ایک شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ خبر بتانے کے لیے بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فوت ہو چکے ہیں کیا وہ سب فراڈ ہی تھا یہ کہتے ہیں فوت ہی نہیں ہوئے نبی اکرم ﷺ اگر فوت نہیں ہوئے تو آپ کو غسل دے کر کفن کیوں دیا گیا برطانیہ کا ایک آدمی اس کے ساتھ میری ایک دفعہ گفتگو ہوئی میں نے کہا کہ تم کہتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اس طرح ہے کہ ہمارے سارے گناہوں کی سزا ان کو مل گئی ہے اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے عیسائی کفارہ مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں میں نے اس کو کہا کہ برطانیہ میں کوئی ایسا قانون ہے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اس گناہ کی سزا نہ دیا جائے بلکہ کسی دوسرے کو دی جائے اس نے کہا نہیں، جس نے گناہ کیا ہو سزا اس کو ہی ملتی ہے۔ میں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کونسا گناہ کیا ہے بلکہ تم خود ہی کہتے ہو ہمارے گناہوں کے کفارہ کے طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے گئی ہے عذاب اس کو دیا گیا ہے اس نے کہا اس بات کو نہ چھیڑو، یہ عقیدے کی بات ہے کیا عقیدہ بے وقوفی پر مبنی ہوتی ہے جب دنیا پر تم نہیں مانتے کہ ایک کی سزا دوسرے کو دے دی جائے مسیح علیہ السلام کو جو اس کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کی سزا دے دی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ﴾.

نہ عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے قتل کیا اور نہ پھانسی دی ہے یہ تو کہتے ہیں سولی چڑھ گئے، اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں نہ وہ قتل ہوئے نہ سولی چڑھے کیا ہوا اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾.

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تو اٹھا لیا اور ان کی شکل کا ایک آدمی پیدا کر دیا اس کو انھوں نے پھانسی دی تو انھوں نے سمجھا کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی ہے۔

﴿وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ ①

تو اس نے یہ کہہ کر یہ غیر معقول بات ہے کسی کے گناہ کی سزا کسی اور کو دے دینی اور یہ عقیدہ کی بات ہے یہ بھی تو اسی طرح ہی ہے عقل کی بات تو یہ ہے کہ جس کی قبر ہے وہ آدمی فوت ہوا ہے لیکن یہ عقیدے کی بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ فوت نہیں ہوئے یہ بھی اسی طرح کی حماقت ہے کس طرح فوت نہیں ہوئے ایک دفعہ صدر ایوب کے زمانے میں ایک سیرت کانفرنس رکھی گئی تو انھوں نے لاہور میں مجھے بھی دعوت دی اور بھی علمائے گئے ابھی اجلاس شروع نہیں ہوا تھا تو میں وہاں بیٹھا تھا اور میرے ساتھ اور بھی علماء بیٹھے تھے تو ایک بہت بڑے عالم دین شیخوپورہ کے اسٹیشن کے قریب بڑی مسجد ہے اس کے خطیب تھے شاید ان کا نام نعیم الرحمٰن یا نعیم الحق تھا وہ مجھے کہنے لگے کہاں سے تشریف لائے ہو؟ میں نے کہا کہ میں گوجرانوالہ سے آیا ہوں۔ وہ کہتا ہے اچھا گوجرانوالہ میں ایک مولانا اسماعیل صاحب ہیں ان کو جانتے ہو میں نے کہا بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں ان کا شاگرد ہوں وہ ہمارے استاد ہیں وہ کہتا ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں وہ پڑھی ہے میں نے کہا سنا تو میں نے ہے لیکن پڑھی نہیں وہ کتاب پڑھنی چاہیے چلو خیر جو میں نے ان کا جواب لکھا ہے وہ بھی پڑھا ہے میں نے کہا وہ میں نے نہیں پڑھا۔ کہتا ہے پڑھنا چاہیے میں نے کہا کیا فائدہ پڑھنے

① (النساء:١٥٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا۔ کہتا ہے مسئلے کی سمجھ آجاتی ہے میں نے کہا مسئلے کی سمجھ تو مجھے الحمدللہ ہے وہ تو قرآن وحدیث میں پتہ چل چکا ہے، کہتا ہے اس پر گفتگو کر سکتے ہو میں نے کہا کر سکتا ہوں کہنے لگا پھر تم بتاؤ نبی اکرم ﷺ فوت ہو گئے ہیں میں نے کہا تم نے لکھا ہے زندہ ہیں کہتا ہے ہاں میں نے مولانا اسماعیل رحمہ اللہ کی تردید کی ہے وہ کہتے ہیں فوت ہو گئے ہیں اور میں کہتا ہوں زندہ ہیں میں نے کہا نبی ﷺ کی موت کی خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر اپنی زمین پر تھے وہاں کون دینے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کہ جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کہ آقا ﷺ فوت ہو گئے ہیں وہ کہتا ہے بھیجا تھا کس کے لیے بھیجا تھا اسی بات کی خبر دینے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں کہنے لگا فوت تو ہو گئے تھے ایک آن کی آن میں پھر زندہ ہو گئے تھے، ایک لمحہ کا لمحہ موت آئی تھی میں نے کہا اس آدمی کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچنے پر کتنا وقت لگا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے تک زندہ ہو گئے تھے آن کی آن موت آئی تھی پھر میں نے کہا یہ مسئلہ تو اس طرح ہوا جس دن ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آدمی بھیجا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ کے پاس کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ:

مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ؟ قَالَ: وَلَدِيْ وَأَهْلِيْ، قَالَتْ: فَمَا لَنَا لَا نَرِثُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. ①

اگر آپ فوت ہو جاتے تو تیرا وارث کون ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میری وارث میری اولاد، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرا باپ فوت ہو گیا میرے باپ کی وراثت مجھے دو، یہ تین دن بعد کی بات ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بن جانے کے بعد وہ لمحہ تمھارا کتنا ہے کہ آن کی آن موت آئی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تو مانتی تھی کہ میرا

① (سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ترکة رسول الله ﷺ: ٤/ ١٥٧ ح ١٦٠٨. مسند أحمد: ١/ ٢٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ فوت ہو گیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو یہ نہیں کہا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا تجھے غلطی لگی تیرا باپ فوت ہوا نہیں، یہ کہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتا نہیں تو میں نے کہا یہ مسئلہ کہاں سے نکالا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی کہے میرا باپ فوت ہو گیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی کہے کہ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے لیکن وہ آپ ہی فرما گئے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی اولاد انبیاء علیہم السلام کی وارث نہیں ہوتی۔

وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ. ①

نہ کسی کے ہم وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے جو ہم چھوڑ جائیں مال ودولت اور نبی پاک ﷺ جو چھوڑ کر گئے ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کی اولاد ان کی وارث نہیں ہوتی۔ چپ ہو گیا پھر میرے ساتھ باتیں نہیں کیں۔ سب لوگ جن کے دماغ خالی ہوتے ہیں، ان کو کسی مسئلے کی تحقیق نہیں ہوتی، ان کو جس طرح سناؤ اس طرح سن لیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں یہ ہمارے راہنما ہیں یہ غلط نہیں کہہ سکتے۔

جن اور عقیدہ توحید:

تفسیروں میں آتا ہے:

فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِنَخْلَةِ عَامِدِيْنَ إِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ.

نبی اکرم ﷺ ایک دن صبح کی نماز جنگل میں نخلہ مقام پر پڑھا رہے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ چند صحابہ کرام بھی تھے۔ وہ پیچھے کھڑے تھے اور آپ ﷺ

① (صحیح البخاری، کتاب الخمس، باب فرض الخمس:٣/ ١١٢٦ ح ٢٩٢٦. صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب حكم الفيء:٥/ ١٥١ ح ٤٦٧٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھ رہے تھے، وہاں سے جنوں کی ایک جماعت گزری تو ان کے کانوں میں قرآن کی آواز پہنچی قرآن پاک میں یہ ذکر ہے:

﴿أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ○ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾. ①

جنوں کی ایک جماعت نے آقا ﷺ کا قرآن سنا اور بڑا مزا آیا، ان کو قرآن پاک سننے کا اور توحید کا مسئلہ ان کو سمجھ آگیا اور وہ سن کر چلے گئے۔ آقا ﷺ کو اس کی خبر نہیں نہ جنوں کو علم تھا کہ یہ محمد ﷺ ہیں۔ ایمان بھی لے آئے قرآن پر اور جس پر نازل ہوا اور بتایا بھی نہیں نبی ﷺ کو اور چلے گئے۔

'رَجَعُوْا إِلَى قَوْمِهِمْ ﴿فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَداً﴾'. ②

اور جا کر اپنی قوم کو کہتے ہیں ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً......﴾ اے ہماری قوم کے لوگو ہم تو بھٹکے رہے ہم نے آج قرآن سنا ہے ایک آدمی پڑھ رہا تھا جو قرآن نے بیان کیا ہے دین حق بیان کیا ہے، یہ بات کہہ کر انھوں نے کہا کہ یہ جو ہمارے جن خطیب ہیں وعظ کرنے والے ہم کو ہدایت دینے والے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آخرت کے بارے اور خدا کے بارے جھوٹ نہیں بولتے مگر قرآن سن کر پتہ یہ چلا ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔

جن بھی مسلمان ہیں، ان میں بھی خطیب امام سب کچھ ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ انھوں نے منبر پر کھڑے ہو کر کیا جھوٹ بولنا ہے محراب میں کھڑے ہو کر جھوٹ نہیں بول سکتے مگر قرآن سن کر یہ پتہ چلا کہ جتنے یہ

---

① (الجن: ۱۔۲)

② (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الجن: ٤/ ۱۸۷۳ ح ٤٦۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات سناتے تھے وہ سب جھوٹ ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، کسی وصف میں کیونکہ خدا کے وصف جیسا کسی کا وصف نہیں یہ ہم کو کہتے تھے فلاں غیب جانتا ہے، فلاں مرانہیں یہ گورونانک کے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ وہ ایک چشتی صاحب دہلی کے ان کی ہدایت سے اور وعظ سے متاثر ہو کر اس نے توحید پرستوں کی الگ جماعت بنائی تھی پہلے وہ بھی شرک کرتے تھے ان سکھوں نے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں اس گورونانک نے یہ کہا ہے ایک ہی خدا کو پوجنا چاہیے جو خشکی تری پر چھایا ہوا ہے جو پیدا ہوا ہے، پہلے ہے ہی نہیں پیدا ہو کر پھر مر گیا اس کی قبر بن گئی اس کو کیا پوجنا سکھ بھی اس بات کو نہی مانتے کہ مرے ہوئے کو پوجو اسلام تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی زندہ کو بھی پوجنے کی اجازت نہیں دیتا زندہ کوئی اس قابل ہے کہ اس کو پوجا جائے اگر نبی اکرم ﷺ پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیتیں نازل ہوئیں۔

قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کی شرک سے برأت:

سورہ مائدہ کے اندر، ان آیتوں کے اندر یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے:

﴿ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ﴾

"اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو الٰہ بنا لو۔ حضرت عیسیٰ جواب دیں گے، اے اللہ تو پاک ہے، میں ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔"

اے عیسیٰ علیہ السلام کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ ہمیں معبود بنا لینا اور ہماری پوجا کرنا تو قرآن پاک میں آتا ہے: جناب عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے:

﴿اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾. ①

''اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا۔ کیونکہ جو کچھ میرے دل میں ہے وہ تو تو جانتا ہے لیکن جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جان سکتا۔ تو تو چھپی ہوئی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔''

اے اللہ تیرے سے میری کونسی بات چھپی ہوئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے اے اللہ تجھے بتانے کی کوئی ضرورت نہیں تجھ سے تو کوئی بات نہیں چھپی، اگر میں نے کہا ہے تو تیرے علم میں ہے اگر نہیں کہا تو بھی تجھے علم ہے۔ اس لیے ﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِىْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبَّكُمْ﴾ ②

یا اللہ میں نے تو ان کو وہی کہا جو تو نے مجھے حکم دیا کہ خدا کی عبادت کی طرف بلاؤ جو نبی علیہ السلام اپنی عبادت کی طرف بلائے میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔ کوئی نبی علیہ السلام بھی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجھے بھی شریک بنا لو یا یہ کہ خدا کی تم پوجا کرتے ہو میرے بھی کیا کرو، عیسیٰ علیہ السلام اس کا انکار کر دیں گے۔ یا اللہ میں نے کسی کو بھی نہیں کہا اے اللہ تو سب کچھ جانتا ہے: ﴿تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ﴾ تو تو میرے دل کی باتیں بھی جانتا ہے مجھے تو کسی بات کا بھی علم نہیں، میں کس طرح کہہ سکتا تھا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو شرک کرنا ہے یہ کسی نبی کی تعلیم ہے اور نہ کسی صحیح اولیاء اللہ کی تعلیم ہے جو بناوٹی جھوٹے ولی بنے ہوئے ہیں۔ لوگوں کو کہتے ہیں یہ جو تم نمازیں پڑھ رہے ہو یہ کوئی نمازیں نہیں۔ بذات خود تو بے نماز ہوتے ہیں، اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں ہماری جاہل عوام یہ

---

① (المائدة:١١٦)

② (المائدة:١١٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مان لیتے ہیں کہ ان کی تو مکہ میں ہوتی ہے۔ جاتے نہیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ تم کو کیا علم ہے ہم تو وہاں ہی ہوتے ہیں اس طرح کی عوام کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر شرک کے گڑھے میں عوام کو پھینکا جا رہا ہے۔

شرک بدترین گناہ ہے:

قرآن پاک تو اس بات کی اچھی طرح مذمت کرتا ہے کہ شرک بدترین گناہ ہے۔ اگرچہ کوئی نبی علیہ السلام ہی کیوں نہ ہو۔ آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے نبی ﷺ ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ﴾ تو میرا نبی حبیب ہے اگر تو بھی شرک کرے۔

﴿لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ ①

میں تیرے سارے عمل ضائع کر کے خسارہ میں ڈال دوں گا۔ شرک کو اللہ پسند نہیں کرتے اور نبی ﷺ کہہ ہی نہیں سکتے وہ نبی کیا ہے جو شرک روکنے آیا ہے وہ یہ کہے کہ میں نے نہیں مرنا۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ②

کوئی ایسی جان دار چیز نہیں جس کو موت نہ آئے سوائے اللہ کی ذات کے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں حدیث رقم کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: 'کَانَ اللّٰهُ' سب سے پہلے اللہ کی ذات پاک تھی 'هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ' الخ وہی تھا اور وہی رہے گا جب کچھ نہ ہوگا وہ ظاہر اور وہی باطن میں رہے گا اللہ کے سوا کون ہو سکتا ہے جس کو موت نہ آئے اگر موت آئی ہے تو زندہ کیسے ہو گئے شیعہ اور سنی کا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ سنی کہتے ہیں انبیاء علیہم السلام کی اولاد وارث نہیں ہوتے

① (الزمر:٦٥)

② (آل عمران:١٨٥)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ مانتے ہیں کہ نبی فوت ہو گئے ہیں اولاد وارث نہیں ہوتی ہے تو قرآن مجید فرماتا ہے ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ......﴾. ①

اس بات پر جھگڑا کس بات کا سنی کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی اولاد وارث نہیں ہوتی اور شیعہ کہتے ہیں ہوتی ہے کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہم نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ ہماری اولاد وارث ہوتی ہے تو شیعہ کہتے ہیں یہ فوت ہوئے ہیں جس طرح دوسرے فوت ہوتے ہیں اور جب دوسرے فوت ہوتے ہیں تو ان کی وارث اولاد ہوتی ہے ، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو بھی وارث بناؤ یہی تو جھگڑا ہے کہ دوسرے مسئلوں میں جا کر مان بھی لیتے ہیں کہ فوت ہو گئے ہیں اور آگے پیچھے کہتے ہیں کہ فوت نہیں ہوئے ، عنایت اللہ شاہ بخاری گجرات والے جب وہ تندرست تھے جوان تھے، انھوں نے بہت زیادہ تبلیغ کی ہے ، انھوں نے بھی دیوبندی ہونے کے باوجود یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے مدینہ میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ہیں تو کیا پتہ چلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہوئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہوں وہ بھی فوت ہوتے ہیں ، اولیاء اللہ کو بھی موت آتی ہے اور اللہ کے نبیوں کو بھی موت آتی ہے وہ کون ہے جو فوت نہیں ہوا ، ایک دفعہ مولانا نور حسین گرجاکھی ان کا مناظرہ ہوا ملا ملتانی کے ساتھ، وہ بڑا مناظر تھا بریلویوں کا ، گجرات شہر میں مناظرہ ہوا تو بریلوی مولوی نے اٹھ کر کہا کہ دیکھو لوگو اہل حدیث کہتے ہیں ہم قرآن وحدیث مانتے ہیں کوئی نہیں مانتے بڑے جھوٹے بڑے بے ایمان یہ قرآن وحدیث نہیں مانتے میں کیوں کہتا ہوں نہیں مانتے اس لیے کہ قرآن میں آتا ہے 'اِنَّ اَوْلِیَآءَ

---

① (النساء:۱۱)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ' اللہ کے ولی مرتے نہیں یہ کہتے ہیں مر گئے ہیں۔ یہ ولیوں کو کہتے ہیں مر گئے اور نبیوں کو کہتے ہیں مگر گئے وہ اپنی ٹرن پوری کر کے بیٹھا اور مولانا نور حسین گرجاگھی کھڑے ہوئے انھوں نے کہا بھائی لوگو میں نے سنا ہے کہ گجرات ضلع کے اندر قرآن پاک کے حافظ بہت زیادہ ہیں تم میں کتنے حافظ؟ سینکڑوں لوگوں نے ہاتھ اٹھائے کہ ہم حافظ ہیں مولانا نور حسین گرجاگھی نے پوچھا یہ جو آیت تمھارے مولوی صاحب نے پڑھی ہے کہ اللہ کے ولی مرتے نہیں یہ کونسے پارہ میں آئی ہے وہ جتنے حافظ تھے وہ سب بریلوی تھے کوئی ایک آدھا اہلحدیث ہوگا وہ سب کہنے لگے قرآن پاک میں نہیں آئی یہ تو جھوٹی آیت بنا کر مسئلے تیار کرتے ہیں اور پھر قرآن کی آیتیں 'إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ' اللہ کے ولی نہیں مرتے تو پھر ان کی قبریں ایسے ہی بن جاتی ہیں نہیں موت صرف اللہ کو نہیں آتی اللہ تو اپنے نبی محمد ﷺ کو فرماتے ہیں اے محمد ﷺ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ ① یہ جو تمھارے مخالف ہیں ان کو بھی موت آنی ہے اور تم کو بھی موت آنی ہے موت سے کوئی نہیں بچ سکتا، غلط کہتا ہے جو آدمی فوت نہیں ہوا اس کو موت نہیں آئی ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس کی لمبی عمر ہو جیسا کہ جناب نوح علیہ السلام کی عمر ہزار سال سے بھی زیادہ تھی لیکن آخر موت ہی تھی عذاب میں جو طوفان آیا تھا۔ نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی بچے رہے تھے۔ دوسرے سب ہلاک ہو گئے تو جو بچے تھے کیا وہ مرے نہیں وہ بھی اپنی زندگی کے دن پورے کر کے فوت ہو گئے تھے۔

موت کا پیغام موسیٰ علیہ السلام کے نام:

نبی ﷺ نے حدیث میں فرمایا ہے:

① (الزمر: ۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ'.

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عزرائیل علیہ السلام آئے! نبیوں کا یہ مقام اللہ نے رکھا ہے کہ جس وقت کوئی فرشتہ جان نکالنے کے لیے آئے تو ان کو بتاتا ہے کہ میں اللہ کا فرشتہ ہوں میں جان نکالنے کے لیے آیا ہوں تم موت چاہتے ہو کہ نہیں تو کوئی اللہ کا نبی یہ نہیں کہتا کہ میں موت نہیں چاہتا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو پوچھا ان سے کہا میں تیری جان لینے آیا ہوں۔ اس کو ایک تھپڑا مارا وہ انسانی شکل میں آیا تو جناب موسیٰ علیہ السلام کا مکہ مشہور ہے نا کہ جس کو مارا وہ مرگیا اس کو تھپڑ مارا اس کی آنکھ نکل گئی اس وقت وہ فرشتہ کی شکل بن کر واپس چلا گیا اللہ تعالیٰ کے پاس اور کہتا ہے یا اللہ تیرا بندہ موت کو چاہتا ہی نہیں میں نے کہا میں تیری جان لینے آیا اس نے تھپڑ مار کر میری آنکھ نکال دی ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی:

'وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ'. ①

اور کہا جاؤ اس کو کہو کہ کسی بیل کی کمر پر ہاتھ رکھے جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنی عمر اللہ تعالیٰ زیادہ کر دے گا بڑی لمبی عمر بیل کی کمر پر ہاتھ رکھنے سے ہزاروں کی تعداد میں بال نیچے آتے ہیں پھر آئے اور آ کے کہتے ہیں

① (سنن النسائی، کتاب الجنائز: ۴/ ۱۱۸ ح ۲۰۸۹. صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مناقب موسیٰ: ۴/ ۱۸۴۲ ح ۲۳۷۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے اللہ نے بھیجا ہے میری آنکھ بھی درست کر دی اور کہا اگر موسیٰ علیہ السلام موت نہیں چاہتا تو بیل کی کمر پر ہاتھ رکھے تو جتنے بال نیچے آئیں گے اتنی مہلت اور مل جائے گی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں پھر موت، انھوں نے کہا اگر پھر بھی موت ہے تو پھر ابھی جان نکال لے، یہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی مرضی لمبی ہو موت سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا کوئی یہ دھوکہ نہ دے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ۲ ہزار سال کے قریب ہو گئے تم کہتے ہو ابھی بھی وہ زندہ ہیں ہم نہیں کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مرنا نہیں ابھی ان کو موت نہیں آئی لمبی عمر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موت آئے گی:

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب اتریں گے اور مسلمانوں کی جماعت کے دیکھتے ہی دیکھتے اتریں گے اس طرح نہیں کہ راتوں رات آگئے اور صبح کو اٹھ کر کہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور رات کو آگیا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اس کا لیڈر محمد مہدی علیہ السلام ہو گا وہ کفار کے ساتھ جنگ لڑ رہے ہوں گے جنگ ختم ہو گئی ہو گی تو مہدی عصر کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے لوگوں نے وضو کر لیا ہوگا:

'إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ'. ①

ان کے دیکھتے ہی آسمان سے دو فرشتوں پر دائیں بائیں ہاتھ رکھے ان کے

① (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى: ۲/۱۳۵۶ ح ٤٠٧٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے آسمان سے اتریں گے کوئی کسی کو شبہ نہ رہے کہ کب آیا خود ہی اترا ہے ان کے پروں پر ہاتھ کر وہ اس جگہ پر لاکر کھڑا کر دیے جائیں گے فرشتے واپس چلے جائیں گے تو پتہ چلے گا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں تو مہدی کہیں گے نماز کا وقت ہو گیا، صفیں بن گئی ہیں وضو لوگوں نے کیا ہے آگے آ کر جماعت کروائیں تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے:

'فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ'. ①

مجھے حکم دیا گیا کہ محمد ﷺ کی امت کے پیچھے نمازیں پڑھنی ہیں میں نے نہیں امامت کروانی بلکہ تم نے امامت کروانی ہے تو پھر مہدی جماعت کروائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے پڑھیں گے پھر یہاں پر وہ تبلیغ کریں گے عیسائیوں کے عقائد کو باطل قرار دیں گے کہ انھوں نے جو میرے متعلق اعتقاد بنائے تھے سب غلط ہیں۔ ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾② اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد جو تبلیغ شروع ہو گی تو پھر یہودی بھی ایمان لے آئیں گے عیسائی بھی ایمان لے آئیں گے سب موحد ہو جائیں گے ایسی صورت میں عیسیٰ علیہ السلام کی عمر لمبی ہی ہے ہم بھی لمبی مانتے ہیں اور یہ نہیں مانتے کہ موت ہی نہیں آنی، موت تو آنی ہی آنی ہے۔

شرک لعنت ہے:

اللہ تعالیٰ سے شرک کا جو مسئلہ ہے وہ بہت بڑی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں شرک بے شک کتنا برا ہے ہم شرک کی وجہ سے کسی امت کو ہلاک نہیں کرتے شرک کی سزا قیامت کے دن ملے گی اس کا عذاب سیدھا دوزخ ہے یہ سزا بعد موت کے ملے گی دنیا کے اوپر اللہ تعالیٰ کے عذاب کسی قوم پر اس

① (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال :٢/ ١٣٥٩ ح ٤٠٧٧)

② (النساء:١٥٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کی وجہ سے نہیں آتے کہ یہ قوم شرک کرتی ہے اگر اس ملک کے لوگ شرک تو کرتے ہیں لیکن کسی کا حق نہیں کھاتے، کسی پر ظلم نہیں کرتے، ان کی عدالتوں میں انصاف ملتا ہے وہ کسی پر زیادتی نہیں کرتے، چوری ختم کرتے ہیں، ڈاکے ختم کرتے ہیں، زنا ختم کرتے ہیں ایسی حالت میں وہ جب چوریاں ڈاکے ترک کر دیں چوری ڈاکے زنا اور دیگر برائیوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے جس طرح فرمایا قوم لوط پر عذاب آیا ان کی لواطت کرنے کی وجہ سے، شرک کی وجہ سے نہیں آیا، شرک کی سزا ابدی اللہ نے دوزخ رکھی ہے لیکن اگر وہ دنیا پر امن قائم نہیں کرتے انصاف نہیں کرتے کسی پر ظلم کرتے ہیں اللہ پھر ان لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں جو حق تلفی اور بے حیائی کرتے ہیں اور عذاب پر لکھا نہیں ہوتا کہ یہ تمھارے ان گناہوں کی سزا ہے اللہ کا عذاب کئی شکلوں میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾. ①

”کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمھیں گروہوں میں کر دے اور تم ایک دوسرے کو عذاب چکھاؤ گے۔“

اللہ تعالیٰ آسمان سے بھی عذاب نازل کر دیتا ہے کسی طرح بارش زیادہ برسا دیتا ہے جو عذاب نوح علیہ السلام کے زمانہ میں آیا وہ یہی تھا پانی کا عذاب! یہ بھی عذاب ہے رحمت اتنی دیر ہے جب تک نقصان نہ کرے جس وقت وہ نقصان دے پھر وہ رحمت نہیں بلکہ زحمت ہے عذاب ہے۔

چرچل انگلینڈ کا بادشاہ تھا اس کے زمانہ میں ہٹلر کی جنگ ہوئی تھی برطانیہ کے

① (الأنعام:٦٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس جنگ کے اندر بڑی تباہی جرمن فوج نے مچائی تھی کسی نے آ کر چرچل سے پوچھا کہ کیا ہمارا ملک بچ جائے گا اب اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ ہمارے ملک میں مظلوموں کو انصاف ملتا ہے انھوں نے کہا ملتا ہے۔ ہماری عدالتیں فیصلے حق پر کرتی ہیں وہ کہنے لگا ہاں تو پھر وہ کہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ برطانیہ کو تباہ نہیں کرے گا کافر بھی یہ بات سمجھنے لگ گئے کہ جس ملک میں انصاف ہو، اللہ اس کو بہت مہلت دیتا ہے میں نے ایک کتاب میں پڑھا جو جنگ ہوئی ہندوستان پر انگریز فوج نے قبضہ کیا اس کے متعلق لکھا تھا کہ برطانیہ کے سپاہی ہزاروں میل دور جا کر اپنے ملک کی عزت، اپنے ملک کی عظمت، اپنے ملک کی ترقی کے لیے جان قربان کرتے تھے، یہاں قبرستان قیلیاں والے بنا ہوا ہے جہاں تمام عیسائی جنرل اور بڑے بڑے افسران کی قبریں بنی ہوئی ہیں۔ اور جو مصر کی طرف لڑائی ہوئی تھی ان کا ایک سالار تھا منٹگمری نے برطانیہ کی جنگ میں بڑی توسیع دی تھی اور بہت سی جنگیں لڑی تھیں اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اتنا بڑا جرنیل کہ جرمن کی جو بمباری تھی اس کی وجہ سے اس کا گھر بھی تباہ ہو گیا جس وقت جنگ ختم ہوئی واپسی برطانیہ گیا تو اس نے اس وقت کے بادشاہ کو درخواست دی کہ میرا مکان گر گیا اس بمباری کے اندر میرے پاس اتنے وسائل نہیں کہ میں اس کو بنا سکوں اس لیے مجھے حکومت مکان بنا کر دے یا قرض دے تو اس وقت کے بادشاہ نے کہا جو تو نے جنگیں لڑی ہیں وہ تو اپنا فرض ادا کیا ہے اس لیے اگر وسائل ہیں تو خود ہی بنا لو جن ملکوں میں یہ انصاف ہو وہاں کے لوگ باعزت ہوتے ہیں، وہاں یہ بھی لکھا تھا دو فوجی جرنیلوں نے ایسی ظلم وزیادتی کی اس کی شکایت وائے سرائے کو کی گئی اس نے برطانیہ کو لکھا انھوں نے کہا دونوں کو یہاں بھیج دو، وہاں گئے انھوں نے رشوت لی اور بھی زیادتی کی تو وہاں بلا کر جیل میں دے دیا اور مقدمہ درج کر دیا اور یہ لکھا تھا کہ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرنیل نے خودکشی کر لی وہ سمجھتا تھا انھوں نے مجھے ویسے بھی مار دینا ہے دوسرے کو عدالت نے سزا دی تھی اس لیے ان کو اللہ تعالیٰ نے اتنی لمبی بادشاہی دی کہ ان کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا، چار کروڑ اس کی آبادی تھی اور غالب بڑے بڑے ملکوں پر آ گیا اور جس ملک کے غریب انصاف کے لیے ترس جائیں ان کی آہیں نکلیں تو اس ملک نے کیا ترقی کرنی ہے جس آدمی کا بچہ قتل ہو اور اس کو انصاف نہ ملے تو وہ کیا کہے گا ایسی حکومت کو اللہ تباہ کرے اور جن کا گھر ڈاکو لوٹ کر لے جائیں تو اس نے آہیں ہی دینی ہیں پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت کو دیکھو کس قدر حالات خراب ہیں لیکن وہ پھر بھی اعلان کر رہے ہیں یا ہم رہیں گے یا بُرے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حکومت ابھی بدل تا کہ ملک کی تقدیر بدل جائے اللہ تعالیٰ پاکستان کو بچائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصول جنت کی دو چیزیں

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ ①

”البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور ہم ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق ہی مکلّف بناتے ہیں، تو یہی لوگ اہل جنت ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے۔ ان اہل جنت کے دلوں میں اگر ایک دوسرے کے خلاف کچھ کدورت ہوگی تو ہم اسے نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف تو اللہ ہی کے لیے ہے جس

① (الأعراف:٤٢۔٤٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ہمیں یہ (جنت کی) راہ دکھائی اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پاسکتے تھے۔ ہمارے پروردگار کے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے اس وقت انہیں ندا آئے گی تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان (نیک) اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ اور اہل جنت دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے جو ہم سے ہمارے پروردگار نے کیے تھے کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کیے تھے تم نے بھی انہیں سچا پایا؟ وہ جواب دیں گے ہاں (ہم نے بھی سچا پایا پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

تمہیدی کلمات:

پہلے جو آیات گزری ہیں ان میں دوزخ کے اندر جو حالات پیش آئیں گے اور جس قسم کے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ہے۔ اب اس مقام پر ان لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو جنت میں داخل ہوں گے ان کی دو صفات قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے۔ ﴿وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ اور عمل بھی وہ اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق کرتے تھے۔ یہ دو خوبیاں ان لوگوں کی ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔

پہلی خوبی یہ ہے کہ ایمان ہو اللہ پر، اللہ کے رسولوں پر، اللہ کی کتابوں پر، جنت و دوزخ پر اور فرشتوں پر یہ جو ایمان ہے یہ بنیاد ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ جس شخص کا صحیح ایمان اور رسول پر ہو اور وہ پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے جو ارشادات ہیں ان پر عمل بھی کرتا ہے یہ منطقی نتیجہ ہے ایمان، جس کا ایمان انسان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال پر آمادہ نہ کر سکے وہ ایمان اللہ کے نزدیک معتبر نہیں ہے وہ منافقت ہے اگر نفاق نہیں تو رسمی ایمان ہے، حقیقی ایمان نہیں، حقیقی ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس اللہ اور رسول پر ایمان لایا ہے، اس اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور ہدایات پر بھی عمل کرے، یہ ضد ہے اس بات کی کہ عمل کرے نہ تو ایمان کا دعویٰ کرے ایسا نہیں ہو سکتا کہ عمل نہ ہو اور ایمان ہو اور ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ عمل تو اللہ اور رسول کے احکامات کے مطابق ہوں لیکن ایمان نہ ہو۔

ایمان اور عمل صالح میں تلازم:

ایمان اور عمل صالح لازم و ملزوم ہیں نہ ایمان بغیر عمل صالح کے پایا جاتا ہے اور نہ ہی عمل صالح بغیر ایمان کے پائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کا آپس میں تلازم ہے۔ اس قسم کا جو ایمان ہے جو انسان کو نہ نمازی بنا سکے نہ یہ ایمان انسان کو سچ بولنے پر آمادہ کرے نہ یہ ایمان اس کو خیانتوں سے بچا سکے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

'لَا إِيْمَانَ لِمَن لَّا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَن لَّا عَهْدَ لَهُ'. ①

اس شخص کا نہ تو کوئی ایمان ہے اور نہ اس کا کوئی دین ہے جو شخص امانتوں میں خیانت کرے نہ اس شخص کا کوئی دین ہے جو وعدہ خلافی کرتا پھرے۔ لَا دِينَ لِمَن لَّا عَهْدَ لَهُ' یہ چیزیں ایمان کے تقاضے ہیں کہ انسان ایفائے عہد کرے انسان سچ بولے، اللہ احکم الحاکمین کی عبادت کرے، اس ایمان کا تو قطعا کوئی اعتبار ہی نہیں، کوئی اس کی وقعت نہیں جو انسان کو اللہ کا عابد بھی نہ بنا سکے یہ سرے سے عبادت ہی نہ کرے ایماندار آدمی تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نماز نہیں پڑھ سکتا تو

①(سنن البیهقی الکبری ، کتاب الودیعة، باب ما جاء فی ترغیب أداء الأمانات: ٦/ ٢٨٨/ رقم١٢٤٦٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ایمان میری زندگی کا کیا فائدہ ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس وقت زخمی ہوئے حملہ آور نے سخت زخمی کردیا، بار بار غشی آتی تھی۔ہر غشی کے بعد جس وقت ہوش آتی تھی پوچھتے تھے کیا میں نے نماز پڑھ لی ہے اور کوئی فکر نہیں تھی جس وقت بھی ہوش آئی یہی پوچھا کیا میں نے نماز پڑھی ہے؟ پھر لوگ کہتے ہیں کہ ابھی آپ نے نماز نہیں پڑھی، آپ بے ہوش ہو گئے تھے پھر کوشش کر تے نماز کی پھر بے ہوش ہو جاتے پھر ہوش میں آتے پھر پوچھتے۔ پھر نماز کی کوشش کرتے پھر بے ہوش ہوجاتے پھر تیسری بار جب ہوش آئی اور پوچھا کیا میں نے نماز پڑھی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں تم بے ہوش ہو جاتے ہو نماز نہیں ادا کر سکے۔ کہنے لگے:

'لَاحَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ'. ①

''اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز چھوڑ دی۔''

نماز ایمان کا تقاضا ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

'مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ'. ②

جو نماز کا تارک ہے بلا عذر نماز نہیں پڑھتا، عذر ہے بے ہوش ہو جانا، عذر ہے بھول جانا، فرمایا جس شخص نے نماز نہیں پڑھی وہ کافر ہو گیا ہے یعنی ایمان نہیں ہے دو شرطیں قرآن مجید نے ذکر کی ہیں:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾.

جنتی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایمان قبول کیا اور اعمال صالحہ کیے۔

---

① (سنن الكبرى، كتاب صلاة الاستسقاء، باب ما جاء في تكفير من ترك الصلاة عمدا من غير عذر: ۳/ ۳۶۶، رقم ۶۲۹۱)

② (تفسير الكشاف: ۱/ ۳۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالح اعمال کی پہچان:

عمل صالح کی کیا تعریف ہے؟ عمل صالح کی یہ تعریف ہے کہ جس بات کو اللہ اور رسول ﷺ حق کہیں وہ عمل صالح ہے جس بات سے اللہ اور رسول ﷺ روکیں وہ عمل بد ہے۔ چوری، جھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی، چغلی، غیبت یہ سب بد عمل ہیں بد اعمالیاں ہیں، نیک اعمال وہ ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہیں۔

اور یہ ایمان کا نتیجہ ہے، عمل صالح جس طرح درخت کے ساتھ پھل لگتا ہے، جس درخت کے ساتھ پھل نہیں لگتا سمجھو کہ یہ درخت اس چیز کا متحمل نہیں ہے، یہ درخت بیمار ہے۔ یا ناقص ہے پھل ہی تو بتاتا ہے کہ یہ درخت کس چیز کا ہے عمل صالح ایمان کا پھل ہے لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ایمان اور عمل صالح ہم نے ایسے ہی رکھے ہیں جس کے بارے میں کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ جن ایمان واعمال کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے وہ تو طاقت سے باہر ہے، فرمایا:

﴿لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾.①

ہم نے وہ حکم دیا نہیں جو انسان ادا نہ کر سکے یعنی جو اس سے پورے نہ ہوں اوراگر وہی احکام دیے ہیں تو پھر ناکارہ ہے، ہڈ حرام ہے، نکما ہے یہ انسان، کیا عذر ہے اس کے پاس، کیا اس کو اللہ نے اتنی طاقت نہیں دی کہ ان اعمال کو کر سکے اللہ تعالیٰ نے تکلیف تو دی ہی نہیں، نہ ایمان کی اور نا ہی عمل صالح کی کہ نہ اس طرح کا ایمان لا سکے اور نہ اس طرح کے عمل صالح کر سکیں، اس کی طاقت اور استطاعت سے باہر ہو گیا۔ ﴿لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ فرمایا ہم نے اس

① (الأنعام:١٥٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ہی نہیں رکھا۔ انسان بیمار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر طاقت نہیں تو حکم بدل دیتے ہیں۔ اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے۔ ہاتھ کے اشارے سے پڑھتا رہے۔ آنکھ کے اشارے سے پڑھ لے۔ اگر آنکھ کے اشارے سے بھی نہیں پڑھ سکتا، بے ہوش ہو جاتا ہے غشی آجاتی ہے۔ فرمایا بے ہوشی میں بھی جو وقت گزرا ہے اس کی پوچھ گچھ ہی نہیں، اس کی بازپرس ہی نہیں ہوگی۔ بازپرس ان اعمال کی ہوگی جو ہوش میں عقل اور فہم کی موجودگی میں انسان عمل نہ کرے۔ اللہ احکم الحاکمین نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا جس پر عمل نہیں ہوسکتا جو کہتے ہیں دین پر عمل نہیں ہوسکتا وہ بدعمل ہیں، بے ایمان ہیں، اور اگر دنیا میں کسی نے دین پر عمل کر کے بتایا نہ ہوتا تو لوگ کہتے کہ دین پر کہاں عمل ہوسکتا ہے، کون کرسکتا ہے؟ کوئی ہے قرآن اور حدیث پر عمل کرنے والا۔

یہی پکے مومن ہیں:

جس وقت لاکھوں کی تعداد میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عمل کر کے دکھایا پھر اللہ نے ان کے ایمان کی گواہی دی فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾. ①

جو اللہ کے رسول علیہ السلام پر ان کی زندگی میں ایمان لائے تھے، صحابی بنے یہی سچے مومن ہیں لوگوں نے ایمان قبول کر کے بتایا ہے آج اگر انسان کہے کہ ایمان پر عمل صالح پر مجھے پورا نہیں اترا جاتا۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں ایمان ہی نہیں ہے وہ جذبات ہی نہیں، وہ اللہ کا خوف ہی نہیں رکھتا، اس میں سارا نتیجہ نکلتا ہے اس بات کا کہ اللہ پر اعتماد، آخرت پر یقین کمزور ہو چکا ہے۔ انسان سمجھتا ہے آخرت پتہ نہیں کیا ہونا ہے وہاں پر، وہاں تو پتہ نہیں۔ یہاں تو

① الأنفال: ٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیش کر لیں یہ جہاں مٹھا اگلا کس دٹھا۔ جو آدمی رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے باوجود آخرت کی بات نہیں مانتا تو کہتا ہے کہ اگلا جہاں کس نے دیکھا ہے جو اللہ قرآن میں بتائے تو یہ پھر بھی نہ مانے کہ اگلے جہاں میں کیا ہوگا جس نے اللہ کو سچا نہیں مانا اس کے رسول کو سچا نہیں مانا، اس کا ایمان کس طرح معتبر ہو سکتا ہے؟ اس کا ایمان کسی کام کا نہیں، انسان کو پوری طرح قرآن اور سنت کو سننے کے بعد یقین ہونا چاہیے نہ اللہ سے زیادہ کوئی سچی خبر دینے والا ہے نہ رسول علیہ السلام سے بڑھ کو کوئی سچی خبر بتانے والا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ پچھلے انبیاء کے واقعات بیان کر کے اور جنت دوزخ کے واقعات بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾. ①

اللہ سے بڑھ کو سچی باتیں بتانے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ پچھلی قوموں کے بھی جو واقعات بیان کیے سچ سچ بیان کیے ہیں۔ جس نے آخرت کے واقعات بیان کیے ہیں وہ بھی حق بیان کیے ہیں۔ ان میں شکوک وشبہات میں جو مبتلا ہوتا ہے پتہ نہیں قبر کا عذاب ہونا ہے کہ نہیں۔ پھر اللہ کے رسول علیہ السلام نے ہی معاذ اللہ غلط بیان فرمایا ہے حالانکہ ساری دنیا اگر دیکھ کے آئے قبر کے عذاب کو تو وہ آ کے بتائیں کہ واقعی قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ پر ایمان ایسا ہو:

مردے اٹھ کے بول کے کہہ دیں ان کی بات اتنی قابل اعتبار نہیں جتنی محمد رسول اللہ ﷺ کی بات قابل اعتبار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے باوجود بھی یقین نہیں آیا جن کافروں کے درمیان کھڑا ہو کے کہا تھا کہ میں چالیس سال کی عمر تم میں گزاری ہے۔ اس چالیس سال کے عرصے میں کوئی چھوٹا جھوٹ یا بڑا

① النساء: ۱۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ ، کسی قسم کی غلط بیانی ،کوئی فریب کاری،کوئی تمھارے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہو تو بتاؤ ساری دنیا نے اس وقت کہا تھا:

'مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا' ①

اے محمد ﷺ کبھی آپ کو غلط بیانی کرتے نہیں دیکھا ہر معاملے میں سچا نبی پایا ہے اگر اس رسول ﷺ کے کہے پر بھی ہمیں یقین نہیں آتا پھر تو ایمان ہی نہیں، فرمایا یہ ایمان ہو، تصدیق ہو پھر یہ بہانے وغیرہ نہیں کہ اگلے جہاں کا کوئی پتہ ہیں یا یہ بہانہ کہ اللہ نے حکم ایسے دیے ہیں جو انتہائی مشکل ہیں۔ ایک آدمی نبی علیہ السلام کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا تباہ ہو گیا، میں بے ایمان ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا کہ اللہ کے رسول ﷺ میں دشمنوں کے علاقے سے گزر کر آپ سے ملنے آرہا تھا راستے میں دشمنوں نے مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ تو محمد ﷺ کا ساتھی ہے میں نے سوچا اگر میں یہ کہا کہ میں ساتھی ہوں تو انھوں نے مجھے قتل کر دینا ہے میں نے کہا کہ میں محمد ﷺ کا ساتھی نہیں ہوں، انھوں نے کہا پھر تو یہ کہہ کہ میں محمد ﷺ کو نبی نہیں مانتا۔ یارسول اللہ مجھے تو خطرہ تھا کہ مجھے یہ ماردیں گے میں نے کہہ دیا کہ میں ان کو نبی نہیں مانتا میرا ایمان سالم رہا ہے یا نہیں رہا؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس وقت ان کے خوف اور خطرے سے تم کہہ رہے تھے میں ان پر ایمان نہیں لاتا ہوں اس وقت دل میں تھا کہنے لگا دل میں تو تھا میں تو اوپر اوپر سے کہتا تھا۔ قرآن کی آیات نازل ہوگئیں:

﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ ②

① صحیح البخاری، کتاب التفسیر: ٤٧٧٠
② النحل:١٠٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص منہ سے جان بچانے کی غرض سے کوئی ایسا کلمہ کہے ﴿وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ﴾ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہوتا ہے اسے اللہ نہیں پکڑے گا۔ اللہ طاقت سے زیادہ بوجھ ہی نہیں ڈالتے، جہاں انسان کسی ایسی مصیبت میں پھنس جاتا ہے، گناہ ہو جاتا ہے، کسی کافر کو پتہ تو نہیں اور نہ ہی کسی اور کو پتہ ہوتا ہے دل میں ایمان ہو کہ اللہ اور رسول سچے ہیں جان بچانے کے لیے کہہ دیتا ہے کوئی ایسا کلمہ اللہ اس کو معاف کر دے گا۔ کوئی اس کی گرفت نہیں کرے گا۔

طاقت سے زیادہ ہم بوجھ نہیں ڈالتے:

اللہ فرماتے ہیں ہم نے اتنا بوجھ انسان پر ڈالا ہی نہیں جو انسان کی طاقت سے باہر ہو بیوی اتنا انسان سے خرچ نہیں مانگ سکتی جو انسان کی طاقت سے باہر ہو۔ اسی آیت سے مفسرین نے یہ مسئلہ نکالا ہے ایسا خرچہ جو مرد کی طاقت کے مطابق نہ ہو وہ اس کے ذمہ نہیں ہے اگر دال روٹی کی طاقت ہے تو مرد دال روٹی دینے کا مکلّف ہے دوسرا کا نہیں۔ اگر سادے کپڑے دینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ مکلّف ہے دوسرے کپڑوں کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾.

ہم کسی پر ایسا بوجھ ڈالتے ہی نہیں، اب مرد کی طاقت تو ہے نہیں، بیوی کہتی ہے مجھے نوکر رکھ دو، مجھ سے کام نہیں ہوتا، وہ اب قرض لیتا پھرے لوگوں کے طعنے اور ڈانٹ ڈپٹ سنتا پھرے اس کو نوکر لے کر دینے کے لیے لوگوں سے مانگ مانگ کر لائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ تکلیف ہی اس پر نہیں ڈالی۔ جتنی طاقت ہے خود بھی وہ کھائے اور بیوی کو بھی اتنا ہی کھلائے اسی قسم کا کپڑا، اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم کی سہولتیں اولاد کے لیے بھی اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ہندہ نے آکر کہا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو علم ہے کہ ابوسفیان مالدار آدمی ہے لیکن (رَجُلٌ شَحِيحٌ) بخیل ہے وہ تو ہمیں اپنی طاقت کے مطابق خرچ بھی پورا نہیں دیتا، طاقت سے کم خرچ دینا یہ گناہ ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ اچھا بھلا کھاتا پیتا ہے، مالدار آدمی ہے، خرچ نہیں ہمارے اوپر کرتا، نہ مجھے پورا خرچ دیتا ہے اور نہ ہی بچوں کو تو آپ نے کہا ہے چوری نہیں کرنی تو میں تو اس کے مال سے چوری چوری خود بھی کھاتی ہوں اور بچوں کو بھی کھلاتی ہوں خود تو اتنا خرچ ہی نہیں دیتا۔ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے علم ہے بخیل آدمی سے اپنی ضرورت کے مطابق اگر تو نکال لے تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ اس کے مال سے بیوی کا کھانا طاقت کے مطابق اس پر فرض ہے یہ اس کا حق ہے اگر آدمی نہیں دیتا تو وہ اس کی لاعلمی میں لے لیتی ہے تو وہ چوری نہیں۔ ① اللہ احکم الحاکمین نے کسی انسان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا اس پر جتنی طاقت ہے اتنا کرے۔

یہ جنتی ہیں:

﴿أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ﴾.

فرمایا یہی لوگ ہیں ایمان اور عمل صالح والے، اللہ کے حکموں پر چلنے والے، یہ جنت والے ہیں ﴿هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے جو ایک دفعہ جنت میں داخل ہو گیا پھر اس سے محروم نہیں ہو گا ہمیشہ کی عیش والی زندگی ہو گی وہاں۔

فرمایا اس ہمیشہ کی زندگی کو بھلا کہ اس عارضی زندگی کے واسطے اسے نہ بھلا

① صحيح مسلم، كتاب الأقضية: ١٧١٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ چند روزہ زندگی کو سنوار لیا اور اگلی ساری برباد ہوگئی وہ ہمیشہ کی زندگی ہے یہ ایک بہت بڑا اللہ کا انعام ہے کہ جو نعمت ملے پھر وہ چھینی نہ جائے جو نعمت مل کے چھن جانے کا خطرہ ہو اس میں کوئی مزہ نہیں، دنیا میں جو بھی ہے خطرہ ہے کہیں چھن نہ جائے جنت میں کوئی نعمت چھن جانے کا خطرہ ہے ہی نہیں۔

جنت میں یہ بھی خطرات نہیں کہ بیمار ہو جاؤں گا، بوڑھا ہو جاؤں گا، مر جاؤں گا، یہ نعمتیں چھن جائیں گی کوئی چور لے جائے گا، قطعاً کوئی خطرہ نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چیزیں ہوں گی یہ ساری۔ اللہ فرماتے ہیں آخرت چھوڑ کے دنیا کو ترجیح نہ دو، اصل زندگی وہ ہے ان کے مطابق عمل کرو اللہ آخرت سنوار دے گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفرانِ نعمت

﴿فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾①

''تو انھوں نے کہا اے ہمارے رب ہمارے سفروں کے درمیان دوری پیدا کر دے، اور انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں بنا دیا اور انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، ہر طرح ٹکڑے ٹکڑے کرنا، بلا شبہ اس میں ہر بہت صبر کرنے والے، بہت شکر کرنے والے کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

سب نبیوں سے آخری نبی اور سب شریعتوں سے آخری شریعت اس میں اتنی بڑی بڑی امتیں گزری ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ نے تاریخ بیان فرمائی ہے، اس لیے آخر الزمان نبی کی امت تمام انبیاء کی امتوں کی تاریخ سے فائدہ اٹھائے اور نصیحت حاصل کرے، عبرت پکڑے، اللہ کی مہربانیوں کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لیکن سارے طریقے بیان کرنے کے باوجود عبرت پکڑنا خوش قسمت لوگوں کا کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ تم عشاء کا کھانا کھاتے ہو تمھارے ہاتھ کو سالگن لگنے کے بعد چکناہٹ اس کو لگ جاتی ہے منہ میں نوالہ ڈالنے سے ہونٹوں کو چکناہٹ لگ جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کھانے

① (سبا:١٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہاتھ بھی دھولیا کرو تا کہ چکناہٹ ہاتھوں سے صاف ہو جائے کلی کرلیا کرو، لب دھولیا کرو، ہونٹ صاف کرلیا کرو، آپ نے یہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جو آدمی اس نصیحت پر عمل نہیں کرتا بغیر ہاتھ دھونے کے بغیر منہ صاف کرنے کے سو جاتا ہے کیڑے مکوڑے موذی چیزیں یہ چکناہٹ پر بہت زیادہ آتے ہیں آپ نے فرمایا اس نصیحت کے بعد جس نے منہ اور ہاتھ صاف نہیں کیے رات کو کوئی موذی جانور اس کے ہاتھوں یا لبوں پر آ کر چکناہٹ کی وجہ سے ڈس گیا ہے تو اللہ اور رسول علیہ السلام نے نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔

'فَلَا یَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ'. ①

وہ پھر اپنے آپ کو ہی ملامت کرے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے ہدایت دینے میں کوئی کمی نہیں کی۔

ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے:

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم پہلی امتوں کے قصے تم پر کیوں بیان کرتے ہیں، اس لیے کہ جو غلطیاں انھوں نے کی ہیں اور جن کی وجہ سے ان پر عذاب آئے ہیں تم ان کے قصے پڑھ کے اپنے آپ کو بچا لو کہیں تم بھی اسی رستے پر نہ چل پڑنا۔ ہم نے قصے اس لیے بیان نہیں کیے کہ تم ان کی تباہی اور بربادی کے منظر دیکھ کر خوشی محسوس کرو۔

﴿وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ﴾. ②

ہم نے تمھیں ایسے ایسے قصے سنا دیے ہیں جن میں تمھارے لیے بڑی ہی تنبیہ ہے۔ ﴿حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی ان کے قصے بیان کر کے

① سنن الترمذي، أبواب الأطعمة: ١٨٦٠
② القمر: ٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمھیں سمجھانے کی۔ ﴿فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ﴾ لیکن کوئی نصیحت کوئی واقعہ کسی نے بھی تمھیں آگاہ نہ کیا۔ یہ سارا قرآن پڑھ لے، پیغمبر کے سارے فرمان پڑھ لے، سب امتوں کے قصے بھی تم نے پڑھ لیے، آخری امت سے پتہ نہیں پہلے کتنی ہزاروں امتیں گزری ہیں۔ 'نبأ ما قبلکم وخبر مابعد' تم سے پہلوؤں کی خبریں اس کتاب میں دی گئی ہیں اور تم سے جو بعد آئے ہیں ان کی خبریں بھی دی گئی ہیں لیکن تمھارے کان پر جوں بھی نہیں رینگی یہ زندہ انسانوں کو سنایا جا رہا ہے یا مردوں کو ﴿أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ﴾ ① اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن کو اتنے اتنے درد ناک واقعات سنانے سے بھی عبرت حاصل نہیں ہوتی ان کو زندہ سمجھتے ہو، ﴿أموات﴾ وہ مردے ہیں، ﴿غَيْرُ أَحْيَاءٍ﴾ ان میں زندگی ہے ہی نہیں ﴿وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ﴾ ② کوئی ان کو شعور نہیں کیا کر رہے ہیں، کیا ہوگا، ہم نے جو بھی طریقہ تھا انسانوں کو سمجھانے کا ہوسکتا تھا اللہ کے علم میں سے کوئی ایسا طریقہ رہ سکتا ہے جو سمجھانے والا تو ہے، تھا لیکن اللہ نے بتایا نہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس جس چیز کی ضرورت تھی ساری بتادی ہیں۔

سبا بستی اور کفران نعمت:

یہ جو آیتیں میں نے اس وقت پڑھی ہیں ان میں ایک قوم کا قصہ بیان ہوا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ﴾ ③

ایک سبا قوم تھی وہ سبا قوم کون تھی؟ بڑی خوشحال قوم تھی اَن کی زمینیں بڑی

① النحل:۲۱

② النحل:۲۱

③ سبا:۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرسبز وشاداب ، اس کے ملک میں نہروں کے سلسلے بڑے وسیع، اس ملک میں عظیم الشان ڈیم بنے ہوئے تھے، پہاڑوں میں پانی روک کر ڈیم بنائے ہوئے تھے، جہاں بھی گرتے تھے دائیں جانب بھی درختوں کی قطاریں اور بائیں جانب بھی درختوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ شہر سے تین سو میل کے فاصلے تک روشنیوں کا درختوں کا دن کو چلیں تو سائے میں چلیں رات کو چلیں تو روشنی میں چلیں،، بڑی متمدن قوم اور اس نے ملک کو بڑا آباد کیا لیکن دنیاوی طور پر جتنی بھی ان کے اندر آسائش اور سہولت موجود تھی ، دینی طور پر اتنے ہی بے دین اتنے ہی اللہ کے نافرمان باغی اور سرکش ، چور، ڈاکو، قاتل، زانی اور شرابی بن رہے تھے۔

پھلوں سے درخت لدے ہوئے تھے لیکن اللہ کی اس نعمت کا انھوں نے کوئی شکر ادا نہیں کیا، کہتے ہیں اتنے پھل دار درخت تھے، وہاں کی ایک عورت خالی ٹوکرا سر کے اوپر رکھ کے ان درختوں کے نیچے سے گزرتی ،تھوڑا دور جانے کے بعد اوپر سے پھل گر گر کر ٹوکرا بھر جاتا تھا اتنی ہم نے ان کو آسائش عطا کر رکھی تھی۔ پھر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھا کر ، پہن کر انھوں نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا، زندگی بداعمالیوں میں ہی گزاری ہے۔ اللہ کے حکموں کی کوئی پرواہ ہی نہیں کی یہ سبا قوم تھی۔ جو اس وقت یمنی قوم کہلاتی ہے یمن کے علاقے کی یہ قوم تھی اس سے پہلے سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں بلقیس جس ملک کی بادشاہ تھی وہ بھی یہی ملک تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کو بے حد انعامات سے نوازا ہے لیکن اللہ کے پیغمبر آئے ، انھوں نے ہدایات کی لیکن انھوں نے کسی نصیحت پر بھی عمل نہیں کیا اللہ کی نعمتوں کا انھوں نے کفر کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قوم سبا کی بربادی:

اللہ نے ان کی تباہی کا منصوبہ بنا دیا، کیا منصوبہ تھا؟ جو انھوں نے ڈیم بنائے تھے ان ڈیموں کے اندر بے شمار چوہے پیدا ہو گئے چوہے سوراخ نکال نکال کر جو آگے بند تھا اس کو کھلا کر رہے تھے حکومت نے اس بات کو دیکھا انھوں نے دوسرے علاقوں میں سے بے شمار بلیاں منگوا لیں اور وہاں چھوڑ دیں تاکہ چوہے وہاں سے بھاگ جائیں اور بلیاں ان کو کھا لیں گی یہ ختم ہو جائیں گے اس ڈیم کو کوئی ضعف نہ پہنچ سکے گا اور مفسرین نے لکھا ہے کہ جب وہاں بلیاں انھوں نے چھوڑیں، بلیاں ان چوہوں کو دیکھ کو خود بھاگ جاتی تھیں چوہے نہیں بھاگتے تھے یہ چوہے عذاب بن کر آئے تھے ان کی تباہی کا سامان تھا اور اللہ کا غضب تھا، اللہ نے بادشاہی ملک اور ملک کی دولت اس لیے دی تھی کہ اللہ کی بغاوتیں اور نافرمانیاں کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس منصوبے کو اس حکومت کا کوئی منصوبہ ناکام نہیں بنا سکتا تھا۔ اللہ فرماتے ہیں جس وقت کسی بستی کی ہم تباہی کرتے ہیں یا ارادہ کرتے ہیں تو پھر آہستہ آہستہ ہم ان کو تباہی کی طرف لے جاتے ہیں وہ یہ تو نہیں کرتے کہ دیکھیں کہ یہ چوہے کو دیکھ کر بھی بلی بھاگی ہے بلی بھاگتی تھی اور چوہے بلی پر حملہ کرتے تھے قریب ہی نہیں آنے دیتے تھے یہ اللہ کا غضب تھا، اسی صورت حال میں ڈیم اتنے کمزور ہو گئے کہ پانی کے بہاؤ کو برداشت نہ کر سکے ٹوٹ گئے، اتنا پانی کا ریلہ آیا پھر دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی آہ وبکا ان کو بچا نہ سکی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جہاں وہ خوبصورت شہر آباد تھا جہاں باغات اور درختوں کے جھنڈ بنے تھے نہ کوئی ان کا جانور زندہ رہا، نہ کوئی بستی، سب کچھ مٹا دیا گیا۔ جس وقت وہ سیلاب کی شکل ختم ہو گئی، اللہ فرماتے ہیں ان آبادیوں اور رونق والی جگہوں پر وہاں کیا ہو گیا تھا وہاں چٹیل میدان بن گیا نہ کوئی مکان، نہ درخت، نہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان، کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا۔ ایسا کیوں ہوا؟

﴿فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ﴾. ①

انھوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تھی اللہ کی طرف سے پانی کا عذاب تھا، ہمارے بھی ڈیم بنے ہیں بچانے کی بہت کوششیں کی جا رہی ہیں۔ شاید اس دفعہ کے سیلاب میں ڈیم بچ جائیں۔ اور قوم اپنی روش وہ جاری رکھے ہوئے ہے جو پہلے تھی۔ پھر اللہ کا وہ عذاب آئے جو پہلے آیا تھا اب تو انھوں نے دروازے کھولے ہیں منگلا ڈیم کے ابھی دروازے کھولے ہیں، جس سے کئی علاقے تباہ ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سارا بند ٹوٹ جائے تو پانی کا اس قدر اس پر دباؤ ہے اور جتنا پانی اس پر جمع ہوا ہے وہ سارا کھول جائے تو پنجاب اور سندھ ان میں کوئی بستی زندہ نہیں رہ سکتی۔ اپنے ہی ہاتھوں سے یہ بند بنائے ہیں۔ اللہ باغی اور نافرمان قوموں کو جو ان کے ہاتھ ڈیم بنائے ہیں۔ اسی سے تباہ کر دیتا ہے۔ اس لیے قوم نے بنائے تھے کہ پانی روک کر سارا پانی کھیتوں کو پانی دیا جاتا رہے، نہریں چلتی رہیں، بنائے تو آبادی کے لیے تھے لیکن جو اندر ہی اندر اخلاقی بگاڑ ان کے اندر پیدا ہو گیا۔ بداعمالیاں جو ان کے اندر پیدا ہو گئی تھیں جس چیز کو انھوں نے آبادی کے لیے بنایا تھا وہ ہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن گئی۔ اللہ کو بھی علم تھا کہ پاکستان بننے کے بعد ان لوگوں نے کیا کرنا ہے۔ پانی کے اوپر والے حصے جہاں سے دریا آتے ہیں وہ ہندوستان نے قبضہ کر لیا، کشمیر کے اندر بھی قبضہ جما لیا، مشرقی پنجاب کے دریائے ستلج، بیاس اور راوی ان پر بھی قبضہ کر لیا ہم پانی کے محتاج ہو گئے کہ ہمارے پانی کے منبع دشمن کے ہاتھ میں ہیں اور یہ آج سے چالیس، پچاس سال پہلے تدبیر شروع ہوئی تھی کہ ڈیم بناؤ، ڈیم بناؤ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان تیار

① النحل: ۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہم نے ان لوگوں نے بھی ان ہی ضرورتوں کی بنا پر ڈیم بنائے تھے۔

باغات کیا سماں پیش کر رہے تھے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِىْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ﴾.

سبا قوم کی آبادی، ان کے گھروں میں بڑی عبرت اور بڑی نشانیاں ہیں دو باغ تھے ایک دائیں تھا اور ایک بائیں تھا۔ ﴿عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ﴾ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا: ﴿كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ﴾ اللہ کے رزق کو کھاؤ اور ﴿وَاشْكُرُوْا لَهٗ﴾ اللہ کا شکر بھی کرو، اللہ کی عبادت کیا کرو، اس کی بات مانا کرو ﴿بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ﴾ شہر بہت شاداب اور سرسبز ہے درختوں کی خوشبودار ہوا نے سارے علاقے کو معطر کیا ہوا ہے۔ اتنی عزت اور خوشی سے زندگی گزار رہے تھے ﴿فَاَعْرَضُوْا﴾ ہمارے حکموں سے انھوں نے پیٹھ پھیر لی، منہ پھیرلیا، سنتے ہی نہیں تھے، عمل ہی نہیں کرتے تھے۔ کوئی چیز ان پر اثر انداز ہی نہیں ہوتی تھی، پھر ہم نے کیا کیا؟ ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ﴾ ہم نے پھر ان پر بن والا عذاب بھیجا، ہمارے تو بارش ہو رہی ہے، آسمان سے عذاب آرہا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان کے ڈیم ہی توڑ دیے اتنا پانی آیا کہ سارا علاقہ بہا کے لے گیا یمن کی آبادیوں کے نام ونشان دنیا سے مٹ گئے۔

﴿وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَىْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ﴾.①

فرمایا جہاں وہ عجیب عجیب سایہ اور پھل دار درخت تھے ہم نے سزا دی، سیلاب گزر گیا بندے ختم ہو گئے، ہر چیز تباہ ہو گئی، جنگلات میں اب کیا ہوا

① سبا: ١٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھاڑیاں اگ گئی مڑیاں اور ولاں کے درخت اگ گئے ایسے لگتا تھا جیسے اس دنیا میں ان کے علاقے میں آبادی نے کبھی قدم بھی نہ رکھا تھا۔ ایسے تباہ وبرباد ہو گئے۔

بارش میں رسول اللہ ﷺ کی سنت:

یہ جو ہمارے اوپر سیلاب آیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بادلوں کو لاتا ہے۔ کیوں لاتا ہے، نبی علیہ السلام کے دور میں جب بادل آتے تھے تو آپ یہ کہا کرتے تھے:

'اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا'. ①

یا اللہ بادل آیا ہے، نقصان دینے والا بادل نہ ہو، ضرر پہنچانے والا نہ ہو، نفع والا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کرتی ہیں کہ جس وقت بادل آتے تھے تو نبی اکرم علیہ السلام کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، بڑے ہی پریشان ہو جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کبھی اندر داخل ہوتے، کبھی باہر نکلتے یعنی جیسے کوئی بے چین ہوتا ہے، ایسی کیفیت ہو جاتی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو انتہائی پریشان اور بے چین ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: عائشہ اس سے پہلے قوموں پر جب عذاب آئے تھے تو بادل ہی آئے تھے، انھوں نے دیکھ کے بڑی خوشی کی کہ بادل آئے ہیں، اب برسے گا گرمی دور ہو گی، کھیتوں میں پانی آئے گا، فصلیں اگیں گے، وہ ایسی خوش فہمیوں میں مبتلا رہے ﴿فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ ② جب وہ اوپر آیا تو کسی جگہ آگ برسنے لگ گئی، اور کسی جگہ اتنی بارش برسی کہ کوئی چیز باقی نہ بچی۔

---

① صحیح البخاري، أبواب الاستسقاء: ۱۰۳۲

② النور: ۱٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طوفان نوح سے بربادی:

نوح علیہ السلام کے زمانے کا جو عذاب آیا تھا کس چیز کا عذاب تھا، پانی کے عذاب سے تباہ کیا اور نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی اللہ نے یہی عذاب دیا۔طوفان نوح جو آیا تھا ہزارہا سال تک طوفان نوح کی یادیں لوگوں کے دماغ میں رہیں، ان قوموں پر کلی عذاب آیا ہر چیز تباہ ہوگئی کوئی ان پر رونے والا بھی نہ تھا۔ ہیلی کاپٹروں پر بیٹھ کر کوئی ان کو دیکھنے والا بھی نہیں تھا، کوئی ایسا نہیں تھا جو جا کر ان کے نقصانات کے اندازے لگاتا جو ان کے جا کے روٹیاں پکا کر کھلاتا جو ان کے لیے ریلیف کا انتظام کرتا جزوی عذاب یہ ہوتا ہے کہ کچھ علاقہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے تاکہ دوسرے دیکھ کر عبرت حاصل کریں ہمارے حکمران عوام کے سامنے اپیل کر رہے ہیں کہ حکومت عوام کے اس نقصان کی تلافی کرے گی یہ جو وزیر ہیں، رئیس ہیں، کیا ان کے پاس مال نہیں ہے، کسی نے کہا ہے کہ میں کروڑوں کا مالک ہوں میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنے مال سے اتنے لاکھ یا اتنے کروڑ دوں گا، میں کروڑ پتی ہوں، کھرب پتی ہوں یہ بے نظیر کے پاس کیا تھوڑا سرمایہ ہے، نواز شریف کے پاس کیا کم مال ہے؟ عوام کے سامنے اپیل کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ تعاون کریں جو پہلے ہی سیلاب کے مارے ہوئے ہیں کہ تم امداد کرو یہ آپ نے پڑھا ہوگا کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے کسی امیدوار نے یہ رائے پیش کی کہ اسمبلی کے سارے ممبر اپنی تنخواہ ایک ماہ کی ساری سیلاب فنڈ میں دے دیں۔ اخبار میں لکھا تھا کہ کسی آدمی نے اس کی بات کی طرف توجہ ہی نہیں کی بلکہ ایک وزیر نے تجویز پیش کرنے والے کو ڈانٹا ہے تجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ تو اس طرح کی گفتگو کرے۔ان لوگوں کو شرم نہیں آتی، عوام کے سامنے اپیل کرتے ہوئے، جن کی کمریں پہلی ہی تم نے توڑ رکھی ہیں مہنگائی اور ٹیکسوں سے اپنی عیاشیوں میں تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی فرق ہی نہیں کیا جس قوم کے رہنماؤں کا یہ حال ہے اس قوم کا کون وارث ہے، منظور وٹو نے کہا ہے کہ جب تک سیلاب سے متاثرہ لوگ بحال نہیں ہو جاتے میں اپنی ساری تنخواہ سیلاب فنڈ میں دینے کے لیے تیار ہوں نواز شریف کروڑوں پتی آدمی ہے ان کو خود توفیق نہیں خود حکومت سے قرضے لے کر کاروبار کرتے ہیں بعد میں معاف کروا لیتے ہیں، اخبار میں لکھا تھا پچھلے سترہ برسوں میں ۱۶ ارب روپے حکمرانوں نے حکومت سے معاف کروایا ہے پاکستان بنے ۴۵ سال ہوئے ہیں ان ۴۵ سالوں میں پتہ نہیں کتنے ارب روپے کھا گئے ہیں یہ لوگ ملک کو آباد کرنا ہو تو سخاوت سب سے پہلے گھر سے کرنی چاہیے کسی نے پرواہ ہی نہیں کی کہ چلو یہ تجویز آئی ہے ایک مہینے کی تنخواہ پہلے دو بلکہ جس نے یہ تجویز دی ہے اس کا منہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کی قیمت ایمان

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ○ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ﴾. ①

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے یقیناً اللہ انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ بلاشبہ اللہ جو چاہے وہی کرتا ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہیں کرے گا (اور دوسروں کی طرف رجوع کرے) اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی لٹکائے پھر اسے کاٹ ڈالے اور دیکھے کہ کیا اس کی یہ تدبیر اس چیز کو دفع کر سکتی ہے جو اسے غصہ دلاتی ہے؟ (خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے تقدیر کے فیصلے کو بدل نہیں سکتا۔ اسی طرح کی واضح آیات سے ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور اللہ یقیناً ہدایت اسے ہی دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے۔“

تمہیدی کلمات:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں جنت کی قیمت بتائی ہے کہ جنت کس طرح

① (الحج:١٤_١٦)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ملتی ہے یہ جنت جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے سب سے بڑا شاہکار ہے۔اس سے کوئی مخلوق اتنی حیرت انگیز نہیں جتنی جنت حیرت انگیز ہے۔

اعجب المخلوقات .

اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے بہت عجیب مخلوق ہے۔

جنت عجیب وغریب چیز ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت بنا کے جبریل علیہ السلام کو بھیجا ہے جاؤ جبریل جنت دیکھ کے آؤ۔ حضور فرماتے ہیں کہ جس وقت جبریل علیہ السلام نے جنت کو دیکھا تو دھنگ اور حیران رہ گیا ایسی چیز جو کسی فرشتے یا فرشتوں کے سردار نے آج تک نہیں دیکھی۔ نہ آسمان بنانا اتنا حیرت انگیز ہے اور نہ زمین بنانی اتنی حیرت انگیز ہے۔ جو کچھ ہے وہ تو جنت ہے وہ تو ایک عجیب وغریب چیز ہے۔ جس وقت جبریل نے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے عرض کیا کہ جس شخص کو اس جنت کا پتہ چل جائے گا کہ جنت کیا چیز ہے وہ تو اس جنت سے باہر نہیں رہے گا۔ ساری اپنی توانائیاں، اپنی طاقتیں، کوششیں، مال، جان سب قربان کر دے گا، اس جنت کو حاصل کرنے کے لیے۔ یہ تو عجیب چیز ہے۔

نبی علیہ السلام نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے اس کی جو نعمتیں ہیں وہ

'مَالَا اُذُنٌ سَمِعَتْ'

ایسی چیز کی صفت کسی کان نے آج تک سنی نہیں،

'وَلَا عَيْنٌ رَأَتْ' (1)

اور نہ ہی کسی آنکھ نے ایسی چیز کبھی دیکھی ہے۔

(1) صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق: ۳۲۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم تو روز آسمان اور زمین دیکھتے ہیں اللہ کی حیرت انگیز طاقتیں دیکھتے ہیں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ کسی نے بھی کبھی ایسی چیز نہیں دیکھی۔ آنکھ سے دیکھنا تو بڑا محسوس ہوتا ہے فرمایا کہ تم ان نعمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمھارے وہم وگمان سے بھی یہ چیز بالا ہے۔ تمھارے تصور میں بھی نہیں آسکتی۔ اتنی عجیب چیز ہے اور قیمت اس کی کیا رکھی ہے صرف دو چیزیں۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ ①

اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے بس یہی دو باتیں ہیں تو جنت مل جاتی ہے۔ کتنی سستی ہے وہ چیز جسے فرشتے دیکھ کے حیران رہ گئے کہ ہمارا تصور بیان نہیں کر سکتا۔

ایمان کیا ہے؟

www.kitabosunnat.com

ایمان کیا ہے اور عمل صالح کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ بیٹھے تھے، صحابہ بھی فجر کی نماز پڑھ کے بیٹھے تھے...... باہر سے ایک آدمی آیا۔

شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ.

شدید سخت ترین، سفید کپڑے، ایسا سفید کپڑا ہم نے کبھی دیکھا نہیں تھا، سر کے بال اور داڑھی کے بال کالے سیاہ تھے کوئی سفید بال نہیں تھا کوئی اس پر سفر کا نشان بھی نہیں تھا کہ باہر کے کسی گاؤں میں سے آیا ہو اور آتے ہوئے کپڑوں پر مٹی پڑی ہو پسینہ آیا ہو اس کے کپڑوں پر پسینے کا نشان ہو۔ مسافر معلوم ہی نہیں ہوتا تھا لیکن ایک بات عجیب ہے کہ ہم مدینہ کی بستی میں سے اسے کوئی نہیں جانتا

① (الحج:١٤ـ١٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا مدینہ کا وہ ہے ہی نہیں تھا مسافر بھی نہیں معلوم نہیں ہوتا تھا اور مدینہ کا بھی وہ رہنے والا نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کے قریب آ کے کہتا ہے: 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُ' یا رسول اللہ کہہ کر نہیں پکارا بلکہ کہا: 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُحَمَّدُ' اور آپ کے قریب ہو کے بیٹھ گیا، گھٹنے کے ساتھ گھٹنا لگا کے اور کہنے لگا:

'يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟'

مجھے بتائیں کہ ایمان کیا چیز ہے۔ ایمان اپنی مرضی کا نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی کا بتائیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایمان کیا چیز ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں بھی کئی دفعہ خیال آتا تھا کہ ہم نبی ﷺ سے پوچھیں ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن آپ کا رعب بڑا تھا، ہیبت بہت تھی، ہم ڈرتے تھے، سوال کرنے سے یہ نہیں کہ نبی ﷺ کوئی سخت طبیعت کے مالک تھے اس لیے بھی نہیں کہ آپ سے سوال کرو تو آپ گھبرا جاتے ہوں رعب ہی آپ کا اللہ نے اتنا بنایا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے ایک معجزہ دیا ہے کہ میرا رعب اتنا بنایا ہے کہ بادشاہ اپنے تختوں پر میرا نام سن کے ڈر جاتے ہیں، ان پر رعب پڑ جاتا ہے① تو ایسی صورت میں صحابہ کہتے ہیں کہ ہم جرأت نہیں کرتے تھے کہ مسئلہ پوچھیں۔ جب اس نے پوچھا تو ہم نے کہا دل میں کہ واہ اجنبی سا آدمی آ گیا ہے اس نے مسئلہ پوچھا ہے نبی ﷺ بتائیں گے ہمیں بھی پتہ چل جائے گا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

'اَلْإِيمَانُ'.

اتنا آسان ہے ایمان جس کے بغیر آدمی جنت میں نہیں جا سکتا تو اگر اتنا آسان بھی ہم نہ لے آئیں تو پھر جنت میں جانے کی حرص ہمیں نہیں کرنی

① صحیح البخاری، کتاب التیمم: ۳۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ امید نہیں رکھنی چاہیے۔

ایمان کی پہلی چیز:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ'.

پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر تمھیں اتنا یقین ہو کہ دیکھا تو نہیں خدا کو، پر دیکھنے پر بھی اتنا یقین نہ ہو جتنا بن دیکھے یقین ہو، ایمان بالغیب اتنا یقین ہے کسی کو یہ کسی کسی کو ہوتا ہے، ہر ایمان کا دعوی کرنے والے کو نہیں ہوتا کہ اللہ کی ذات کا یقین ہو لوگ کہتے ہیں خدا ہے تو ہوگا یہ ایمان نہیں، صحابہ کہتے ہیں ہمارے دل میں خدا پر اتنا یقین تھا کہ اگر اللہ کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو پھر بھی ہمارے یقین میں اضافہ نہ ہو اتنا یقین تھا دیکھنے کے برابر کسی کا ہے یقین دیکھنے کے برابر۔ 'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ' جس طرح تمھیں پتہ ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ میری بیوی ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری بہن ہے، اتنا یقین خدا پر بھی ہو یہ نہ ہو کہ لوگ کہتے ہیں کہ شاید ہوگا، کس طرح یہ تو دیکھیں گے تو پتہ چلے گا، جس کا یقین اس طرح کا اس کا صرف اللہ پر ایمان ہے۔ اللہ پر ایمان کس کا تھا؟ اللہ پر ایمان ایک عورت کا تھا، اس نے اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا تھا کیا مظاہرہ کیا تھا کسی جگہ پر اس نے کوئی برائی کی جذبات میں خیالات کی استفہامی کیفیت میں آ کے کرتوت کر بیٹھی اور اس کو کسی اور آدمی نے دیکھا بھی نہیں تھا صرف یہ ہی دو بندے تھے جنھوں نے بدکاری کی، برائی کرنے کے بعد وہ ڈر گئی کہ یہ میں کام کر بیٹھی ہوں اب میں خدا کو کیا منہ دکھاؤں گی یہ نہیں تھا کہ کسی نے دیکھا نہیں کسی کو پتہ نہیں چلا تو پرواہ ہی نہیں، اس کو پتہ تھا کہ کسی نے نہیں دیکھا تو اللہ نے دیکھا ہے، اتنا ایمان ہے، ایسا ایمان روزے دار کا ہوتا ہے، روزہ رکھتا ہے شام تک وضو کرتے وقت پانی حلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نیچے اتار سکتا ہے لیکن کہتا ہے لوگوں کو تو پتہ نہیں چلتا لیکن اللہ دیکھ رہا ہے یہ ایمان ہے اللہ کے حاضر وناظر ہونے کا اسے اتنا یقین ہو کہ سوچے کہ میں اللہ کے سامنے یہ کام کرنے لگا ہوں رشوت لیتے وقت چھپتا ہے، چوری کرتے وقت چھپتا ہے، کسی سے چھپتا ہے، کیا اللہ سے چھپ سکتا ہے؟ کوئی چیز اللہ سے مخفی نہیں، ایمان مضبوط ہو جو انسان کو پاکباز بنا دیتا ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ' .

اللہ کی ذات پر تمہیں پختہ یقین ہو۔

ایمان کی باقی چیزیں:

پھر اللہ کے فرشتوں پر بھی یقین ہو، فرشتے کبھی دیکھے ہیں؟ یہ ہے ایمان بالغیب، اللہ نے کہا ہے، اللہ کے رسول نے کہا ہے، ہم نے دیکھا نہیں فرشتوں کو، لیکن یقین ہے کہ فرشتے ہیں۔ یہ پختہ اعتقاد ہو سینے کے اندر۔

'وَكُتُبِهِ'

اور جو کتابیں اللہ نے اتاری ہیں ان کے بھی حق ہونے پر یقین ہو کہ یا اللہ جو جو کتابیں تو نے نازل کی ہیں اگرچہ ہمیں ان سب کے نام بھی نہیں آتے ہمارا ایمان ہے کہ وہ تیری کتابیں ہیں۔

'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ' .

پھر کتابوں کے بعد اللہ نے جتنے رسول بھیجے ہیں یہ عقیدہ رکھے کہ یا اللہ تو نے جتنے بھی رسول بنائے ہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم یا زیادہ تجھے سب سے زیادہ علم ہے، اس سب پر اور تیرے رسول ﷺ پر اہم ایمان لے آئے ہیں ایسے نہیں کہ کسی یہودی سے جھگڑے کے وقت وہ نبی علیہ السلام کو نہ مانے اور یہ کہے کہ میں تیرے موسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، جذبات میں آکے یہ کہہ دیتے ہیں اللہ فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب رسولوں پر ایمان ضروری ہے، اسی لیے تو کسی رسول کے خلاف زبان درازی کر ہی نہیں سکتے کافر ہو جائیں گے جو اگر کسی کی دشمنی میں آ کے کہہ دیں عیسائیوں کو کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے 'وَکُتُبِهِ وَرُسُلِهِ'.

آخرت پر ایمان:

آگے فرمایا:

'وَالْيَوْمِ الْآخِرِ'.

تو قیامت کے دن پر یقین ہو یہ نہ ہو کہ یہ جہاں مٹھا اگلا کس دٹھا، جس کا یہ خیال ہے کہ قیامت تو بس ویسے ہی ہے وہم ہی ہے، پتہ نہیں آنی ہے کہ نہیں، جس کا یہ ایمان ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتے؛ اس کو یقین ہی نہیں تھا کہ قیامت بھی ہے، آخرت پر یقین ہو کہ ضرور قیامت آنی ہے اور حساب کتاب بھی ہونا ہے میرا ایک ایک عمل میرے نامہ اعمال میں لکھا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایمان کی تعریف کر رہے ہیں:

'أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ'. ①

تقدیر پر ایمان:

اور تقدیر پر بھی ایمان ہو۔ تقدیر کیا ہے کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا تو پیدا کرنے سے بھی پہلے اللہ کو پتہ تھا کہ یہ دنیا میں جائیں گے تو کیا کریں گے ہم برائی کرتے ہیں تو تقدیر کے ذمہ لگا دیتے ہیں کہ اللہ نے لکھ دیا ہے ہم کیا کر سکتے ہیں، اللہ نے یہ لکھا ہے کہ تم یہ گناہ کرو، اللہ نے یہ لکھا ہے کہ مجھے پتہ ہے میں غیب دان ہوں کہ دنیا میں جا کر فلاں یہ کرے گا، فلاں یہ کرے گا، یہ ہے

① صحیح مسلم، کتاب الإیمان: ۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیر جو تقدیر کا انکار کرتا ہے، وہ درحقیقت اللہ کے علم کا انکار کرتا ہے کہ اللہ جانتا ہی نہیں تھا کئی ایسے جاہل ہیں جو کہتے ہیں جیسے کوئی کام ہم سامنے دیکھ لیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔ایسے ہی اللہ کو بھی دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے۔ اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے وہ تو غیب کی باتیں بھی جانتا ہے، اور جس نے یہ کہا کہ میری تقدیر مجھے لے بیٹھی ، تقدیر کا لکھا تمھیں مجبور نہیں کرتا، تم اپنی خواہش سے کرتے ہو جو کچھ بھی کرتے ہو، اللہ کو تمھاری ان خواہشوں کا پتہ تھا جب ماں کے پیٹ میں چار مہینے کے بعد بچے کے اندر روح پھونکی جاتی ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے یا اللہ

'شَقِیٌّ أَوْسَعِیدٌ'. ①

یہ نیک ہو گا یا برا ہو گا ، اللہ کو پتہ ہوتا ہے کہ میں اسے کتنی عمر دینی ہے اور اس نے کہاں کہاں برائیاں کرنی ہیں اور کہاں کہاں اس نے نیکیاں کرنی ہیں، اللہ اپنا علم دکھا دیتا ہے کہ دیکھ لیا ہے میرا علم کوئی جھوٹا ہے، ذرہ برابر جھوٹا نہیں لیکن ہمیں پتہ ہے ہمارا کیا لکھا ہے؟ کہتے ہیں کہ اللہ نے لکھا ہے اللہ نے تو لکھا ہے لیکن تمھیں بتایا ہے کہ تم نے یہ کام نہیں کرنا، کسی کو نہیں پتہ، اپنی مرضی سے کرتے ہیں یہ جو چھ چیزیں ہیں یہی ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا﴾.

بے شک اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے، جس کا ایمان نہیں ، نہ اس کا روزہ قبول ، نہ اس کا حج قبول، نہ اس کی زکوۃ قبول، کوئی چیز قبول نہیں ، ایمان بے بنیاد ہے نیکی کی اور اگر اللہ پر فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر، آخرت پر، اچھی بری تقدیر پر اس کے دل میں شکوک وشبہات ہیں یہ ہمارے کئی سوشلسٹ کہتے ہیں کہ خدا کہاں ہے؟ ہم نے تو نہیں دیکھا جس نے خدا نہیں

① صحیح البخاری، کتاب الحیض:۳۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا اس کو مرنے کے وقت اللہ نظر آتا ہے۔

فرعون بھی مان گیا تھا:

فرعون بھی کہتا تھا کہ ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى﴾ میں سب سے بڑا تمھارا رب ہوں، میں سپر طاقت ہوں اور موسیٰ علیہ السلام سے مذاق کرتا تھا کہ کس رب نے تجھے نبی بنایا میں نے تو تجھے نبی نہیں بنایا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ ①

مجھے اس رب نے نبی بنایا ہے جو زمین و آسمان کا رب ہے کہنے لگا وہ کون ہے؟ میں تو نہیں جانتا، زمین اور آسمان کے رب کو، لو یہ جانتا ہی نہیں، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ رب جس نے تجھے پیدا کیا، تیرے باپ کو پیدا کیا، تیرے دادے کو پیدا کیا، اب کیا کہے گا کہ باپ کو بھی میں نے ہی بنایا ہے یا رب نے اسے پیدا نہیں کیا تھا، انبیاء نے اپنے مخالفین کو لاجواب تو کر دیا ہے لیکن اندر داخل ہو کے ایمان تو نہیں داخل کر سکتے تھے، لاجواب ان کو کیا ہے، یہ جو کہتے ہیں نا میں جی مطمئن نہیں ہوا، اوہ تجھے مطمئن کون کرے؟ اندر داخل ہو کے ہم تو دلائل ہی دے سکتے ہیں قرآن بتا سکتے ہیں حدیث بتا سکتے ہیں، تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہو سکتے، اللہ نے تو اپنے رسول کو بھی کہہ دیا ہے کہ اے پیغمبر علیہ السلام!

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ ②

تمھارا دل ہے کہ فلاں کو ایمان ملے اپنے چچا ابوطالب کے متعلق کتنا خیال تھا کہ یا اللہ جس نے سر دھڑ کی بازی لگا کے میرے ساتھ مدد کی میری تبلیغ کے اندر میرے ساتھ تعاون کیا یا اللہ اسے بھی توفیق دے دے تو چچا کو جب نبی علیہ السلام کہا

① الشعراء: ٢٤

② القصص: ٥٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے تو وہ کہتا تھا میں باپ دادا کا دین نہیں چھوڑ سکتا، میرے باپ دادا کا مذہب بتوں کی پوجا کرنا ہے یہ نہیں چھوڑ سکتا، ساری جدوجہد کی رسول اللہ ﷺ نے ، آخری کلمہ جب فوت ہونے لگا تھا مسلم شریف کی حدیث ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس وقت بھی اسے کہا کہ چچا ابھی سانس چل رہا ہے تو کلمہ پڑھ لے تا کہ میں گواہی تو دے سکوں کہ یا اللہ میرے سامنے پڑھا تھا، کہتا تھا نہیں لوگ کہیں گے مرتے وقت باپ دادا کا مذہب چھوڑ گیا ہے اس تکبر نے اسے مار دیا کیا کہا تھا: اے محمد ﷺ یہ بات مجھے نظر آرہی ہے جو ایمان نہ لائے گا دوزخ ہوگی اس کے لیے، مجھے دوزخ پسند ہے لیکن یہ عار پسند نہیں لوگ کہیں گے ڈر کے ایسا کیا ہے آپ کو پتہ ہے کہ بھٹو تھا اس کو پھانسی کی سزا ہوگئی ابھی سنائی گئی دی نہ گئی اخبار میں آیا کہ جب اس کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے اس کے بعد اس نے نماز شروع کر دی جس وقت اخبار لے آیا تو یہ بھی اخبار پڑھا کرتا تھا اندر بعد میں اس کا بیان آیا کہ میں نے نماز نہیں شروع کی یہ تو ویسے ہی جھوٹی خبر ہے، لوگ کہیں گے موت سے ڈر کر نماز پڑھتا ہے ہو سکتا ہے اس وقت بھی اس کے دل میں ایمان آجاتا اور نماز کونسی بری بات ہے ، اللہ کے آگے سجدہ ہی کرنا ہے نا، صاف ستھرے ہو کے صاف جسم کے ساتھ صاف کپڑے پہن کر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا یہ بھی کوئی گناہ ہے، اس نے انکار کر دیا میں نے نماز شروع نہیں کی میں نے نہیں داڑھی رکھی ایس صورت میں اللہ نے فرمایا ہے کہ جس میں ایمان نہیں وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ کوئی آدمی کسی کے سینے میں ایمان داخل نہیں کر سکتا اللہ ہی ہے جو کر دے۔ اس لیے جو نہیں مانتا تھا کہ خدا ہے۔

﴿فَلَمَّا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ﴾.①

---

① یونس: ۹۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے ایک ہی غوطہ دیا جس دن غرق ہوا ہے گہرے پانی کے اندر جس وقت اوپر اچھل کے آیا تو کیا کہا اس نے ﴿اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ﴾ میں موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آیا اللہ کی طرف سے آواز آئی ﴿اٰلْآنَ﴾ اب ایمان لانے کا وقت ہے یا آگے جانے کا وقت ہے یہ بات تو اس وقت کہنی تھی جب یہاں رہنا ہے لیکن جب پتہ ہے کہ اب کوچ کا وقت ہے تب نہیں۔ اللہ نے کہا: ﴿اٰلْآنَ﴾ اب سے پہلے تو تو بڑا سرکش باغی اور مانتا ہی نہیں تھا کہ اللہ ہے لہٰذا مرنے سے پہلے ایمان لانا ضروری ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰىنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ○ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَ تَوَلَّوۡا وَّ هُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ○ فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوۡهُ وَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ○ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ سِرَّهُمۡ وَ نَجۡوٰٮهُمۡ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ﴾. ①

”اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں اپنی مہربانی سے (مال و دولت) عطا کرے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور نیک بندے بن جائیں گے۔ پھر جب اللہ نے اپنی مہربانی سے مال عطا کر دیا تو بخل کرنے لگے اور کمال بے اعتنائی سے (اپنے عہد سے) پھر گئے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق ڈال دیا جس دن وہ اس سے ملیں گے جس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور اس لیے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے مخفی راز اور سرگوشیوں تک کو جانتا ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ غیب کی سب باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

① (التوبة:٧٥۔٧٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی کلمات:

اللہ تبارک وتعالیٰ ان انسانی خصلت کا ذکر فرماتے ہیں کہ جس وقت انسان تکلیف میں ہوتا ہے مصیبت میں ہوتا ہے، کسی ابتلاء اور آزمائش میں ہوتا ہے کسی خطرہ میں ہوتا ہے اس وقت اس کا دل بڑا نرم ہوتا ہے اور اس وقت بڑے بڑے وعدے اللہ سے کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کی اسی خصلت کے پیش نظر کہ جس وقت یہ مصیبت میں گھرے ہوں اس وقت ان کے دل نرم ہوتے ہیں تو اللہ اتنا رحیم اور مہربان اور اتنا ہمدرد ہے انسان کا اور ان معاملات میں اپنے بندے کو آزماتے ہیں جس میں انسان تکلیف میں پھنسے ہوتے ہیں نویں پارے میں اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اکثر نبی اس موقعے پر مبعوث فرمائے تھے جس وقت اس بستی کے لوگ سخت مصیبتوں میں گھرے تھے کہ اب ان کے دل کچھ نرم ہیں شاید انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو آسانی سے تسلیم کرلیں گے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ مخلوق ضرور دوزخ میں ہی جائے بلکہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان کے دوزخ میں جانے کے مواقع پیدا نہ ہوں، اس لیے ہم اس وقت پیغمبروں کو بھیجتے ہیں تاکہ دل نرم ہوئے ہیں اب وعظ ان پر صحیح اثر کرے گا پر انسان اتنا مفاد پرست ہے کہ اس کو مانگتے بھی شرم نہیں آتی اور اس کو نجات پاتے بھی خدا کا فضل یاد نہیں رہتا۔

مال دے کر آزمایا:

نبی علیہ السلام نے ایک مثال بیان فرمائی ہے:

إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الإِبِلُ، أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ: الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لاَ أَجْهَدُكَ اليَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ. ①

کہ تم سے پہلے ایک آدمی تھا اس کے سر میں گنج تھا بہت ساری پیپ بہتی رہی تھی لوگ اس کے پاس سے نفرت سے گزرتے اور تھوکتے اور وہ بھی دیکھتا تھا کہ مجھ سے دنیا نفرت کرتی ہے، رو رو کر دعائیں کرتا تھا کہ یا اللہ میرا یہ گنجاپن میرا یہ زخم، پیپ دور فرما دے، میں تیرا بڑا شکر گزار بندہ بن جاؤں گا، روتا تھا دعائیں مانگتا تھا، اللہ کے سامنے کون ہے جو چھپا ہو لیکن پھر بھی اللہ اپنے علم کے ساتھ فیصلے نہیں کرتا بلکہ آزما کے فیصلے فرماتے ہیں بھلا یہ جو کچھ کہتا ہے اس پر قائم رہے گا، اللہ نے جبریل کو بھیجا کہ اس کے پاس جاؤ انسانی شکل میں، اور اس سے جا کر کہو کہ اللہ کے بندے تو بڑا تکلیف میں ہے کیا چاہتے ہو میں تمھارے لیے دعا کرتا ہوں۔ کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ سر کا جو زخم ہے اور مکھیاں اور کیڑے پڑے ہوئے ہیں میں اس سے بہت تنگ ہوں لوگ بھی مجھ

① صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء: ٣٤٦٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نفرت کرتے ہیں۔ میں جس مصیبت میں ہوں وہ مجھ پر سخت ترین مصیبت ہے، فرشتہ کہنے لگا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تیری یہ تکلیف دور فرما دے، کسی کو کیا پتہ ہے یہ آدمی کون ہے؟ اور کس کے ارادے سے یہ کام شروع ہوا ہے کہا اگر اللہ تجھے بالکل شفا دے دے تو پھر کیا چاہتے ہو پھر مال چاہتا ہوں بکریوں کا مال میرے پاس ہو اور میں خوشحال ہو جاؤں، جبریل چلا گیا اس کے دو ساتھی اور بھی تھے ان کا بھی امتحان ہوا تھا اللہ کے سامنے دعا کہ اللہ یہ بات ہے تو اللہ نے ان کا گنجا پن سب کچھ ٹھیک کر دیا ایسے لگتا تھا جیسے اسے یہ تکلیف کبھی آئی ہی نہیں، اللہ کے سامنے کچھ مشکل نہیں، مشکل صرف یہ ہے کہ اللہ کو راضی کر لو اس کو راضی رکھنا مشکل ہے۔ اللہ نے بالکل تندرست کر دیا۔ اور مال کے بھی وسائل پیدا کر دیے۔ بہت مال ہو گیا دیکھو انسان کی ناشکری کا کیا حال ہے کہ یہی فرشتہ اللہ نے پھر انسانی شکل میں بھیجا، جا کر کہا کہ اللہ کے بندے میں ایک مسافر ہوں، میرا دور کا سفر ہے اور میرے پاس وسائل نہیں تو میرے اوپر کچھ صدقہ کر دو، کہنے لگا چل چل ایک تو یہ جو مانگتے ہیں یہ جان نہیں چھوڑتے اگر اس کو شرم ہوتی یا پتہ ہوتا کہ اللہ میرا امتحان لے رہا ہے، کبھی یہ حرکت نہ کرتا اس آدمی نے کہا اللہ کے بندے دیکھو تیرے اوپر ایک وقت بہت نازک آیا تھا تیرے سر میں کیڑے پڑے تھے، گنج تیرے میں زخم تھے، پیپ بہتی تھی، لوگ نفرت کرتے تھے، تو اللہ نے تجھے صحیح بھی کیا اور مال بھی دے دیا تو تو بالکل مانگتا تھا کہنے لگا: بڑا بے وقوف ہے تو بڑا گستاخ ہے 'ورثت کابرا عن کابر'

میں تو شروع سے ہی خاندانی ہوں میرا تو خاندان بڑا عظیم ہے مجھے تو وراثت خاندان کی طرف سے ملی ہے جس وقت اس کو ہر طریقے سے سمجھایا اور وہ نہ سمجھا اس نے کہا دیکھ اللہ کے بندے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشہ اے اہل کرم دیکھتے ہیں

ہم اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں تم ہمیں فقیر سمجھ کر دھکے نہ دو ہو سکتا ہے ان دھکوں میں تمھارا کیا کچھ نقصان ہو گا۔ اس وقت آگے سے باتیں نہیں کرنے دیتا تھا اور کہتا تھا کہ بڑا گستاخ ہے مانگت اس نے کہا میں تیرے پاس اس وقت آیا تھا جب تو بیمار تھا مجھے اب اللہ نے تیری آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو فیل ہو گیا ہے دیکھ اب تیرا حشر کیا ہوتا ہے۔

جو دیتا ہے وہ لے بھی لیتا ہے:

جو دیتا ہے وہ لے بھی لیتا ہے۔جس مالک الملک نے سڑک پر بیٹھے بدحال آدمی کو خوشحال بنا دیا تو جس وقت اس کی طرف سے فیصلہ ہو جائے کہ اس کے مال کی تباہی ہے دیر نہیں لگتی پھر وہی دکان ہوتی ہے اور وہی آدمی ہوتا ہے، اسی طرح مال بھی ہوتا ہے، اگر اللہ دینا چاہے تو اس میں سے لاکھوں اور کروڑوں دیتا ہے نہ دینا چاہیے تو پھر کوئی کسی کی قابلیت نہیں، کسی کو دانائی کوئی کسی کی حکمت سے مال نہیں ملتا...... مفسرین لکھتے ہیں کہ مال دینے کا اللہ نے جو اصول رکھا ہے وہی جانتا ہے کئی انسان بے سمجھے ہیں لیکن مال اتنا دے دیا ہے کہ کوئی حساب ہی نہیں، تو کئی دانا اور بڑے سمجھدار ہیں پر پیش کہیں نہیں جاتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس جگہ پر ذکر فرماتے ہیں کہ جب تکلیف میں ہوتے ہو اس وقت تو اتنی اتنی نذریں مانتے ہیں کہ دل کہتا ہے کہ اللہ نے جتنا مال دیا ہے سارا ہی اللہ کے راستے میں دے دیں پر معلوم ہوتا ہے حالت ان کی اس طرح کی ہے ایک پیر ایک مرید کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑا پیروں مریدوں کا قائل تھا، اک قبر پر گیا اس کا بیل گم ہو گیا تھا، اس نے کہا قبر والیا اللہ سے دعا کرو کہ میرا بیل مل جائے تو ایک ٹانگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تجھے دے دوں گا وہاں سے اٹھا تو دوسری قبر پر گیا تو کہنے لگا بزرگو دعا کرو اگر بیل مل گیا تو ایک ٹانگ تجھے دے دوں گا۔ تیسری پر گیا پھر یہ کہا چوتھی پر گیا پھر یہ کہا۔ تو جو ساتھ آدمی تھا نہ وہ کہنے لگا بھائی جان اگر آپ کا بیل اب مل بھی جائے تو آپ کو کیا فائدہ، کہنے لگا وہ کیوں؟ ساتھی نے کہا بیل کی چار ہی ٹانگیں ہوتی ہیں اور چاروں ہی آپ نے پیروں کو دے دی ہیں اب تمھارے پاس کیا رہا ہے؟ اس نے کہا سینگوں کو ہاتھ پڑ لینے دو سب کو دے لیں گے۔ انسان کی فطرت دیکھو کس طرح کی ہے اور اللہ ان سب حرکات کو جانتے ہیں۔

مال صرف اللہ ہی دیتا ہے:

ان کو مال دیتے وقت کوئی خطرہ نہیں ہوتا کہ اگر مال دیا تو میرا کم ہو جائے گا اللہ فرماتے ہیں:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾. ①

تمھارے خرچ کرنے سے مال کم ہوتا ہے، اللہ فرماتے ہیں میرے خرچ کرنے سے مال کم ہوتا ہی نہیں، مجھے خرچ کرتے وقت کیا دقت ہے؟ کہ میرا مال کم ہو جائے گا۔ ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جبریل نے آکر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد ﷺ میں نے جب سے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے نا، اس وقت سے میں ان کو دے رہا ہوں ②، ساری مخلوق خدا کا دیا ہوا رزق کھاتی ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾. ③

جانور بھی کوئی ایسا نہیں جو اللہ کا دیا ہوا رزق نہ کھائے، سب میرا دیا ہوا

① (النحل:٩٦)
② ....
③ هود:٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رزق کھاتے ہیں، اس وقت سے میں خرچ کر رہا ہوں تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزر گئے ہیں آج بھی میں اسی طرح خرچ کر رہا ہوں میرا خرچ کیا ہوا ہی یہ کھا رہے ہیں، لیکن میرے خزانے میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہوئی اللہ کے خزانے بہت بڑے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم بدحال ہوتے ہو یہ کئی ہر جمعہ نوجوانوں کی چٹھیاں آتی ہیں کہ مولوی صاحب دعا کرو کاروبار کا کافی مندا ہے، مولوی صاحب دعا کرو تنگ دستی بڑی ہے، اللہ خوشحالی عطا فرمائے، مولوی صاحب دعا کرو بڑی تکلیف ہے اس حالت میں آدمی کا دل بہت نرم ہوتا ہے پسیجا ہوتا ہے، اور اس وقت بڑے وعدے کرتا ہے کہ اگر مجھے اللہ مال دے تو میرے پاس جو مال ہے میں اس میں سے آدھا بھی دے دوں تو مجھے کیا فرق پڑتا ہے لیکن یہ خیال ان کے دل میں آتا ہے جو خالص اللہ پر ایمان رکھنے والے ہیں، جن کو آخرت کی فکر ہوتی ہے، جن کو یہ فکر نہیں ہوتی وہ چاہے کس طرح کے بھی قرآن مجید میں اسی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے مفسرین نے نبی علیہ السلام کے زمانے کے ایک آدمی کا قصہ ذکر کیا ہے کہ بہت غریب آدمی تھا، بہت غربت زدہ تھا لیکن اللہ کی عبادت بہت کیا کرتا تھا ہر وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا اللہ اللہ کرتا رہتا تھا، ایک دفعہ اس نے ظہر کی نماز پڑھی، اور سلام پھیرتے ہی جلدی سے نکل گیا پھر عصر کی نماز میں آیا اور جلدی جلدی نکل گیا، نبی علیہ السلام نے دیکھا اور اسے پوچھا اللہ کے بندے تو تو مسجد سے نکلتا نہیں تھا لیکن اب جلدی جلدی نکل جاتے ہو جیسے منافق نماز سے نکلتے ہیں، مسجد میں جس کا دل نہیں لگتا، وہ منافق ہے مومن کے دل میں اتنا خدا کا خوف ہوتا ہے کہ جتنا وہ مسجد میں خوش ہوتا ہے کسی چیز میں اتنا خوش نہیں ہوتا۔

'اَلْمُؤْمِنُ فِي الْمَسْجِدِ كَالسَّمَكِ فِي الْمَاءِ'.

ایک مثال ہے مومن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں ہوتی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی خوش ہوتی ہے۔

'اَلْمُنَافِقُ فِی الْمَسْجِدِ کَالطَّیْرِ فِی الْقَفَسِ'.

منافق مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے جنگلی پرندہ پنجرے میں بٹھا کے لے آؤ تو وہ پنجرے سے نکلنے کے لیے انتہائی بے قرار ہوتا ہے کبھی ایک طرف سے گردن نکالتا ہے کبھی دوسری طرف سے گردن نکالتا ہے۔ لیکن اس کو نکلنے کی راہ نہیں ملتی تو تو بڑی جلدی نکل جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

'اَلْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّی عَلَی أَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِی مُصَلَّاہُ الَّذِی صَلَّی فِیہِ'. ①

جس وقت فرض نماز پڑھی جائے تو نماز کے بعد جتنی دیر تک اس جگہ پر آدمی بیٹھا رہے اللہ کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، جن کو رحمت کی دعا کی ضرورت نہیں وہ جلدی نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ ﷺ آیت الکرسی پڑھتے ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمدللہ، ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھتے وغیرہ بہت سی دعائیں نبی علیہ السلام پڑھتے تھے اور تو کیوں اتنی جلدی نکل جاتا ہے کہنے لگا یا رسول اللہ تنگی بڑی ہے ایک ہی چادر ہے جسے میں لے کر آتا ہوں تو نماز پڑھتا ہوں اور بعد میں جا کے اپنی بیوی کو دے دیتا ہوں تو وہ سر پر لے کر نماز پڑھتی ہے کیونکہ عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی مرد کی نماز کے لیے ننگے سر کا کوئی مسئلہ ہی نہیں جو علماء یہ کہتے ہیں کہ ننگے سر نماز نہیں ہوتی ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں، بخاری و مسلم کی احادیث ہیں کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ سب اکثر ننگے سر نماز پڑھتے تھے اور ایک دن بھی نبی علیہ السلام نے نہیں فرمایا کہ تم نے سر پر کپڑا کیوں نہیں رکھا ہمیں یہ سناتے کیا ہیں کہ مسجد میں زینت کے ساتھ جانا چاہیے تم ننگے سر جاتے ہو جو زینت

① صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ: ٤٤٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ہے تو جو انھوں نے مسجد میں ٹوپیاں رکھی ہیں کیا وہ زینت ہے وہ کھجوروں کے کھگے کی بنی ہوئی ٹوپیاں کوئی ٹوٹی پھوٹی میلی ہوئی یہ زینت ہے زینت لگانی ہے تو زینت لگاؤ کوئی اچھی قسم کی ٹوپیاں وہاں لا کے رکھو لوگ زینت کے ساتھ نماز پڑھیں، غلط مسئلے کا علاج بھی غلط ہی ہوتا ہے، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ مرد کی نماز کے لیے سر ڈھانپنے کا کوئی حکم نبی علیہ السلام نے نہیں دیا لیکن عورت کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا:

'لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ'. ①

کہ اس کے دوسرے کپڑے سارے ہوں سر سے ننگی بالغ عورت کی نماز نہیں ہوتی یا رسول اللہ ﷺ میں بیوی کو جا کر کپڑا دیتا ہوں تو وہ نماز پڑھتی ہے تو اللہ سے دعا کرو کہ اللہ ہماری غربت دور کر دے نبی ﷺ نے فرمایا یا ثعلبہ تیری حالت اس وقت بڑی قابل رشک ہے بہت اللہ والا بندہ ہے، لوگ تجھے کہتے ہیں: (حمامۃ المسجد) مسجد کا یہ کبوتر ہے تو یہ جو مال ہے بڑا امتحان ہے بڑی آزمائش ہے۔

مال کم نہیں ہوتا:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ایک دفعہ بیت اللہ گیا میں باہر سے داخل ہوا تو نبی علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر بلند آواز سے کہنا شروع کر دیا:

'وَاللّٰهِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ، وَاللّٰهِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ، وَاللّٰهِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ'.

مجھے اللہ کی قسم ہے وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں، وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں، وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں، مجھے بڑا ڈر لگا ہو سکتا مجھے دیکھ کر نبی علیہ السلام نے یہ آوازیں دی ہیں کہیں میں ہی نہ ہوں، میں نے پوچھا اللہ کے رسول کون

① سنن أبي داود، كتاب الصلاة: ٦٤١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقصان میں ہے آپ نے فرمایا: مالدار لوگ نقصان میں ہیں جس وقت ملتا ہے نا پھر ان کے دماغ بڑے اونچے ہوجاتے ہیں پھر تو ان کو نماز، روزے کی بھی کوئی لگن نہیں رہتی یہ ذرا چوہدریوں اور زمینداروں کو دیکھو، ان کے گھر ایسے ہی ہیں جیسے رمضان آیا ہی نہیں، کوئی خدا کا خوف نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بڑے نقصان میں ہیں:

'إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا'. ①

مگر وہ مالدار جو دائیں خرچ کرے اور بائیں خرچ کرے آگے خرچ کرے، پیچھے خرچ کرے، وہی مال کے حساب سے بچے گا، ورنہ اس عذاب سے بچنا بہت مشکل ہے اس لیے تو اپنے آپ کو اس آزمائش میں نہ ڈال، اللہ تجھے جنت دے گا، عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ جنت بھی دے اور مال بھی دے، اس کے پاس کونسی کمی ہے آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے مال دے یہ تو سمجھ آرہی ہے کہ جس وقت وہ مال مانگ رہا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: وہ نہ ہو کہ نماز، روزے سے بھی جاتے بنو، کہنے لگا اللہ کے رسول اب ہمارے اوپر اللہ کا مالداروں والا کوئی احسان نہیں بڑی تنگی کی زندگی ہے میں تنگی کی حالت میں اللہ کو نہیں بھولا اگر اللہ مال دے گا تو پہلے سے فارغ ہو کر مال خرچ کروں گا وقت مسجد میں دیں گے۔ اللہ اللہ زیادہ کریں گے، اللہ کے احسانات زیادہ ہوں تو اللہ کا ذکر بھی زیادہ کریں گے آپ ﷺ دل سے مسکراتے تھے کہ دیکھو یہ انسان کیسی امیدیں رکھتا ہے، پتہ نہیں دل کب بدلے گا اللہ کے رسول علیہ السلام نے فرمایا لو پھر کرو دعا ہاتھ اٹھائے دعا کی یا اللہ اس کو مال دے دے اس کو مال میں برکت دے دے، اس کو ترقی دے دے اور اس کو کہا کہ یا اللہ میرے حق میں میرے نبی کی دعا قبول فرمالے وہ بھی دعا مانگتا تھا یہ بھی دعا

① صحیح البخاری: ٦٦٣٨، صحیح مسلم: ٩٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانگتے تھے دعا کر دی اس کے قبضے میں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کے مال میں اضافہ ہوتے پتہ نہیں چلا کہ مال بڑھتا کیسے ہے جیسے لوگ کہتے ہیں نا اللہ دینے پر آئے تو چھت پھاڑ کے دیتا ہے۔ واقعی چھت پھاڑ کے دیتا ہے وہ وہ لوگ دیکھے ہیں جن کے پھٹے ہوئے کپڑے ہوتے تھے اور پتہ ہی نہیں چلا چند دنوں میں ہی اللہ نے ان کو خوشحالی عطا فرما دی آج کچھ تھے کل کچھ ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنو لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴾ ① اللہ فرماتے ہیں اے انسانو! ہم تمھیں دنیا میں بھیج کر آزماتے ہیں کون اللہ کے حق جانتا ہے اور کون اللہ کے حق نہیں جانتا، پتہ تو اس وقت لگے گا جب موقت کا فرشتہ سامنے آکر کھڑا ہو گیا نہ ماں بچا سکے گی، نہ باپ بچا سکے گا، تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکے گا، اللہ فرماتے ہیں:

﴿تَرْجِعُوْنَهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾. ②

کہ جس وقت ہم کسی کو لینے پر آجاتے ہیں پھر کبھی کسی نے اس کو روکا تو نہیں اس کو کیوں نہیں تم بچا لیتے ہے تمھارے پاس طاقت ﴿تَرْجِعُوْنَهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ اس وقت ہی بچا لیا کرو تمھارے ہاتھوں میں سے لے جاتے ہیں تمھارے پہروں میں لے جاتے ہیں، اس کا مال تو بڑھتا ہی بڑھتا گیا نبی علیہ السلام کا بھی اس کی طرف دھیان تھا کہ پہلے تو پانچ نمازیں پہلی صف میں امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ اس نے کبھی ضائع نہیں جانے دی تھی تو اب کچھ ہی عرصے کے بعد پچھلی صفوں مین چلا گیا بعد میں آکے ملا ہے چلو پیچھے پڑھ کے پیچھے سے ہی چلے جائیں گے پھر جمعہ بھی آتا تھا نمازوں میں آتا ہی نہیں تھا ایک دن نبی علیہ السلام نے

---

① البقرة: ۱۵۵

② الواقعة: ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعہ میں آئے ہوئے سے پوچھا ثعلبہ نماز کہاں پڑھتے ہو، کہا یا رسول اللہ ﷺ جہاں ہوتا ہوں وہاں ہی نماز پڑھ لیتا ہوں کوئی اللہ مسجد میں ہی تو نہیں نا پہلا شیطان گمراہ کرتے وقت یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ خدا کوئی صرف مسجد میں ہی ہے شرم نہ اس کو آئی کہ جب تو پہلی حالت میں تھا۔اس وقت خدا مسجد میں ہی ہوتا تھا باہر نہیں ہوتا تھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا دیکھ اپنے حالات پر کنٹرول کر لیکن وہ دن رات دولت میں پھنستا جاتا تھا۔

﴿يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾.①

جس کو اللہ دے بغیر حساب کے ہی دے دیتا ہے، زکوۃ کا وقت آ گیا، زکوۃ کے وقت میں جس طرح بے نمازوں کی دلیل ہوتی ہے نا کہ خدا کو کوئی مسجد میں ہی ہے جہاں ہوتا ہوں پڑھ لیتا ہوں، خدا کرے تم جہاں ہوتے ہو وہاں پڑھ لو سہی لیکن یہ نہ بہانہ بناؤ کہ مسجد میں نہیں آئے تو پڑھی نہیں، پڑھو ضرور اور اگر مسجد میں آسکتے ہو تو کیوں نہ پڑھو ﴿إِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾ مسجدیں اللہ کی عبادت کے لیے ہیں کیوں نہ تم مسجد میں آ کر پڑھو، تمھارے سامنے دنیا کے کام آ گئے اللہ نے اس لیے پیدا کیا تھا کہ اس کی کوئی پرواہ ہی نہ کرے۔ زکوۃ کے لیے نبی علیہ السلام ہر علاقے میں اپنے آدمی بھیجتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی تھا مقداد رضی اللہ عنہ دونوں زکوۃ لینے گئے ایک آدمی سے زکوۃ لی تو آگے ثعلبہ کا ڈیرہ آگیا اس کو کہا کہ نبی علیہ السلام نے ہمیں بھیجا ہے تو اپنے مال کی زکوۃ دے جس طرح بے نمازیوں کے بہانے ہوتے ہیں اسی طرح جن کا زکوۃ دینے کو دل نہیں کرتا وہ بھی اسی طرح بہانے بناتے ہیں، دوسروں سے لے آئے ہو، ہمارے جب دبے لیں گے تو نے پھر ہی دینی ہے جب تو نے زکوۃ دینی ہی ہے یہ کیوں نہ کہتے ہو کہ دوسروں سے لے

---

① البقرة: ٢١٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے غصہ تو بہت آیا کہ کہتا ہے دوسروں سے لے آئے ہو اگر تو نے نہ دی تو اگلے کے پاس گئے وہ بھی یہی کہہ دے تو جو اللہ کا حق ہے اللہ نے تم سے کوئی چھین کے نہیں لینا اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہو۔ اللہ کی دی ہوئی زندگی استعمال کرتے ہو، بڑا مشکل مسئلہ ہے جو کچھ اللہ کے احسانات ہیں تم تو ان کو گن بھی نہیں سکتے۔

﴿إِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾. ①

شیخ سعدی اور اللہ کا شکر:

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سارے اللہ کے فضل ایک طرف رکھ دو ایک یہ کہ جو تمھیں سانس آتی ہے نہ جو اندر جاتا ہے یہ تازہ ہوا اندر جاتی ہے جس کے ساتھ زندگی بنی ہے اسی سے زندگی بڑھتی ہے پھر اندر سے گندا سانس باہر نکلتا ہے وہ اگر نکلے نہ تو طبیعت خوش نہیں ہوتی ایک سانس کے دو شکر واجب ہیں اور چوبیس گھنٹوں میں آدمی کتنے سانس لیتا ہے (۲۴) ہزار سانس لیتا ہے دن رات میں ۲۴ ہزار سانس لے ایک اندر جانے والا اور ایک باہر نکلنے والا، پتہ بھی نہیں ہمیں لگتا کہ اللہ نے یہ نظام حیات بنایا ہے دوہرے شکر واجب ہوتے ہیں ایک اندر جانے کا، دوسرا باہر آنے کا۔ ۴۸ ہزار دفعہ شکر کیسے کرو گے تم؟ اللہ کے رسول علیہ السلام نے فرمایا: صبح کے سورج چڑھنے کے بعد جو اشراق کی نماز کے دو رکعت پڑھ لیتا ہے اللہ سارے (۴۸) ہزار شکروں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔ دیکھ اللہ معاف کس طرح کرتے ہیں، اس کا دیا کھاتے ہیں، اس کا دیا پہنتے ہیں، اس کی ہی دی ہوئی اولاد ہے، ذرا اولاد کو کچھ ہو جائے والدین کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے، کہ بچہ تو ہاتھوں سے ہی جاتا ہے ابھی ابھی تو اچھا بھلا تھا بس دو چار موشن آئے ہیں کلیجہ نکل

① إبراهيم: ٣٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے ماں باپ کا۔ اور ماں کی آہیں کوئی سن نہیں سکتا کیا اللہ کے احسانات تم پر تھوڑے ہیں، وہ آگے سے ہو کر آئے لوگوں نے زکوتیں پیغمبر کے کلمہ کے مطابق دیں وہ تو معاشرہ ہی بہت اچھا تھا وہ زکوتیں کھانے والا نہیں تھا ان کو پتہ تھا ہم کیا تھے بکریاں چرانے والے، اونٹوں کے چرواہے۔ تو اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی بدولت ہمیں خوشحال بنا دیا۔

زکوۃ نہ دینے والوں کا انجام:

زکوۃ کھانے والا:

﴿يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا﴾.

دوسری جگہ فرمایا:

﴿يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ﴾. ①

ان کے دائیں بائیں اسی دولت کے داغ لگائے جائیں گے۔ یہی دولت سانپ بن کر گلے میں پڑے گی تو پوچھے گا تو کون ہے سانپ کہے گا: 'أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ' ② میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، جو زکوۃ کے بغیر جوڑ جوڑ کے رکھا تھا 'ذُقْ مَا كُنْتَ تَجْمَعُ' جو جمع کرتا رہا ہے اس کے مزے چکھو تو اللہ کے رسول ﷺ سے کس طرح دعائیں کروا کر اس نے لیا تھا۔ لے کر آ گئے زکوۃ اس کے پاس آئے کہنے لگا آگے سے لے آئے ہو پہلے تھا پیچھے سے لے آئے ہو، وہ کہنے لگے تو نے کب دینی ہے مال اپنے کی۔ زکوۃ کھانا بدترین جرم ہے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جس نے زکوۃ نہ دی اس کا حشر سن لو کیا ہوا ہے سوچ سوچ کہنے

---

① التوبة: ٣٥

② صحيح البخاري، كتاب التفسير: ٤٥٦٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگا: 'إِنْ هِيَ هِرَقْلِيَّةٌ فِي الإِسْلَامِ' ایسے لگتا ہے جیسے ہرقل نے ٹیکس لگایا ہے محمد نے بھی ٹیکس لگایا ہوا ہے۔ یہ زکوۃ کو ٹیکس کہنے والوں کا حال ہے جی ہم ٹیکس جب ادا کر دیتے ہیں پھر زکوۃ کونسی ہمارے ذمے نبی علیہ السلام زکوۃ کے علاوہ کچھ نہیں تھے زکوۃ الگ لیتے تھے ضرورت کے وقت صحابہ میں چندہ کا اعلان کرتے کوئی صحابی ایسا ہو گا جو کچھ دے کر نہ جاتا ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

'اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ' ①

دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو تمھارے پاس کچھ نہیں تو کھجور کا آدھا چھلکا ہی دے دو اللہ وہ ہی تمھارا قبول فرمائے گا کچھ دینے کی عادت تو سیکھو کپڑے جھاڑ کر نکل جانا کوئی اللہ کے لیے دینے کی ضرورت نہیں۔ 'إِنْ هِيَ هِرَقْلِيَّةٌ فِي الإِسْلَامِ' یہ بھی اسلام میں ہرقل والا قانون ہے۔ جو حضور نے جاری کر دیا ہے اللہ کی نافرمانی ہے، اللہ کی بغاوت ہے، زکوۃ کو ٹیکس قرار دینا زکوۃ تو مال کو پاک کرنے کے لیے ہے، بے شک زکوۃ کئی جگہوں پر خرچ کی جاتی ہے، لیکن اس کو ٹیکس تو نہیں کہنا جب اس نے یہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چلو بھئی، نبی علیہ السلام کے پاس آئے، بتایا یا رسول اللہ ہر ایک نے زکوۃ دی ہے چاہے کسی کی زکوۃ دس روپے ہی بنتی تھی اس وقت کا سکہ لیکن اس ظالم کا اتنا مال جہاں نظر جائے اس کا مال ہی نظر آتا تھا اس نے زکوۃ نہیں دی، آپ نے فرمایا: تمھارے آنے سے پہلے فرشتہ آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ جو بہت پرہیز گار تھا اللہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اب وہی تمھاری منتیں کرے گا، اللہ نے منع کر دیا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زکوۃ نہیں لینی، کھائے اب مال جتنا کھا سکتا ہے، کھا لے، کبھی لالچ سے بھی پیٹ بھرتا ہے، اتنا انسان حریص ہو جائے وہ کیا ہے چالیسواں حصہ زکوۃ

① صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ: ١٤١٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارا سال کھاپی کے اپنے مال میں زکوۃ رکھنی ہے، ملا کے کاروبار کرنا، اسی کے منافع میں سے زکوۃ ہے، یہ بھی حرام ہے زکوۃ کے مال کو اپنے مصرف میں لے کے آنا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: زکوۃ کا مال انسان کو ہضم نہیں ہوسکتا، قیامت کے دن جو برا حال ان کا ہونا ہے نا۔ اک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ کتنا حساب ان کا ہوگا، آپ نے فرمایا: جو لوگ ہیں غریب جن پر زکوۃ نہیں فرض ہی نہیں ان کا تو ایک کھجور کا چھلکا بھی اللہ ہزاروں میں کر دیتے ہیں، تو جنھوں نے مال کے ہوتے زکوۃ نہیں دی یہ ان غریبوں سے ۵۰۰ سال کے بعد جنت میں جائیں گے۔

إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ ، بِمِقْدَارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ . ①

میری امت کے غریب ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے اور یہ امیر ۵۰۰ سال بعد جنت میں جائیں گے ۵۰۰ سال کس پر لگیں گے مال کا حساب دینے پر۔

مال کا حساب اور سوال ہوگا:

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا وَضَعَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ . ②

چار باتیں اللہ قیامت کے دن پوچھیں گے کہ یہ مال کہاں سے کمایا تھا جھوٹ بول بول کر کم تول تول کر، گاہکوں کو دھوکہ دے دے کر، ملاوٹ والا مال،

① سنن ابن ماجه، كتاب الزهد: ٤١٢٣

② سنن الدارمي: ٥٧٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیانت والی چیزیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابن آدم کی ٹانگیں اس کا وزن اٹھا نہیں سکیں گی تھر تھر کانپیں گی ، میں کون کون سی بات کا حساب دوں 'من أین اکتسبه' کہاں کہاں سے کمایا ہے پھر مزہ آئے گا کہ حلال کمایا ہے یا حرام کمایا ہے، یہ بھی علیحدہ سوال ہوگا اگر حلال نہیں کمایا پھر بھی پتہ چلے گا پھر کہاں خرچ کیا تھا کہتے ہیں جی اپنا مال ہے جہاں جی کرے خرچ کریں کون کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو کہا تھا اللہ نے تیرے اوپر بہت احسان کیا ہے بہت مال تجھے دیا ہے اب تو بھی لوگوں پر احسان کر، کہنے لگا اللہ نے اس میں کیا کیا ہے میں اپنی دانشمندی ، اپنی محنت اور اپنی قابلیت ، اپنی سیاست سے کمایا ہے اللہ کا اس میں کیا تعلق ہے؟ اللہ نے کیا کیا تھا اللہ نے نہ اسے زندہ چھوڑا تھا اور اس کے مال کو ﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾ ① اللہ نے اسے بھی زمین میں دھنسا دیا تھا ،اس کے مال کو بھی دھنسا دیا تھا، اللہ کا کھاؤ اور ساتھ اللہ کو آنکھیں دکھاتے ہو اکڑ اکڑ کے ، اللہ نے جو مال دیا اسی وجہ سے دیا ہے کہ غریب اور مستحق افراد تک بھی مال پہنچے ،صرف یہ مال تمھارے لیے ہی نہیں تمھارے لیے ہوتا تو جتنا تمھارے کھانے کا خرچ ہے اتنا ہی پھر ہوتا اس سے بڑھ کر نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے غریبوں کا حصہ امیروں کے گھروں میں ڈالا ہے، یہ جو امیروں سے زکوۃ لی جاتی ہے یہ غریبوں کا حصہ ہے، ان گھرانوں کو آزمانے کے لیے دیا ہے یہی اللہ فرماتے ہیں کہ جب ان لوگوں پر ہوتا ہے اس وقت دعا پر دعا کرتے ہیں وظیفے مانگتے ہیں کونسا کروں کہ اللہ کاروبار سیدھا کر دے ، اللہ سے کاروبار سیدھا کرنے کے لیے نیک نیتی سے دعا کرو اللہ کاروبار سیدھا فرما دے گا بے شک مجمع میں جمعہ میں دعا کروانی سنت بھی ہے لیکن خود بھی کرو اپنے لیے کرواؤ، بچوں کے لیے ، بیماروں کے لیے

① (القصص:۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرواؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا حضرت جی ہمارے علاقے میں قحط پڑھ گیا ہے دعا کریں اللہ بارش ڈال دے، انھوں نے کہا تو خود دعا کر تیرا دل دکھا ہے اس میں جو دعا نکلے گی سیدھی آسمانوں پر جائے گی بھوکے آدمی کے دل سے نکلی ہوئی دعا اللہ کے پاس پہنچنے کے لیے رستے سے بادل ہٹ جاتے ہیں کہنے لگا حضرت جی بہت دعا کی ہے، اللہ نے قبول نہیں کی، بہت غصہ آیا حضرت عمر کو، اوئے اللہ تو کہتا ہے:

﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. ①

مجھ سے مانگو میں عطا کرتا ہوں، میں تیری بات کیسے مانوں کہ تو نے مانگی ہے تو اس نے دی نہیں جا آج رات دعا مانگ اگر بارش نہ ہوئی تو میں (۸۰) درے تجھے لگاؤں گا کہ تو نے اللہ پر الزام لگایا ہے، اللہ بار بار کہتا ہے مجھ سے مانگو جو کچھ مانگنا ہے اور مانگنا بھی آنا چاہیے۔ کس طرح مانگتے ہیں ایسے نہیں ہونا چاہیے ہاتھ کا رول اور دل یا رول 'لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ دُعَاءً عَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ' ②

اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو دل حاضر نہ ہو اور منہ سے مانگی جائے۔ کہا جاؤ صبح بارش نہ ہوئی اسی (۸۰) درے تجھے ماروں گا اس بیچارے پر مصیبت آگئی کہ بارش اللہ نے نازل کرنی ہے پتہ نہیں کرتا ہے یا نہیں، یہ بڑا سخت آدمی ہے، اس نے صبح میری کمر اُدھیر دینی ہے، عشاء کی نماز پڑھ کے بیٹھا اور رونا شروع کر دیا یا اللہ مجھے معاف کر دے یا اللہ بارش ڈال دے اگر صبح بارش نہ ہوئی تو میں مر جاؤں گا رو رو کے اس نے دعا کی دل سے، پتہ تھا صبح کمر کا کیا حال ہونا ہے، کیا ہوا پھر، جہاں یہ واقعہ تفسیر میں لکھا ہے تفسیر قرطبی میں یہ واقعہ لکھا

① غافر: ۶۰

② سنن الترمذی، أبواب الدعوات :۳۴۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہتے ہیں فجر کی اذان ابھی نہیں ہوئی تھی کہ بارش شروع ہوگئی نماز فجر پڑھی پھر پوچھا کہاں ہے وہ آدمی، کہنے لگا جی میں یہاں ہوں کہا یہ برسی ہے کہ نہیں، کہنے لگا جی، فرمایا اس طرح تو نے پہلے دعا کی ہی نہیں تھی، مانگنے کا بھی طریقہ ہوتا ہے اللہ کہے کہ میں دیتا ہوں پھر دے نہ، اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا، معلوم ہوتا ہے ہمارے مانگنے میں کمزوریاں ہیں یہ کمزوریاں بھی دور کرو اور اللہ کا حق بھی ادا کرو، اپنے مالوں کی زکوۃ دو، زکوۃ کا یہ مہینہ ہے، زکوۃ میں کوئی کمی نہ کرو۔ دیکھو اللہ اس میں کیسے برکت ڈالتا ہے اس نے وعدہ کیا ہے:

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾. ①

اے ایمان والو! سودی کاروبار تم سمجھتے ہو فائدہ مند ہے حالانکہ یہ مال کو تباہ کر دیتے ہیں، جس نے سودی قرض لے لیا ہے وہ اس قرض سے کبھی سرخرو نہیں ہو سکتا، پھنستا ہی گیا پھنستا ہی گیا، فرمایا:﴿وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ اللہ چھوٹے چھوٹے صدقات کو بڑھاتا رہتا ہے، رمضان کا مہینہ، صدقات کا بھی مہینہ ہے، اللہ ہمیں قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

① البقرة: ٢٧٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعات محرم کی تردید

﴿أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ○ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾. ①

''کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا (اپنا) کارساز بنائیں گے، ہم نے کافروں کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں؟ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں فضیلت اور برتری کے لحاظ سے برابر نہیں سب انسان فضیلت میں برابر ہیں نہ مقامات، نہ دن، نہ راتیں حتیٰ کہ تمام انبیاء و رسل فضیلت میں برابر نہیں ہیں۔

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾. ②

① [الکھف: ۱۰۲-۱۰۴] ② [سورۃ البقرۃ: ۲۵۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ رسول، ہم نے بزرگی دی ان میں سے بعض کو بعض پر۔"

بعض زمینوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے خاص مقام عطا فرمایا ہے، انسانوں میں سب سے بلند مقام حضرت محمد ﷺ کا ہے، زمینوں میں مقدس افضل اور فضیلت والی زمین بیت اللہ والی زمین ہے، حرم والی زمین ہے، اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض دنوں کی فضیلت بہت زیادہ بیان فرمائی ہے، ایک رات آتی ہے رمضان کے اندر، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اس رات کو بہت فضیلت دی ہے۔ وہ کون سی رات ہے؟ جس رات کو آسمان سے قرآن مجید نازل ہوا:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴾.①

لیلۃ القدر جس کی عبادت ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ جمعہ کے دن کی بھی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔

محرم تاریخ کے آئینے میں:

اسی طرح محرم کا مہینہ جو ہے اس کی بھی فضیلت ہے۔ ہمارے ملک کے اندر نو محرم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذریعے مشہور ہے، کہ وہ اس ماہ میں شہید ہوئے تھے۔ لیکن اسلامی تاریخ میں محرم اس حیثیت سے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ اس حیثیت سے پہچانا جاتا ہے کہ تاریخوں والے لکھتے ہیں: یہ جو محرم کے مہینے کی دس تاریخ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی سب انسانوں کے باپ، ان سے جو خطاء ہوئی تھی اس کی توبہ محرم کی دس تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

اسی طرح محرم کی تاریخ میں یہ بھی ہے: کہ حضرت یونس علیہ السلام کہ دعا بھی مچھلی

① (سورۃ القدر: ۱۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پیٹ میں دس محرم کو قبول ہوئی تھی، اس کے بعد نوح علیہ السلام کی کشتی اس عظیم سیلاب کے وقت جودی پہاڑ کے کنارے کے ساتھ جس دن لگی ہے، تاریخوں والے لکھتے ہیں وہ بھی دس محرم کا دن تھا۔

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم مکہ میں تھے۔ اور مکے کے قریش دس محرم کا روزہ رکھتے تھے وہ بھی روزہ رکھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے۔ جس طرح مکہ کے لوگ بیت اللہ کا حج کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حج کرتے تھے کہ نیک کام میں ان کی مخالفت ضروری نہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا قریش، مکہ میں محرم کی دس تاریخ کو روزہ کیوں رکھتے تھے انہوں نے بیان فرمایا کہ مکہ کے اندر کچھ لوگوں نے کوئی گناہ کیا تھا۔ آخر ابراہیم علیہ السلام کی امت تھی۔ ایمان تو نبیوں کے اوپر تھا۔ اگر مکہ کے لوگ بیت اللہ کا حج کرتے تھے تو خدا کی عبادت سمجھ کر ہی کرتے تھے۔ قریش کے اس گناہ سے جو توبہ قبول ہوئی تھی شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہوگا اس کے زمانہ میں قبول ہوئی تھی۔ حدیث میں اس کی وضاحت نہیں ہے اتنا ہی ہے۔ کہ قریش نے گناہ کیا تھا ان کی توبہ بھی کسی نبی کے ذریعہ قبول ہوئی تھی۔ اللہ تعالی انبیوں کے ذریعہ ہی پتہ دیتے تھے۔

نبی کے بغیر بھی اللہ خبر دے سکتا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'كَانَ الكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ أَأَكْرَهْتُكِ؟ قَالَتْ: لاَ وَلَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلاَّ الحَاجَةُ، فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعَلْتِهِ؟ اذْهَبِی فَهِیَ لَكِ، وَقَالَ: لاَ وَاللّٰهِ لاَ أَعْصِی اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَیْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلٰی بَابِهِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ". ①

ایک بڑا رئیس آدمی تھی، اس کے زمانہ میں قحط پڑ گیا، اس قحط کے اندر لوگ بڑے سخت عذاب میں تھے، اس کے کسی رشتہ دار کی ایک نوجوان لڑکی تھی، جس کے ماں باپ بوڑھے تھے وہی کما کر ان کو کھلاتی تھی جس وقت بھوک نے ان کو زیادہ تنگ کرلیا تو ماں باپ نے کہا جاؤ بیٹی جاؤ کچھ لاؤ اب تو بھوک نے بہت تنگ کر لیا ہے، جاؤ وہ ہمارا رشتہ دار ہے رئیس آدمی ہے اس کو کہو کہ میری مدد کرے کیونکہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں وہ کافی دنوں سے بھوکے ہیں، وہ لڑکی گئی اور جا کے کہا۔

سرمایہ داروں کا ذہن اکثر عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی طرف ہی مائل رہا ہے، یہ عیاشی ان کی عادت بن جاتی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس قحط سالی کے زمانہ میں کچھ تنگ دست لڑکی اور اس کے بوڑھے ماں باپ پر اسے ترس آتا بلکہ اس نے کہا مجھ سے بدکاری کرو پھر جو کہو گی دے دوں گا۔ اس نے کہا، توبہ توبہ یہ کام نہیں ہوسکتا۔ امیر غریب کا فرق دیکھیں غریب کس طرح خدا سے ڈرتا ہے امیر کس طرح برائیوں پر دلیر ہوتا ہے۔ لڑکی نے انکار کر دیا واپس چلی گئی جا کے ماں باپ کو بتایا یہ بات ہوئی ہے انہوں نے کہا اچھا مر جائیں گے اور کیا ہو گا پر یہ پیٹ کا دوزخ نا انسان کو اتنا مجبور کر دیتا ہے کہ پھر کچھ دیر گزرنے کے بعد کہا بیٹی ہمارا تو کوئی حال نہیں جا اس کو کہہ کہ خدا سے ڈر اور میری مدد کر، وہ گئی اس نے کہا میرا

① سنن ترمذی کتاب صفة القیامة و الرقائق و الورع، رقم الحدیث[٢٤٩٦]، مسند احمد، رقم[٤٧٣٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہی مطالبہ ہے، اب مرتی کیا نہ کرتی مجبوراً اس نے کہا، کہ جا تو جس طرح چاہتا ہے کر لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت وہ گناہ پر بالکل آمادہ ہوا تو لڑکی کپکپا رہی تھی اس نے کہا کپکپاتی کیوں ہے؟ میں نے کوئی زبردستی کی ہے میں نے مطالبہ کیا اور تو نے مان لیا، کہنے لگی ڈرتی کسی سے نہیں۔ اللہ سے ڈر آتا ہے اللہ کہے گا پیٹ کی خاطر برائی کر لی تھی، اس کے دل میں اللہ نے بات ڈال دی قسمت اچھی تھی اس کو یہ خیال آیا کہ دیکھو ایک بھوکی تنگ دست لڑکی خدا سے ڈرتی ہے اور میں مال دار ہو کے خدا کی نعمتیں کھا کے بڑا ہی کمینا ہوں مجھے کوئی ڈر نہیں۔ اس نے کہا کپڑے پہن لو خود بھی پیچھے ہٹ گیا لڑکی نے کپڑے پہن لئے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ نے عام آدمی سے ایسا کبھی نہیں کیا لیکن اس کا یہ حال تھا کہ وہ توبہ کر کے پیچھے ہوا تھا اور جو وہ چاہتی تھی دے دیا تھا اسی رات وہ فوت ہو گیا تھا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا، اللہ نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں جو ایسے وقت میں طاقت ہوتے ہوئے ڈر جائے، اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے نبی اس وقت کوئی نہیں تھا جس کے ذریعے اللہ اس کی بخشش کی خبر دیتا اس کے دروازے پر ہی اللہ نے لکھ دیا کہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ قریش نے بھی اسی طرح گناہ کیا اور معافی ملی تو اسی شکرانہ میں دس محرم کا روزہ رکھتے تھے۔

قبلہ میں یہودیوں کی مطابقت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم جب ہجرت کر کے مدینہ گئے تو مدینہ میں یہودیوں کی بہت آبادی تھی اور وہ مذہبی لوگ تھے۔ تورات ان کے پاس تھی چاہے بدلی ہوئی تھی۔ لوگ ان کو تعلیم یافتہ پڑھے لکھے سمجھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ جس وقت وہاں تشریف لے گئے تو، نماز پڑھنے کے وقت، مکہ میں پہلے تو بیت اللہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نماز پڑھتے تھے کہ بیت اللہ بھی سامنے آجائے اور بیت المقدس بھی ادھر ہو۔ مکہ سے مدینہ جا کر یہ صورت نہیں ہو سکتی تھی، کہ دونوں کی طرف ایک وقت میں منہ ہو جائے۔

اگر بیت المقدس کی طرف مدینہ میں منہ کریں تو مکہ کی طرف پشت ہو جاتی ہے، اگر بیت اللہ کی طرف منہ کریں تو بیت المقدس کی طرف پشت ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ جب تک اللہ کی طرف سے کوئی پیغام نہ آتا کہ یہ غلط ہے آپ اتنی دیر ان یہودیوں کی مطابقت کرتے، ان کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دیتے۔ ۱۸ ماہ نبی اکرم ﷺ مدینہ جا کر بیت القدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ اکثر دعا کرتے رہتے تھے یا اللہ جو قبلہ اول ہے اس کی طرف میرا منہ پھیر دے۔

ہم زیادہ حق دار ہیں:

اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ مَا هٰذَا. قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى. قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. ①

ہم وہاں گئے دس محرم کا دن آیا تو یہودیوں نے روزہ رکھا ہم نے پوچھا تم دس محرم کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ یہودیوں نے کہا ہم اس لئے روزہ رکھتے

①(صحیح البخاری: ۳۳۹۷، صحیح مسلم: (۷/ ۹) کتاب الصیام صوم یوم عاشوراء: ۱۱۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دریا سے پار کیا تھا، فرعون سے نجات دی تھا، اور فرعون کو غرق کیا تھا، وہ بھی دس محرم کا دن تھا، ہم اس لئے دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات کے شکرانہ کے لئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جتنے ہم موسیٰ علیہ السلام کے حق دار ہیں تم نہیں۔ ہم تو صحیح دین میں ان کو صحیح پیغمبر مانتے ہیں۔ تم نے موسیٰ علیہ السلام کا دین ہی بدل دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی روزہ رکھیں گے۔ آپ نے پھر فرمایا تم بھی دس محرم کا روزہ رکھا کرو۔

یہ ساری تاریخ کیا بتاتی ہے کہ بڑے بڑے لوگوں کو انبیا علیہم السلام تک کو دس محرم کو دشمنوں سے نجات ملی، گناہ سے معافی ملی یہ تو خوشی کا دن تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جتنی دیر تک زندہ رہے آپ اس کو خوشی کا ہی دن مانتے رہے۔

یہودیوں کی مخالفت کرو:

پھر حکم آیا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو جہاں خدا کا کوئی حکم ضروری نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات پہنچنے کے بعد کہ یہودیوں کی مخالفت کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ. ②

یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں اور میں آئندہ سال نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔ دس تو اصل نجات کا دن ہے، اس دن کا بھی رکھیں گے۔ تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو جائے۔

② صحیح مسلم(۲۱/ ۱۵۱)کتاب الصیام، باب أي یوم یصیام فی عاشوراء رقم:۲۷۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کی مخالفت کرو:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. ①

''اللہ کے رسول ﷺ نے جتنی دیر رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے اتنی دیر محرم کا روزہ ضروری قرار دیا اور مدینہ پہنچنے کے دو سال بعد رمضان کے روزے فرض ہو گئے۔ پھر آقا ﷺ نے حکم دیا رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی روزہ فرض نہیں، واجب نہیں، جس کا دل چاہے وہ محرم کا روزہ رکھے اور جس کا دل نہ چاہے وہ نہ رکھیں۔

احد کے شہداء پر ماتم نہیں کیا:

یہ روزہ اختیاری ہے ویسے تاریخ یہ بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ کافروں سے، بے دینوں سے نجات اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کی خوشی میں روزہ رکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں یہی عمل تھا۔ حالانکہ بدر کی جنگ میں بھی ۱۴ مسلمان شہید ہوئے اور احد کی جنگ اس میں نبی اکرم ﷺ کے ۷۰ بڑے بڑے اولوالعزم صحابی رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ بڑا مرتبہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی خوشخبری تھی یہ لوگ جو احد میں شہید ہوئے ہیں اللہ نے ان کی روحوں کو شہید ہو جانے کے بعد اسی وقت جنت میں پہنچا دیا۔ جو عام لوگ فوت ہوتے ہیں ان کی روحیں اسی وقت جنت میں نہیں پہنچتیں بلکہ حساب و کتاب کے بعد پہنچیں گی۔ لیکن ایک اعلیٰ جگہ پھر بھی جہاں مومنوں کی روحیں رہتی ہیں وہ بھی جنت کے باہر ہے۔ شہیدوں کو بڑی

① صحيح مسلم (۷/ ۵) كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء۔ رقم: [۱۱۲۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

'سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ'. ①

''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو ہیں یہ تو جنت کے شہیدوں کے سردار ہوں گے۔''

اور جس بے رحمی کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس بے رحمی کے ساتھ تو کسی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی شہید نہیں کیا۔ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی شہید سمجھتے ہیں۔ان کے اس عمل کو ہم بڑا مقدس عمل سمجھتے ہیں۔لیکن

'وَبَقَرَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ كَبِدَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَاكَتْهَا فَلَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تُسِيغَهَا فَلَفَظَتْهَا وَ اتَّخَذَتْ مِنَ الْآذَانِ وَ الْأُنُوفِ خَدَماً خَلَاخِيلَ وَالْقَلَائِدَ'. ②

''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان کا تو پیٹ چاک کر دیا گیا،کلیجہ نکال کر ٹکڑے کر کے ہندہ ن ء گلے کا ہار بنایا،حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھی چھری کے ساتھ نکال دی گئیں،زبان کاٹ دی،ہونٹ کاٹ دیئے۔''

ابو سفیان نے اس جنگ کے بعد اس میدان جنگ میں پھرنے کے بعد دیکھا کہ میرے فوجیوں نے مسلمانوں کے مقتولوں کے ناک کان کاٹ کر بری طرح ذلیل کیا ہے۔اس نے احد کے میدان میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا تھا،نبی اکرم ﷺ بھی ایک جگہ پر بیٹھ کر اس بات کو سن رہے تھے۔صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے سن رہے تھے۔اور کچھ شہید ہو گئے اور کچھ آگے پیچھے۔

---

① مستدرك حاكم (٤-٢٩٨) كتاب الجهاد،باب ذكر اسلام حمزة. معجم الاوسط للطبرانی (٢٣٥٤)

② الرحيق المختوم (١/ ٢٤٧)باب تشويه الشهداء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا اے مسلمانو!

يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبِ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي'. ①

ہم نے اس دن کا بدلہ نے لیا ہے۔ جو بدر کے میدان میں تم نے ہمارے ستر قتل کیے تھے آج اس کے بدلے ہم نے تمہارے ۷۰ قتل کیے ہیں۔ ابو سفیان نے کہا: میں جنگ کے میدان میں گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کی لاشوں کے ساتھ بڑا برا سلوک کیا گیا ہے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ بطور سالار کہ ان کے ناک کان کاٹے ہیں ان کی زبانیں کاٹی ہیں، پیٹ چاک کرنے ہیں، میں نے حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن مجھے دیکھ کر دکھ بھی نہیں کیوں دشمن دشمن کے ساتھ اس طرح کرتے ہی آئے ہیں۔

یہ اس نے اعلان کیا تھا، وہ بھی سمجھتا تھا کہ مسلمانوں کے لئے بھی یہ دن سخت پریشانی کا تھا جس شہر کے اندر ۷۰ عظیم قسم کے انسان ایک ہی دن میں شہید ہو جائیں ان کے گھروں میں کہرام نہیں مچ جاتا! ۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے شوال کے مہینہ میں جنگ ہوئی تھی ہفتہ کا دن تھا، ۱۵ تاریخ تھی آپ نے ان شہید ہونے والوں کے واسطے کوئی ماتم قائم نہیں کیا بلکہ مدینہ میں جس وقت نبی اکرم ﷺ میدان سے چلے گئے ایک آدمی نے آ کر خبر دی اے اللہ کے رسول ﷺ ایک جگہ پر عورتیں اکٹھی ہوئی ہیں اور شہیدوں کو رو رہی ہیں، بین کر کر کے رو رہی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ ان کو منع کرو۔ وہ نہ رکیں، پھر آیا یا رسول اللہ ﷺ روکنے سے وہ نہیں رکتیں آپ نے فرمایا ان کے مونہوں پہ مٹی ڈالو۔

① صحيح بخاری (۳/ ۱۱۰۵) کتاب الجهاد و السير باب ما يكره من التنازع و الاختلافات- رقم [۲۸۷٤]. سيرة ابن هشام (۳/ ۱)، سير ابن اسحاق (۱/ ۱۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ بے صبری ماتم نہیں سکھاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس دن کے بعد شوال کے مہینہ کو کوئی ماتم کا مہینہ قرار نہیں دیا۔ کہ اس میں شادی کرنی ناجائز کر دی ہو۔ اس میں کوئی خوشی منانی ناجائز کر دی ہو۔

مومنو! غمزدہ نہ ہونا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا:

﴿لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا﴾.

اے ایمان والو صدمہ تم کو بہت پہنچا ہے۔ پہنچا بھی تمہاری غلطی کی وجہ سے ہے۔ جہاں تم کو نبی اکرم ﷺ نے بٹھایا تھا کہ اس پہاڑی پر ۵۰ آدمی تیر انداز بیٹھ کر ہماری حفاظت کرو۔ کوئی پیچھے سے حملہ آور نہ ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:

'إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ، فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ'. ①

"ہماری میتوں کو اگر وہ کاٹنے لگ جائیں، یا کوے کھانے لگ جائیں، تم نے یہاں سے نہیں ہٹنا جب تک میں نہ حکم دوں یا اگر تم دیکھو کہ ہمیں شکست ہو گئی اور چیلیں نوچنے لگ جائیں، تم پچاس آدمیوں نے یہاں سے پیچھے نہیں ہٹنا، جب تک میں حکم نہ دوں۔"

لیکن تم نے دیکھا کہ پہلے حملے میں ہی مسلمانوں کو فتح ہو گئی۔ فتح کے وقت دیکھا کہ مجاہدین کافروں کے کیمپوں میں داخل ہو کر لوٹ مار کر رہے ہیں۔ مال غنیمت لوٹ رہے ہیں، وہ ۵۰ جو تھے وہ بھی وہاں نہ رہے بلکہ وہ بھی کہنے لگے چلو

① صحيح بخاری (۳/ ۱۱۰۵) كتاب الجهاد و السير، باب ما يكره من التنازع، رقم: [۲۸۷٤]. سيرة ابن كثير (۳/ ٤٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب تو فتح ہو گئی ہے لوٹ مار شروع ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: تمہاری غلطی کی وجہ سے جنگ کا روپ فتح سے شکست میں بدل گیا ہے۔

﴿قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ﴾. ①

یہ بڑی تکلیف کا دن تھا مسلمانوں کے لئے، لیکن اس کے اندر بھی کوئی کاروائی شریعت نے نہیں کی بلکہ کیا کہا؟

﴿لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾. ②

ایمان والو دل نہ چھوڑنا ۷۰ آدمی شہید ہوئے ہیں، ہوسکتا ہے تم دل چھوڑ جاؤ، تمہارے ہی تو نہیں شہید ہوئے، اتنے ہی کافروں کے بدر میں قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے دل نہیں چھوڑا حالانکہ ان کو کوئی امید نہیں کہ وہ مرنے کے بعد کسی اچھی جگہ میں ہونگے۔ تمہارے تو جو ۷۰ شہید ہوئے ہیں، تمہارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہترین عزت کی جگہ عطا فرمائی ہے۔ تم دل ہی چھوڑ دو مومن دل نہیں چھوڑتا کیوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تم مومن رہے۔

گریبان چاک کرنا منع ہے:

حضور نے رونے سے، بین کرنے سے، گریبان پھاڑنے سے، منع کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

'لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ'. ③

① آل عمران: ۱٤٤۔ ② آل عمران: ۱۳۹

③ صحيح البخاري: (۱۔۶۳۱) كتا ب الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود۔ صحيح مسلم: كتاب الايمان۔باب تحريم ضرب الخدود، رقم (٤۹۶)، سنن الترمذي: (۳/ ۳٤)، كتاب الجنائز، باب النهي عن ضرب الخدود، رقم: (۹۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہ ہم میں سے نہیں جس نے چہرہ پیٹا کپڑے پھاڑے، اور جاہلیت کے زمانے کی طرح بین کیا۔"

اے ایمان والو! عزیزوں کے قتل انسانوں کو بدحواس کر دیتے ہیں، بیٹے کی موت باپ کی کمر توڑ دیتی ہے، بیوی کا خاوند قتل ہو جائے اس کا سہاگ اجڑ جاتا ہے فرمایا ٹھیک ہے سب تکلیفیں ہیں لیکن جس آدمی نے اللہ کا حکم مانتے ہوئے تکلیفوں پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بے شمار اجر دے گا تو جس نے صبر نہ کیا جس نے چہرہ پیٹا، جس نے چھاتی پیٹی، کپڑے پھاڑے، گریبان پھاڑا، سر کے بال نوچے، اور جاہلیتکی پکار کی طرح روئے، جاہلیت کے زمانہ میں جس کسی کا بندہ مر جاتا، عرب میں مشہور تھیں وہ عورتیں جو ماتمی شعر پڑھتیں، جو مرثیہ پڑھتیں، ماتم کرتیں اور بڑے بڑے دلیروں کے دل ہلا کے رکھ دیتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے۔

واقعہ کربلا کی مبادیات

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے بیٹے یزید کے حق میں بیعت لی، اپنے بیٹے کو ایسے ہی خلیفہ بنا دیا اور مسلمانوں سے رائے نہ لی، اس کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے پسند نہیں کیا تھا۔ کہ یہ باپ کے بعد بیٹے کو خلیفہ بنا دینا، یا تو یہ ہو کہ اس کے مرتبے کا کوئی نہ ہو، اگر بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوں پھر تو اس کا حق نہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا آدمی آیا شام کے علاقے سے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے آ کے کہا، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہاں کے لوگوں سے اپنے بیٹے کی بیعت لی ہے۔ آپ بھی یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا ہم خفیہ بیعت نہیں کرنا چاہتے، کل جس وقت عام اعلان کرو گے بیعت کا پھر ہم بھی کر لیں گے اگر کرنی ہو اس واسطے کل تک انتظار کرو، جس وقت بیعت عام کا اعلان ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا، وہ آدمی واپس ہو گیا۔

گورنر کے پاس چلا گیا اور اس کو بتایا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما یہ تین نوجوان تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم کی اولاد سے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما انہوں نے صلاح کی کہ مدینہ سے دور چلو ورنہ انہوں نے زبردستی بیعت لینی ہے۔ یہ رات کو ہی دوڑ گئے تھے۔ روایتوں میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا نام نہیں، کہتے ہیں وہ فوت ہو گئے تھے۔ بعض روایتیں ایسی بھی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور امام حسین رضی اللہ عنہ یہ تین باقی تھے۔

واقعہ کربلا پر طائرانہ نظر:

یہ دوسری روایت ہے، یہ مکہ چلے گئے وہاں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی وہاں تھے۔ انہوں نے ان کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن کوفہ سے مسلسل پیغامات آنا شروع ہو گئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی ہم بھی نہیں کرتے وہ کوفہ میں آجائیں ہم ان کو اپنا امیر بنا لیں گے، اس طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیا گیا، جو اس وقت سمجھے جاتے تھے شیعان علی رضی اللہ عنہ ہیں، اور شیعان حسین رضی اللہ عنہ ہیں، یہ ان کے طرف دار تھے ان کے بغیر امام حسین رضی اللہ عنہ کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے بلایا تھا کہ ہم تمہاری بیعت کریں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو بھیجا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا جاؤ کوفہ میں حالات کا جائزہ لے لو انہوں نے بتایا کہ حالات بڑے سازگار ہیں۔

لیکن ان کو پتا نہیں تھا کہ کل کو کیا ہو جانا ہے۔ کوفہ والے صبح کچھ اور شام کو کچھ، صبح ۲۰ ہزار آدمی بیعت کرتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر، شام کو یزید کا بھیجا ہوا گورنر عبداللہ ابن زیاد جب کوفہ میں داخل ہوا، امام مسلم عقیل رضی اللہ عنہ کے پیچھے شام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نماز ہو رہی ہے۔ بہت بڑی جامع مسجد کوفہ کی،۱۲ ہزار آدمی نماز پڑھ رہے تھے۔ صبح کو اس نے اعلان کروایا کہ جو کوئی مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کیساتھ دیکھا گیا اس کو قتل کر دیا جائے گا اس نے منادی کرا دی۔ مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ ۱۲ ہزار آمیوں کے آگے نماز پڑھا رہے ہیں۔ منادی سن کر سب لوگ دوڑ گئے، جب سلام پھیرا تو پیچھے کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ سب دوڑ گئے ہم سمجھتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے ان کو پتا ہی نہ تھا وہ مظلوم تھے اس لئے ان کو شہید کہتے ہیں۔

بات بھی جو کی ہے وہ مناسب بات تھی کہ مسلمان تو سادہ ہوتے ہیں لیکن درجہ بدرجہ ہوتے ہیں۔ جو مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا تھا وہ مقام عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تھا، جو عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مقام تھا وہ ان کا ہی ہے دوسروں کا نہیں۔

اس طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کو اطلاع کی کہ اتنے آدمیوں نے بیعت کی ہے، وہ خبر وہاں پہنچی اس خبر پر وہ وہاں آئے تھے۔ آگے کوفہ کے حالات ہی بدلے ہوئے تھے۔ مگر دھوکہ دے کر انہیں شہید کر دیا گیا ہے اللہ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین

انہوں نے کسی صورت بھی لڑنے کی خواہش ظاہر نہیں کی امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو میں اس کے ساتھ خود ہی معاملہ طے کر لوں گا، انہوں نے کہا وہاں کی اجازت نہیں پہلے ہمارے ہاتھ پر اس کے نام کی بیعت کرو۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے وہاں نہیں جانے دیتے تو مجھے اسلامی ملک کی سرحدوں پر جانے دو میں ساری عمر جہاد کر کے گزار دوں گا۔ انہوں نے کہا وہاں کی بھی اجازت نہیں، کہا میں واپس مکہ چلا جاتا ہوں وہ کہنے لگے مکے بھی نہیں جانا۔

بیعت کرو یہاں اسی جگہ پر۔ آزاد آدمی باعزت اس طرح ذلت کے ساتھ بیعت نہیں کرتا۔ عزت کی موت اور شہادت کی موت جو انہیں ملی ہے وہ اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کی عظیم قربانی بھی ہے اور وہ مظلوم بھی تھے۔ مگر اسلامی تاریخ کو نہیں بدلا جا سکتا کہ آج یہ حکم ہو کہ اس ماہ میں کوئی شادی نہیں کرسکتا۔ کیا شیعہ، کیا سنی سارے کہتے ہیں کہ محرم سے پہلے پہلے شادی کر لو کیا ہے؟ کوئی اللہ کا حکم ہے؟ یا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں جب تک وحی اترتی تھی اس وقت تک تو امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی وفات سے ۵۰ سال بعد پیش آیا ۱۰ ہجری کو نبی اکرم ﷺ فوت ہوئے ہیں اور ۵۰ سال بعد ۶۰ ہجری میں یہ واقعہ کربلا میں پیش آیا ہے۔

ظاہر ہے اس وقت شریعت کا کوئی حکم نہیں اترتا تھا۔ کوئی نہیں تھا جس نے یہ مسائل بتائے ہوں۔ اس واسطے آقا ﷺ نے تو یہ بھی فرمایا کہ جس میت پر کوئی ماتم کر رہے ہوں، مرثیے پڑھ رہے ہوں، تو جو ماتم کرتے تو نہیں لیکن ماتم سنتے ہیں، دیکھنے جاتے ہو، آپ ﷺ نے فرمایا:

'لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ'. ①

"اللہ لعنت کرے اس پر جو ماتم کرتا ہے، مرثیہ پڑھتا ہے، لوگوں کو رلانے کے لئے غم کو ابھارنے کے لئے، اور ان پر جو ان کو سننے جاتے ہیں۔"

سنیوں کے عقیدے کے تو خلاف ہے اس کو سننا ہی نہیں چاہیئے، ٹھیک ہے مسلمانوں کے اندر بڑے مسائل میں اختلاف ہے لیکن ہر آدمی جس مسلک کو صحیح سمجھتا ہے اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

---

① سنن أبی داود (٣/ ١٦٤) كتاب الجنائز باب فی النوح رقم (٣١٣٠)، مسند احمد (٥/ ١٣٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی نعمتیں اور قربانی

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾. ①

”ہم نے ہر امت کے لئے عبادت کا طریقہ مقرر کر رکھا ہے تاکہ وہ جو کچھ اسے اللہ تعالیٰ نے چارپائے عطا کئے ہیں۔ان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔اور اسی کے سامنے جھک جاؤ او عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دو۔“

تمہیدی کلمات:

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں انسان کو عطا فرمائی ہیں اتنی بے شمار نعمتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک کے اندر فرماتے ہیں:

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾. ②

”اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنی چاہو کہ اس کے کیا کیا انعام ہیں ہمارے اوپر؟ تو تم شمار نہیں کر سکتے۔“

① (سورة الحج: ٣٤)

② (سورة إبراهيم: ٣٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایسی نعمتیں ہیں اللہ کی کہ انسان کے تصور میں نہیں آتی زندہ انسان کا سانس لینا یہ نعمت ایسی ہے، جو تمہارے تصور میں نعمتوں میں شمار نہیں ہوتی۔کبھی دھیان ہی اس طرف نہیں کیا، کہ اس سانس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آکسیجن والی ہوا جو باہر ہوتی ہے وہ اندر داخل کرتے ہیں اور جو اندر ہوا ہوتی ہے وہ استعمال ہو کر گندی ہو جاتی ہے پھر وہ باہر نکلتی ہے ایک سانس کے ساتھ دو نعمتوں کا شکر واجب ہو جاتا ہے۔اور اس کو تم شمار کرو کہ چوبیس گھنٹوں میں کتنے سانس لیتے ہیں؟اور کتنی دفعہ ہوا اندر گئی؟اور کتنی دفعہ باہر آئی ہے۔ہزاروں نعمتیں بن جاتی ہیں۔ اس سانس لینے سے ایک جان اس کے قائم رکھنے کے لئے اس کی حفاظت کے واسطے تم اپنا سارا سرمایہ لگا دیتے ہو۔اتنی قیمتی اور اعلیٰ درجے کی یہ نعمت ہے جو تم روزا استعمال میں لاتے ہو اور کبھی تم کو محسوس بھی نہیں ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے کتنا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

یہ سانس اگر کسی کی زندگی ۵۰ سال ہے جس وقت پیدا ہوا اس وقت سے شروع ہوئی ۵۰ سال کے سانس گن نہیں سکتا۔شمار میں نہیں آتے۔

اللہ کی نعمتیں اور نبی اکرم ﷺ:

نبی اکرم ﷺ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے خود فرماتے تھے،سنن ابی داوُد کی روایت ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

'فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ'. ①

① سنن أبی داود کتاب الصلاۃ۔باب فی الدعا فی الرکوع والسجود (۱۔۳۴۷)رقم (۸۷۹). و سنن الترمذی کتاب الدعاباب فی الدعا الوتر (۵/ ۵۶۱) رقم (۳۵۶۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا میں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کیا تو آپ مسجد میں تھے اور سجدے کی حالت آپکے قدم مبارک گڑے ہوئے تھے۔اور آپ پکار رہے تھے اے میرے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں،اور تیری عقوبت سے تیری عافیت کی پناہ میں آتا ہو۔اور ساتھ ہی آپ فرمارہے تھے:''

'لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ'.

اے اللہ جو تیری تعریف ہے میں اس کو شمار نہیں کر سکتا میری طاقت میں نہیں کہ میں اس کو شمار کرسکوں۔

فرمایا اے اللہ مجھ سے تیری تعریف نہیں ہو سکتی تو اسی طرح ہے جس طرح تو جانتا ہے۔خدا جس طرح اپنے آپ کو جانتا ہے ہم تو نہیں جانتے۔یہ وہ نعمت ہے جس میں ہم کو کوئی تردد نہیں کرنا پڑتا، قدرتاً جاری ہے سوئے ہوں پھر بھی جاری، بے دھیان ہوں پھر بھی جاری،اور اس سے ہماری زندگی وابستہ ہے۔

اللہ کی کس نعمت کا تذکرہ کروں؟

انسان کی کوئی حیثیت نہیں خدا کے مقابلے میں یہ جو اعضاء ہیں انسان کے پاؤں سے لے کر سر تک انکی سلامتی،جس وقت کوئی بچہ کسی کے گھر پیدا ہوتا ہے،قرآن پاک میں آتا ہے کہ پیدائش سے پہلے والدین دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ صحیح سلامت بچہ عطا فرمانا، نابینا بچہ بھی وہ دے سکتا ہے،کئی لوگوں کو دیتا ہے،ہاتھوں سے معذور بچہ بھی دے سکتا ہے، آنکھوں سے معذور بچہ بھی دے سکتا ہے،یہی دعا کرتے رہتے ہیں:

﴿لَئِنْ أَعْطَيْتَنَا صَالِحًا﴾.

فرمایا: آدم اور حوا نے پہلے بچے کی پیدائش میں اتنی فکر کی کہ یا اللہ اگر تو بچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے گا صحیح سالم:

﴿لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ﴾. ①

پھر ہم ساری عمر تیرا شکرادانہیں کر سکیں گے۔کئی بچے ہوتے ہیں اعضاء ٹھیک ہیں دماغ کام نہیں کرتا،کس کس نعمت کو شمار کرو گے؟ فرمایا یہ جو تازہ ہوا ہے یہ کون پیدا کرتا ہے؟ درختوں سے نکلتی ہے جہاں درخت زیادہ ہوتے ہیں وہاں اندر جانے والی ہوا بھی زیادہ ہوتی ہے۔اور انسان کی زندگی کے لئے بہت مددگار ہوتی ہے۔اس کا سلسلہ تم گننا شروع کر دو نہیں گن سکتے۔

نعمتیں جانوروں کی شکل میں:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جو جانور ہیں کچھ جانور ہم نے تمہاری سواری کے لئے پیدا کئے گھوڑے پر،اونٹ پر،گدھے پر سواریاں کرتے ہو دور دراز سفر میں تم ان پر بیٹھ کر آرام سے اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہو۔یہ بھی اللہ کا انعام ہے انسان پر،پھر تم ان پر سواری ہی نہیں کرتے بے شمار جانور ہیں جن کا تم گوشت کھاتے ہو۔ان کی جان بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ختم کرنا،تم پر گناہ نہیں قرار دیا،مرغی ذبح کرو بٹیر ذبح کرو،تیتر ذبح کرو،اونٹ ذبح کرو،بکرا ذبح کرو،آخر وہ بھی جاندار ہیں ان کی جان ختم کرنی چھری کے ذریعے ذبح کر کے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ انعام مقرر کر دیا ہے۔تم صرف سواریاں یا ذبح کر کے گوشت ہی نہیں کھاتے بلکہ دودھ بھی پیتے ہو،بھینس کا دودھ،گائے کا دودھ،بکریوں کا دودھ،اونٹنی کا دودھ،یہ دودھ کی جو نعمت ہے اس کا کوئی بدل ہی نہیں۔

انسان ماں کے پیٹ اللہ تعالیٰ کی غذا کو استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے۔پیدا ہوتا ہے ماں کی چھاتی میں اللہ تعالیٰ دودھ بھر دیتا ہے۔بچے کے لئے یہ نعمت

① سورۃ الاعراف: (۱۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جانوروں کا دودھ اور ان کا گوشت اور پھر ان کے چمڑے سے تم جوتیاں بناتے ہو۔ سب تمہاری خدمت کرنے کے لئے ہیں۔ کبھی غور کیا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر انعامات کیے ہیں کس قدر ہمارے نفع بخش ہیں۔ سورہ نحل میں وضاحت ملے گی:

﴿خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ ①

"زمین اور آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا، بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں، انسان کو نطفے سے پیدا کیا، پس اس وقت وہ ظاہری جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کیا ان کو تمہارے لیے اس میں گرمی کے اسباب ہیں اور منافع ہیں اور ان سے تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لیے اس میں خوبصورتی ہے، جب تم رات کو چگا لاتے ہو اور جب تم صبح کو چگانے کو نکالتے ہو اور تم اٹھا لے جاتے ہو اپنے بوجھ دوسرے شہر کی طرف، تم اس تک نہیں پہنچنے والے تھے مگر جان کی مشقت کے ساتھ۔ بے شک تمہارا رب البتہ رؤف رحیم ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم اس پر سواری کرو اور خوبصورتی ہے، اور وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ تم نہیں جانتے۔"

اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا:

جس طرح مال و دولت کا حق رکھا ہوا ہے۔ کہ اس کی زکوۃ دو، تم سونے کی

① النحل: (۳ ۔ ۸).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ دیتے ہو، چاندی کی زکوٰۃ دیتے ہو، نقد روپے کی زکوٰۃ دیتے ہو، یہ بھی مال ہے اس کا حق ادا کرتے رہتے ہو۔ کسی بھوکے کو روٹی کھلا دیتے ہو، کسی ننگے کو کپڑا لے دیتے ہو، ان غرباء پر خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

'يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي'. ①

قیامت کے دن اللہ ایک امیر آدمی کو پوچھے گا اے ابن آدم میں بھوکا تھا تم نے مجھے روٹی نہ کھلائی، انسان کہے گا اے اللہ تجھے بھوک نہیں لگتی، تو تو دو جہانوں کا رب ہے اللہ فرمائے گا فلاں بھوکا آدمی تیرے دروازے پر گیا، تیرے گاؤں میں رہتا تھا، تیری گلی میں رہتا تھا، تیرے محلے میں رہتا تھا، کبھی تو نے اس کی خبر لی رات کو بھوکا سویا ہے، اسکے بچے بھوکے سوئے ہیں وہ جو اس بھوکے کو کھانا کھلانا تھا وہ مجھے کھلانا تھا۔

خدا کی مخلوق کے ساتھ احسان کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لیتا ہے۔ یہ میرے ذمہ، اس کو کھلاتا تو وہ مجھے پہنچ جانا تھا، تو پھر یہ جو تیرا خرچ کیا ہوا ہے کس کے پاس پہنچ جانا تھا؟ کسی بھوکے کے پاس پہنچ جانا تھا سب سے زیادہ لوگوں کا حق ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔ یہ جو تو نے میری رضا کے لئے عمل کیا وہ مجھے ہی پہنچنا تھا۔

میں ننگا تھا تو نے مجھے لباس نہ پہنایا، یہ کہے گا اے اللہ تجھے تو کپڑوں کی

---

① صحيح مسلم كتاب البر و الصلة باب فضل عيادة المريض (٤/ ١٩٩٠) رقم (٢٥٦٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہی نہ تھی تیرا تو نور ہی نور ہے۔چاروں طرف چھایا ہوا ہے۔اللہ کہے گا فلاں آدمی ننگا تھا تو نے اس کو لباس نہ پہنایا،اگر لباس پہنا دیتا وہ مجھے پہنچ جاتا۔

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

نعمتیں اور آزمائش:

ان فقیروں کے بھیس میں ہم تم کو آزماتے ہیں۔اس آزمائش کا قصہ سنا ہوا ہے نہ؟

إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ:أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ:أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الإِبِلُ،أَوْ قَالَ:البَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ البَقَرُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ:البَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَىْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَىَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا...... ①

ایک گنجا تھا ایک اندھا ایک کوڑ کا مریض، تینوں روتے تھے اپنی مجبوریوں پر اور اپنی معذوریوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کر لیا، فرشتے کو بھیجا انسانی شکل میں اور تینوں سے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ میں تمہارے لئے دعا کروں ایک نے کہا اللہ تعالیٰ میری آنکھیں ٹھیک کر دے، میرا گنجاپن اللہ تعالیٰ ٹھیک کر دے، تیسرے نے کہا میرا کوڑی کا مریض ہونا اللہ تعالیٰ ٹھیک کر دے، اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ٹھیک کر دیا، اور ہو پوچھا مال کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے مال بھی بتایا کسی نے بکریاں، کسی نے اونٹ، کسی نے گائے، جو جو مانگا دے دیا اور بعد میں آزمایا گنجا اور کوڑی ناشکرے نکلے اور اندھا کامیاب ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان کے دروازوں پر خود نہیں آتا بلکہ غریبوں کو بھیج دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو غریب بھیجتا ہے تم اس کو نہیں دیتے، اس کا حق مارتے ہو، اگر اس کو دو تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور اس قرض کے بدلے اللہ بہت زیادہ دے گا دس گنا ثواب، سو گنا ثواب، ہزار گنا ثواب، ستر ہزار گنا ثواب، یہ اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔ یہ جانور انکو سواریاں، انکے چمڑے کی جوتیاں، ان کا دودھ پینا اور تمہارے بوجھ اٹھانا، ان کے شکریے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

① صحيح البخاري كتاب الأنبياء باب ما ذكر عن بني إسرائيل (٣/ ١٢٧٦) رقم (٣٢٧٧)۔ و صحيح مسلم كتاب الزهد (٤/ ٢٢٧٥) رقم (٢٩٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی قربانی لازم کر دی ہے۔

قربانی کا تاریخی پس منظر:

یہ قربانی کہاں سے شروع ہوئی؟ یہ جو جانور ہیں ان کا حق الگ ادا ہوتا ہے، جیسے سونے کا الگ، چاندی کا الگ، نقدی کا الگ، حق ادا ہوتا ہے۔ باہر کھیتی کا الگ، باغات کا الگ، ان کا بھی الگ حق ہے۔ تو قربانی اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت سے انسانی آبادی شروع ہوئی ہے یہ قربانی اسی وقت سے جاری ہے۔

آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ان کی قربانی کا بھی ذکر اللہ پاک نے کیا۔

﴿إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا﴾.

دو بیٹوں نے قربانی کی ایک کی قبول کر لی اور ایک کی رد کر دی، اللہ جسکی چاہتا ہے قبول کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے رد کر دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کرنا ہی کوئی عمل نہیں بلکہ قربانی ایسی کرنا جو اللہ کے نزدیک قبول بھی ہو۔ تو دونوں بیٹوں نے کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا﴾.

"ایک کی قبول کی۔"

﴿وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ﴾.

دوسرے کی قربانی قبول نہیں کی۔ کیوں نہیں کی؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾.

کیونکہ اللہ پرہیز گاروں کی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر آدمی کی قربانی قبول نہیں کرتا، بلکہ جس کی قربانی میں تقویٰ ہو اللہ تعالیٰ کی رضا، اللہ تعالیٰ کے حکم، اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہدایات کے مطابق ہو تو قبول ہو گی اگر مطابق نہیں تو قبول نہیں، اس وقت اللہ تعالیٰ بتا دیتے تھے کہ کس کی قربانی قبول ہوتی ہے کس کی قبول نہیں ہوئی، اور جس کی قبول ہوئی اسکو آسمان سے آگ آتی اور کھا جاتی اور جس کی قبول نہ ہوتی وہ اسی طرح پڑی رہتی۔

اور کئی امتوں تک یہی طریقہ رہا ہے اور جس وقت کسی کی قربانی قبول نہیں ہوتی تھی جتنا ذلیل وہ ہو جاتا تھا انسانوں میں اس کی شان نہیں۔ اور اگر آج بھی اللہ تعالیٰ کسی کو یہ کہہ دے کہ اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی تو اس وقت اس کے دل پر کیا گزرے؟ اور اسکا مقام کیا رہ جائے انسانوں میں؟ اس طرح آدم علیہ السلام کے بیٹے کو آگ لگ گئی اور کیا کہتا تھا:

﴿إِنِّي أَقْتُلَكَ﴾.

''میں تجھے قتل کر دوں گا۔''

اگر تیری بھی نہ قبول ہوتی تو کوئی بات نہ تھی۔ اس نے کہا میرا کیا قصور ہے؟ قربانی قبول کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے خدا کو تیری قربانی میں کوئی عیب نظر آیا تبھی قبول نہیں کی! اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو غلط نہیں ہو سکتا! کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عیب کی طرفِ دھیان کیا ہے دوسرے کی طرف نہیں! اللہ تعالیٰ پر تو اس طرح کا کوئی الزام لگ ہی نہیں سکتا وہ تو دل کی نیت تک سے واقف ہوتا ہے۔

قربانی کس کی قبول؟

اس نے قربانی کی اور کس نیت کے ساتھ کی، پھر نیت ٹھیک بھی ہو اور قربانی ٹھیک بھی ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہ ہو تو بھی رد کر دی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ عید کا خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا:

وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَا نُسُكَ لَهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. ①

جس وقت عید کی نماز پڑھ لیں تو قربانی کرنی ہے یعنی عید کی نماز کے بعد،ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا یا رسول اللہ میں تو آج صبح اٹھا میری بیوی اور بچوں نے کہا تم پتا نہیں کب واپس آؤ گے تم ابھی قربانی ہمیں ذبح کر کے دے جاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے تم لیٹ آؤ اس لئے، میں تو صبح صبح قربانی کر کے آیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

'شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ'.

"تیرا تو صرف گوشت ہے (قربانی نہیں)"

تیری قربانی قبول نہیں۔اللہ تعالیٰ نے وہ رد کر دی ہے کیوں؟ قربانی عید کی نماز کے بعد کی جاتی ہے۔جس مسجد کے اندر کوئی قربانی دینے والا نماز پڑھتا ہے اس مسجد کی نماز سے فراغت کے بعد کر سکتا ہے۔یہ نہیں کہ وہ تلاش کرتا پھرے کہ وہاں عید کی نماز پانچ بجے ہوتی ہے اس لئے میں وہاں جا کر جلدی جلدی پڑھ آؤں نماز تو یہاں پڑھتا ہے اور اب قربانی کی جلدی کے لئے وہاں جا رہا ہے۔یہ نیت کا کھوٹ ہے اس لئے اس قربانی کرنے والے کو کہا اب اور قربانی کر۔

متقی کون؟

یہ نہیں کہا چلو آئندہ سال دیکھیں گے جسطرح ہم کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ قربانی متقین کی قبول کرتا ہے اور متقین کون ہیں؟ جو پوری شریعت پر چلتے

① صحیح بخاری، کتاب العیدین-باب الاکل یوم النحر (۱-۳۴۵)رقم (۹۱۴)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اور کچھ وہ بھی ہیں، جو پوری شریعت پر عمل نہیں کرتے ،لیکن جو عمل بھی کرتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ان کا عمل اللہ تعالیٰ قبول کرتے ہیں۔

فرمایا:

﴿اِنِّی لَا اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنکُم مِن ذَکَرٍ اَو اُنثَی﴾. ①

کوئی آدمی میری رضا کے لئے عمل کرتا ہے اس کا قبول کرتا ہوں۔

کوئی کہتے ہیں جی فلاں نماز نہیں پڑھتا نہ پڑھے:

﴿فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ خَیراً یَرَه﴾. ②

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کسی نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو میں ضائع نہیں کرتا۔اس نیکی کا ثواب اس کو ملے گا۔اور جو برا کرے گا:

﴿فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ شَراً یَرَهُ﴾. ③

"جو ذرہ برابر برائی کرے اس کا بدلہ اس کو ملے گا"

اس لئے کوئی آدمی والدین کی خدمت کرتا ہے اور یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ یہ میرے والدین ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا۔

پہلی ہزاروں امتیں ایک لاکھ ۲۰ ہزار انبیاء علیہم السلام کی امتیں قربانی دیتی تھیں۔ فرمایا کہ تم ایک جانور اچھا دے کر خوش نہ ہو جاؤ اور یہ کہو کہ میرا جانور فلاں سے اچھا تھا۔کیوں؟

﴿لَن یَنَالَ اللّٰهَ لَحُومُهَا وَلَا دِمَاءُ هَا﴾.

اللہ یہ نہیں دیکھتا کہ کس کی قربانی کا گوشت کم تھا اور کس کی قربانی کا گوشت

① آل عمران:۱۹۵
② الزلزال:٦
③ الزلزال:٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ تھا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ گوشت کھاتا ہے اور نہ خون پیتا ہے۔

﴿وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾.

''اور لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔''

قربانی کے اندر جو اس کے دل میں خدا کا خوف، آخرت کی خواہش، امید، نیکی کی، یہ ٹھیک ہوں تو وہ عمل قبول ہوتا ہے۔ لیکن دیکھنا اس کو چاہئے یہ حساب لگانا چاہئے کہ میں نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا! تو قربانی کیوں کرتا ہوں؟ کیا بچوں کی ضد کے لئے کرتا ہوں؟ کہ وہ کہتے ہیں فلاں نے لے لی ہے۔ تم بھی لو! کبھی لوگ آتے ہیں تو وہ اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ حضرت صاحب طاقت تو اس دفعہ نہیں تھی لیکن بچوں نے مجبور کر دیا ہے۔ یہ قربانی ہے کہ بچوں کی چاہت ہے؟ یہ تو گوشت کی بکری ہے یہ کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں۔ ہاں کہنا ہے تو یہ کہے طاقت تو نہیں تھی لیکن اور بھی کام ادھار لے کر کرتے ہیں یہ بھی نیکی کا کام ہے کوئی بات نہیں قرض اتر جائے گا۔ کئی پوچھتے ہیں کہ جس پر قرض ہو وہ قربانی دے سکتا ہے؟ دے کیوں نہیں سکتا؟ اگر اس کی نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا ہے جس طرح بچے کی شادی کرتا ہے تو وہ قرض لے کر ہی کرتا ہے۔

قربانی نہ کرے تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

'مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ لِمُصَلَّانَا'. ①

''جو طاقت ہوتے ہوئے قربان نہ کرے تو وہ میری عید گاہ میں نماز آ کر نہ پڑھے۔''

① سنن ابن ماجه، كتاب الاضاحي، باب الاضاحي وهي الواجبة (٢/ ١٠٤٤) رقم (٣١٢٣) ـ و مسند احمد (٤/ ١٤٩)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طاقت ہوتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے جانوروں کا حق رکھا ہے ادا نہ کرے!
دودھ پیتے ہو، سواریاں کرتے ہو، گوشت کھاتے ہو، ان نعمتوں کا حق ادا نہیں ہوتا سوائے قربانی دینے کے تو پھر اس کے لئے انسان غریب آدمی ہے طاقت نہیں تو اس کے لئے فرض نہیں۔ جسے طاقت نہ ہو وہ نہ کرے۔اس لئے جو جو تم جانور کھاتے ہوانکی قربانی ہے۔ان میں اونٹ کی قربانی، گائے کی قربانی، بکرے چھترے کی قربانی، یہ عام گھروں میں پرورش پانے والے جانور ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں عرب میں گائے ہوتی تھی بھینس نہیں شاید اب بھی نہ ہو اس لئے اس کا حدیث میں ذکر نہیں لیکن گائے کا گوشت کھایا جاتا ہے اور دودھ پیا جاتا ہے۔اس لئے اس کی قربانی ہوتی ہے۔اسی طرح بھینس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور دودھ پیا جاتا ہے۔اس کی قربانی کیوں درست نہیں ؟ بیل کی، بھینس کی قربانی کر سکتے ہیں۔اس کے لئے وہی شرائط ہیں جو گائے کے لئے ہیں۔کہ دوندا ہو تو قربانی ہوتی ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک سال کا ہے، بہت زیادہ موٹا ہے بہت خوبصورت ہے،اس لئے آقا ﷺ نے فرمایا:

'لَاتَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا اَنْ يُّعْسَرَعَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ'. ①

"اے لوگو قربانی دوندے سے کم نہ دو۔"

یہ عام حکم ہے۔اور یہ مسلم کی حدیث ہے جس پر اعتراض بھی کوئی نہیں ہاں کسی علاقے میں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ دوندا نہیں مل رہا تو فرمایا پھر اونٹ کا کھیرا نہیں کر سکتے۔اگرچہ دوندا اونٹ ملے یا نہ ملے۔گائے کا کھیرا نہیں کر سکتے، بکری کا

---

①سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یجوز من السن فی الضحایا (۳/ ۵۲) رقم (۲۷۹۹)، صحیح المسلم کتاب الاضا حی باب سنّ الاضحیة (۳/ ۱۵۵۵) رقم (۱۹۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے، کون سا کھیرا کر سکتے ہو؟ جب کہ دوندا نہ ملے تو بھیڑ:

'مَالَهُ سَنَةٌ تَامَّةٌ'.

''جس کی عمر پورے ایک سال کی ہو گئی ہو''

عام طور پر جب بھیڑ کا بچہ پورے ایک سال کا ہو جائے تو وہ دوندا ہو جاتا ہے۔ لیکن نہیں دوندا ہوا سال عمر ہو گئی ہے اور دوندا نہیں مل رہا تو پھر ایک سال کا جس کو پکا کھیرا کہتے ہیں وہ ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ ٦ ماہ کا بھی جائز ہے! بلکہ حضور نے ایک سال کے پکے کھیرے کی اجازت دی ہے۔ لیکن وہ بھی اس وقت جب دوندا نہ ملے۔

اور یہ دیکھو کہ کتنے جانور سڑکوں پر پھر رہے ہیں اور خریدار کو حکومت نے کسی طرف کا نہیں چھوڑا کہاں سے خریدے اور جس نے صرف بکرے اس لئے پالے ہیں کہ وہ قربانی کے موقع پر بیچ کر اپنی ضرورت پوری کرے گا اگر آج اس کے جانور کوئی نہ خریدے گا تو وہ کہاں جائیں گے کیونکہ جن کے گھر کا گزارا مشکل سے ہو رہا ہے وہ جانور کیسے خریدے گا اس لئے کہ ان کو حکومت نے نچوڑ لیا ہے۔ وہ قربانی دینے کے قابل رہے ہیں نہیں تو لوگ کہتے ہیں نہ خریدیا گر نہ خریدے گا تو کاروبار پر اثر نہیں پڑتا اس لئے اگر قربانی خریدنے جائیں تو مرضی کی نہیں ملتی اگر ملے تو قیمت زیادہ ہے اس قربانی کی عید پر۔

آقا ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا جو قربانی پر پیسے خرچ کرتے ہیں وہ اگر کسی غریب کو دے دیں آپ ﷺ نے فرمایا دس تاریخ جو قربانی دینے کی تاریخ ہے اس دن جتنی دولت کوئی خرچ کرنا چاہے کرے لیکن جو قربانی کا ثواب ہے وہ اس کو نہیں مل سکتا بے شک لاکھوں خرچ کر دو جو خون بہانے کا ثواب ہے وہ اور کسی کا نہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا جہاد کا بہت ثواب ہے اگر جہاد میں دے دیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے فرمایا جہاد کا ثواب بھی اس کے برابر نہیں کیونکہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

اس مفہوم کی حدیث بخاری، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد کے حوالے سے مشکوٰۃ مع تنقیح جلد ا صفحہ ۲۷۸ تا صفحہ ۲۸۰ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس کا ثواب اتنا ہے جتنا بیٹے کو ذبح کرنے کا ثواب ہے لاکھوں خرچ کر کے بیٹا ذبح نہیں کرتے کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے ان سے پوچھو جن کے نہیں اور جن کے ہیں وہ اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ابراہیم علیہ السلام سے پہلے نہ بعد اللہ تعالیٰ نے کسی کو بچہ ذبح کرنے کا حکم نہیں دیا اور جب ابراہیم علیہ السلام کو خواب آیا تو حیران ہو گئے کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں تین دن خواب آتا رہا پھر ذبح کر کے دکھایا۔

آج ہم بچوں کو نماز کا نہیں کہتے اور فرمایا کہ جب قربانی کا خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور قربانی کی کھالیں مسکینوں کو دینی چاہئے اور وہ مدارس ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد تھا بلکہ فرمایا کہ جہاد کا بھی اتنا ثواب نہیں جتنا قربانی کا ہے اس واسطے دیکھنا تم نے ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا صدقہ ضائع کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا جب کسی ایسے کو دے دیا جائے جو مستحق نہیں۔

اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجور کھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجور پھینکنے کا کہا۔[بخاری، مسلم]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روزہ جسم کی اور زکوۃ مال کی پاکیزگی ہے

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾. ①

''پھر تمہیں نعمتوں کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔''

تمہیدی کلمات:

جتنی اللہ تعالیٰ نے نعمتیں زیادہ دی ہیں اسی طرح ان کے حقوق بھی بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دو نعمتیں جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا:

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. ②

''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ ایک: صحت۔ اور دوسری: خوش حالی۔''

ان دو نعمتوں کے اندر لوگ بہت خسارے میں رہتے ہیں ان کے جو حق وہ صحیح طرح ادا نہیں کر سکتے۔ وہ دو نعمتیں کونسی ہیں فرمایا ایک بڑی نعمت تندرستی ہے، تندرستی دنیا کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر تندرست آدمی بہت کم کرتا ہے، تندرستی کی قدر بیمار ہی کر سکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ جس

① التکاثر:٨

② صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الصحة والفراغ (٥/ ٢٣٥٧) رقم (٦٠٤٩) و سنن ترمذی، کتاب ازهد، باب الصحة والفراغ (٤/ ٥٥٠) رقم (٢٣٠٤).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح نابینا بازار میں کھڑا ہو کر کہتا ہے آنکھوں والو آنکھ بہت نعمت ہے اس کی قدر مجھ سے پوچھو، جس کی آنکھیں نہیں ان کو بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہیں۔ اور تندرستی ہزار نعمتوں کی ایک نعمت ہے دوسری نعمت ہے فارغ البالی خوشحالی، اگر انسان تندرست بھی ہو اور خوش حال بھی ہو تو یہ بہت بڑے آرام اور سکون والا انسان ہے۔ لیکن جتنی یہ نعمتیں بڑی ہیں تندرستی اور خوشحالی کھانے کو اور پہننے کو ضروریات پوری ہو رہی ہیں اور جو چاہتا ہے مل جاتا ہے، ان کے حقوق جو ہیں وہ بھی بہت بڑے ہیں اور ان کا رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

روزہ بیماریوں کا علاج ہے:

روزہ رمضان کی ایسی عبادت ہے جو انسان کی کئی بیماریاں دور کر دیتا ہے، معدے کے اندر سارا سال وقت بے وقت کھا کھا کر جو غلاظت جمع ہو جاتی ہے روزہ ان غلاظتوں کو جلا دیتا ہے، پچھلے پہر عصر کے قریب جو اندر جلن روزے دار کو محسوس ہوتی ہے وہ غلط اور نقصان دہ غلاظتیں جل رہی ہوتی ہیں۔ پھر جو ان کی رگوں کے اندر بلغم جمع ہوتی ہے وہ بھی روزہ ختم کر دیتا ہے، ساری بیماری انسان کے معدے سے اٹھتی ہے۔ معدے سے اٹھ کر انسان کی نالیوں میں جاتی ہے، وہ اگر صاف ستھرے معدے والا ہو تو اس کی ساری نالیاں خون کو جاری کرنے والی ہیں۔ وہ بھی صاف ستھری رہتی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے خاص فرمایا:

'صوموا تصحوا'. ①

''لوگو! روزے رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔''

صحت کی ضمانت روزہ کو قرار دیا ہے، جن لوگوں کے معدے میں غلاظتیں اور رگوں میں بلغم بے وقت ضرورت سے زیادہ سارا سال کھا کھا کر جمع ہو جاتی ہے۔

① کنز العمال (۱۰-۸۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کی رگیں خون جاری نہیں کرتیں، جس کے ساتھ ہارٹ کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان اچانک وفات پا جاتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ روزے رکھو جو تمہاری صحت کے خلاف مواد تمہارے جسم کے اندر ہیں یہ ختم ہو جائیں گے اور تندرستی تم کو مل جائے گی غذا بھاری کھانے سے اور اتنا معدہ پُر کر کے کھانے سے روزے کی حکمت ختم ہو جاتی ہے، بھاری غذا معدے کے جو اندر ہے شام تک وہ ہی ہضم نہیں ہوتی اور کیا کھانا، تو کھانے میں بھی اعتدال کی ضرورت ہے۔

کھانے میں اعتدال کیوں ضروری؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ایک حصہ کھانے کا، ایک پینے اور ایک حصہ سانس کا رکھ کر کھانا کھاؤ۔''

اس طرح نہ ہو کہ اتنا کھالیا جائے پیٹ بھر کے کہ سانس لینے کی بھی گنجائش نہ ہو، روزہ اپنی خوبی اس وقت ہی دکھائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام کے علاقہ میں ایک حکیم طبیب تھا اس نے کہا میں مدینہ دارالخلافہ میں جا کر دکان کھولتا ہوں آ کر مدینہ میں دکان کھولی دو ماہ کام کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا:

''کیا وجہ یہاں بیمار بہت کم ہوتے ہیں، میں نے تو سمجھا تھا یہ دارالخلافہ ہے وہاں کاروبار بہت اچھا چلے گا زیادہ مریض آئیں گے سارا سارا دن بیٹھا رہتا ہوں مریض ہی کوئی کوئی آتا ہے۔''

صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''اے حکیم صاحب! جو ہم کو ہمارے نبی ﷺ نے بتایا ہے اب تک تو مسلمان ان کی پابندی کر رہے ہیں کل کا پتہ نہیں کیا بنے گا ان کی پابندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ صحت خراب نہیں ہوتی، بلکہ اچھی ہوتی ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے: تیسرا حصہ پیٹ کا کھاؤ اور تیسرا حصہ پانی پیو اور تیسرا حصہ سانس لینے کے لئے چھوڑ دو۔"

یہ نہ کہو اب روٹی کھالی ہے اب بولا نہیں جاتا روزہ ایک ایسی عادت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی حکمت رکھی ہے اگر تم اخبارات پڑھتے ہو تو دنیا کے یورپین ممالک کے بڑے بڑے عظیم ڈاکٹر انہوں نے یہ کہا ہے کہ بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے جتنا روزہ مفید ہے اتنی اور کوئی چیز نہیں۔ کوئی مذہب کے لئے نہیں کہتے بلکہ حکمت اور ڈاکٹری کے اصولوں کے مطابق کہتے ہیں۔ ان کی رائے خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے علاوہ ہے۔ اس لئے سال کے بعد انسان ایک ماہ کے روزے رکھے تو صحت مند ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کیے ہیں۔ ان کی تحقیق، ان کی طب، ان کی حکمت کا نتیجہ یہ ہے کہ روزہ صحت کے لئے بہت مفید ہے یہ جو صحت کو برباد کرنے والی غلاظتیں ہیں اگر اندر ہی رہیں گی تو جسم تمہارا بڑھ جائے گا اور بہت ساری بیماریاں لاحق ہو جائیں گی۔ کبھی زکام کھانسی وغیرہ، یہ بیماریاں ہی نہیں چھوڑتیں، جن لوگوں نے روزے رکھ کے دیکھا ہے وہ تو روزوں میں صحت مند ہو جاتے ہیں۔ کئی تکالیف دفع ہو جاتی ہیں۔ روزہ ان کو جسم سے نکال کر باہر پھینکتا ہے باقی جسم کی طہارت ہو جاتی ہے۔

روزہ جسم کی زکوۃ ہے:

اسی لئے مفسرین لکھتے ہیں روزہ جو ہے یہ جسم کی زکوۃ ہے جس طرح مال سے زکوۃ نکل جائے باقی مال پاک ہو جاتا ہے اس طرح جسم کی زکوۃ روزہ رکھنے سے ادا ہو جاتی ہے۔ اگر مال کی زکوۃ ادا نہ کریں تو کتنا سچ بول کر پورا تول کر سودا دیا ہو پھر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال پاک نہیں ہوتا اس طرح روزہ نہ رکھنے سے جو غلاظتیں رہ جاتی ہیں باقی صحت کو بھی برباد کر دیتی ہیں، ان کو درست رکھنے کے لئے ایک مادی فائدہ بتایا ہے۔ میں جو دو جمع اس سے پہلے روزے کی روحانیت پہ پڑھ چکا ہوں۔ روزے کے جو روحانی فائدے ہیں وہ تو انسان کو فرشتے کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ جسمانی فائدے بھی شریعت نے بتائے ہیں، روزہ جو رکھو گے تمہارے جسم میں جو مہلک چیزیں ہیں مثلاً تمہاری انگلی پر یا کسی ہاتھ پر زہریلا پھوڑا نکل آیا ہے، علاج کرتے ہو وہ درست نہیں ہوتا پھوڑا پھیلتا جاتا ہے ڈاکٹر کیا مشورہ دیتے ہیں پھوڑا سارے جسم کو خراب کر دے گا اب ہاتھ کٹوا دیں اس میں جو فاسد مادے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں خطرہ ہے کہ یہ دوسرے جسم کو بھی خراب کر دیں گے۔ معدے کے فاسد مادے جسم کے دوسرے حصوں کو بھی خراب کر دیتے ہیں، اس واسطے روزہ کے متعلق رمضان میں فرمایا:۔ ایک عبادت ثواب بہت، دوسری نعمت وہ جو تندرستی ہے، کے مقابلہ میں خوشحالی۔

مال کو پاک رکھو:

مال یہ بھی اگر تم پاک رکھنا چاہتے ہو، حلال بنانا چاہتے ہو، تو جو غلیظ مال ہے اس کو اس سے نکال دو ورنہ جس طرح فاسد پھوڑا سارے جسم کو خراب کر سکتا ہے اسی طرح زکوٰۃ کا جو مال ہے اگر یہ دوسرے مال میں رہے تو اس کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴾. ①

① التوبة: ٣٤_٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے اُن کو اس دن کے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اُس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

کیا تجھے آگ کے کنگن پسند ہیں؟

ایک مرتبہ ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ:

''یہ مال جو میرے پاس ہے کہیں وہ خزانہ تو نہیں جو گرم کر کے لگایا جائے گا؟''

آقا ﷺ نے پوچھا:

'اَتُعْطِينَ زَكٰوةَ هٰذَا، قَالَتْ: لَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ'.

''بی بی ان سونے کی چیزوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ کہنے لگی نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں تو زکوٰۃ نہیں دیتی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

'أَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ'.

''کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سونے اور چاندی کے زیورات کی وجہ سے اپنی جہنم کی آگ کے زیورات پہنا دے۔''①

اگر دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتی ہو تو اس سونے کی زکوٰۃ دیا کرو۔

① سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ماھو (۲-٤) رقم (۱٥٦٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقات وزکوۃ کیا ہیں؟

صدقات اور زکوٰۃ کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے خود فرمایا:

'اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ'. ①

''یہ صدقات اور زکوٰۃ لوگوں کی بداعمالیوں کی میل ہے میل اس کو قرار دیا بے شک صدقہ اور زکوتیں ہی یہ لوگوں کی میل کچیل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صدقہ اور زکوٰۃ محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی اولاد پر حرام کردیا ہے۔''

یہ میل کچیل ہے لوگوں کے گناہوں کی، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نہیں کھانے دی اور نبی ﷺ کی آل کو بھی کہا کہ زکوٰۃ کا مال نہیں کھانا۔

صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

'أَخَذَ مَعَهُ شَيْئاً فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ بِقُبَاءٍ وَ قَالَ هٰذَا صَدَقَةٌ، فَكَفَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَ أَمَرَ اَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ'.

''ایک مٹھی میں کھجوریں ڈالیں اور رسول اللہ کے آگے رکھ دیں اور کہا یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے لوگو پکڑ لو اور کھا لو جس نے کھانی ہیں۔''

---

① صحیح المسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تکرک استعمال آل النبی ﷺ علی الصدقۃ (۲/ ۷۵۶) رقم (۱۰۷۲)۔ و سنن ابی داؤد، کتاب الخراج، باب فی بیان مواضع قسم الخمس (۳/ ۱۰۸) رقم (۲۹۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر تھوڑی دیر کے بعد آیا اور کہتا ہے:

ثُمَّ جَآءَ مَرَّةً أُخْرٰى وَ مَعَهُ شَيْءٌ فَوَضَعَهُ وَقَالَ هٰذَا هَدِيَّةٌ فَأَكَلَ مِنْهُ وَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوْا. ①

''اے محمد ﷺ یہ تحفہ ہے تمہارے لئے ہدیہ، اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے کھجوریں پکڑی اور کھالی اور ساتھی کو کہا تم بھی کھالو۔''

کہنے لگا میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ آخری نبی کی نشانی یہ ہے کہ وہ صدقہ نہیں کھائے گا بلکہ تحفہ کھا لے گا میں آزمائش کے لئے آیا اور دیکھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

ایک دفعہ آپ کے سامنے صدقہ رکھا آپ نے ہاتھ نہیں لگایا اور پھر میں تحفہ دے کر آپ کو آزمایا ہے آپنے اس کو کھا لیا ہے، اور مجھے یقین آ گیا ہے کہ جو تورات میں خوشخبری ہے وہ آپ کے متعلق ہے۔ اسی وقت ایمان لے آیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''زکوٰۃ میل ہے۔''

کس طرح کی میل ہے؟ اس کے تولنے میں اس کے ناپنے میں سودا کرنے میں کئی چیزیں شامل ہو جاتی ہیں، کاروباری آدمی قسم نہیں دے سکتا کہ میں اس کاروبار میں کوئی چیز ایسی نہیں داخل کی، مال کی تعریفیں ایسے کرے گا فروخت کرنے کے لئے جو تعریفیں صحیح نہیں، کپڑا لینے جائیں تو کپڑا آگے رکھتے ہیں جب پوچھیں کیسا ہے تو کہتے ہیں یہ تو ہم نے بھی گھر میں سلائی کروایا ہے، یقین دلانے کے لئے۔

کاروبار جو ہے اس میں جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے، اس میں جھوٹی قسم بھی

① السيرة النبوية لابن كثير (٣/ ٦٦)۔ و۔ السيرة النبوية لابن اسحاق (١/ ٦٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکاندار کھا لیتا ہے، مال فنش ہوا ہے، وہ جو روز گاہک کو دکھاتا رہتا ہے اس کی فنشنگ ختم ہو جاتی ہے جب گاہک دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے اور کپڑا دکھاؤ، وہ وہی کپڑا جس کی فنشگ ہوتی ہے دکھلاتا ہے اور کہتا ہے یہ اس سے اچھا ہے گاہک دیکھ کر کہتا ہے واقعی یہ اس سے اچھا ہے، اور پھر اس کی قیمت بھی زیادہ بتاتا ہے اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

'إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ'. ①

بیع میں کئی ایسی چیزیں شامل ہو جاتی ہیں، غلط قسم کی، تو فرمایا اگر تم اس مال کو گندگی سے پاک رکھنا چاہتے ہو جو اس میں شامل ہو چکی ہے تو صدقہ کرو زکوۃ دو، کسی وقت مال نصاب تک نہیں پہنچتا تو اس کو پاک کرنے کے لئے صدقہ کرو۔

صدقہ کو حقیر مت جانو:

فرمایا:

'لَا يَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ'. ②

''کسی چیز کو صدقہ کرنے میں حقیر نہ سمجھو اگر چہ وہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔''

صدقہ کرتے وقت یہ کوتاہی نہ کرو کہ ایک کھجور کا کیا صدقہ کرنا ہے یہ جس کو دیں گے اس کو کیا فائدہ دے گی فرمایا اگر چہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ ہو اس کا بھی صدقہ دے دو، یہ صدقہ اللہ تعالیٰ بڑھا بڑھا کے اتنا بڑا کر دے گا کہ تمہاری بخشش کا ذریعہ بن جائے گا۔ صدقہ کرتے وقت اگر معمولی چیز ہے تو صدقہ کر دو یہ ان

---

① سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب التجار و تسمیه النبی إیاھم (۳/ ۵۱٤) رقم (۱۲۰۸) کنز العمال۔ (۲۷/ ٤٥۷)

② شعب الایمان (۳-۲۰۰) رقم (۳۳۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہے جن کے پاس نصاب زکوٰۃ ادا کرنا نہیں جن کے پاس نصاب موجود ہے وہ جب تک زکوٰۃ نہ نکالیں جو آیت میں نے پڑھی ہے گیارواں پارہ دوسرا رکوع ان کا گھر جا کر خود ترجمہ کرلیا کرو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾. ①

''اے نبی ﷺ ان کے مالوں سے زکوٰۃ پکڑو، اس کے ساتھ ان کا ظاہر بھی پاک ہو جائے گا اور باطن بھی پاک ہو جائے گا۔''

صدقہ مال کو بڑھاتا ہے:

زکوٰۃ کے لفظی معنی یہی ہیں پاک کرنے والی چیز کیونکہ زکوٰۃ مال کو پاک کر دیتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم سود پر تو روپے دینا پسند کرتے ہو اس لئے کہ مال زیادہ ملتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زکوٰۃ دیتے وقت اس کو کیوں نہیں پسند کرتے اس لئے کہ ملتا کچھ نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو تم سمجھتے ہو کہ سود کا کام تو فائدہ مند ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾. ②

''اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔''

سود کا کام کرنے والا سود پر رقم دینے والا فرمایا ہم اس کے مال میں کوئی برکت نہیں ڈالتے صرف ان کو ہی نظر آتا ہے کیونکہ برکت آتی ہی نہیں بلکہ ختم ہو جاتی ہے۔ ادھر سے بچاتے ہیں صدقہ خیرات نہیں کرتے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کو بیماری ایسی لگا دیتا ہے کہ روز کے بہت زیادہ خرچ ہو جاتے ہیں، خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہیں کرتا جان بچانے کے لئے روز ۲۰۰ روپے بھی

① التوبة:١٠٣

② البقرة:٢٧٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے پڑیں تو دے دیتا ہے، بیٹا بیمار...... بیوی بیمار ......خود بیمار......وہ آدمی بڑا بد نصیب جس کے پاس دولت تو موجود لیکن تندرستی نہیں۔ نہ وہ دودھ پی سکتا ہے، نہ وہ مکھن کھا سکتا ہے، نہ وہ گوشت کھا سکتا ہے، کیا فائدہ اس دولت کا تندرستی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پھر اس کو کوئی چیز اچھی نہیں لگتی بلکہ کہتا ہے بچوں کو باہر نکالو یہ تنگ کرتے ہیں دماغ خراب کرتے ہیں، پھر بیوی بچوں سے بھی دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾. ①

''اے نبی ﷺ ان کے مالوں سے زکوۃ پکڑو، اس کے ساتھ ان کا ظاہر بھی پاک ہو جائے گا اور باطن بھی پاک ہو جائے گا۔''

رحمت کے مستحق لوگ:

اے نبی ﷺ ان سے زکوۃ لو اور ان کے لئے دعا کرو کہ اے اللہ ان پر رحمت کرے ہو سکتا ہے کہ دعا ان کی دنیا و آخرت کے لئے سکون قلب بن جائے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس وقت آدمی تنگ دست ہوتا ہے مال داروں کو دیکھ دیکھ کر دل میں خواہش کرتا ہے کہ کاش مجھے بھی مال مل جائے یہ امیر تو کسی غریب کا خیال ہی نہیں رکھتے، اگر میرے پاس ہو تو میں غریبوں کو بھی دوں اس طرح کی خواہش کرتا ہے کہ مال ہو تو میں زکوۃ دوں اس کی عبادت کروں گا تو اسے بھی اس مالدار کی طرح اجر ملے گا۔''

① (التوبة:۱۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا کہنے لگا:

ادعُ اللّٰہَ أَنْ یرزُقَنِی مالا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:وَیْحکَ یا ثَعْلَبَۃُ تُؤَدِّی شُکْرَہُ خَیْرٌ مِنْ کَثِیرٍ لا تُطِیقُہُ فَقَالَ: وَالَّذِی بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَئِنْ دَعَوْتَ اللّٰہَ فَرَزَقَنِی مَالا لَأُعطِیَنَّ کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّہُ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اللھُمَّ ارْزُقْ ثَعلَبَۃَ مَالا .

''دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آقا ﷺ نے فرمایا تیری مذہبی حالت بہت اچھی ہے باجماعت نماز ادا کرتا ہے، ذکر بھی کرتا ہے، خدا کے گھر بیٹھتا ہے، یہ جو مال ہے یہ بہت بڑا امتحان ہے اس کا حق نہ ادا کر سکا تو اس مال سے بھی جائے گا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ اب تو وقت نہیں ملتا تو بھی آجاتا ہوں اور جب مال ہوگا فارغ ہوں گا زیادہ آوں گا فرمایا اس آزمائش میں اپنے آپ کو نہ ڈالو کہنے لگا اللہ کے رسول ﷺ مال ہو زیادہ خرچ کروں گا اللہ تعالیٰ زیادہ دے گا نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی......

جب اللہ تعالیٰ دعا قبول کرے پھر پیسے آتے پتہ نہیں چلتا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فیصلہ کرلے کہ اس کو مال دینا ہے پھر مال والے کو پتا نہیں چلتا کہ مال کہاں سے آرہا ہے اللہ تعالیٰ دینے پر آئے چھت پھاڑ کر دیتا ہے اتنا بھوکا کہ اس کے پاس دو چادریں تھیں ایک چادر سے اپنے آپ کو ڈھانپتا تھا اور ایک بیوی کو دیتا تھا پھر وہ نماز پڑھتی تھی، اس کے پاس چادر نہیں اللہ کے رسول ﷺ کی دعا قبول ہوئی:

حَتّٰی جَعَلَ یُصَلِّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ فِی جَمَاعَۃٍ وَیَتْرُکُ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سِوَاهُمَا ، ثُمَّ نَمَتْ وَكَثُرَتْ فَتَنَحّى حَتَّى تَرَكَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْجُمُعَةَ . ①

"یہاں تک کہ صرف ظہر عصر پڑھنے لگا، پھر مال کی کثرت ہوئی، تو صرف جمعہ باقی رہ گیا۔"

مال بڑھنا شروع ہوا تو وہ پہلے کی طرح نمازوں میں شریک نہیں ہوتا اور پہلے وہ تکبیر اول نہیں فوت ہونے دیتا اب کبھی نماز کے شروع میں آتا ہے کبھی لیٹ آتا ہے کسی نے پوچھا اے اللہ کے بندے جو نمازوں کی کوشش پہلے تیری تھی وہ اب نہیں رہی کہنے لگا اب اکیلا آدمی ہوں کاروبار سے نہیں نکلا جاتا تو کہا پہلے مزدوری چھوڑ کر آجاتا تھا اب کاروبار وسیع ہوا ہے اب تجھ سے کیوں نہیں نکلا جاتا؟ آہستہ آہستی یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ وہ جمعہ میں بھی شریک نہیں ہوتا تھا۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے آٹھ دن بعد جمعہ کی عبادت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے جو آدمی تین جمعے بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے جمعہ ادا نہ کرے:

مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ .

"جو آدمی تین جمعے بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے جمعہ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔" ②

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا وہ اتنی دیر فرشتوں کی فہرست میں منافقوں میں ہی رہتا ہے جب تک وہ توبہ کر کے جمعہ ادا نہ کرے سچی توبہ کے بغیر جو منافق

---

① تفسير ابن كثير(٢/ ٤٩٢) ضعيف جداً لالبانی، سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم:٤٠٨١]

② سنن ابی داود، كتاب الصلاة باب التشديد فی ترك الجمعة (١/ ٤٠٧) رقم(١٠٥٤)۔ سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاةباب فيمن ترك الجمعة (١/ ٣٥٧) رقم(١١٢٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا حکم ہے وہ ختم نہیں ہوتا وہ جمعہ بھی چھوڑ گیا تھا، خطبات جمعہ میں شریک نہیں ہوتا تھا۔

خسارہ پانے والے:

رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ:هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا . ①

"میں مکہ میں ہی مسلمان ہو گیا تھا تو نبی ﷺ بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو میں ان کا پتہ کرنے بیت اللہ میں گیا نبی ﷺ نے مجھے دیکھ کر ہی فرمایا تین مرتبہ کہا:

"مجھے کعبہ کے رب کی قسم ہے وہ لوگ خسارے میں ہیں۔"

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ڈر لگ گیا کہ میں ہی اس کا نشانہ نہ ہوں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

"اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے دیکھ کر یہ الفاظ کہے ہیں میرے متعلق کہے ہیں؟"

کہا:

"نہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ! تیرے پاس تو کوئی چیز نہیں یہ میں نے ان کے متعلق

① صحیح المسلم کتاب الزکاۃ باب تغلیظ عقوبۃ من لا یودی زکاۃ (۲/ ۶۸۶)رقم (۹۹۰)۔ و صحیح بخاری کتاب الایمان و النذور(۶/ ۲۴۴۷)رقم (۶۲۶۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے جو مال وزر والے ہیں اور اس کا حق ادا نہیں کرتے۔ بچے گا وہی مال والا، جو دائیں خرچ کرے، بائیں خرچ، سامنے خرچ کرے، پیچھے خرچ کرے۔"

ورنہ جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہوتی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ بِالْمُؤْمِنِ الَّذِي يَبِيتُ شَبْعَانًا وَ جَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ. ①

"وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کے سو گیا مگر اس کا ہمسایہ بھوکے پیٹ بستر پر پڑا رہا۔"

وہ ایماندار ہی نہیں جو پیٹ بھر کر سو گیا ہے۔ اس نے اپنے ہمسائے کا پتہ ہوتے ہوئے کہ یہ غریب ہے اس کے باوجود خبر نہیں لی کہ تم نے کھانا کھایا ہے کہ نہیں اس کے مال کا کیا فائدہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ ایماندار ہی نہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کا حق ادا کرتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

'وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ'.

"اور صدقات بڑھاتے ہیں۔"

صدقہ کے فوائد:

فرمایا ہم سود کے مال کو کم کرتے ہیں اور جو صدقہ کا مال ہے اس کو زیادہ کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے۔ سودی کام کرنے والے آخرت ان کی تباہ، صدقہ خیرات دینے والے ان کی آخرت کا انجام اچھا ہے۔ دن بدن مال میں اضافہ کئی بیماریاں کم ہوتی ہیں کئی پریشانیاں دور ہوتی ہیں

① مستدرك حاكم (٢-١٦٢) و شعب الايمان (٣-٢٢٥) رقم (٣٣٨٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ خیرات دینے کی وجہ سے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ. ①

جس وقت صدقہ کیا جاتا ہے یہ اللہ کی ناراضگی کو اس طرح ٹھنڈا کرتا ہے جیسے آگ پر پانی ڈالنے سے آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ خدا کی ناراضگی کو رفع کرنے والی چیز صدقہ اور زکوۃ ہے۔

اس شخص کے پاس جب زکوۃ کا موسم آیا تو ہم زکوۃ لینے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ کہنے لگا عمر رضی اللہ عنہ دوسروں سے پہلے زکوۃ لے آئیں۔ وہ فرمانے لگے: تیرا مکان سب سے پہلے تھا اس لئے پہلے تیرے پاس ہی آئے ہیں۔ وہ کہنے لگا پہلے آگے وصولی کر آؤ، زکوۃ تو نے دینی ہے تو پھر یہ کیا مسئلہ ہے؟ کہ دوسروں سے لے کر آؤ پھر دوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ حکم نہ دیا ہوتا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ زکوۃ وصول کرتے وقت کسی سے جھگڑنا نہیں کسی کو تنگ نہیں کرنا، کسی کو تکلیف نہیں دینی تو میں اس سے جھگڑ پڑتا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے منع کیا۔ میں خاموش ہو کر آگے چلا گیا۔ زکوۃ لے کر آئے واپسی پر کہنے لگا: ”لے آئے ہو؟“

کہا: ہاں۔ اس نے سر نیچے کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

”بھوکا تھا! اب تو خدا سے بدلے لیتا ہے کہ خدا نے مال کیوں دے دیا ہے۔“

---

① سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ (۳-۵۲) رقم (٦٦٤)، شعب الایمان (۳-۲۱۳) رقم (۳۳۵۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوچنے لگا کہ اتنے مال کی زکوٰۃ کتنی نکلے گی اگر ۴۰ لاکھ مال ہے تو لاکھ زکوٰۃ دینی ہے، دل گردے والا خدا پہ ایمان والا ہی دے سکتا ہے۔

وہ تو پریشان ہو گیا اور سوچ کر کہنے لگا:

محمد ﷺ کا دین قبول کیا لیکن بعد میں محمد ﷺ بھی ایسے ہی نکلا جیسے قیصر عیاشوں کا بادشاہ ہے۔

إِنْ هِيَ إِلَّا جِزْيَةُ الإِسلَامِ.

محمد ﷺ نے بھی ٹیکس لگا دیا ہے، جیسے ہرقل نے لگایا تھا جس طرح کسریٰ نے لگایا تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ چھوڑ کر آقا کو اطلاع دی۔ زکوٰۃ کا مال رکھنے والا آخر تباہی کے کنارے پر ہی ہوتا ہے، اور جس اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں وہ اولاد نا اہل اٹھتی ہے سارا مال تباہ کر دیتی ہے، سب نے دیا اور کہتا ہے ان کو اس مال کی قدر نہیں کس طرح قدر پیدا ہو قدر تو تو نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کی نہیں کی۔

آقا کو بتایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اللہ کے رسول ﷺ کا حکم تو یہ تھا کہ جو مال کی زکوٰۃ نہ دے اس کا آدھا مال حکومت قبضے میں کر لے، یہ اس پر سزا رکھی گئی تھی اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہی حکم دینا تھا اس کے متعلق اس نے زکوٰۃ نہیں دی تو اس کا آدھا مال لے آو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اے محمد ﷺ یہ آدمی بالکل بھوکا تھا، ہم نے تیری دعا سے اس کو مال دیا اور وہ اس لئے دیا تھا کہ اس کو آزمانا ہے کیونکہ وہ کہتا تھا مال اللہ تعالیٰ جب دے گا تو میں اس کی راہ میں دوں گا، تو میں نے اس کو آزمایا ہے

اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں وہ فیل ہو چکا ہے اب اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے وحی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے بتایا اے محمد ﷺ اب لوگ اس کو ملامت کریں گے تو پھر زکوٰۃ لے کر آئے گا تو آپ نے اس کی زکوٰۃ قبول نہیں کرنی تب بھی یہ زکوٰۃ دے نہیں لینی۔ اسلامی ماحول تھا آگے پیچھے مسلمان تھے وہ اس کو ملامت کرتے رہے وہ دل میں کہنے لگا اس سے بہتر تھا میں زکوٰۃ دے ہی چھوڑتا۔ آیا پھر آقا کے پاس اور کہنے لگا غلطی ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا: اب میرے اختیار میں نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کر دیا ہے کہ اس ذلیل آدمی کی زکوٰۃ قبول نہیں کرنی۔

تو اس کا حشر کیا ہوا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی زکوٰۃ لے کر آیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سب نے یہ کہا کہ خدا نے رسول کو روک دیا ہے ہم تیری زکوٰۃ کیسے لیں زکوٰۃ کا مال کھانا انسان کی تباہی ہے۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی دردناک عذاب ہونا ہے پھر اس کا حال یہ ہوا تھا صحابی کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک لنگوٹی رہ گئی تھی باقی سارا مال تباہ ہوگیا تھا اور پھر لنگوٹی باندھ کر جنگل میں لکڑیاں چن کر جنگل میں فروخت کرتا تھا۔ لیکن پھر بھی خرچ پورا نہیں ہوتا تھا۔ پھر اس حالت سے بری حالت ہوگئی یہ آیت اسی کے بارے میں ہے:

﴿وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ○ فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ﴾. ①

"اور ان میں سے وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے کہ اگر اس نے مجھے اپنے فضل سے مال دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا اور نیک بن جاؤں گا پس جب اس نے اسے اپنے فضل سے نوازا تو کنجوسی کی اور منہ پھیر گیا۔"

① [التوبة: ٧٥-٧٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم تم کو آزمائیں گے:

تو اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ﴾.

''اور ہم تم کو خوف سے آزمائیں گے۔''

فرمایا ہم لوگوں کو تندرستی دے کر آزماتے ہیں مال دے کر بھی آزماتے ہیں، خوشحالی دے کر بھی آزماتے ہیں تو پھر جو فیل ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے تم دیکھو ان کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے مال و دولت میں کھیلنے لگ گئے تھے لیکن زکوٰۃ میں بھی کمی نہیں کی تھی۔

قرآن پاک بیان کر رہا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ﴾. ①

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے اُن کو اس دن کے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اُس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کے جسموں پر لگایا جائے گا اور کہا

① التوبہ:۳۴-۳۵۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائے گا یہ مال ہے جس پر تم سانپ بن کر بیٹھے تھے چالیسواں حصہ بھی خرچ کرنے کو دل نہیں کرتا تھا۔

بادلو پانی پلا دو:

آقا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تم سے پہلے ایک آدمی تھا پہلی امتوں میں سے وہ جنگل میں جا رہا تھا بادل آئے اور ان میں آواز آئی:

بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ؟

''اے فرشتے اس بادل کو لے چلو فلاں آدمی کے باغ کی طرف یہ آواز اس نے آسمان کے فرشتوں سے سنی تھی بارش ہوئی تو وہ پانی جدھر جاتا تھا وہ بھی ادھر ادھر جاتا تھا آگے گیا تو دیکھا ایک آدمی اس پانی کا رخ اپنے باغ کی طرف موڑ رہا تھا تو آقا ﷺ فرماتے ہیں اس نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے کہا یہی نام میں نے سنا ہے اس وقت جب بادل آئے تو آسمانوں پر فرشتوں سے سنا تھا کہ فلاں کے باغ میں یہ پانی پہنچاؤ، وہ تیرا نام تھا۔''

فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا ثُلُثَهُ. ①

''اب تو بتا تجھ میں خوبی کیا ہے؟ آقا ﷺ نے فرمایا وہ کہتا ہے:
مجھ میں کوئی خوبی نہیں صرف یہ ہے کہ میں اپنے مال کا جو حق ہے اس سے بھی زیادہ خرچ کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کتنا؟

کہنے لگا:
جتنی اس باغ سے آمدن ہوتی ہے اس کے میں تین حصے کرتا ہوں ایک صدقہ کرتا ہوں، ایک اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچ کے لئے اور ایک حصہ اس باغ پر خرچ کرتا ہوں۔''

آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر اتنا مہربان تھا کہ اس کے باغ کو پانی کی ضرورت ہوتی اللہ بادل بھیج دیتا۔

اگر یہ جان لیتے

www.kitabosunnat.com

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم﴾. ②

''یہ لوگ دینداری کی تو قدر نہیں سمجھتے فرمایا اگر یہ لوگ تورات پر عمل کرتے، انجیل پر عمل کرتے، قرآن پاک پر عمل کرتے تو کیا ہوتا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آسمان سے نازل ہوتیں، زمین سے نازل ہوتیں، زمین اپنے خزانے اگلتی، اللہ تعالیٰ کی برکات سے یہ فائدہ اٹھاتے۔''

---

① صحیح المسلم، کتاب الزهد والرقاق، باب الصدقة فی المساكين (٤-٢٢٨٦) رقم (٢٩٨٤)۔ و۔ صحیح ابن حبان (٤-٤٨)

② المائدة: ٤٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن مالداروں سے سوال:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک مالدار سے پوچھیں گے محشر کے میدان میں اے میرے بندے میں نے تجھے مال دیا وہ کہاں خرچ کیا ہے؟ آقا فرماتے ہیں جس نے مال کا حق ادا نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی وہ مال کا کیا بتائے گا۔

'یَنظُرُ یَمِیناً وَشِمَالاً وَاَمَامَهُ وَ خَلفَهُ'.

''وہ آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھے گا۔''

وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی وجہ سے گھبرا جائے گا وہ دائیں بائیں دیکھے گا بائیں دیکھے گا پیچھے دیکھے گا۔ کہے گا:

یا اللہ کمایا تو بہت زیادہ لیکن وہاں ہی پڑا رہا مجھے دنیا میں بھیج میں لے کر آتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اگر لا سکتا تھا پھر پہلے ہی لے کر آنا تھا ہاں اس طرح نہیں آتا وہ تو ایک عمل ہے اگر خرچ کیا ہوتا تو وہ تیرے ساتھ آجاتا اے ابن آدم اگر میں تیرے لیے زمین سونے کی کردوں تو کیا کرے گا؟ آقا ﷺ فرماتے ہیں وہ کہے گا یہ سارا دے کر میں آگ سے جان بچاؤں گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اور کہے گا:

''اے ابن آدم آج تو بڑا سخی ہو گیا ہے، سارا مال دے کر دوزخ سے بچے گا کہے گا: ہاں۔''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''دنیا میں تجھے مال دیا اور پھر سارا نہیں مانگا تھا بلکہ کہا تھا جتنا کھا سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھا لے جتنا پہن سکتا ہے پہن لے اور خرچ کر لے لیکن پھر بھی سارا جو بچ جائے اس سے زکوٰۃ دے دے اور وہ چالیسواں حصہ تھا اب تو سارا خرچ کر رہا ہے بڑا سخی ہو گیا ہے تو۔''

آقا ﷺ نے فرمایا جو مال میں زکوٰۃ رکھ لیتا ہے وہ مال اصلی مال کو بھی حرام کر دیتا ہے اس کے حلال کرنے کا طریقہ یہ ہے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دی جائے۔ جس طرح نماز اسلام کا رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ اسلام کا رکن ہے اور حضور ﷺ نے خود جا کر وصول کی ہے تو جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں نے کہا:۔ اب نبی ﷺ کا خلیفہ رضی اللہ عنہ زکوٰۃ حاصل نہیں کرے گا۔

تو ابوبکر نے کہا:

اگر اونٹ کے گھٹنا باندھنے والی رسی بھی چھپا لی میں لڑائی کر کے اس کی زکوٰۃ حاصل کر لوں گا۔ عمر نے اختلاف کیا تو ابوبکر نے کہا:

اے عمر رضی اللہ عنہ جو نماز نہ پڑھے اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے؟

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

تلوار سے جہاد!

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جہاں نماز کا ذکر ہے اسی طرح زکوٰۃ کا حکم ہے۔

تو جس طرح روزہ رکھنے سے جسم کی زکوٰۃ نکل جاتی ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے

ایک عرصہ سے بھارت نے مقبوضہ کشمیر پر مسلح افواج کی مدد سے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ جہاں مسلمانوں کا قتل عام، اور عفت مآب خواتین کی عصمت دری جیسے انسانیت اور حیاء سوز واقعات روزانہ کا معمول بن چکے ہیں، بھارت کی مسلح افواج نہتے کشمیریوں کو جو اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں بھیڑ بکریوں کی طرح موت کے گھاٹ اتار رہی ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، اس کی آزادی اور بھارتی غنڈوں کی خون آشامیوں کو روکنے کے لئے اسلامیان کشمیر کی مدد کرنا سب کا دینی فریضہ ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی فعال قیادت حالات کے تقاضوں کے پیش نظر نہ صرف مجاہدین کشمیر کی اخلاقی و مالی مدد کرتی ہے بلکہ مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے اور نوجوانوں کو جہاد کشمیر کی ترغیب دلانے کے لئے ملک بھر میں جہاد کشمیر کانفرنسوں کا انعقا کیا جاتا ہے۔

جس کی سرپرستی شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ فرماتے ہیں اسی سلسلے میں مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ شہر کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۴ بروز سوموار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چوک اہلحدیث گوجرانوالہ میں ایک عظیم الشان جہاد کشمیر کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبداللہ نے فرمائی۔ جبکہ مرکزی قائدین امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر، الحاج میاں افضل حق، ناظم اعلیٰ مرکزیہ، میاں محمد جمیل ایم۔ اے، حافظ محمد عبداللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شیخوپوری۔ حضرت مولانا محمد اعظم۔ محمد نعیم بٹ۔ و دیگر علماء کرام تشریف لائے۔ یہ کانفرنس اپنے موضوع، حاضری و تقاریر، کے اعتبار سے انتہائی کامیاب رہی۔ کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جو صدارتی خطاب فرمایا اس کی اہمیت کے پیش نظر آڈیو کیسٹ کی مدد سے لوح قرطاس پر منتقل کر کے ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی.

حضرات! جب ہم مسئلہ کشمیر کا تصور اپنے ذہنوں میں لاتے ہیں تو ہمارا خون کھولنے لگتا ہے کن لوگوں کا خون کھولتا ہے؟ جنہیں مسئلہ کشمیر کی اہمیت کا علم ہے۔ جو لوگ مسئلہ کشمیر کی اہمیت سے آگاہ نہیں وہ مسلمان ہونے کے ناطے ان کے ساتھ ہمدردی تو ضرور رکھتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں دشمن کے خلاف اشتعال پیدا نہیں ہوتا۔ اشتعال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب یہ علم ہو کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں ہم پر کیا گزری؟ ہمیں کس طرح مسئلہ کشمیر میں الجھایا گیا ہے؟ اس مسئلہ کو دشمنان اسلام امریکہ، برطانیہ، اور بھارت نے مل کر پیدا کیا تھا تاکہ پاکستان کو طرح طرح کے مسائل میں الجھا دیا جائے۔

یہ مسئلہ پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ کشمیری مسلمان جو کشمیر کی آزادی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے برسر پیکار ہیں اور وہ پاکستان کی بقاء، استحکام اور تکمیل کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس لئے وہ ہمارے بڑے محسن ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے بھارت کی غلامی کا مزہ چکھ لیا ہے لیکن کشمیر کی آزادی کا سب سے زیادہ فائدہ پاکستان کو ہی پہنچے گا۔ اس لئے ملک کا ہر فرد اس مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کرے کہ ہم اس مسئلے میں کیوں اور کیسے الجھائے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندو کی پھر بد دیانتی:

دراصل جس خطے کا مطالبہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قائداعظم نے کیا تھا اگر وہ پاکستان ہمیں مل جاتا تو بھارت ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ شاندار منصوبہ جو علامہ اقبال مرحوم، محمد علی جناح مرحوم، اور دیگر مسلمان سیاسی راہنماؤں نے بنایا تھا جس کے تحت انبالہ تک پنجاب کی سرحد قائم ہوتی۔ اگر یہ سارا پنجاب ہمیں مل جاتا تو آج نہ کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوتا نہ مشرقی پنجاب کو کوئی مسئلہ باقی رہتا۔ مشرقی پنجاب کو سازش کے تحت پاکستان سے علیحدہ کیا گیا دوسرا مسئلہ مشرقی پاکستان کا تھا۔ بنگال اور آسام دونوں صوبوں میں سندھ اور پنجاب کی طرح مسلمان اکثریت میں تھے۔ لیکن انگریز مسلمانوں کو طاقتور دیکھنا چاہتا تھا اور نہ ہندو بنیا۔ چنانچہ آسام کا پورا صوبہ اور آدھا کلکتہ سمیت مشرقی پاکستان سے کاٹ دیا گیا۔ اس لئے کہ اگر یہاں تک مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگئی تو پھر بھارت اس کے پڑوس میں باقی نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ تمام اسلام دشمن طاقتوں کی سازش کے نتیجے میں پنجاب کی طرح بنگال اور آسام بھی تقسیم ہو گئے۔ اس کے بعد مشرقی اور مغربی پنجاب کے درمیان سرحد قائم کرنے لئے جو باؤنڈری کمیشن قائم ہوا اس نے بدنیاتی کا مظاہرہ کیا۔ جواہر لعل نہرو سے رشوت لے کر امرتسر، فیروز پور، اور گورداسپور کو پاکستان میں شامل کرنے کی بجائے ایک سازش کے تحت بھارت میں شامل کر دیا گیا۔ تاکہ بھارت کو کشمیر میں داخل ہونے کا راستہ مل جائے۔ پھر یہ بھی طے ہوا تھا کہ جن ریاستوں میں ہندوؤں کی اکثریت ہے وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیں جبکہ حیدر آباد جونا گڑھ ایسی ریاستیں تھیں جن کے نواب تو مسلمان تھے لیکن رعیت کی اکثریت ہندو تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم کے لئے کوئی اصول نہیں......؟

ان نوابوں نے اپنی ریاستوں کا پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ لیکن اسلام دشمن طاقتوں اور ہندوستان نے کہا کہ چونکہ رعیت کی اکثریت ہندو ہے اس لئے نوابوں کے اعلانات کی کوئی حیثیت نہیں۔ چنانچہ ہندستان نے حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا۔ اگر کشمیر کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہوتا کہ جہاں رعیت اکثریت میں ہے وہ ریاست انہی کو ملے، تو پھر کشمیر پاکستان کو ملنا چاہئے تھا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کی آبادی ۹۸ فیصد ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ وہاں کے راجہ نے ہندوستان سے الحاق کر دیا ہے۔ اندازہ لگائے کہ حیدر آباد، جونا گڑھ اور منادور کے نوابوں نے تو الحاق پاکستان سے کیا تھا اسے تسلیم نہیں کیا کیونکہ وہاں کے علاقوں میں ہندوؤں کی اکثریت تھی لیکن جب کشمیر کے راجہ نے ہندستان کے ساتھ الحاق کیا تو کسی نے نہیں کہا کہ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے، ہندوستان کے ساتھ الحاق نہیں ہو سکتا، ہندستان نے صرف راجہ کے کہنے پر قبضہ کر لیا۔

اسلام و ملک کا دفاع جہاد ہی سے ہے:

اگر اس وقت مسلم لیگ جہاد کے ذریعے آزاد کشمیر والے حصے پر قبضہ نہ کرتی تو پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ جاتا پاکستان کی خالق جماعت کا یہ کارنامہ ہے کہ اس نے کشمیر کا تیسرا حصہ جہاد کے ذریعے آزاد کروا لیا۔ اور اسی وجہ سے پاکستان کی سرحدیں کچھ محفوظ ہو گئیں ورنہ جہلم کے ساتھ کشمیر کی سرحد ملتی ہے۔ اگر ہندوستان یہاں داخل ہو جاتا تو پاکستان گھیرے میں آ جاتا اور چین تک کوئی رابطہ نہ ہو سکتا۔ شاہراہ ریشم وجود میں نہ آتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیاقت خان کی بزدلی و غلطی:

اگر ۱۹۴۸ کی جنگ کشمیر پیدا نہ ہوتی تو پورا کشمیر قبضے میں آسکتا تھا۔ لیکن ہمارے بزدل حکمران ڈر گئے اور جواہر لعل نہرو اس مسئلے کو سلامتی کونسل میں لے گیا اور جنگ بند ہوگئی۔ اگ اس وقت جنگ بند نہ ہوتی تو سارا کشمیر آزاد ہو جاتا۔ لیکن لیاقت خاں سے یہ فاش غلطی ہوئی جس کا خمیازہ آج تک پوری قوم بھگت رہی ہے۔

سلامتی کونسل نے اس شرط پر جنگ بند کروائی تھی کہ حالات ٹھیک ہونے پر کشمیریوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ رائے شماری کے ذریعے جس کے ساتھ شامل ہونا چاہیں ہوجائیں۔ اول تو یہاں استصواب رائے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ یہ مسلم اکثریت کی ریاست ہے۔ لیکن جس طرح کہتے ہیں کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ لہٰذا ان کی بات ماننا پڑی ہمارے لیڈروں کی یہ کمزوری ہے کہ انہوں نے وقت سے فائدہ نہ اٹھایا، ورنہ آج کشمیر پاکستان کی طرح آزاد ہوتا۔ جنگ بندی کے بعد دیکھ لیا کہ آج تک بھارت کسی سمجھوتے پر تیار نہیں ہوا اور نہ ہی کشمیر چھوڑنا چاہتا ہے۔

جب صدر ایوب انسان ہوتے ہوئے بلی بن گئے:

۶۲۔ ۱۹۶۰ میں جب ہندوستان اور چین کی لڑائی شروع ہوئی تو بھارت کی ساری فوج چین کی سرحد پر چلی گئی۔ اس وقت بھارت کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ اس کی فوج کشمیر سے نکل آئی ہے اور پاکستان اپنی فوج وہاں داخل کر دے گا۔ چنانچہ وہ امریکہ اور برطانیہ کے آگے گڑگڑایا کہ جس طرح ہو سکے صدر ایوب کو روکو ہماری اس کمزوری سے فائدہ نہ اٹھائے ایسے موقع سے فائدہ نہ اٹھا کر صدر ایوب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑا نقصان کیا۔ ورنہ پاکستان آٹھ پہر کے اندر اندر پورے کشمیر پر قبضہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہاں ہندستان کی فوج موجود نہ تھی، وہ چین کی سرحد پر جا چکی تھی۔

پس امریکہ نے آنکھیں دکھائیں ہمارے حکمران بلی بن گئے، ایوب نے کہا ہم موقع سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے، تم اپنی جنگ سے فارغ ہو لو پھر رائے شماری کے ذریعے فیصلہ ہوگا۔ جب ہندوستان چین کی جنگ سے فارغ ہوا، تو اس نے کہا کہ کشمیر تو ہمارا اٹوٹ انگ ہے، یہ ہندوستان سے الگ ہو ہی نہیں سکتا، اس کے بعد پھر ایک اور موقع آیا کہ جب ہندستان کے اندر سکھوں نے بغاوت کر دی ادھر کشمیر میں بھی آزادی کی تحریک زوروں پر تھی۔

بینظیر کی بھارت سے وفاداری:

ہماری بدقسمتی کہ ہمارے ملک کی پیپلز پارٹی کی راہنما بےنظیر نے برسر اقتدار آنے کے بعد سکھوں کے تمام خفیہ فوجی اڈوں کی معلومات ہندوستان کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے سارے حریت پسند سکھوں کو چن چن کر قتل کر دیا۔ یہ الزام نہیں اس بات کا اقرار بینظیر نے خود کیا ہے اس نے کہا کہ اگر وہ سکھوں کی بغاوت کچلنے کے لئے ہندستان کی مدد نہ کرتی تو ہندوستان ٹکرے ٹکرے ہو جاتا۔ جو وزیر اعظم ہندوستان ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانے کی کوشش کرتی ہے کیا اس ظالم کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ ہندستان نے کس طرح مشرقی پاکستان میں اپنی فوج داخل کر کے اسے پاکستان سے علیحدہ کیا تھا۔ پاکستان کے دو ٹکڑے کرنے والا ہندوستان، اس کے ساتھ احسان کرنے والی بینظیر، سکھوں کی بغاوت کا فائدہ براہ راست پاکستان کو پہنچ رہا تھا۔ اگر سکھ کامیاب ہو جاتے تو ان کا صوبہ آزاد ہو جاتا تو پھر ہندوستان کو کشمیر کا راستہ کسی صورت نہیں مل سکتا تھا۔ کشمیر کی موجودہ داستان مظلومیت پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر کی پیدا کردہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے:

ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَالَكُمۡ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾. ①

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی راہ میں کیوں نہیں لڑتے؟

اللہ کی راہ میں لڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جو مکے میں مظلوم مسلمان تھے ان کی امداد کے لئے ان کو آزاد کروانے کے لئے نکلو، بالکل اسی آیت کا مطلب یہاں فٹ آتا ہے کہ آج مسلمانان کشمیر ہماری طرف منتظر نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں جو کہ دن رات بہو بیٹیوں کی عزتوں کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ ان کے نوجوان قتل ہو رہے ہیں۔

کشمیر کی مظلومیت پر مسلم حکمرانوں و نوجوانوں کا کردار:

لیکن پاکستان کا نوجوان بسنت منا رہا ہے جو ہندوؤں کا تہوار ہے، انہیں دانستہ طور پر ہندو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان کا نوجوان ہندوستان کی فلمیں دیکھتا ہے پاکستان کا نوجوان ان کے ساتھ رابطے بڑھاتا ہے، ہم نے ان کے ساتھ کیا جنگ کرنی ہے ہم تو اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے درپے ہیں۔ اگر کشمیر یہ جنگ (خدانخواستہ) ہندوستان نے جیت لی تو پاکستان کیسے زندہ رہے گا؟

یہاں کی صورتحال یہ ہے کہ جس کے پاس طاقت ہے اس نے کشمیر پر قبضہ جما رکھا ہے، ورنہ سیاسی جغرافیائی اور تقسیم ہند کے ایجنڈا کے مطابق کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس کے تحت ہندوستان کشمیر پر قابض رہ سکتا ہے۔ لیکن ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ ان کشمیریوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، سنتے ہو! ہماری حکومت یہ کہہ کر

① النساء: ۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ کو یقین دلا رہی ہے کہ وہ وہاں مجاہدین نہیں بھیج رہے۔ اور بینظیر کی حکومت آنے کے بعد جس طرح سکھوں کے خفیہ اڈے ختم کئے گئے اسی طرح آزاد کشمیر کے اندر بھی مجاہدین کے تربیتی کیمپ ختم کرا دیئے ہیں، جس کا امریکہ نے بھی اعتراف کیا ہے، کہ پاکستان نے کوئی تربیتی کیمپ باقی نہیں رہنے دیا۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا:

آپ نے دیکھ لیا کہ پاکستان نے ایک بار اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کی جو ناکام ہوگئی، دوسری بار پیش کی پھر ناکام ہوگئی۔ کیا آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ پیپلز پارٹی کی اس حکومت نے پہلے پاکستان کو دوٹکڑے کیا ادھر ہم۔ ادھر تم کا نعرہ لگایا، صرف اپنی حکومت قائم کرنے لئے ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کو دولخت کر دیا تھا۔ اور اب اس کی بیٹی بینظیر صرف اپنی حکومت قائم رکھنے کرنے لئے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہے، اس سے بھی آگے دیکھئے کہ ایران نے کہا کہ پاکستان کی حکومت نے امریکہ سے کہہ دیا ہے کہ اگلے سال ۱۹۹۵ کے اوائل میں ہم یکطرفہ پرطور پر ایٹمی پلانٹ بند کرنے کے معاہدے پر دستخط کر دیں گے مگر ہماری حکومت کا موقف یہ ہے کہ ہندوستان کے دستخط کرنے پر ہم دستخط کریں گے۔ اگر ہندوستان دستخط بھی کر دیتا ہے تو پھر بھی ہمیں دستخط نہیں کرنے چاہئیں قربان جائیں ہندو لالوں پر کہ جنہیں ہم بزدل اور کمینے سمجھتے تھے آج امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ہم کسی ایٹمی سمجھوتے پر دستخط نہیں کریں گے۔ اور نہ قرارداد قبول کریں گے۔ اس کے برعکس ہمارے حکمران مسلمانی کا دعویٰ رکھتے ہوئے بھی اتنے بزدل اور اقتدار کے حریص ہیں کہ جیسے امریکہ کہتا ہے ویسے ہی کرنے کو تیار ہیں۔

بے نظیر کا بیان کدھر گیا:

''میں اس ملک میں کوئی غریب نہیں رہنے دوں گی۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مہنگائی دن بدن کیوں بڑھتی جارہی ہے ؟ عالمی مالیاتی ادارے مطالبہ کرتے ہیں کہ فلاں چیز کا یہ ریٹ مقرر کردو۔ جب مسلمان اس برداشت کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں ریٹ اور بڑھاؤ، اور بڑھا دیا جاتا ہے اس طرح بجلی، تیل اور گیس کے ریٹ بھی بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام کو مہنگائی شکار کردیا جائے۔ کیا آپ نے اخبار نہیں پڑھا کہ حکومت نے اتنے ارب روپے کا قرض ادا کردیا ہے، کہاں سے ادا کیا ؟ آپ کی جیبوں سے نکال کر اور مہنگائی پیدا کرکے جو رقم اکھٹی کی ہے اس سے ادا کیا جاتا ہے۔

نسوانی حکومت کے کمالات :

پھر آئندہ سال ۱۹۹۵ کے اوائل میں انہوں نے امریکہ کو ایٹمی پلانٹ بند کرنے کے سمجھوتے پر دستخط کرنے کا یقین دلایا ہے۔ ہمارے مخلص سیاستدان یونہی دن رات دہائی نہیں دے رہے اگر تم نے اس نسوانی حکومت کو مزید مہلت دے دی تو یہ تمہیں ختم کرکے رکھ دے گی اور تمہیں دشمنوں کے پاس گروی رکھ دے گی ہمیں تو سمجھایا گیا اور ہمیں تنبیہ کی گئی تھی لیکن اس وقت ہم نے کچھ نہ کیا

اب پچھتائے کیا ہوت

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

جہاد کشمیر پر حکمرانوں کا منفی رویہ :

یاد رکھیں کہ کشمیر کے مسئلہ پر ہماری حکومت نے صرف زبانی جمع خرچ کررہی ہے عملاً کچھ نہیں ہے۔ جو مجاہدین جہاد کے لئے جارہے ہیں وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث سمیت چند دینی جماعتوں کے کارکن ہیں جو حکومت کی مرضی کے خلاف جہاد کررہے ہیں اس لئے ہمیں حالات پر پوری نظر رکھنی چاہیئے۔ ورنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں

حکومت کس کی ہمدرد، مسلم کی یا؟:

غور و فکر کا مقام ہے کہ ہمارے ساتھ کتنا بڑا فراڈ کیا جا رہا ہے کہ بینظیر کہتی ہے کہ تمام اسلامی ممالک ہندوستان کے ساتھ اقتصادی بائیکاٹ کریں اور خود تجارتی معاہدے کر رہی ہے۔ کیا اسلامی ممالک بے وقوف ہیں کہ جن کا مسئلہ ہیں وہ خود تو اقتصادی بائیکاٹ نہیں کرتے ان کے ہندوستان کے ساتھ معاملات معمول کے مطابق چل رہے ہیں وہ تو ان کے تخریب کاروں کو سندھ میں داخل ہونے سے بھی نہیں روکتے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ اس کا اقتصادی بائیکاٹ کرو جبکہ یہ خود نیا تجارتی معاہدہ کر رہے ہیں اور ایران کی گیس پاکستان سے گزر کر ہندوستان جائے گی تو اس کا فائدہ ہندوستان کو پہنچے گا۔ ہندوستان زیادہ ترقی کرے گا اور پاکستان کمزور ہو گا۔ جو حکومت اپنے ملک کے نقصان کو محسوس نہیں کرتی اس کی ہمدردیاں ہندوستان کے ساتھ ہیں وہ پاکستان پر ایک دن بھی حکومت کرے تو گناہ ہے وہ دس دن بھی حکومت کرے تو گناہ ہے۔

جل تو جلال توں آئی بلا ٹال توں:

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ایسی بے حس، بے شرم، اور بے حیاء حکومت جس کو پاکستان کے ساتھ نہیں ہندوستان کے ساتھ ہمدردی ہے یا اللہ اسے ہمارے اوپر سے ٹال دے۔ آمین

اے اللہ اس ملک کو ان لوگوں کے حوالے کر جو پاکستان کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں اور جو دشمن ہیں اے اللہ انہیں ختم کر دے۔ اے اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرما، اور پاکستان آزاد رہ کر صحیح اسلامی ملک بن کر اپنی زندگی بسر کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

" محکم دلائل سے مزین،متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث کی دینی و تعلیمی خدمات

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○ وَاٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾①

''ساری چیزیں جو آسمان اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور دوسروں کے لئے بھی ......اور وہ غالب باحکمت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

کوئی وقت ایسا نہیں آیا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا باقی نہ رہا

① سورة الجمعة: ٤، ١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، جس وقت دنیا پہ ہر طرح کی گمراہی چھا جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اس وقت بھی ہوتے مکہ جو مشرکین کا گڑھ تھا، اور گھر گھر بت پرستی موجود تھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اس وقت بھی ہوتی تھی۔ قرآن پاک نے ہی بتایا کہ مکہ کے مشرک جو صدقہ خیرات یا نذر و نیاز دیتے تھے تو وہ صرف بتوں کی ہی نہیں دیتے تھے اللہ تعالیٰ کے نام کی بھی نذر و نیاز دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ وہ صدقے کے دو حصے کرتے تھے اور کہتے تھے:

﴿هٰذَا لِلّٰهِ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا﴾. ①

"یہ صدقہ تو اللہ کی راہ میں ہے اور یہ صدقہ ہمارے معبودوں کے نام۔"

حج کرتے وقت بھی حدیث میں ذکر ہے کہ ابو جہل اور دوسرے مشرک لبیک لبیک کہنے کے وقت کہتے تھے:

لَبَّيكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيكَ اِلَّا شَرِيكاً تَملِكُهُ وَمَامَلَكَ . ②

اے اللہ ہم تیرے اس گھر کی زیارت کے لئے حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں، مگر وہ شریک جن کا تو مالک ہے وہ مالک نہیں۔"

اللہ کا نام کبھی نہیں مٹا:

تیرے لاشریک ہونے کے باوجود چھوٹے چھوٹے بنائے ہوئے تیرے گھر کے بزرگ، تیرے گھر کے اولیاء، یہ بھی تیرے ہی بنائے ہیں۔ ان کے نام کا بھی سوال ہے، اس طرح تو دنیا پہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا کا نام ہی مٹ گیا ہو، بدترین مشرک بھی مشرک کہلاتا ہی اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک

① الانعام: ١٣٦

② المعجم الكبير (١٢/ ٢٠) رقم (١٢٣٧٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ پر تو اعتقاد رکھتا ہے لیکن دین اس چیز کا نام نہیں کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی ہوتی رہے اور غیر اللہ کی بھی ہوتی رہے یہ دین نہیں، انبیاء دنیا پہ جس وقت تشریف لاتے ہیں وہ تو ملی جلی توحید برداشت نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بھی نام چلتا رہے اور بزرگوں کا نام بھی چلتا رہے۔ وہ خالص چیز پیش کرتے ہیں خالص توحید پیش کرتے ہیں، خالص اسلام پیش کرتے ہیں، خالص اسلام بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے خالص اسلام ان کے ذہن میں جگہ نہیں پکڑتا، کیا کہتے محمد ﷺ پیش تو دین ہی کیا ہے مگر:

﴿أَجَعَلَ الْأٰلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾. ①

''کیا اس نے سارے معبودوں کو ایک کر دیا ہے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔''

یہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ کو پیش کرتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ ہی رکھا ہے باقی سب کی نفی کرتا ہے یہ ان کو گوارہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہو اور کسی کی ساتھ عبادت نہ ہو کسی کی نذر و نیاز نہ ہو، کسی کی پوجا پاٹ نہ ہو۔

اس کو وہ کہتے ہیں:

﴿مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ﴾. ②

''ہم نے ایسی بات کسی اور ملت میں نہیں سُنی۔''

اس طرح کا دین کہ اللہ ہی اللہ ہے اور سب اس نے ختم کر دیا ہے اس طرح کا دین تو ہم نے دنیا کے کسی کونے میں نہیں دیکھا یہودیوں میں گئے ہیں وہاں بھی نہیں، عیسائیوں میں گئے ہیں وہاں بھی نہیں، ابراہیمی مکے کے جو ہیں ان میں

---

① ص:۵

② ص:٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، کوئی نیا ہی دین لے آیا ہے، سب مذہبوں میں خدا بھی اور اس کے ساتھ بزرگوں کا بھی حق ہے، ان کی بھی پوجا پاٹ ہونی چاہئے ان کا احترام عزت ہونی چاہئے، ان کے نام کی بھی نذر و نیاز ہونی چاہئے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾. ①

''خبردار! دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص ہے۔''

دین اسلام ملاوٹ سے پاک ہے:

میرا دین تو وہ ہے جو خالص ہے، جس کے ساتھ ملاوٹ ہے وہ کوئی دین نہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ جو تقسیم کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور یہ غیر کے لئے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. ②

''میں کسی کے ساتھ حصہ دار ہو کر حصہ لینے کے لئے تیار نہیں۔''

یہ اللہ تعالیٰ کا اور یہ فلاں کا ہے یہ بھی ان کو ہی دو میرا ایسے تم نام ہی استعمال کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اہم اللہ تعالیٰ کی پوجا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس عبادت کو قبول نہیں کرتا، جس عبادت، جس دین، اور جس مذہب میں دوسروں کو بھی کھڑا کر دیا جائے، یا کہہ کر اللہ تعالیٰ کو بھی پکارا جائے اور یا کہہ کر عبدالقادر جیلانی کو بھی پکارا جائے، کئی دیہات ایسے ہیں جن کی مساجد میں لکھا ہے:

امداد کن - امداد کن

از رنج وغم آزاد کن

---

① الزمر:٣

② سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الرياء (٢/ ١٤٥٥)رقم(٤٢٠٢)۔ و كنزالعمال (٢٧-١٩٥)رقم (٦٤٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

در دین و دنیا شاد کن

یا شیخ عبد القادر

اے عبد القادر! ہماری مدد کر!۔ تو اس قسم کے لوگ بھی مسلمان ہیں کہ اللہ کو بھی مدد کے لئے پکارا اور غیر اللہ کو بھی مدد کے لئے پکارا، آج مسلمانوں کے گھروں میں کوئی یہ قیاس نہیں کرتا کہ ادھر تو لکھا ہے یا اللہ اور دوسری طرف لکھا ہوا ہے یا محمد ﷺ، کیا فرق کیا جیسے اللہ کو پکارا، ایسے محمد ﷺ کو پکارا خدا کا شریک جس طرح دوسروں کو بنانا حرام ہے اسی طرح نبیوں علیہم السلام کو خدا کا شریک بنانا حرام ہے ان کو خدا کی شکل نہیں دے سکتے، جیسے یا اللہ، یا محمد ﷺ اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگوں کے گھروں میں دیکھا ہے یہ لکھا ہوا ہے یہ کوئی دین نہیں جو اس طرح کا دین ہے وہ تو کسی کو ناگوار ہے ہی نہیں، بے شک جس ملک میں جانا ہے تو چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے شریکوں کا نام لیتے رہو مصیبت جو آتی ہے وہ خالص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر آتی ہے۔

دین میں رکھ رکھاؤ نہیں:

محمد رسول اللہ ﷺ کو آفر کی تھی مشرکین نے کہ چلو:

أَنَّهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ أَنَّهُمْ دَعَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عِبَادَةِ أَوْثَانِهِمْ وَ يَعْبُدُونَ مَعْبُودَهٗ. ①

ہم خدا کی عبادت کے خلاف نہیں ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں، ہم خدا کی عبادت تمہارے ساتھ مل کر کر لیں اور تم ہمارے ساتھ مل کر ان کی عبادت کر لیا کرو، تاکہ مل کر چلیں۔"

اس طرح کا دین اس طرح کی عبادت کبھی دنیا نے ناگوار نہیں سمجھا، خالص

① تفسیر ابن کثیر (۱۵-۳۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین ہے جو وہ یہ قومیں ہضم نہیں کر سکتیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ جیسا آدمی جس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کہ اس نے کبھی جھوٹ بولا ہو...... اس آدمی نے کبھی وعدہ خلافی کی ہو...... اس آدمی نے کبھی امانت میں خیانت کی ہو...... اتنے امانت دار نے آدمی اللہ تعالیٰ کا دین خالص پیش کیا ہے...... لیکن پھر بھی مشرکین مکہ نے برداشت نہیں کیا۔ اس طرح نہیں کہ خالص خدا ہی خدا ہے کیا ہوا بازاروں میں چلتے آقا کو پتھر نہیں مارے گئے کس بات پہ پتھر مارے گئے؟ کوئی برائی کی تلقین کرتے تھے نبی ﷺ؟ کبھی کسی پر انہوں زیادتی کی تھی؟ کوئی کسی کا حق مارا تھا بات ایک ہی تھی خالص دین وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

خدا کا گھر جو سارے عرب میں یہ عقیدہ تھا کہ یہ گھر سب کا متفقہ ہے اس کا طواف کرنے سے اس کے اندر نماز پڑھنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا، اس خدا کے گھر کے اندر کہ جس کے متعلق ان کا یہ خیال تھا کہ کسی کو روکنا نہیں چاہیے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز پڑھنے نہیں دیتے تھے۔

عقیدہ توحید کی وجہ سے ایذائیں:

آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ، فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا، فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ وَثَبَتَ النَّبِيُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا۔ ①

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے وہاں پر ابو جہل اور اس کے رفقاء بھی موجود تھے تو ان میں ایک آدمی کہتا ہے تم سے کون ہے جو فلاں قبیلے کا اونٹ ذبح ہوا ہے اس کی اوجھری اٹھا کر لائے اور جب محمد رسول اللہ ﷺ سجدے کی حالت میں ہوں تو ان کی کمر پر رکھ دے پھر ایک ظالم گیا وہ اونٹ کی اوجھری لے کر آیا اور آپ پہ رکھ دی۔"

خالص خدا کی عبادت جس نے بھی کی ہے جس زمانہ میں کی ہے یہ کسی قوم نے برداشت نہیں کیا سارے مخالف ہو جاتے ہیں، اس ملک کے مسلمانوں کا یہ مذہب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا نام، قرآن اور رسول ﷺ کا فرمان ہے، جس وقت اس قرآن اور رسول ﷺ کے فرمان کو پیش کیا اہل حدیث نے! تو کب ان کو اپنی مساجد میں نماز پڑھنے دیتے تھے بلکہ کہتے تھے جس مسجد کے اندر وہابی داخل ہو وہ پلید ہو جاتی ہے۔ کوئی کافر داخل ہو پلید نہیں ہوتی، کوئی یہودی داخل ہو پلید نہیں ہوتی، صرف اہلحدیث کے جانے پلید ہوتی ہے۔

دین خالص اور اہلحدیث:

ہمارے اس گوجرانوالہ کا واقعہ ہے کہ چوک نیائیں والی مسجد میں مولانا علاؤالدین صاحب خطیب تھے نماز پڑھا رہے تھے ان کے پیچھے دس، پندرہ اہلحدیث آدمی نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگوں نے سازش کی کہ مولوی علاؤالدین کو آگے سے لے جاؤ اور مسجد کے باہر پھینک دو کچھ نوجوان آئے انہوں نے ایسا ہی کیا، برداشت ہی نہیں کرتے تھے۔

① صحیح بخاری کتاب الوضوء باب اذاالقی علی ظهر المصلی قذر (۱/ ۹۴) رقم (٤٩٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایک دفعہ پروگرام بنا جو فاحشہ عورتیں پاک بازار میں رہتی ہیں ایک کو تیار کیا کہ وہ کہے مولانا نے مجھ سے بدکاری کی ہے۔ دیکھو خالص دین کسی سے برداشت نہیں ہوا اہلحدیثوں کی ابتدائی تاریخ اس ملک کے اندر بڑی پریشان کن ہے......ان پر ناجائز مقدمے بنائے گئے ......تنگ کیا گیا۔

جب یہ صورت حال دیکھی تو علماء نے اسکے تدارک کے لئے سوچا کہ جب تک اس ملک میں ذہنی انقلاب نہ لایا جائے انقلاب نہیں آسکتا، تو سوچ کر دینی مدرسوں کا آغاز کیا اور قرآن و حدیث پڑھانے کے لئے بھرپور کوشش کی، جگہ جگہ مدرسے کھولے اور قرآن پاک کا ترجمہ شروع کیا۔ اس پر بھی شور مچایا گیا اس لئے جو بھی خالص دین پیش کرے گا اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا لیکن پھر علماء اہلحدیث کی محنت رنگ لائی، اب الحمد للہ ہمارے بڑے بڑے مدرسے موجود ہیں اور مسلک اہلحدیث اتنے عرصہ میں پھیلا صدی پون صدی میں بہت کام ہوا یہ سب علماء اہلحدیث اور مدارس کی محنت ہے۔

دیہات میں مدرسے کھولے، شہروں میں مدرسے کھولے، تحصیلوں میں مدرسے کھولے، ہر جگہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینا شروع کر دی۔ پہلے تعلیم نہیں ہوتی تھی کیا ہوتا تھا قرآن و حدیث یہ امت چھوڑ بیٹھی تھی؟......نہیں!......لیکن کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب شاہ ولی اللہ محدث کے زمانہ میں دہلی جیسے دارالخلافہ کے اندر فتویٰ دیا گیا:

"جو شخص قرآن کا ترجمہ پڑھے یا کرے وہ کافر اور مرتد ہے۔"

کیا انہوں نے قرآن پڑھانا تھا؟......قرآن و حدیث! جنہوں نے فتویٰ دیا تھا:

جو ترجمہ کرتا ہے وہ خدا اور رسول ﷺ کے بھیدوں کو ہاتھ لگاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑا گستاخ اور بے ادب ہے۔''

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے انہوں نے ترجمہ کیا تھا اور شائع ہوا تو دہلی کے مولویوں نے فتویٰ دیا:

''عبدالقادر واجب القتل ہے۔''

ترویج دین میں اہلحدیث کا کردار:

قرآن و حدیث کی تعلیم قرآن و حدیث کے ماننے والوں کو اچھی نہیں لگتی تھی، اب بھی تم سنتے ہو گے کہ بچوں کو قرآن نہ پڑھاؤ یہ تو وہابی ہو جائیں گے، یہاں قاضی شمس الدین صاحب دیوبندی عالم یہاں موجود تھے کئی لوگ جانتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں پڑھ کے پنڈی کھیپ آیا میں نے وہاں اعلان کیا کہ میں قرآن کا ترجمہ پڑھاؤں گا تو پنڈی کھیپ کے لوگوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ کوئی بچہ قرآن پاک کا ترجمہ نہ پڑھے، اگر پڑھے گا تو وہابی ہو جائے گا۔

یہ ضرورت قرآن و حدیث کو پیش کرنے کی محسوس کس نے کی؟ اہلحدیث نے کی اور مار کھا کھا کر کی یہ پھانسی کے تختے پر بھی لٹکے رہے ان کو گھروں سے بھی نکال دیا گیا، اور مسجدوں سے نکال دینا تو کوئی بات نہ تھی، جب کوئی آدمی کسی مسجد میں بلند آواز سے آمین کہتا تو نماز سے فارغ ہو کر مولوی کہا کرتا تھا:

''کوئی ہے ''سور'' جس نے آمین کہی آمین کہنا خنزیروں کا کام ہے۔''

اس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت کو اگر محمد ﷺ نے پیش کیا ہے تو ان کو بھی لوگوں نے معاف نہیں کیا، خالص دین اس ملک کی جو قوم اور گروہ پیش کرے گا اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا آج وہ ماحول نہیں رہا کیونکہ علماء اہلحدیث کے اس فیصلے کے مطابق آج تم دیکھ لو سارے ملک میں ایک سو سال کے عرصے میں گاؤں میں اہلحدیثوں کے مدرسے کھل گئے ہیں، تحصیلوں میں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھانوں میں، ضلعوں میں، موجود ہیں اور بڑے بڑے مدرسے بھی موجود ہیں جن میں بہت زیادہ تعداد میں باہر سے آکر طلباء پڑھتے ہیں جامعہ سلفیہ فیصل آباد ...... جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن جس میں بہت طلباء باہر کے پڑھتے ہیں ...... جامعہ محمدیہ اوکاڑہ ...... جامعہ تقویۃ الاسلام لاہور ...... جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ ...... جامعہ اثریہ جہلم ...... جامعہ سلفیہ کا عظیم ادارہ اسلام آباد ...... راولپنڈی، پشاور میں، بلوچستان میں مدرسے موجود ہیں۔

اب حالات بدل چکے ہیں:

یہ اہلحدیث کی صدی ہے، پون صدی کے اندر یہ صورت حال ہوگئی کہ آج قرآن و حدیث کے نام سے کوئی بدکتا نہیں اب وہ کیفیت نہیں زمانہ اب تو شوق سے سن رہا ہے، اب تو عدالتوں کے اندر جج بھی کہہ رہے ہیں کہ اصل دین اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت ہے۔ ہمارے دوسرے مدرسے کیا کرتے ہیں:

"پندرہ علوم ہیں قرآن و حدیث کے علاوہ۔"

جو دیو بند میں پڑھائے جاتے ہیں۔ بریلی میں پڑھائے جاتے تھے۔ احمد آباد مدارس کے اندر پڑھائے جاتے تھے، قرآن و حدیث کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی تھی جس کے وہ مستحق تھے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ عوام جب کوئی حدیث سنتے، نبی ﷺ کا عمل سنتے تو کہتے نیا دین نکل آیا ہے۔ کیا امام بخاری نے بخاری آج لکھی ہے؟ یا یہ دوسرے مسالک والے مسلمان بخاری کو رسول ﷺ کی حدیث کی صحیح ترین کتاب نہیں سمجھتے، کہ اس میں سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے آمین بالجہر اور توحید کے مسئلے موجود نہیں کوئی پرواہ نہیں۔

کہنے کو یہ کہتے ہیں، چار امام برحق ہیں، امام شافعی بھی برحق، امام احمد بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برحق، امام مالک بھی برحق، امام ابو حنیفہ بھی برحق لیکن بات شافعی کی آئے تو نہیں مانی اگر برحق ہے تو کیوں نہیں مانتے ؟ایک مسئلہ چار اماموں نے بیان کیا تو حق اور الگ الگ ہو تو برحق نہیں ہو سکتے مسئلہ آیا چار دن کی قربانی کا تو شور مچا دیا کہ چار دن کی قربانی اسلام میں کوئی نہیں، جس وقت ان کو کہا کہ چار امام برحق ہیں امام شافعی چار دن کی قربانی کے قائل تھے یا نہیں؟ کہنے لگے تھے تو پھر نیا مسئلہ کیسا ہوا؟ جو تمہارے خلاف ہو وہ نیا، جس طرح یہ بینظیر اور ہماری اپوزیشن ہے اگر انتخابات ہوں ان کے حق میں تو منصفانہ اگر ان کے خلاف انتخاب ہوں اور ملک کی عدالت عالیہ کا فیصلہ، سپریم کورٹ کا فیصلہ، جس کو کسی ملک کے اندر سمجھ دار آدمی رد نہیں کر سکتا، الیکشن اپنی مرضی کے نہیں تھے ان کو بوگس قرار دے دیا اگر فیصلہ سپریم کورٹ کا ان کے خلاف ہو تو وہ بھی بوگس اعتماد کس چیز کے اوپر ہے جو اپنی مرضی کے مطابق ہو اس پر !دنیا پر نرالا ملک ہے: جس ملک کے اندر انتخابات اپنی مرضی کے مطابق نہ ہوں تو مانتا نہیں۔ عدالت کا فیصلہ اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو تو نہیں مانتا، یہ واحد ملک ہے۔ دنیا پہ پھر رٹ بھی یہی لگاتے ہیں کہ نئے انتخابات کراؤ جنہوں نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کو بوگس کہہ دیا ہے ، فیصلہ کو کب تسلیم کریں گے۔

ملک پاکستان اور علماء کا حال:

یہی حال ہمارے مذہبی علماء کا ہے کہ بات اپنی ہو تو ماننی ہے چاروں امام برحق ہیں دوسرے کی نہیں ماننی، کہتے ہیں یہ تو غلط کہتے ہیں میں تو عرض کر رہا تھا کہ دین جو ہے اس کو قائم رکھنے کے لئے اہلحدیث جماعت نے پچھلی صدی میں سردھڑ کی بازی لگا دی اور کتاب وسنت کی تعلیم کا جال بچھا دیا ہے ڈپٹی نذیر احمد جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ لدھیانے کے تھے وہ ڈپٹی بھی تھے، اور عالم دین بھی تھے سارے مسلکوں میں متفقہ بزرگ بھی تھے،

وہ فرماتے ہیں:

"میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا ایک دو آدمی میرے پاس تھے وہ مجھ سے مسئلے پوچھ رہے تھے کچھ تعداد میں علماء بھی مجلس میں آکر بیٹھ گئے جس وقت وہ آدمی چلے گئے تو میں نے کہا: آئیں علماء کرام کیسے آنا ہوا؟"

انہوں نے کہا:

"ہم دیوبند پڑھتے رہے ہیں اور وہاں سے فارغ ہو کر آئے ہیں سند ملی ہے ہمیں فارغ ہونے کی اور تم ہمارے ملک کے بزرگ رہنما ہو آپ سے مشورہ کرنے آئے ہیں کہ اب ہم پڑھنے کے بعد کیا کریں؟"

ڈپٹی صاحب کا یہ بیان ہے کہ میں ان کو کہا:

"تم قرآن کو پڑھو۔"

وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگ گئے:

"کہ ہم دیوبند سے فارغ اور یہ ہم کو کہتے ہیں قرآن پاک کا مطالعہ کرو!"

میں ان سے پوچھا:

"تم میری اس بات سے کیوں مسکراتے ہو؟"

انہوں نے کہا:

"حضرت جی شائد تم سمجھے نہیں ہم دیوبند کے فارغ ہیں اور پندرہ، سولہ علم پڑھے ہیں"

ڈپٹی صاحب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا:

"کہ سب کچھ تم نے پڑھا ہے مگر قرآن نہیں پڑھا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا:

”قرآن تو ہم کو آتا ہے۔“

میں نے ان کو کہا:

”میں ایک آیت پڑھتا ہوں اس کا مطلب سمجھاؤ۔“

انہوں نے کہا:

”پڑھو ہم بتاتے ہیں۔“

میں نے آیت پڑھی:

﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا﴾. ①

”اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں، وہ اس میں نافرمانیاں کرتے ہیں پھر ان پر بات ثابت ہوتی ہے اور ہم انہیں نیست و نابود کر دیتے ہیں۔“

اس آیت کا مطلب بیان کرو۔

اب وہ عالم دین سوچ میں پڑ گئے دس پندرہ منٹ سوچتے رہے میں نے کہا:

”زبانی نہیں قرآن کے اوپر سے دیکھ کر بتائیں گے۔“

میرے پاس قرآن پاک تھا، ان کو دے دیا اب وہ تلاش کرنے لگے، تھوڑی دیر بعد میں نے پوچھا:

”اب کیا ہے؟“

وہ کہتے ہیں:

”ہم کو آیت ہی نہیں ملتی۔“

① بنی اسرائیل:١٦

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میں نے تلاش کر کے دی اور دیکھ کر کہتے ہیں:

"تم ہی سمجھا دو۔"

اشاعت قرآن میں اہلحدیث کی محنت:

تو میں عرض کر رہا تھا کہ علماء اہلحدیث نے بہت محنت کی اس ملک میں انقلاب پیدا کیا اور کسی نے نہیں کیا، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ تمھارا اصل دین قرآن و حدیث، اس کو اچھی طرح پڑھو اور اس کے علاوہ اور علوم بھی پڑھو اسلام نے ان علوم کو حرام نہیں کہا، لیکن صرف ان کے ہی عالم اور ماہر بنو اور قرآن بھی نہ آئے اور حدیث بھی نہ آئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ صورت حال تھی اس ملک میں پون صدی جو محنت اور کوشش ہوئی ہے آج اہلحدیث کے مسلک کو قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ کسی شاعر نے کہا:

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تم ہی سو گئے داستان کہتے کہتے

اہلحدیث مسلک کو عوام نے جب قبول کرنے کی تیاری کی تو یہ نادان سجدے میں گر گئے جب وقت قیام آیا اب انہوں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا ہے۔ کئی پارٹیاں بن گئی ہیں، کیا پارٹی بازی اسلام میں جائز ہے آج تک ہم کہتے آئے ہیں کہ اسلام کو چار اماموں کی جاگیر سمجھنا ناجائز، اس دین میں چار امام ہی نہیں ہوئے بلکہ کئی سو امام ہوئے ہیں، اور تم لوگوں نے اسلام کو چار اماموں میں ہی بند کر دیا ہے۔

ایک ایک پارٹی یہ کس کی مسجد ہے؟ یہ شافعی کی ہے، یہ مالکی کی، یہ حنفی کی وغیرہ اس کو مٹانے کے لئے کہ فرقہ بندی ہو اس لئے اہلحدیث نے ایک متفقہ دین قرآن و حدیث پیش کیا تھا کہ قرآن و حدیث پر آجاؤ اس کا یہ مطلب تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو تو نصیحت کرو اور خود ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ، آج اہلحدیث کا ایک عالم تقریر کرتا ہے دوسرے گروہوں کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ اہلحدیث کا مسلک حق ہے اس میں کوئی بات بتاؤ کہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے ہم اس کو بدل دیں گے کوئی من چلا اٹھ کر کہہ دے کہ جو جماعت قرآن وحدیث کی علمبردار ہے وہ خود ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر الگ الگ پارٹی بنا سکتی ہے کیا قرآن کے اندر یہ نہیں ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾. ①

''ایک جگہ ہو جاؤ اور الگ الگ فرقہ نہ بناؤ۔''

اگر ہم پچاس لاکھ اہلحدیث اس ملک میں جمع ہو کر کوئی بات حکومت کو منوانا چاہیں تو منوا سکتے ہیں اگر ہم خود پارہ پارہ ہو جائیں تو پھر ہم ذلیل وخوار ہونگے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس لئے اس ملک کی عظیم جماعت اہلحدیث کی مرکزی جمعیت ہے اس واسطے آؤ مل کر اسلام کی خدمت کریں اس واسطے نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے قریب ایک ہی آدمی اپنی رائے کی وجہ سے اختلاف کرے گا۔

وَاِعجَابُ کُلِّ ذِی رَأیِ رَأیَه ②

''ہر ایک اپنی رائے کو پسند کرے گا اور اختلاف پیدا ہوگا۔''

اور اسی طرح ہو رہا ہے ایک اکیلا آدمی پوری جماعت میں اختلاف کا سبب بن رہا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ اتفاق واتحاد پیدا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

---

① سورة آل عمران: ۱۰۳

② شعب الیمان (٦-٨٣) رقم (٧٥٥٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب وسنت سے دوری گمراہی ہے

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ ①.

"کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ کر دے تو ان کے لئے اپنے معاملہ میں کچھ اختیار باقی رہ جائے اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً صریح گمراہی میں جا پڑا۔"

تمہیدی کلمات:

اس وقت دنیا میں کئی مذہب موجود تھے۔ مکے میں ابراہیمی کہلانے والے لوگ تھے جو اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام کی امت کہلاتے تھے۔ قرآن پاک نے ان کو ابراہیمی مانا نہیں، ان کو جس وقت مخاطب کیا ہے تو ابراہیمی کہہ کر یا امت ابراہیم کہہ نہیں مخاطب کیا، بلکہ ان کو مشرکین اور کفار کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ ان کے ابراہیمی دعویٰ کرنے سے اسلام نے انہیں تسلیم نہیں کیا کہ وہ واقعی ابراہیمی تھے۔ ایک تو حضور کو اس گروہ کے ساتھ مقابلہ تھا۔

① سورة الأحزاب: ٣٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا گروہ عرب کے اندر یہودی گروہ پایا جاتا تھا وہ اپنے آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی امت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات کو ماننے والے خیال کرتے تھے۔ ان کو بھی قرآن پاک نے موسیٰ علیہ السلام کا پیروکار قرار نہیں دیا۔ اس واسطے کہ ان کے خیالات وہ نہیں رہے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خیالات تھے۔

اسی طرح عیسائی مذہب پایا جاتا تھا وہ بھی یہی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی امت ہیں لیکن ان کے اعتقادات، خیالات عیسیٰ علیہ السلام والے نہیں رہے تھے اس واسطے عیسیٰ علیہ السلام کو تو قرآن نے کہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے، موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے لیکن ان کی طرف نسبت کرنے والوں کو صحیح نہیں سمجھا کہ یہ ان کی امت ہے۔

اس کے علاوہ بھی عرب کے مشرقی علاقے میں ایرانی حکومت کسریٰ کی حکومت ان کے خیالات یہ تھے کہ 'زرتشت' نبی گزرے ہیں ہم ان کی امت ہیں مغرب کی طرف قیصر کی حکومت تھی۔ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہلاتے تھے، مشرق کی طرف زرتشت نبی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ ان کے خیالات بھی نبی کے خیالات کے مطابق نہیں تھے۔ کسی کو بھی قرآن نے اسلام نے مسلمان نہیں سمجھا کہ اس واسطے ان کو مسلمان سمجھ لیا جائے کہ یہ اپنی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرتے ہیں۔ ان کا کلمہ پڑھتے ہیں اس واسطے کسریٰ کے لوگوں کو زرتشی سمجھ لیا جاتا کہ وہ اس کے مذہب کا عقیدہ رکھتے تھے۔

صرف نسبت سے کام نہیں چلتا:

اس طرح یہ چار پانچ گروہ جو تھے اسلام کو سب سے لڑائی لڑنی پڑی کہ بے شک ان کی نسبتیں تو ان لوگوں کی طرف ہیں جو خدا کے پیغمبر تھے اور جن کتابوں کے ماننے کا وہ دعویٰ کرتے تھے وہ خدا کی نازل کردہ کتابیں ہیں۔ لیکن صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعویٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نہ ان کو عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، کے پیروکار اور نہ ابراہیم علیہ السلام اور زرتشت کے پیروکار تسلیم کیا اس واسطے کہ ان کے خیالات انبیاء علیہم السلام کے مطابق نہیں تھے۔

مسلمان ہونے کے بعد مسلمانوں کے اندر بھی جس وقت اسلامی تعلیم نہ رہی لوگوں نے دین اسلام پڑھنا چھوڑ دیا قرآن پڑھنا چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھنی چھوڑ دی اس لاعلمی کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر بھی کئی خیالات اور کئی نظریات پیدا ہو گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہ ہی کیوں نہ ہو:

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کے اندر قرآن وسنت کی تعلیم اتنی عام تھی۔ کہ کئی مقامات پر مسلمانوں کے بچے مسجدوں میں امام اور خطیب تھے۔ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے ان علاقوں کے امام بنے ہوئے تھے۔ ایک قبیلہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے ایمان لایا پھر انہوں نے ایمان لا کر اپنے علاقے میں جانے کے لئے اب کچھ ہدایات لیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم وہاں جا کر کس طرح اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا قرآن پاک کی تعلیم ان کو دو اور نماز کی تعلیم دو، اور روزہ کی تعلیم دو، زکوٰۃ کی تعلیم دو، جو مسلمان ہوتے تھے ان کی زکوٰۃ کا پہلے بندوبست کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہاں ہم اپنا امام کس کو بنائیں؟ آپ نے فرمایا:

"وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا".

"امام اس کو بناؤ جس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔"

قرآن کا علم زیادہ ہے، اس کو امام بناؤ وہ کہتے ہیں جو دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے وہاں بھی جو بچے ہمارے ساتھ تھے انہوں نے قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سن کر کچھ یاد کیا اور جو مسلمانوں کے قافلے گزرتے تھے ان سے سن کر بھی قرآن یاد کیا۔

فَنظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّىْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ اَنَا ابْنُ سِتِّ اَوْ سَبْعِ سِنِينَ. ①

جس وقت ہم نے جا کے پتا کیا کہ ہم میں قرآن کا علم کس کو زیادہ ہے؟ تو ایک لڑکا چھ سال کا جس کو ہم میں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا ہم نے اس کو امام بنا لیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آپ کی ہدایات کے مطابق اس کو امام بنایا، آقا نے اس بچے کی امامت جائز قرار دی۔

اور آج ہم نے خود ہی مسئلے بنا لئے ہیں کہ چھ سال کے بچے کے اوپر نماز فرض نہیں ہوتی جس وقت نماز فرض نہیں ہوتی اس وقت نماز نفل ہو گی اگر اس کی نفل ہے تو جو پیچھے بالغ پڑھ رہے ہیں ان کی فرض ہے۔ تو نفل کے پیچھے فرض نہیں ہوتے اس وجہ سے نابالغ بچے کو فرضی نماز کا امام نہیں بنایا جا سکتا۔ بالکل غلط مسئلہ ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ذکر کی ہے کہ کتنی عمر کا بچہ امامت کروا سکتا ہے انہوں نے کہا ہے کہ جو بچہ ناپاکی اور پلیدی کو سمجھ سکے اور قرآن دوسرے سے کچھ زیادہ ہی آتا ہے۔ نبی ﷺ کے زمانہ میں چھ سال کا بچہ امامت کرواتا رہا ہے اس واسطے یہ تو کوئی مسئلہ نہیں کہ نفل پیچھے فرض ہوتے ہیں کہ نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ امام فرض پڑھاتا ہو اور پیچھے نفل ہو جاتے ہیں اگر امام نفل پڑھ رہا ہو تو پیچھے فرض کی نیت کر سکتے ہیں نماز تراویح کھڑی ہوتی ہے اور وہ نفلی نماز ہے تم نے اگر فرض نماز پڑھنی ہے تو اس کے پیچھے پڑھ سکتے ہو۔

① صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب من شهد الفتح رقم (٤٠٥١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ مسئلہ مدینہ میں موجود تھا:

فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ قَوْمِهِ فَقَرَءَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ.

ایک دفعہ معاذ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں وہ کہتے ہیں میں مغرب کی نماز پڑھ کے عشاء کا کھانا کھا کے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا آتا کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھوں میں آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتا تھا چار فرض عشاء کی نماز !اور اپنے محلے میں جو مسجد اپنی تھی، یہ نہیں تھا کہ مدینے میں ایک ہی مسجد تھی اس وقت بلکہ وہاں سات مسجدیں تھیں آقا ﷺ کے زمانہ میں ان مساجد میں نماز ہوتی تھی محلے کے بوڑھے، عورتیں، بچے، جو وہاں آقا ﷺ کے پیچھے نہیں پہنچ سکتے تھے۔ وہ وہاں ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ان مساجد میں قرآن و حدیث کی تعلیم کا بندوبست تھا ہر محلّہ میں!وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فرض نماز پڑھ کے آقا ﷺ کے پیچھے عشاء کی جماعت کے ساتھ، پھر لمبی لمبی سورتیں شروع کر دیتا تھا۔ کہ میری تو نفل نماز ہے جتنی مرضی لمبی کروں ایک دن عشاء کی نماز معاذ پڑھا رہے تھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ جماعت سے نکلا اور اپنی علیحدہ نماز پڑھ کے نکل گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کے شکایت کی۔

اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَاِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ.

معاذ رضی اللہ عنہ فرض نماز تو آپ ﷺ کے پیچھے پڑھ جاتے ہیں اور پھر جا کے ہماری امامت کرواتے ہیں۔ ان کی نفل ہوتی ہے اس لئے لمبی کر دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہم سارے دن کے تھکے ہوتے ہیں نیند کا غلبہ ہوتا ہے، اس لئے آج میں نے نماز اس کے پیچھے سے توڑ کر الگ پڑھ لی ہے اور چلا آیا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا، لوگ محنتی ہیں سبھی رئیس تو نہیں! ہمارے تو لوگوں کا طریقہ یہی ہے دن کو آرام کرتے ہیں اور رات کو دیر سے سوتے ہیں اور کھانا بھی دیر سے ہی کھاتے ہیں، اس وقت یہ طریقہ نہیں تھا۔ آقا ﷺ نے کہا:

فَقَالَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا، اقْرَأْ بِكَذَا. ①

''اے معاذ رضی اللہ عنہ کیا تو فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے محنتی اور تھکا ہوا آدمی تیرے پیچھے کیسے نماز پڑھے گا اس لئے تو چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز پڑھا دیا کر۔''

یہ نبی اکرم ﷺ نے امام مقرر کیا تھا۔ وہاں یہ نفل پڑھتا تھا اور خود آقا ﷺ کے پیچھے فرض ادا کرتا تھا۔ فرض کے پیچھے نفل اور نفل کے پیچھے فرض ہو جاتے ہیں۔ ان مسائل تک واقفیت تھی مسلمانوں کو، لیکن آج قرآن کی تعلیم اور حدیث کی تعلیم خاص آدمیوں کو بھی نہیں آج کے حالات اسی بات کا نتیجہ ہیں عیسائی، یہودی، اور مشرکین مکہ اور زرتشتیوں کے اندر بھی نبیوں والے عقائد تب ختم ہوئے تھے۔ جب انہوں نے اپنی کتابوں کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیا تھا۔ پھر ان کے خیالات بدل گئے کئی غلط مسائل انہوں نے پیدا کر لئے، کئی بدعتیں انہوں نے ایجاد کر لی، اور شرک تک وہ پہنچ گئے۔

① سنن ابی داود کتاب الصلاۃ باب فی تخفیف الصلاۃ (۱/ ۲۹۰) رقم (۷۹۰)، صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب من شکا امامہ (۱/ ۲۴۹) رقم (۶۷۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر انجیل کتاب کا علم ہوتا عیسائیوں کو اور انجیل کتاب اپنی اصل حالت میں ہوتی تو اس میں لکھا تھا مریم علیہا السلام خدا کی مخلوق ہے اس کی بندی ہے یہ خدا کی بیوی نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں بلکہ خدا کے بندے خدا کے نبی ہیں۔ انجیل پڑھی ہی نہیں اعتقاد کس طرح درست ہوں۔

کتاب سماوی اور یہود کا کردار:

اس طرح یہودی عوم اور خاص کتاب اللہ کی تعلیم حاصل کرنا چھوڑ گئے تو ان کے اندر بھی خیال پیدا ہو گیا عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ﴾.

''یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔''

﴿وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾.

''عیسائیوں نے کہا عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔''

اور مریم خدا کی بیوی ہے۔ ان کے اعتقادات کیوں خراب ہو گئے کتاب اللہ اور سنت رسول جو ان کے زمانہ میں تھی اس سے ناواقفی نے ان کے خیالات بدل دیئے ہمارا ملک پاکستان بناتے وقت ہم سب نے اتفاق سے یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ ہم نے اس ملک کو بنانا ہے کیوں ہندوستان کے ساتھ ملحق رہ کر ہم تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔ اور ہندو زیادہ تعداد میں ہوں گے اسلامی تعلیم اسلامی نظام ہم ایسے ملک میں کبھی جاری نہیں کر سکیں گے۔

پاکستان بنانے کا نظریہ ہی یہی تھا، صرف نمازیں پڑھنے کا مسئلہ نہیں تھا، روزے رکھنے کا مسئلہ نہیں تھا، حج کرنے کا مسئلہ نہیں تھا، زکوٰۃ دینے کا مسئلہ نہیں تھا، انگریز یہاں سو ڈیڑھ سو سال رہ کر گیا اس کی غلامی میں بھی نماز روزہ رکھتے اور کرتے رہے وہ تو ان کو کاموں سے نہیں روکتا تھا قوم آزادی تو اپنے مذہب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے چاہتی ہے ملک پاکستان تمام لوگوں نے اس خیال اور نظریہ سے بنایا تھا کہ اس ملک میں اسلام کی بالا دستی ہوگی اسلامی نظام ہوگا، لیکن عرصہ دراز گزر جانے کے باوجود ہم نے کتاب اللہ کی تعلیم لازمی قرار نہیں دی اور اپنی اولاد کو مدرسہ میں پڑھایا نہیں اگر پڑھاتے ہیں تو یہ دینی مدرسے جو تم نے قائم کیے ہیں ان میں قرآن کی تعلیم ہوتی حدیث کی تعلیم ہوتی فقہ کی تعلیم ہوتی، دوسرے مدرسوں میں لوگوں کی نوے فیصد اولاد پڑھتی اور ہمارے دس فیصد بچے بھی مدارس میں نہیں پڑھتے۔

جن مدرسوں، سکولوں، کالجوں میں تعلیم ہوتی ہے اگر چالیس سال کے عرصہ میں قرآن کی تعلیم کو لازمی قرار دیتے تو میٹرک پاس طالب علم وہ سمجھا جاتا جو قرآن پاک باترجمہ پڑھتا پھر یہ لوگ اپنے خیالات، نظریات اسلام کے مطابق رکھتے اور کسی فسادی اور اسلام کے منحرف آدمی کا کبھی شکار نہ ہوتے۔ شکار کیوں ہوئے آپ کو تو پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ قرآن کیا ہے؟ مذہب کیا ہے؟ ہاتھ ان لوگوں کے لگ گئے جنہوں نے بڑی چالاکی کی سب لوگوں کو کہا اسلام آج سے چودہ سو سال پرانے زمانے کا مذہب ہے جس وقت لوگ خچروں، اونٹوں اور گدھوں پر سفر کرتے تھے اس زمانے کا اسلام آج ہم کو سناتے ہو؟

اسلام میں عالمگیریت ہے:

وہ پرانا اسلام اس کے متعلق ان سوشلسٹوں نے کہا کہ جس طرح کوئی تالاب پرانا ہو تو پرانا ہونے کی وجہ سے گندا ہو جاتا ہے اب اسلام اس طرح کا ناکارہ اور گندا ہو چکا ہے اور اس خیال کا شکار کون لوگ ہوئے وہی لوگ جن میں خدا کی کتاب کی تعلیم نہیں ان کو پتہ ہوتا وہ حرف قرآن کے پڑھے ہوتے تو کیسے منحرف ہوتے ساری ناواقفی اللہ کے دین سے اس چیز کی وجہ سے بنی ہے آج ہمارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملک کی بہت بڑی سیاسی پارٹی مسلمان عوام کے اندر اعلان کرتی ہے اس پارٹی کی لیڈر کہتی ہے۔ اسلام کا تعلق حکومت کے ساتھ نہیں امریکہ کی پڑھی لڑکی اس کو اتنا شعور نہیں کہ اسلام کا تعلق حکومت کیساتھ ہے کہ نہیں انسان کا ذاتی تعلق خدا کے ساتھ ہے کہ ہر وقت اس کو یاد کرے اس کے آگے سجدہ کرے اور عبادات کرے اگر اس نوجوان لڑکی نے ساری تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ قرآن کی تعلیم بھی حاصل کی ہوتی تو ان آیات کا کیا معنیٰ کرتی؟ جس میں یہ آتا ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾. ①

"چور مرد اور چور عورت ہر دونوں کے ہاتھ کاٹو یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور سزا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔"

اے ایمان والو! جس وقت تمہارے ملک میں تمہارے علاقے میں کوئی مرد چوری کرے، کوئی عورت چوری کرے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دو اللہ کی طرف سے سزا مقرر ہے تم یہ بتاؤ اگر اسلام کا تعلق حکومت کے ساتھ نہیں تو ہاتھ کس نے کاٹنا ہے؟......اس وقت جو حکومت ہے چاہے وہ مسلمان ہے وہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے کیا ذاتی طور پر جو چور اس کا ہاتھ تم کاٹ سکتے ہو؟......کیا یہ تمہارا ذاتی مسئلہ ہے؟ ......کوئی کاٹ ہی نہیں سکتا اگر حکومت نہ ہوتو کٹواتا کون ہے؟......

ہاتھ کٹوانا آسان نہیں اگر اس کو تھوڑا سا بھی علم ہوتا تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے اندر اعلان کرتی کہ اسلام کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں، اسلام انسان کا ذاتی مسئلہ ہے کہ اللہ اللہ کرے، پھر تو حلال وحرام کا بھی کوئی مسئلہ نہیں رہ گیا۔ سب کچھ کرے جو چاہتا ہے۔

① المائدۃ: ٣٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدود اللہ کا نفاذ حکومت کی ذمہ داری ہے:

پھر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک مخزوم کے قبیلہ کی عورت نے چوری کی تھی ان کو پتہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دینا ہے انہوں نے کوشش کی سارے قبیلہ نے مل کر دوسرے مسلمانوں کو بھی ساتھ ملا کر کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سفارش کرو کہ اس عورت کا ہاتھ نہ کاٹو یہ ابوجہل کے بڑے خاندان کی عورت ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا تو سارا خاندان مشتعل ہو کر اسلام کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اس واسطے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے کہو کہ جتنی رقم لینا چاہتے ہیں لے لیں ہاتھ نہ کاٹیں۔ لیکن رسول اللہ کے سامنے جا کر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جرأت نہیں تھی کہ آپ کو کہیں کہ اس طرح کر لو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ بات کرے گا کون؟ کسے ہمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہو اور اللہ تعالیٰ کا رسول اس کو نافذ کرے ہم جا کر کہیں یا رسول اللہ ﷺ اس طرح کر لو ہمیں تو ڈر آتا ہے۔ ہم آقا ﷺ کے سامنے بول نہیں سکتے،

وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ.

"ایک آدمی نے کہا! کہ اسامہ جو زید رضی اللہ عنہما کا بیٹا ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بہت محبت کرتا ہے اور آقا ﷺ کو بھی اس سے بہت محبت ہے اس نوجوان کو کہو وہ آقا ﷺ کو کہے۔"

گیا اسامہ رضی اللہ عنہ اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مکہ نیا فتح ہوا ہے ابھی فوج مورچوں میں مختلف مقامات پر بیٹھی ہے لوگ دب گئے ہیں، کچھ مسلمان ہو گئے ہیں، اور کچھ خاموش ہو گئے ہیں، اس قبیلہ کی عورت کہ جس کا قبیلہ بہت بڑا ہے، بڑا عظمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے، ابو جہل کا خاندان ہے اگر ایسے حالات میں اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو پھر بڑا فساد ہونے کا خطرہ ہے وہ باتیں کر رہا تھا آقا ﷺ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے جب وہ بات کر چکا تو کہا:

''وہ کہتے ہیں کہ جتنی رقم وہ لینی چاہتے ہیں لے لیں مگر ہاتھ نہ کاٹیں۔''

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا اسامہ رضی اللہ عنہ!

'تَشفَعُ فِی حَدٍّ مِن حُدُودِ اللّٰهِ'.

''کیا تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے۔''

یہ حدیں میں نے مقرر کی ہیں یا اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حدیں مقرر کرنے کا ذمہ مجھ پر لگایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق سفارش کرتا ہے کہ وہ قائم نہ کی جائے:

'لَو اَنَّ فَاطِمَةَ بِنتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَت لَقَطَعتُ یَدَهَا'. ①

''میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اگر میری بیٹی فاطمہ بڑی نیک ہے اور بیٹی بھی پیغمبر ﷺ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حدود نافذ کرنے سے میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا۔ میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

یہ معاملات حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے کیوں یہ واقعہ سامنے آیا قرآن نے بتایا ہے کہ زانی جب زنا کرے اس کو سو درے لگاؤ کنوارہ ہے تو، اگر شادی شدہ ہو تو اس کو رجم کر دو، یہ کس کے حکم ہیں؟ یہ علماء نے اپنے پاس سے بنا لئے ہیں رجم کون کرے گا؟ سو درے کون لگائے گا؟ جس خاندان کی عورت نے چوری کی ہے اگر کوئی دوسرے خاندان کا آدمی اس کا ہاتھ کاٹنا چاہے تو کاٹ سکتا ہے؟ نہیں!

① صحیح بخاری کتاب المغازی باب من شهد الفتح (٤/١٥٦٦)، رقم (٤٠٥٣)، صحیح المسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف (٥/ ١١٤)رقم (٤٥٠٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت کاٹ سکتی ہے حکومت کے جو معاملات ہیں ان میں اگر اسلام کا تعلق نہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے یہ قانون کیوں نافذ کیا؟ اور کہا اسامہ رضی اللہ عنہ! اگر اللہ تعالیٰ کا قانون اگر حکومت کرتے ہوئے میں نہ نافذ کروں تو کون کریگا؟ میری ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے طاقت دی ہے بتاؤ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا نظام حکومت میں دخل تھا کہ نہیں؟ وہاں تو اوڑھنا بچھونا اسلام کا تھا۔ آج ناواقفی، لاعلمی کی وجہ سے جو لوگ اس بات کا شکار ہو رہے ہیں ان کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیے کہ یہ کہنے کے بعد قرآن کے صریح حکم کے باوجود یہ کہا جائے کہ قرآن پرانا ہو چکا ہے اس زمانہ میں چل سکتا تھا اب نہیں چل سکتا جس وقت یہ کہا جائے کہ جو سزائیں قرآن میں ہیں یہ تو وحشیانہ سزائیں ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی مہذب گزرا ہے کیا؟

مسلمانوں کے لیے لمحۂ فکریہ:

مسلمانو! تمہارے دماغ کو کیا ہو گیا؟ ساری بیماری اس چیز نے پیدا کی ہے کہ ہم چالیس سال کے عرصے میں اپنے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم نہیں دلوا سکے اگر قرآن پاک کی تعلیم دلوائی ہوتی تو کوئی بھی ان کو شکار نہ کر سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے زمانہ میں اس طرح مسلمانوں میں ایک فتنہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ کیا تھا؟ لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ اتنا پڑھنا ہی مسلمان کے لئے کافی ہے اس کے علاوہ نماز پڑھے نہ پڑھے، روزے رکھے نہ رکھے، حج کرے نہ کرے، زکوٰۃ دے نہ دے، مسلمان ہی رہتا ہے کافر نہیں ہوتا اور یہ جو حدیث تم رسول ﷺ کی بیان کرتے ہو، انہوں نے ہی کہا حدیث کوئی شریعت نہیں صرف قرآن ہی قرآن ہے لیکن اس وقت یہ فتنہ بڑے بڑے اہل علم اور فلسفیوں نے اٹھایا، بڑے بڑے جہاں دیدہ لوگوں نے اٹھایا مسلمان عوام ان کے فتنوں کا شکار نہیں ہوئی تھی۔ اس واسطے کہ اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی تھی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے مدرسے سے قرآن و حدیث کی مکمل تعلیم حاصل کر کے جانے والے نوے ہزار طالب علم تھے۔ آج کے زمانہ میں یہ تعداد کوئی بڑی نہیں، اس زمانہ میں ایک ہی استاد کے شاگرد تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں۔ نوے ہزار اور دوسرے استادوں سے پڑھنے والے شاگردوں کی تعداد بھی ملک میں اسی طرح تھی۔ کس طرح اس وقت فتنے سر اٹھا سکتے تھے؟ اس طرح کچل دیا گیا ان فتنوں کو۔ مسلمان نوجوانوں کو اپنے اندر خیالات ڈالنے کی اس طرح کامیابی نہیں ہو سکتی تھی اور اپنی موت آپ ہی یہ فتنے مر گئے تھے۔ آج یہ فتنے مسلمانوں کے اندر اس طرح سر اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو اپنے مذہب کے متعلق واقفیت نہیں۔ قرآن وحدیث نے ان لوگوں کے اندر جنہوں نے کہا تھا کہ لا الہ الا اللہ جو پڑھ لے وہ مسلمان ہے نماز پڑھے نہ پڑھے ان جیسے فتنوں کا مقابلہ کیا گیا تھا تم نے پڑھا نہیں۔

قرآن وسنت سے دوری گمراہی ہے:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ کیوں انکار کیا تھا؟ وہ قرآن کی ایک آیت پڑھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾. ①

''ان کے مالوں سے صدقہ وزکوٰۃ لو اور انہیں پاک کرو اور ان کے لیے دعا کرو۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ جو لوگ ہیں ان سے تم زکوٰۃ لو اس کے ساتھ اور ان کے لئے پھر

① التوبة: ۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت کی دعا بھی فرماؤ۔ یہ آیت پڑھ کر کہتے تھے یہ حکم تو نبی اکرم ﷺ کو ہے اگر اس وقت پڑھے نہ ہوتے تو ان کو آیت بھی نہیں ملنی تھی۔ پڑھے تھے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا اس وقت آقا ﷺ سربراہ تھے اس واسطے فرمایا اب نبی اکرم ﷺ کا قائمقام کون ہے؟ اب نبی اکرم ﷺ کا خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ اب جو کام اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کرتے تھے اب ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرنے ہیں۔ زکوٰۃ اس کو دینی ہے لیکن جس وقت انہوں نے اس کو تسلیم نہ کیا تو ان کو مسلمان سمجھا گیا تھا؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جو لوگ آقا ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے میں ان کے خلاف بھی تلوار سے جہاد کروں گا جو لوگ زکوٰۃ دینے سے انکار کر گئے ہیں اور لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں ان کے خلاف بھی جہاد کروں گا۔ دونوں ایک جیسے ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن کا انکار کیا، انہوں نے بھی قرآن کی آیتوں کا انکار کیا ہے، قرآن پاک نے تو سب کے لئے کہا ہے۔

﴿وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُو الزَّ كٰوةَ﴾.

”نماز بھی پڑھو زکوٰۃ بھی ادا کرو۔“

نمازیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھنی ہیں اور زکوٰۃ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دینی نبی ﷺ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں زکوٰۃ بھی دی اور اب کہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پہ چل کر نماز تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کہا:

كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ ؟!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''تو ان کے ساتھ کیسے لڑے گا''۔

اے خلیفہ رسول رضی اللہ عنہ! جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور لا الہ الا اللہ بھی پڑھتے ہیں زکوۃ نہیں دیتے، تو ان کے ساتھ کیسے لڑے گا؟ کہا اے عمر رضی اللہ عنہ!

جَبَّارٌ فِی الجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَّارٌ فِی الِاسلَام . ①

'' جب تو جاہلیت کے زمانہ میں تھا اس وقت تو بہت سخت تھا اسلام میں آکر نرم کیوں ہو گیا ہے؟''

عرض کی کیسے؟

فرمایا:

تم بتاؤ جو کلمہ پڑھ کے نماز نہ پڑھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟

کہا:

تلوار کے ساتھ لڑوں گا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

کیوں لڑے گا؟ وہ نہیں لا الہ اللہ پڑھ رہا نماز ہی نہیں پڑھی تو کیوں اس کے ساتھ

لڑے گا؟ کہا بتاؤ مجھے کہاں نماز کا حکم دیا ہے؟اور زکوۃ کا نہیں دیا جہاں نماز کا حکم وہاں زکوۃ کا حکم

'واللّٰهِ مَن فَرَّقَ بَينَ الصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ لَاُقَاتِلَنَّ مَعَهٗ'.

''مجھے اللہ کی قسم ہے جو شخص نماز زکوۃ میں فرق کرتا ہے میں اس کے ساتھ بھی لڑوں گا۔''

محمد رسول اللہ ﷺ اور خدا نے نماز، زکوۃ کو الگ الگ نہیں کیا۔ تو الگ الگ

① کنز الاعمال (٦/ ٧٢٥) رقم (١٦٨٣٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے پھر فیصلہ ہوا شوریٰ کے اندر جو خلیفہ حکم دیتا ہے لڑو مرتدوں کے ساتھ بھی اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ بھی مسئلہ پھر سمجھ لیں گے۔

فہم صدیق اور قرآن وسنت

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فوج تیار کی، لڑائی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ہر طرف فتح ہی فتح دے دی سارا عرب مکے مدینے میں جو کافر ہو گئے تھے وہ سارے مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کرتے وقت سمجھ نہیں آئی تھی مگر لڑائی لڑتے اللہ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ مجھے سمجھ آ گئی رحمۃ اللہ علیہ

لَقَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِی بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. ①

"اللہ نے اسلام کو سمجھنے کے لئے جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا ہے میرا بھی کھول دیا مجھے سمجھ آ گئی کہ حق اس کے ساتھ ہے۔"

اس وقت زکوٰۃ کون وصول کرتا تھا؟ حکومت وصول کرتی تھی آج ہمارے لیڈر وہ ہیں ہم ان کو سمجھتے ہیں تعلیم یافتہ قیادت ہے، کون سی تعلیم؟ اس کو نہ زانیہ کی سزا کا پتہ ہے، نہ چور کے ہاتھ کاٹنے کا پتہ ہے، نہ مانعین زکوٰۃ کی سزا کا پتہ ہے، اور ہم ان کو قائد سمجھتے ہیں ان کو تو یہ بھی نہیں پتہ اصل ان کو قرآن نہیں پڑھایا اور ان کو بتایا بھی نہیں کہ پاکستان کس لئے بنا، نظریہ پاکستان بھی نہیں بتایا۔

ہماری قیادت اور نظریہ پاکستان:

اگر ان کو پتا ہوتا کہ پاکستان بنا کس واسطے نماز، روزے کے لئے بنا تھا۔ آج بھی مسلمان ادھر ہیں نماز سے آج بھی ان کو کوئی نہیں روکتا حالانکہ ہندو کو ضد ہے کہ انہوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ کیوں دیئے ہیں اس وقت تو ضد بھی کوئی

① صحیح بخاری کتاب استتابة المرتدین (۶/ ۲۵۳۸) رقم (۶۵۲۶)، صحیح المسلم کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس (۱/ ۳۸) رقم (۱۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھی اب تو ان کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ تمہارے ذریعے پاکستان بنا اگر تم چار صوبوں کے علاوہ باقی صوبے جو ہندوستان میں ہیں یہ لوگ ووٹ نہ دیتے تو پاکستان بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اور آج ان کو یہ سزا دی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود نماز بھی وہ پڑھ رہے ہیں روزے بھی رکھ رہے ہیں لیکن پاکستان بناتے وقت یہ تھا کہ ہم نے اس ملک میں اسلام کو لانا ہے۔ تو آج وہ لوگ نظریہ پاکستان سے بھی ہٹ گئے ہیں۔

اور نظریہ اسلام سے بھی ہٹ گئے ہیں۔ نظریہ اسلام یہ کہ حکومت اسلامی قانون نافذ کرے ملک کے اندر! رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ نے ان سب نے حکومت اسلام کے قانون کے مطابق کی ہے۔ آج یہ نوجوان نسل یہ سمجھے کہ ان چیزوں کا تعلق کیا ہے حکومت کیساتھ؟ کہ ہماری لیڈر یہ کہہ رہی ہے کہ اسلام کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو اس وقت انہوں نے اپنا منشور شائع کیا ہے اس میں اسلام کا نام بھی نہیں رہا۔ اور سوشلزم کا نام بھی نہیں رہا۔ اس میں کیا لکھا ہے:

ہم نے بھٹو ازم کو زندہ کرنا ہے۔

اسلام نہ رہا سوشلزم نہ رہا کچھ بھی نہ رہا اور یہ جو کہتے ہیں ہمارا مذہب ہمارا اسلام، سیاست ہماری جمہوری نظام، ہمارا سوشلزم کیا مطلب ہے اس کا؟ کہ مذہب ہمارا اسلام، سیاست جمہوریت اور قانون ملک کا جمہوری اس کا مطلب ہے کہ مذہب ہمارا لا الہ الا اللہ پڑھو ہمارا خدا کے ساتھ تعلق ہے ایسے ہی قانون ملک میں جمہوریت کا! خدا رسول ﷺ کہتے ہیں ہر مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔

جمہوریت میں یہ بھی ہے اس معاملہ میں بھی وہ فیصلہ کرے گی۔ زکوٰۃ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلے کرے گی، چوروں کے ہاتھ کاٹنے کے فیصلے کرے گی، زانی کو رجم کرنے فیصلے کرے گی، عدالتوں میں جو قوانین نافذ ہوتے ہیں قرآن پاک نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ہماری کوئی عدالت اسلام سے باہر نہیں ہوسکتی آج اس ملک میں دو قومی نظریہ کی جنگ قائم ہوگئی۔

ایک نظریہ وہ ہے جو لوگ سمجھتے ہیں، عقیدہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہماری حکومت کے ساتھ بھی اسلام ہی حکومت کے اوپر حاکم ہے۔ یہ ایک نظریہ رکھنے والے یہ ایک الگ گروہ ہے۔

اور ایک گروہ وہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ہمارا مذہب تو ہے لیکن قانون جمہوریت ہے اور ہمارا نظریہ سوشلزم ہے اسلام کا نظریہ بھی سوشلزم کا نظریہ آگیا۔ جمہوریت رہ گئی خدا کے قانون کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ان کے خلاف دو محاذ اس ملک میں بن گئے ہیں۔ جن لوگوں کا یمان ہے کہ اسلام کا تعلق اسلام کے ساتھ ہے کہتے ہیں !اسلام کو کونسا خطرہ ہے جس کا دل چاہے نماز پڑھے جس کا دل نہ چاہے وہ نہ پڑھے انہوں نے یہی سمجھ لیا کہ کہ ملا اذان دے رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے اسلام آزاد ہے۔ اسلام اس طرح آزاد نہیں آزاد اس طرح ہے کہ اس کے قوانین اس ملک میں نافذ کیے جائیں ان دونوں کو سمجھنے کے لئے الیکشن تمہارے سامنے آرہے ہیں تم ان لوگوں کی حکومت بھٹو کی حکومت سات سال دیکھ چکے ہو ستر (۷۰) کے الیکشن میں پیپلز پارٹی کامیاب ہوئی تھی اور ستتر میں قومی اتحاد نے ان کو ہٹایا تھا سات سال میں ملک کا کیا نقشہ بدلا تھا جو کچھ ان لوگوں نے ملک میں کیا تاجر پیشہ مجبور ہوگیا تھا۔ ان کی تجارت بھی آزاد نہیں تھی تجارت پر بھی حکومت نے کنٹرول کر لیا تھا کارخانے جن لوگوں نے رقم لگا کے بنائے تھے ان کا مال چھین لیا تھا۔ اور ان کے اندر مزدورں کو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف کیا گیا تھا۔ کہ تم یہ جو دو، چار کارخانے دار ہیں ان کے خلاف سینکڑوں مزدور کھڑے ہو جاؤ۔ ساری ترقی ملک کی تباہ ہوگئی اس آزمائش کے بعد پھر اب بھٹوازم چاہتے ہو؟

ہم تو نہ ضیاء ازم کو چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ازم محمد ﷺ ہے جو ہمارے پاس موجود ضیاء ازم کہہ کر نہ پکارو بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام چاہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی ازم نہیں آسکتا اس لئے آج بھی نظریہ کی جنگ ہے جس طرح پاکستان بناتے وقت تھی ایک طرف کانگریس اور ایک طرف مسلم لیگ کے لوگ تھے ان کا نظریہ یہ تھا:

کانگریس کا نظریہ یہ تھا:

''ہندو مسلم سکھ عیسائی سب ہندی ہیں بھائی بھائی۔''

اور مسلم لیگ کا نظریہ یہ تھا:

''ہماری قوم الگ ہے سب مسلم ہیں بھائی بھائی''

وما علینا الا البلاغ المبین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دور جاہلیت اور اسلامی اصلاحات

﴿الٓرٰ ۝ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾. ①

"یہ کتاب جس کی آیات محکم ہیں اور تفصیل بیان کرتی ہیں یہ حکمت والے، خبر والے کی جانب سے نازل ہوئی ہے۔ یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو بے شک میں تمہیں اس سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہو اور یہ آپ اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس سے توبہ کرو وہ تمہیں وقت مقررہ تک اچھا فائدہ دے گا، اور اپنے فضل سے نوازے گا، اگر تم پھر گئے بے شک میں تمہیں بڑے دن کے عذاب پہنچنے سے ڈراتا ہوں۔"

تمہیدی کلمات:

جس وقت حضور نبی اکرم ﷺ دنیا پہ مبعوث فرمائے گئے اس وقت لوگوں کی زندگی کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو صحیح طور پر وہ گزار رہے ہوں زندگی کے تمام شعبے

① ہود: ۱ ۔ ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام حصے برائیوں، گناہوں، بدنظمی، سے بھرے ہوئے تھے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾. ①

''سمندر اور جنگل میں لوگوں کے عملوں کی وجہ سے غالب آچکا تھا تاکہ یہ اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتیں اور رجوع کریں۔''

اس دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں تھا نہ کوئی خشکی کا علاقہ نہ کوئی سمندر کا علاقہ، جہاں جہاں کوئی انسان آباد تھے وہ سب بگاڑ کا ہی شکار تھے اور اس بگاڑ نے ان کے لئے زندگی گزارنا مشکل کر دیا تھا،انہوں نے رسم و رواج جو اپنے گلے میں ڈالے تھے وہ ان سے بھی تنگ آچکے تھے۔لیکن وہ ان کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے۔

عظیم مصلح اور اصلاح:

حضور اکرم ﷺ کو ان کے بگاڑ کی اصلاحات کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا کہ جو بگڑی ہوئی زندگی ہے اس کی اصلاح کی جائے بڑے بڑے برے فعل تھے جو ان کے اندر جاری و ساری تھے لیکن ان رواجوں کو انہوں نے خاندانی طور پر اپنایا ہوا تھا وہ چھوڑنے بھی مشکل تھے۔

نبی اکرم ﷺ کا ایک غلام تھا زید تو وہ آپ نے متبنیٰ بنایا ہوا تھا یہ بھی بہت بدعت تھی کہ جس کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے ہیں وہ حقیقی بیٹے کے قائم مقام سمجھا جاتا تھا،اور سارے جو اس کے معاملات ہوتے تھے وہ حقیقی کی طرح ادا کئے جاتے تھے۔

---

① روم: ٤١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایک موقع آیا کہ نبی نے اپنی پھوپھی کی بیٹی کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے زید کے ساتھ کروا دیا ایک تو رسم مٹائی کہ رشتے کرنے لگیں تو یہ جو خاندانی فرق ہے یہ کوئی فرق نہیں۔

كُلُّكُمْ بَنِي اٰدَمَ.

''ساری اولاد آدم ہے۔''

کوئی اونچا نہیں کوئی نیچا نہیں۔ حضور ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی قریش میں سے تھی، اور زید رضی اللہ عنہ ایک غلام تھا فروخت ہوتا ہوتا یہاں آیا مسلمان ہو گیا۔ حضور ﷺ کا منہ بولا بیٹا بنا اس غلام کے ساتھ نکاح کروا دیا جس وقت نکاح ہو گیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن کا نکاح آقا نے کروا دیا تھا ان کا سلوک نہ رہا اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ جب زید رضی اللہ عنہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میری وہ فرمانبردار نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہے میں اونچی ہوں میرا خاندان اونچا ہے اور یہ غلام میرا اس نباہ مشکل ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے:

فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ.

''زید اللہ تعالیٰ سے ڈر، اس کو اپنی زوجیت میں رکھ۔''

میں نے جس وقت رشتہ تیرے ساتھ کروایا ہے تو میری پھوپھی اور اس کے بیٹے راضی نہیں تھے لیکن میں نے رسم مٹانے کے لئے تیرا رشتہ قریش کی عورت سے کروایا اب نباہ اس کو جس طرح نباہ ہوتا ہے تو کہتے تھے یا رسول اللہ ﷺ صلح وسلوک کی کوئی صورت نہیں ایک تو یہ مصیبت کہ میری پھوپھی کے بیٹے جن سے میں نہ صلاح بھی نہ کی رشتہ کروا دیا وہ کیا کہیں گے کہ اب اچھا ہوا ہے کہ طلاق ہو گئی ہے۔

بار بار آقا یہی کہتے کہ طلاق نہ دو پھر اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اے محمد ﷺ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب طلاق دے گا تو اس کے بعد جب عدت پوری ہوگی تو اس کے ساتھ نکاح کر لینا پھر تو نبی اکرم ﷺ کی عقل حیران رہ گئی ایک تو قریش کی بڑی عورت کا نکاح میں اس سے کروا کرنا کام رہا سلوک نہ ہوسکا اور دوسرا وہ میرے منہ بولے بیٹے کی بیوی ہے اور عرب میں تو منہ بولے بیٹے کو حقیقی سمجھتے ہیں سارے ملک میں میں بدنام ہو جاؤں گا یہ نبی ہے جس نے اپنے ہی بیٹے کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیا۔

کیونکہ اس وقت اس کو حرام سمجھا جاتا تھا تو میں کیا کروں یہ تو بہت بدنام کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد جو ڈر تیرے دل میں ہے اس کا مجھے علم ہے اللہ تعالیٰ کو سب کچھ کا علم ہے۔

﴿تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ﴾.

تو نے جو دل میں چھپایا ہوا ہے۔

اس کا ہمیں علم ہے اور اسی لئے بار بار کوشش کرتا رہا ہے کہ اس کو طلاق نہ ہو اور مجھے نکاح نہ کرنا پڑے تو اس کو چھپاتا ہے۔

﴿مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ﴾.

اللہ نے اس کو ظاہر کرنا ہے۔

اگر یہ رسم مٹنی نہیں تو نبی ﷺ کے آنے کا کیا فائدہ بہت سارے ہمارے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے گھروں کا رواج ایسا ہے، جی اسی لیے ہم سنت کے مطابق عمل نہیں کر سکتے ان کے دلوں میں صحیح اسلام داخل نہیں ہوا کیونکہ صحیح اسلام داخل ہو جانے کے بعد کوئی رسم و رواج اگر اس کے سامنے حائل ہوتے ہیں تو اس کو انکے ساتھ جنگ کرنی چاہیے، فرمایا:

﴿تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ﴾. ①

① (سورۃ الاحزاب:۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو تو چاہتا ہے کہ یہ آزمائش مجھ پر نہ آئے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اگر یہ بدعت ختم نہیں کروانی تو پھر کون کرے گا؟ انبیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے بڑے عاجز ہوتے ہیں کوئی کسی کی پیش نہیں جاتی، طلاق واقع ہوگئی اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ اس کے ساتھ نکاح کروالٹا ایک اور دباؤ ڈال دیا اے محمد ہم نے آسمانوں پر اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا ہے اب کیا کرو گے اللہ تعالیٰ کے رسول نے پھر اسی حکم کے مطابق نکاح کیا۔

رسم مٹ گئی:

سارے ملک میں قریش کے لوگوں نے اور دوسرے لوگوں نے حضور کے خلاف بہت زیادہ پرپیگنڈہ کیا اور جو بھی سنتا تھا وہ یہی کہتا تھا توبہ توبہ محمد نے بہو سے نکاح کر لیا ہے یہ نبی ہے،ان کو پتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے آگے اپنی رائے نہیں چلتی اپنی مرضی نہیں چلتی دین داری یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے وہ کرو اگر اس پر عمل نہیں کرنا تو کلمہ پڑھنے کا کونسا شوق تھا چنانچہ کروا دیا گیا۔

لوگوں نے الزام بھی لگائے کہ (نعوذ باللہ) نبی ﷺ کو اس عورت سے محبت ہوگئی تھی جس طرح قرآن نے بیان کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ نکاح چاہتے ہی نہیں تھے بلکہ نبی اکرم ﷺ تو اس سے بچنا چاہتے تھے پر الزام لگانے والے نہیں دیکھتے کہ سچا ہے کہ جھوٹا ہے،ان کی قسمت میں ہی برائی ہوتی ہے اس لئے غلط باتیں منسوب کرتے ہیں ایک تو یہ منہ بولے بیٹے والی رسم مٹا دی۔

جہالت کے نکاحوں کی رسمیں:

أَنَّ النِّكَاحَ فِي الجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ ، فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ اليَوْمَ، يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنَتَهُ، فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا.

نکاح کا بڑا مسئلہ تھا عرب کے اندر چار قسم کے نکاح ہوتے تھے بلکہ چھ قسم کے نکاح ہوتے تھے جن میں ایک نکاح وہ تھا جو انبیاء کی سنت آرہی تھے، آدم سے، جو ہمارے معاشرے میں نبی اکرم کی سنت کے مطابق نکاح ہے، باقی پانچ نکاح کوئی زنا کا نکاح تھا، کوئی عورت کو فروخت کرنے کا نکاح تھا کئی قسم کے

کسی بت کدے میں بیان کروں
تو کہیں صنم بھی ہری ہری

ایسی ایسی برائیاں اگر میں کھل کر بیان کروں تو تم توبہ توبہ کرنے لگ جاؤ

وَنِكَاحٌ آخَرُ، يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ، كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ، وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا.

کہ لڑکی جوان ہوتی تھی دس نوجوان بلا کے ان کے حوالے کر دیتے اور کہتے اس کے ساتھ تم سب میاں بیوی والا تعلق قائم کرو وہ کرتے وہ دس ہی کرتے۔

یہ تو ایسے ہی تھا جیسے آجکل کی بے حیاء عورتیں آزاد قسم کی خدا رسول ﷺ کی شریعت کی باغی اس لئے تو کہتی ہیں مرد کو چار عورتوں کی اجازت ہے ہم کو کیوں نہیں؟ چار مردوں کی اگر تم کو اجازت دی جائے تو راضی ہو جاؤ گی؟ یہ تو چار مانگ رہی ہیں یہ بھی ان جیسی بے حیاء ہیں وہ دس آمیوں کو دیتے تھے وہ اس کے ساتھ برائی کرتے پھر وہ حاملہ ہو جاتی تھی پھر وہ بچہ جنم دیتی کوئی نہ ماں باپ کو شرم آتی تھی نہ کسی اور کو شرم آتی تھی سوائے ایک دو آدمیوں کے جو خدا کے خوف والے تھے وہ ایسا نہیں کرتے تھے پھر جب بچہ پیدا ہوتا تو وہ دس پھر بلا لئے جاتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے پیش کیے جاتے۔

فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا. ①

اور کہا جاتا یہ بچہ تو کس کا کہتی ہے وہ جس کو پسند کرتی اس کے ساتھ نکاح ہو جاتا آج دنیا پر موجودہ ہر کافر جو اپنے کفر کے مذہب پر ہے اور ہر مسلمان بھی جو اس قسم کے نکاح سے مر جانا بہتر سمجھتا ہے، کہ اتنی ذلت زنا کرا کرا کر، سارے قسم کے نکاح آقا نے آ کے ختم کیے، ایک نبیوں والا نکاح کہ بیٹی کے ماں باپ اور بیٹے کے بھی ماں باپ رضامندی سے کریں، اجازت باپ کی ہوتی ہے اس کے بغیر نکاح نہ کریں۔

ولی کے بغیر نکاح نہیں:

نبی اکرم ﷺ نے جس طرح فرمایا:

'لَا نَبِيَّ بَعْدِي'. ②

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جس طرح فرمایا:

'لَا صَلَاةَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ'. ③

فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

---

① صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الانکاح الا بولی

② سنن ترمذی، کتاب المناقب (٥-٦٤٠) رقم (٣٧٣٠)، مسند احمد (١/ ١٧٧)

③ صحیح بخاری، کتاب صفة الصلاة، باب وجوب القرأة (١-٣) رقم (٧٢٣)، صحیح المسلم، کتاب الصلاة، باب وجو ب القرأة (٢-٨) رقم (٧٢٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ہی فرمایا:

'لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ'. ①

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

جن کے مذہب میں ولی کی شرط نہیں انہوں نے معاشرے میں گند پھیلا دیا ہے لڑکیاں اپنی مرضی سے نکل جاتی ہیں اور جا کے خفیہ نکاح کر لیتی ہیں، عدالت میں نکاح کر کے نکاح نامہ پر کروا لیتی ہیں ماں باپ کے لئے اس وقت مر جانا بہتر ہوتا ہے۔ یہ کیسا مذہب ہے؟ پھر کہتے ہیں کہ جس کے ساتھ زنا کیا اس کے ساتھ ہی نکاح کردو اس کا حمل ہے اور یہی حفاظت کرے، یہ کوئی شریعت ہے اسلام نے آ کر ایسی بے حیائی ختم کی ہے ولی کے بغیر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾. ②

نہ خفیہ یارانہ لگا کر عورت نکاح کرے۔

متخذی اخدان کے معنی ہیں: چھپی دوستی خفیہ یارانہ

عمران کھڑا ہوا ہے الیکشن پر سارے خلاصے اور اس کے ماضی کے واقعات آگے کھول کر رکھ دیئے ہیں اس طرح کے نکاح ہمیشہ بدنامی کا ہی باعث بنتے ہیں ذلت کا باعث ہی بنتے ہیں، یہ طریقہ ہی غلط ہے کہ لڑکی اپنی مرضی سے جس کے ساتھ جانا چاہے چلی جائے معاشرہ تباہی کا شکار ہو جائے ابھی باغیرت بھائی، باغیرت والدین دنیا پہ موجود ہیں ایسی لڑکیوں کا اکثر اخبارات میں آتا ہے کہ بھائی نے بہن کو قتل کر دیا۔

وہ برداشت نہیں کرتے افسوس اس بات کا ہے کہ پیچھے ایک مقدمہ عدالت

① المعجم الكبير (٤-١٨٣) رقم (٣٩٢٦)، كنز العمال (٢٢-٤١٠)

② المائدة:٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آیا تھا عدالت والوں سے بھی صرف ایک جج نے مقدمہ سنتے ہوئے یہ کہا تھا کہ کوئی پسند کرتا ہے کہ یہ لڑکی اپنے کسی آشنا کے ساتھ بھاگ جائے اور نکاح کر لے کوئی پسند کرتا ہے اور فیصلہ کرتے وقت یہی کہا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح کر سکتی ہے کیونکہ حنفی فقہ میں یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے کس طرح ہو جاتا ہے؟

ولی والی شرائط اگر تم نہ رکھو جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے رکھی ہیں، تو تمہارے معاشرے میں لڑکیاں بے مہاری اور آوارہ ہو جائیں ملک کے اندر پھر اس بات سے فسادات ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے قتل ہوتے ہیں، اس معاشرہ میں اس سے بڑھ کر کیا تھا اسی طرح تھا اور اسی طرح نکاح کر لیتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے شریعت میں بتایا:

﴿مُحْصِنِيْنَ﴾.

نکاح کرو پاک طریقے سے پاک دامن کے ساتھ۔

﴿غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾.

نہ کہ زنا کے ذریعے سے کہ زنا کر کے نکاح کر لیا، چوری چھپے یارانہ لگانے والی۔

مکہ لوگ کہتے تھے کہ کھلا زنا تو بہت برا ہے جس کے ساتھ محبت ہو جائے دوستانہ ہو جائے اس کے ساتھ جائز ہے۔

اسی لئے فرمایا:

﴿وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾.

پوشیدہ دوستی کے ذریعے بھی نکاح حرام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل اولاد کی رسم اور اس کی اصلاح:

نہ علماء نے مسئلے کئے نہ عوام نے سنے کیا وہ بتا سکتے ہیں! عوام تو بالکل ان پڑھ ہے پھر یہ بھی تھا کہ جس آدمی کی آمدنی کم ہوتی اس کے گھر بچہ پیدا ہوتا تو وہ اس کو قتل کر دیتا کیوں وہ سوچتے کہ ہم دو میاں بیوی ہیں اور آمدنی کم ہے اچھا وقت گزر رہا ہے ہم دونوں کا یہ بچہ پیدا ہو گیا خرچ بڑھ جائے گا ایک تو یہ تھا لڑکیوں کو قتل کرنا، وہ اور مسئلہ تھا یہ تھا لڑکوں کو بھی قتل کر دیتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَ اِیَّاھُمْ﴾. ①

اپنی اولاد کو فقیر ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

بچہ ماں باپ کے جگر کا گوشہ ہوتا ہے لیکن وہ اپنی خوشحالی کے لئے اپنی اولاد کو ہی قتل کر دیتے تھے اور اسی طرح ہمارے ہاں بھی یہ کہتے ہیں بچے دو ہی اچھے اس لئے انہوں کئی حیلے ایجاد کئے ہیں اولاد نہ پیدا ہو کیونکہ ہمارے ملک کی پیداوار اتنی نہیں، کیا سمجھتے ہو رزق تمہارے ہاتھوں میں ہے؟ ایمان ہی نہیں ان لوگوں کا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ﴾.

رزق ہم دیتے ہیں۔

لیکن جو خودکشی کر لیتے ہیں ان کے لئے دوزخ ہی ٹھکانہ ہے۔

مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِی نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیهَا اَبَدًا. ②

① (انعام ۱۵۱)

② صحیح البخاری، کتاب الطب، باب فی شرب السم (۵/ ۲۱۷۹) رقم: ۴۸۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر پہاڑ سے گرا دیا اور اپنی جان کو قتل کر دیا وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں گرتا رہے گا۔ اسی طرح جو بھی جس بھی طریقہ سے اپنی جان کو ضائع کرتا ہے وہ دوزخ میں ہی جائے گا۔

رازق صرف اللہ ہے:

یہ ہماری منصوبہ بندی ہماری حکومت نے بنایا ہے جو مسلمانی کا دعویٰ کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے رسول تو ان بدعتوں کو مٹانے آئے تھے کس دین کے پیروکار ہو تم؟ کوئی یہ طریقہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾.

تم کو بھی ہم رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی ہم رزق دیتے ہیں۔

اور رزق کہاں ہے؟

﴿فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾. ①

تمہارا رزق آسمانوں میں ہے۔

رزق حاصل کرنے کے لئے کاروبار کرتے ہیں، لیکن کئی رزق کما لیتے ہیں اور کئی دعائیں ہی کرواتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کام سیدھا نہ کرے تو نہیں ہوتا رزق آسمان والے کے حکم سے ملتا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے چاہے وہ کافر ہو یا مسلمان، ایسے حیلوں کے ساتھ رزق میں فراخی نہیں ہو سکتی۔

جس نے پیدا ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا:

ایک دفعہ اخبار میں آیا بنگلہ دیش جو پہلے مشرقی پاکستان تھا ایک میاں بیوی نے خاندانی منصوبہ بندی کرنے والوں کے ساتھ مل کر بہت علاج کیا بچہ نہ ہو تو اخبار میں آیا پھر بھی حاملہ ہوگئی اس نے ایک کی بجائے چار جنے اس کو کس طرح

① الذاریات:۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکو گے؟

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾. ①

جسے چاہے لڑکیاں دے جسے چاہے لڑکے دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔

اولاد تو صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے تم نے جتنے بہانے کرنے ہیں کرلو عورت کی صحت خراب کرلو۔

آقا کے پاس ایک آدمی آیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارِيَةً اَطُوفُ عَلَيهَا وَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا .

اے اللہ کے رسول میں اور میری عورت دونوں ہی نہیں چاہتے کہ اولاد ہو پہلے ہی کافی ہے آپ نے فرمایا کیا کرو گے؟ عرض کی کوشش کروں گا آپ نے فرمایا جو کوشش کرنی ہے کر کے دیکھ لو جو روح اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا لکھا ہے وہ نہیں رک سکتا۔

چار سال پیچھے نہ ہوئے ایک ہی دفعہ چار ہو گئے جیسے کہتے ہیں بابا گیا نو دن اور نو آئے اکو دن۔ وہ آدمی کوشش کرتا رہا آکر کچھ دنوں بعد آیا۔

ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ . ②

عرض کی کوشش تو بہت کی ہے لیکن عورت پھر حاملہ ہوگئی ہے۔

---

① (الشوریٰ:٤٩-٥٠)

② سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب العزل (٢-٢١٨)رقم (٢١٧٥)، صحیح المسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (٢-١٠٦٤)رقم (١٤٣٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا لکھا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ مسائل ہم میں اس طرح ہیں جس طرح کافروں میں تھے، بلکل اس طرح کی ذہنیت، اس طرح کے خیالات۔

طلاق کے بگاڑ کی اصلاح:

پھر طلاق کے بڑے مسئلے ایک آدمی مسلمان بھی ہو گیا اس کی بیوی آقا کے پاس آئی۔

'لَا آوِيكِ وَلَا أُفَارِقُكِ قَالَ كَيْفَ ذٰلِكَ أَلَا أُطَلِّقُكِ فَإِذَا دَنَا أَجَلُكِ رَجَعْتُكِ . ①

یا رسول اللہ میرا مرد مجھ سے ناراض ہوا ہے اور کہتا ہے تجھے اتنا ذلیل کروں گا نہ بساؤں گا نہ بسنے دوں گا میری زندگی ہی برباد کر دی۔

آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے؟

وہ کہتی ہے کہ وہ کہتا میں طلاق دوں گا جب عدت ختم ہونے والی ہو گی پھر رجوع کر لوں اور اس طرح کرتا رہوں گا سو بار طلاق دوں گا اور سو بار صلح کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا ہے طلاق دے کر صلح کرنے کے دو مواقع ہیں۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ.

طلاق صلح والی صرف دو دفعہ

اگر تیسری دے کر پھر صلح کرنا چاہے تو پھر نہیں۔

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

---

① تفسیر ابن کثیر (٢-١٦٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر بسا سکتا ہے تو دو کے بعد اچھی طرح بسائے اگر تیسری کے بعد چاہے تو پھر موقع نہیں یہ ہمارے معاشرے میں کیا ہے، عوام رو رہی ہے کیونکہ خاوند نے جی ایک بار غصے میں آ کر تین طلاقیں اکٹھی دے دی ہیں اتنی بے حیائی پھیلی ہے اس ملک کے اندر۔ آقا ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے:

'أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعاً فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ وَأَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ'. ①

ایک آدمی آیا اس نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ اپنی بیوی سے لڑا ہے اس نے تین طلاقیں ایک بار دے دی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ بات ٹھیک ہے؟ اسی طرح کیا ہے اس نے؟

وہ کہتا ہے: اے اللہ کے رسول ﷺ اسی طرح کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ابھی تو میں زندہ ہوں اور تم نے ابھی سے اللہ کی کتاب سے مذاق کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ.

میرے بعد ہو تو پھر لیکن ابھی میں زندہ ہوں، اور یہ گمراہی شروع ہو گئی ہے تین طلاقیں ایک وقت دینی تو ہے ہی حرام اور مولوی بھی یہی فتویٰ دے رہے ہیں تین دے دی ہیں دوبارہ نکاح نہ کرنا، جب تک حلالہ نہ کروانا۔

حلالہ لعنت ہے:

حلانکہ آقا نے فرمایا:

① سنن نسائی (٦/ ٤٥٣) رقم (٢٤٠١)، كتاب الطلاق، باب المجموعة الثلاثة وما فيها من التغليظ (٦/ ٤٥٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'لَعَنَ اللّٰهُ الْمَحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ'. ①

حلالہ کرنے اور کروانے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

یہ لعنتی لوگ ہیں جنہوں نے دین کو مذاق بنایا ہے کیوں کوئی غیرت مند آدمی حلالہ نہیں کرتا۔ بڑے حنفی مذہب کے پیروکار کا جب بیٹا طلاق دے تو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں حلالہ کرواؤ تو وہ کہتے ہیں اس سے بہتر ہم چھوڑ دیتے ہیں لیکن چھوڑنے سے زیادہ اختلاف ہوتا ہے تو مجبور ہو کر جن کو وہابی کہتے ہیں طعنے دیتے ہیں:

مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود

پھر ان سے ہی فتویٰ لیتے ہیں اور پھر اہلحدیث فتویٰ دیتا ہے کہ تین طلاقیں ایک مجلس کی آقا ﷺ کے دور میں ایک سمجھی گئیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک سمجھی گئیں، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک سمجھی گئیں۔ لیکن یہ مولوی نہیں سمجھتے میرے پاس کئی لڑکیاں آئی ہیں اور بیان کرنے سے پہلے رونے لگ جاتی ہیں جب وجہ پوچھو تو کہتی ہیں میرے خاوند نے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مولوی نے فتویٰ دے دیا حلالے کا، اور وہ میں کرنا نہیں چاہتی اس سے مجھے بچاؤ م، اور ایک لڑکا میرے پاس آیا کہ میرے والدین مجھے مجبور کرتے ہیں کہ حلالہ کروا تو میں نے کہا نکاح پڑھاؤ اور پھر اس کے ساتھ رہو۔

میں نے کیا کہنا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جو حلالے کا نکاح کرتے ہیں: انہوں نے کہا یہ حرام ہے۔

یہ نکاح کی بدعتیں ہیں ہمارے ملک میں جو اصلاحات آقا نے پیدا کیں وہ

① سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی التحلیل، (۲/ ۱۸۸) رقم(۲۰۷۸)، المستدرك علی الصحیحین (۲-۲۱۷) رقم (۲۸۰۵)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے چھوڑ دیں۔

ایک اصلاح ظہار کی شکل میں:

ایک عورت آئی آقا ﷺ کے پاس:

آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟

وہ کہتی ہیں:

میں بڑھاپے کی عمر میں ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے اس نے ناراض ہو کر ماں کہہ دیا ہے۔

عرب میں رواج یہی تھا کہ جو ماں کہہ دے اس سے رجوع نہیں ہو سکتا تھا اس لئے وہ کافی پریشان تھی، کہیں اس عمر میں نکاح کرنے کے قابل نہیں تھی آپ ﷺ کے پاس ابھی حکم اس کے متعلق نہ تھا وہ عورت کہتی ہے ہم اسلام اس لئے قبول کیا تھا کہ جو رسمیں جاہلیت کی ہیں اسلام ہم کو ان سے نکال دے گا لیکن تم بھی کہتے ہو میرے پاس حل نہیں تو میں کیا کروں تو میں کہاں چلی جاؤں؟ اب تو میرے ماں باپ بھی نہیں جہاں جا کر میں زندگی گزار لوں اندازہ کرو وہ عورت کتنی دکھی تھی؟

لیکن آقا ﷺ کے ایمان سے قربان وہ کہتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہ بتائے میں کچھ نہیں کہہ سکتا اور آج مولوی اپنی مرضی سے مسئلے بتا رہے ہیں۔ اٹھائیسواں پارہ کی ابتدائی آیتیں جب آقا ﷺ انکار کر رہے تھے کہ میں کچھ نہیں بتا سکتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آسمان پر وہ جھگڑا سن لیا جو عورت کر رہی تھی تو اللہ نے فرمایا:

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ......﴾

اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر سن لیا ہے وہ جھگڑا جو عورت کر رہی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ﴾

اور شکایت کر رہی تھی اے اللہ تعالیٰ تو ہی میری مصیبت حل فرما۔

﴿وَاللّٰهُ يَسْمَعُ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے تمھاری بات سن لی۔

تو اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسواں پارہ میں پہلے یہی آیت نازل کی کہ جو لوگ بڑے کمینے ہیں وہ ہی اپنی بیویوں کو ماں کہہ سکتے ہیں ورنہ شرم آتی ہے کہ جس سے ہم بستری کرتا رہا ہوں اس کو ماں کہوں کوئی عقل مند ماں نہیں کہہ سکتا۔

اور ہمارے معاشرے میں پرواہ نہیں ایمان والا آدمی بیوی سے لڑ کر طلاق تو دے سکتا ہے لیکن ماں نہیں کہہ سکتا، اس نے ماں کی بزرگی کو سمجھا ہی نہیں،

تو فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اب تمہارے لئے یہ حکم نازل کیا کہ وہ آدمی ایک غلام آزاد کر دے جس وقت کہا اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات سن لی اب اس کو کہو ایک غلام آزاد کرے۔

وہ کہنے لگی:

اس نے غلام کہاں سے آزاد کرنا ہے وہ تو آپ کنگال آدمی ہے غلام تو بڑے امیر لوگوں کے ہوتے ہیں، میں اس کے مال کو نہیں روتی بلکہ اپنی عزت کو روتی ہوں۔

فرمایا:

دوسرا حکم: ساٹھ دن کے روزے رکھے۔

کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ وہ تو چارپائی سے نہیں اٹھ سکتا تو روزے کیسے رکھے گا؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا:

تیسرا حکم: ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلا کر فدیہ دے دے۔

جب یہ کہا تو کہنے لگی:

اس کے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ آخری مسئلہ ہے۔

تو وہ کہنے لگی:

میرے پاس کچھ زیور ہے میں فروخت کر کے کھانا تیار کر لوں اگر پھر بھی ساٹھ کا کھانا نہ بنا تو......؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

بقایا مجھ سے لے لینا۔

اس کی مشکل فدیہ دے کر حل کی تھی، اس وقت کی سب سے بڑی برائی شرک تھی لیکن ایک خطبہ میں ٹائم کم ہوتا ہے، پھر انشاء اللہ۔ بیان کریں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان کی اہمیت واثرات

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾. ①

''اے ایمان دارو! اپنے باپوں، بھائیوں کو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کرتے ہیں تو دوست نہ بناؤ، اور جو ان سے دوستی پکڑے گا پس وہ ظالم ہوگا۔''

تمہیدی کلمات:

جس وقت انبیاء علیہم السلام دنیا کے اوپر موجود ہوتے ہیں تو وہ اپنی امت کے اندر غلط خیالات پیدا ہونے نہیں دیتے ان کی نگرانی کرتے ہیں، ان کے قول فعل اور چلنے پھرنے پر نظر رکھتے ہیں، جس چیز کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے وہ پیغمبر علیہ السلام خود ہی فرما دیتے ہیں، لیکن جس وقت پیغمبر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، پھر پیغمبر علیہ السلام کے جانشین چاہے کتنی بھی عظمت والے ہوں پیغمبر علیہ السلام کے قائم مقام نہیں ہو سکتے، ان کے زمانہ میں آہستہ آہستہ مذہب کے تصورات بدلنے شروع ہو جاتے ہیں، اہم چیزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور غیر اہم چیزوں کو ان کے آگے لے آتے ہیں، مذہب کی جو اصل روح ہوتی ہے وہ کمزور ہو جاتی ہے۔

① التوبة:٢٣

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب یہودیوں کے اندر تشریف لائے تو انہوں نے وعظ کرتے ہوئے ان کو فرمایا:۔

"اے لوگو! تم مچھر پُن پُن کے پیتے ہو، اور ہاتھی ثابت کھا جاتے ہو! معمولی، معمولی باتوں کے طرف توجہ دیتے ہو اور بنیادی باتوں کو فراموش کر دیتے ہو۔"

ابو نعیم نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ان سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا، فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ پوچھتا ہے)...... حالانکہ اس کے ملک والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو (بے تکلف قتل کر ڈالا) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ①

یہ ظاہر داری انبیاء علیہم السلام کے بعد میں آئی ہے، معمولی معمولی مسائل کو لوگوں نے اہمیت دے دی۔

کیا مومن اور غیر مومن برابر ہیں:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی جنگ لڑی ۷۰ سردار قتل ہوئے، ۷۰ دوسرے ان کو قیدی بنا کر لے آئے۔ ② ...... عجب سماں تھا...... اس وقت، جس وقت ۷۰ بڑے سردار مدینے کے بازار میں ہاتھ پیچھے باندھ کر آگے لگا کر لائے جا

① بخاری :کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبیله و معانقته، کتاب الفضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما]

② الرحیق المختوم:غزوه البدر الکبری ، قتلی الفریقین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔ تاریخوں میں موجود ہے جب لوگوں نے سنا 70 قیدی گرفتار کر کے مدینے میں لائے جا رہے ہیں تو لوگ دیکھنے کے شوق سے آ گئے کہ دیکھیں کون کون گرفتار ہوا ہے؟...... کس طرح وہ مدینے میں داخل ہو رہے ہیں؟...... جب قیدی مدینے آئے تو لوگوں کے گھروں میں قیدیوں کو تقسیم کر دیا گیا کہ تم نے ان کے کھانے، پینے، رہنے کا انتظام کرنا ہے۔ کچھ قیدیوں کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا اور اوپر نگران مقرر کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میرا چچا عباس (یہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) بھی ان قیدیوں میں تھا جو مسجد میں تھے، میں اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا،

میں نے ان کو کہا: تم لوگ کافر ہو...... مشرک ہو...... بدعتی ہو......

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ وحدہ لاشریک کی طرف تم کو بلایا ہے......

تم نے مخالفت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی وہاں سے نکال دیا!؟

عباس کہنے لگے: علی رضی اللہ عنہ تم ہماری برائیوں کا ذکر کرتے ہو، لیکن ہماری نیکیوں کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟۔ اگر ہم نے کوئی برائیاں کی ہیں تو ہماری نیکیوں کا ذکر بھی تو کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون سی تمہاری نیکیاں ہیں؟

کہنے لگے: بیت اللہ کتنی بار گرا ہے کس نے بنایا ہے؟ ہم نے نہیں بنایا!؟

ہم بیت اللہ کو بنانے والے...... بیت اللہ کا نظام چلانے والے......

ہم حاجیوں کو پانی پلانے والے...... ہم حاجیوں کی دعوتیں کرنے والے......

ہم حاجیوں کو ستو پلانے والے...... ہم بیت اللہ کے اندر جھاڑو دینے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والے......

ہم خدا کے گھر پر غلاف چڑھانے والے......

نیکیاں ہماری نہیں تم کو یاد؟!...... برائیوں کو ہی آگے لاتے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں خاموش ہو گیا کہ ہاں یہ نیکیاں تو ہیں ہی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ اس طرح میری چچا عباس کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیات پڑھیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾. ①

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لانے والوں کے برابر قرار دیا ہے، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر نہیں اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے۔"

ان کاموں کو...... کہ ہم نے مسجد بنائی...... ہم حاجیوں کو ستو پلاتے ہیں وغیرہ، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو عمل ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان درست نہ ہو۔

ایمان کے بغیر اعمال برباد ہیں:

یہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ﴾.

تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو، ستو پلانے کو، دعوتیں کرنے کو یہ پیمانہ بنا لیا

① [التوبة:١٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہم ان کے برابر ہیں،

﴿ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾

جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پہ ایمان لانے والے ہیں!

اسی طرح ایک دفعہ یہودیوں نے کہا:

تم مکے والے، مدینے پہ حملہ کرو ہم تمہارا ساتھ دیں گے، محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال دیں گے (نعوذ باللہ)۔

مکے کے لوگوں نے کہا:۔

تم بھی اہل کتاب اور محمد ﷺ بھی اہل کتاب کہلاتا ہے...... تم ایک ہو جاؤ اور ہم وہاں پٹائی کروا کے ذلیل ہو کر آئیں...... پہلے ہم کو یہ بتاؤ کہ ہم نیک ہیں یا کہ محمد ﷺ نیک ہے؟...... ہم نیک ہیں یا کہ محمد ﷺ کے ساتھی نیک ہیں؟......

ہم حق پہ ہیں یا کہ وہ حق پہ ہیں؟

یہودیوں نے کہا:۔

www.kitabosunnat.com

''تم حق پہ ہو، ان کے پاس کیا ہے!؟

تم بیت اللہ کے محافظ...... تم حاجیوں کو پانی پلانے والے......

تم حاجیوں کی دعوتیں کرنے والے...... بیت اللہ گر جائے تو اس کو بنانے والے......

تم سے وہ کیسے ملتے ہیں!؟...... بلکہ تم بلند ہو...... ہم ان کو تم سے افضل نہیں سمجھتے بلکہ تم کو افضل سمجھتے ہیں۔''

یہودی ایسا کیوں کر رہے تھے!؟ اس لیے کہ ان کو نہ ایمان کی قدر تھی اور نہ آخرت پر یقین تھا...... اصل بنیاد یہ ہے خواہ کوئی کتنا ہو عمل کرنے والا، اس کے عمل پہ اعتبار ہوتا ہی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان نہ لائے، آخرت پر صحیح ایمان نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے جہاد کے علاوہ یہاں ذکر کیا ہے

﴿كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا آخرت پر ایمان لانے والا ایک ہی ہو گئے۔

مکے کے لوگوں کا آخرت پر ایمان ہے ہی نہیں،

وہ کہتے تھے: یہی دنیا ہے، یہاں ہم پیدا ہوتے ہیں یہاں ہی مر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت ہی نہیں، یہ جو بزرگ ہیں ان کی عبادت کرنی چاہیے، یہ ہیں ہماری عبادتوں کے محتاج۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بھی تردید کی کہ یہ جو خصلتیں ہیں سب یہودیوں کی ہیں۔

صاحب ایمان ہی باعزت ہیں:

یہود اپنے آپ کو حق پر کیوں سمجھتے ہیں؟ وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں، ہم حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہیں، ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں، ہمارا جو درجہ وہ مکے والوں کا اور مسلمانوں کا نہیں...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'مَنِ الْكَرِيمُ' عزت والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيمِ اِبْنِ الْكَرِيْمِ اِبْنِ الْكَرِيْمِ'.

عزت والا وہ ہے سب سے بہتر ہو ہے:

آپ نبی بیٹا نبی پوتا نبی پڑپوتا نبی، چار نسلیں بنیں

يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عليهم السلام". ①

---

① صحيح بخاری: كتاب التفسير، باب سورة الرعد(١٥-٤٦١) رقم[٤٦٨٨]، مستدرك حاكم: كتاب التفسير، باب سورة يوسف(٢-٣٧٧) رقم[٣٣٢٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام بھی نبی......اس کا باپ یعقوب علیہ السلام بھی نبی......
اس کا باپ اسحاق علیہ السلام بھی نبی......اس کا باپ ابراہیم علیہ السلام بھی نبی......
چار ہستیوں کے اندر ہماری نبوت رہی ہے، وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم ہی تو ہو نبیوں کی مخالفت کرنے والے......اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو قتل کرنے والے......
اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی تذلیل کرنے والے..........دیکھو تم اپنا آپ کہ وہ کیا ہے!؟

بے شک محمد رسول اللہ ﷺ ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں پر یہ چار پشتوں کی بات نبی ﷺ کی لڑی سے نہیں......ابراہیم علیہ السلام نبی، پھر اسماعیل علیہ السلام نبی، پھر کئی سالوں تک اسماعیل کی اولاد سے کوئی نبی نہیں ہوا ...... پہلے نبی جو ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوئے وہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان باتوں کو دیکھو، وہ کہتے تھے ہم افضل ہیں،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ جو بظاہر چیزیں تم نے بنالی ہیں یہ نیکی کی علامت نہیں، نیکی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان درست اور صحیح ہو۔"

ایمان بغیر سخاوت کسی کام نہیں آتی:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنَ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَ يُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهٗ.

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ عبداللہ بن جدعان بہت بڑا سخی اور مالدار تھا اور جاہلیت میں بہت خرچ کرتا تھا غریبوں، مسکینوں، بیواؤں پر صرف کرتا تھا کوئی مال جمع نہیں کیا، دنیا کا کچھ نہیں بنایا، جو کچھ کمایا سب کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یتیموں اور حاجت مندوں میں تقسیم کردیا، کیا یہ اس کے لیے نفع مند ہوگا؟''

کیا اس کی یہ سخاوت قیامت کے دن اسکو نفع پہنچائے گی؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

'اِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ یَوْماً رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ' ①

''اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا 'یا اللہ میرے گناہ قیامت کے دن معاف کردینا۔''

اس کا آخرت پر کوئی اعتقاد نہیں تھا، مکے والوں کی طرح کہتا تھا آخرت ہے ہی نہیں، قیامت کا تو وہ قائل ہی نہیں تھا، اور جو قیامت کا قائل ہی نہیں اس کو آخرت کے دن کوئی ثواب نہیں ملے گا، فرمایا:

وہ شخص عبداللہ بن جدعان دوزخی ہے۔

ایسے ہی اتنی سخاوت کی ہے جب کہ اس کا قیامت کے دن پر یقین نہیں تھا، صرف یہی تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ بڑا سخی ہے:

'وَقَدْ قِیْلَ'.

جو خواہش اس کی تھی کہ لوگ کہیں کہ بڑا سخی ہے وہ خواہش تو اس کی دنیا پر پوری ہوگئی، جس مقصد کے لیے کیا تھا وہ تو حاصل ہورہا ہے، اس جیسا مشہور اور سخی دنیا میں نہیں، آخرت کے دن اس کے لیے صرف دوزخ ہی دوزخ ہے، ان لوگوں نے تو ایمان کی قدر ہی نہیں سمجھی...... یہ کہتے ہیں: نمازیں پڑھتا ہے...... فلاں روزے رکھتا ہے...... حج کرتا...... زکوۃ دیتا ہے۔

① [صحیح مسلم:کتاب الایمان، باب الدلیل علی انه من مات علی الکفر(١۔١٩٦) رقم [٢١٤]۔[مسند احمد(٦۔٩٣) رقم [٢٤٦٦٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ ایمان بھی خالص ہے کہ نہیں؟......توحید والا......
کیونکہ شرک والا ایمان تو مکے کے کافروں کا بھی تھا۔
کیا ابوجہل مشکل کے وقت خدا کو نہیں پکارتا تھا؟!
خدا کو مانتا تھا...... اس کو پکارتا تھا......لیکن یہ جو ایمان تھا خدا پر یہ مشرکانہ ایمان تھا، وہ سمجھتا تھا اللہ تعالیٰ نے فلاں کام کے اختیار فلاں کو دے دیے، فلاں کے فلاں کو، فلاں کے فلاں کو۔ یہ ایمان ہی درست نہیں، جسکا ایمان درست نہیں اس کے کوئی عمل قبول نہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو ایمان کیسے ملا؟

نبی اکرم ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے محمد ﷺ:

﴿مَا كُنتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِیْمَانُ وَلَكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾.

”آپ نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور نہ ہی جانتے تھے ایمان کیا ہے لیکن اسے ہم نے نور بنایا ہے اس کے ساتھ ہدایت دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں اور بے شک آپ ﷺ سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔“

اے پیغمبر ﷺ اگر ہم تم کو نبی نہ بناتے اور ہم تجھ پر وحی نہ اتارتے تو تجھے اس کتاب کا پتہ تھا جو تجھ پر نازل کی ہے اور نہ ایمان کا پتہ تھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ کتنا اہم مسئلہ کہ نبی اکرم ﷺ نبوت ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر و نیاز دیتے تھے......

غیر اللہ کی نہیں دیتے تھے......خدا کی عبادت غار حرا میں جا جا کہ کرتے...... مہینہ مہینہ وہاں رہتے......روزے رکھتے......نمازیں پڑھتے......

جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم تجھ کو وحی نہ کرتے تو تجھے ایمان کا پتہ تھا نہ کتاب کا پتہ تھا۔''

یہ ایمان سب سے زیادہ قیمتی ہے جس میں یہ پختہ ایمان نہیں وہ مسجدوں کا انتظام کرنے سے ایماندار نہیں بن جاتا، کہ مسجد کا انتظام اس نے سنبھالا ہوا ہے یا مسجد اس نے بنوائی ہے، نہیں نہیں ایمان دار ایسے نہیں بنتا، پہلے ایمان کا پتہ کرو کہ ایمان کیا چیز ہے؟ وہ ہے بھی کہ نہیں؟!

ایمان سے گناہ مٹتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے پاس عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ آئے، آ کر کہنے لگے کہ: اے محمد ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہو؟ کہا: ''ہاں، میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں'' (عمرو) کہنے لگے: آپ پر اللہ تعالیٰ کی وحی اترتی ہے؟ کہا: ''ہاں''

(عمرو نے) کہا: خدا تم کو حکم دیتے ہیں؟ کہا: ''ہاں، حکم دیتے ہیں۔''

(عمرو) کہنے لگے پھر میں آپ پر ایمان لاتا ہوں، آپ ﷺ نے اس کا ایمان قبول کیا، کہنے لگے آپ مجھے اسلام کے متعلق کچھ ہدایات دیں تاکہ میں ان کے مطابق عمل کروں، آپ نے کچھ مسائل بتائے، (عمرو) کہنے لگے: اے محمد ﷺ یہ بات تو بتائیں:

'اَن یغْفِرلی'

کہ میں بہت گنہگار ہوں میں نے بہت سے برے کام کیے ہیں، کیا ایمان لانے کے بعد ان کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا؟

آقا ﷺ نے فرمایا:

'أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الاِسْلاَمَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ' ①

---

① صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما کا ن قبلہ (۱۔۷۸) رقم [۳۲۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا تجھے پتہ نہیں ایمان صحیح لانے کے بعد پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟''

کوئی باقی نہیں رہتا بشرطیکہ ایمان صحیح ہو، خالص ایمان، اس میں یہ ملاوٹ نہ ہو کہ اللہ تو دیتا ہی ہے مگر علی ہجویری بھی دیتا ہے وہ بھی دیتا ہے، نہیں نہیں، بلکہ یہ تو شرک ہے جو بڑے گناہوں میں سے ہے، اس طرح جو آدمی مسجد کا نظام چلاتا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ بہت نیک ہو گیا ہے، اگر ایسے ہی نیک ہونا ہوتا تو ابوجہل جس نے مسجد کا کام اپنے ذمے لیا ہوا تھا اور جو مسجد بیت اللہ کا انتظام کرتے تھے ان کا سردار تھا، کوئی قبیلہ پانی پلاتا تھا حاجیوں کو، کوئی روٹی کھلاتا تھا کوئی کوئی چیز دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کے عملوں کی کوئی قدر نہیں جانی، کیونکہ عقیدہ درست نہیں تھا، یہاں مقابلہ کیا اسی بات کا

﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾.

یہ چیزیں ایمان کے مقابلہ میں لاتے ہو، کوئی قدر نہیں ان چیزوں کی اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان خالص نہیں، خالص ایمان پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان:

ویسے جو ہم ایمان لائے ہیں اور اپنے آپ کو ایماندار سمجھتے ہیں، یہ پتہ نہیں کے ایمان باللہ کا تقاضا کیا ہے؟ کیا یہ ہے کہ کوئی عمل کرے، تو یہ دیکھتا ہے کہ لوگ نہ دیکھ لیں گناہ کرتے ...... لیکن یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ تو دیکھتا ہے...... جس نے یہ نہیں سوچا دوکاندار گاہک کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے...... کم تولتا ہے...... کسی کو دھوکہ دیتا ہے...... گاہک کو دھوکہ دیتا ہے، جب یہ ذہن میں آجائے کہ میں کم تو گاہک کو دے رہا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے، تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے کوئی اپنے آپ کو پیش کر سکتا ہے؟!

ایسے ہی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان اور دوسری ساری امت کا ایمان اس کو تولا گیا، ایک طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان، دوسری طرف پوری امت کا ایمان، اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

'لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِی بَکرٍ بِاِیْمَانِ اَھْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ بِھِمْ'. ①

''ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان پوری امت کے ایمان سے بھاری ہے۔''

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان بھاری ہو گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیے اور اپنے ایمان کا ثبوت اس طرح دیا ہے کہ وہ مثال کوئی صحابی بھی پیش نہیں کر سکا، ان کے بھی درجے ہیں، لیکن پھر بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کا کوئی نہیں۔

یہی تو ایمان کا تقاضا ہے:

جس دن آقا ﷺ کو معراج ہوا تھا اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ اس دن نہ مانتا، نہ تصدیق کرتا آپ ﷺ کی معراج کی تو جتنے مسلمان ہوئے تھے سب مرتد ہو جاتے، تاریخ والوں نے لکھا ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے دو ماہ کی مسافت ہے مکے سے بیت المقدس کی اور محمد ﷺ کہتے ہیں:

'أَنَّهُ أُسرِیَ بِهِ اِلَی البَیتِ المَقدِس ثُمَّ رَجَعَ فِی لَیلَةٍ وَاحِدَة'. ②

''میں بیت المقدس رات کو گیا ہوں اور واپس بھی اسی رات کو آ گیا ہوں۔''

کوئی شخص تسلیم نہیں کرتا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ابوجہل نے جا کر کہا تھا کہ

① کنز العمال (۱۲_۴۹۳)_ شعب الایمان (۱_۷۹) رقم [۶۳]

② دلائل النبوة (۲_۲۳۴)_فتح الباری (۲۴_۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ اب تو سمجھ جا، اب جو باتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں، دنیا کو کوئی آدمی مان سکتا ہے؟!

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوجہل تیری تو عادت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر الزام لگانے کی ......آج پتہ نہیں کون سا نیا الزام لے کر آیا ہے، پہلے بھی جھوٹ بولتا ہے اور آج بھی جھوٹ ہی ہوگا، کہنے لگا: مجھے ہبل کی قسم! مجھے لات کی قسم! مجھے عزیٰ کی قسم ہے! بے شک میں نے کئی الزام اس سے پہلے لگائے ہیں......، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جو بات میں کہتا ہوں، یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے۔

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

'فاشهد ان كان قال ذالك'.

''میں گواہی دیتا ہوں (کہ وہ سچا ہے) اگر اس نے ایسا کہا ہے۔''

تو راوی معتبر نہیں، میں تجھے اب بھی سچا نہیں مانتا، لیکن اگر واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے یہ بات کہی ہے تو میں ایمان لاتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں۔ کوئی اتنا ایمان کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟! اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہو تو انسان میں اتنی طاقت ہی نہیں۔

یہ ایمان ہی کی طاقت ہے:

جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی سارے عرب کے اندر فتنہ بپا ہو چکا تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا سارے عرب کے علاقہ میں لوگ بہت جلد مرتد ہو گئے، ایک دو آدمیوں نے نبوت کے دعوے بھی کیے کہ (نعوذ باللہ) اس کے بعد ہم نبی ہیں، پھر کئی لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا، (اس تاویل کے ساتھ کہ) اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مانا تھا وہ زکوۃ لے سکتے تھے ان کے وارثوں کو نہیں دینی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک اجلاس بلایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ جو جو مرتد ہوئے ہیں اور کہتے ہیں ہم نبی نہیں مانتے ان کے ساتھ جنگ لڑیں اور جو زکوۃ نہیں دیتے ان کے ساتھ بعد میں معاملہ کریں گے، ابھی دشمنوں کی تعداد کو زیادہ نہ کرو، مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو زکوۃ دینے والوں سے بھی لڑوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے آدمی جو بہت صاحب الرائے تھے، اس کی رائے وحی کے مطابق ہوتی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: ''اے ابو بکر رضی اللہ عنہ

كَيْفَ تُقَاتِلُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهَ ؟!

کیسے تو لڑے گا ان سے جو لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں؟!

كَيْفَ تُقَاتِلُ !

کیسے تو لڑے گا ان سے؟!

تو کہتا ہے میں زکوۃ نہ دینے والوں کے خلاف بھی لڑوں گا، کیسے تو لڑے گا ان سے جو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں؟!

جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

'مَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهَ عَصَمَ مِنِّی مَالَهٗ وَ دَمَهٗ وَ عِرْضَهٗ'

جس نے میرا کلمہ پڑھ لیا اس کا مال بھی محفوظ، جان بھی محفوظ، عزت بھی محفوظ

كَيْفَ تُقَاتِلُ !؟

تو کیسے لڑ سکتا ہے؟!

اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ابتداء میں رائے یہی تھی کہ مانعین زکوۃ کافر نہیں بعد میں رجوع کر لیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے یہ بات بتا کہ ایک آدمی کلمہ پڑھتا ہے وہ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتا، اس کو تو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے گا؟''

اب عمر رضی اللہ عنہ کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی......سر چکرا گیا کہ میں جو اس کو کہتا تھا

'کَیْفَ تُقَاتِلُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہَ'.

جو نماز نہیں پڑھتا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے اس کے خلاف عمر رضی اللہ عنہ تو بتا کیا کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے خلاف تلوار سے لڑائی کروں گا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

'کَیْفَ تُفَرِّقُ بَیْنَ الصَّلَاۃِ وَ الزَّکوٰۃِ'.

''تو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کس طرح کرتا ہے۔''

کہ نماز کے تارکوں کے ساتھ لڑیں گے، وہ نہیں لا الہ الا اللہ پڑھتے !؟...... زکوٰۃ کے تارکوں کے ساتھ کیوں نہیں لڑیں گے!!؟......

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ سن! تم سب میرے مخالف ہو جاؤ، میں جو نظام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے ہیں یا تو اس کو قائم رکھوں گا یا پھر میں اپنی جان دے دوں گا، مجھے کوئی تم لوگوں کی پرواہ نہیں۔

'وَ اللّٰہِ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَ الزَّکوٰۃِ لَاُقَاتِلَنَّ مَعَہٗ'

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ: میں اس کے خلاف بھی لڑوں گا جو کہے کہ نماز کا اور مسئلہ، زکوٰۃ کا اور مسئلہ، جو ان دونوں میں فرق کرے مین ان سے بھی لڑوں گا۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم حیران ہو گئے، عثمان رضی اللہ عنہ وہاں، عمر رضی اللہ عنہ وہاں، علی رضی اللہ عنہ وہاں، طلحہ رضی اللہ عنہ وہاں، زبیر رضی اللہ عنہ وہاں، سب وہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس دن ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے کہا تھا: لوگو! نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے بعد جو فتنہ اٹھا تھا ہم سب فیل ہو گئے تھے، یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے، ایک بار دین کو محمد ﷺ نے قائم کیا تھا، اور ایک بار نبی ﷺ کی وفات کے بعد جب دین عرب سے نکل گیا تھا تو دوبارہ دین کو لایا، اگر یہ شخص نہ ہوتا تو ہم اس دین کو قائم نہیں کر سکتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس وقت سمجھ نہیں آئی تھی اب سمجھ آئی ہے

'لَقَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِی بَکْرٍ بِالْاِسْلَامِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ'. ①

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھولا ہے اور کسی کا نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ بھی موجود، عثمان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے یہ کیا تھا؟! کہ سارے آدمی خلاف ہو گئے، کچھ زکوٰۃ نہ دینے والے، کچھ مرتد ہونے والے اور کچھ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ لڑائی نہ کرنے والے اپنے مخلص ساتھی، ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی (حق کے مقابلے میں)۔

اہل ایمان کی بستیاں:

جنہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوانح عمری لکھے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ کارنامہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انجام دیا کہ دوبارہ اسلام کو عرب کے اندر قائم کر دیا،

'ارتدَّتِ العَربُ اِلا ثَلاثةَ مَساجدَ: مسجدَ المدینۃِ ومسجدَ مَکَّةَ وَ مَسجدَ جُوَاثَی'. ②

ورنہ تین جگہوں کے سوا سارے عرب میں مرتدین اس طرح ہو گئے تھے کہ نہ

---

① صحیح بخاری :کتاب الزکوٰۃ: باب وجوب الزکوٰۃ(۲۔۵۰۷) رقم [۱۳۳۵]۔ صحیح مسلم :کتاب الایمان: الامر بقتال الناس حتی یقول لاالہ الا اللہ (۱۔۵۱) رقم [۲۰]

① المفھم لما اشکل من تخلیص کتاب مسلم (۱۔۱۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں آذان ہوتی تھی ،نہ کوئی نماز پڑھتا تھا،صرف تین جگہ پر ،ایک مدینہ میں آذان ہوتی تھی اور نماز پڑھتے تھے،ایک مکہ میں آذان ہوتی تھی نماز پڑھتے تھے،ایک جواثی بستی تھی بحرین کے علاقہ میں وہاں لوگ مرتد نہیں ہوئے تھے لیکن لڑنے کے لیے کوئی نہیں نکلا تھا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اتنی انفرادیت کیوں ہے؟! اس لیے کہ ساری امت کا ایمان ایک طرف ،ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان ایک طرف

'لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِی بَکْرٍ' .

جس میں ایمان ہو، خالص ایمان ہو سہی، ہمارے لوگوں نے نہ ایمان کی حقیقت سمجھی ،نہ ہمارے نوجوانوں کو پتہ ہے، یہ تلاش کرتے ہیں طاقت کہاں سے آتی ہے۔جس کو فوجی سازو سامان ملے نئے نئے بم ملیں۔لیکن ایمان کی طاقت سارے بموں کو ختم کر دیتی ہے۔

بدر میں معوذ و معاذ رضی اللہ عنہما کی ایمانی طاقت:

جو ایمان والے ہیں وہ کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے چھوٹے چھوٹے بچے بدر کی جنگ میں ! ایمان تقاضا دیکھو کیا ہے؟ بارہ ،تیرہ سال کے بچوں کو یہ جرأت کس نے عطا کی ! ؟ کہ بدر کے میدان میں فوجیں سامنے کھڑی ہیں ،

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

'بَیْنَمَا اَنَا وَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِی وَ شِمَالِی فَاِذَا اَنَا بَیْنَ غُلَامَیْنِ مِنَ الاَنْصَار حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُھُمَا ، تَمَنَّیْتُ لَوْ کُنْتُ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْھُمَا' .

میں نے دائیں نظر ڈالی تو چھوٹا لڑکا اور بائیں نظر دالی تو چھوٹا سا لڑکا ،تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے افسوس ہوا کہ کاش میری دائیں بائیں اطراف جوانوں سے بھری ہوئی ہوتیں'

تو پھر میں بے خوف ہو کر لڑتا اب مجھے ادھر ادھر خیال رکھنا پڑے گا...... میں ابھی ان ہی خیالوں میں تھا، تو دائیں طرف والے لڑکے نے کہا:

''چچا ابو جہل کہاں ہے؟''

میں نے کہا:

'مَا تفعَلُ بِاَبِی جَھْلٍ'

تو نے ابوجہل کو کیا کہنا ہے؟

اس نے کہا:

''میری ماں نے کہا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے میں یا تو مر جاؤں گا یا ابو جہل کو قتل کر کے جاؤں گا۔''

ابھی وہ بات ختم نہیں ہوئی تو بائیں طرف والے نے وہی سوال کیا اور اس نے بھی وہی جواب دیا، اتنی دیر تک ابو جہل باہر نکلا صفیں درست کرتا ہوا،

میں نے اشارہ کیا:

'ھُوَ صَاحِبُکُمْ'

جس کا تم پوچھتے تھے وہ کھڑا ہے۔

عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

'فَابتَدَرَاہُ بِسَیفَیْھِمَا حتّٰی قَتَلَاہُ. ①

''انہوں نے اپنی تلواریں سونتی اور اس کو قتل کر ڈالا۔''

---

① السيرة النبوية لابن هشام(٣-٤٠)-السيرة النبوية لابن كثير(٤-٥٨)-مستدرك حاكم: كتاب معرفة الصحابه، باب ذكر مناقب معاذ(٣-٤٨٠) رقم[٥٧٩٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بندے تھے یا پرندے وہ اس طرح اڑ کر گئے مجھے یہ پتہ نہ چل سکا کہ پہلے کس نے تلوار ماری، اور بعد میں کس نے ماری!؟ دیکھتے ہی دیکھتے ابوجہل زمین پر گر گیا اور وہ تلواریں لہراتے پھر واپس آگئے، اور رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے دشمن کو ختم کر آئے ہیں۔

آج بڑے بڑے جوانوں میں وہ ہمت نہیں جو ایمان کے ساتھ ان لوگوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ ان میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، ایمان کے لحاظ سے، ایمان کا ایسے ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمد ﷺ اگر ہم نہ بتاتے تو تجھے نہ ایمان کا پتہ تھا، نہ اسلام کا پتہ تھا۔

ایمان کی چٹان:

ایمان جس دل میں ہو پھر اس دل میں غیر کا خوف نکل جاتا ہے، اگر غیر کا خوف دل میں موجود ہے تو سمجھ لو دل میں ایمان موجود نہیں، ان کا ایمان مضبوط تھا، ایک بندہ آیا آکر کہنے لگا:

اے اللہ کے رسول ﷺ

'اِنِّی زَنَیْتُ'

"میں نے زنا کیا ہے۔"

جس نے خفیہ کیا ہو اور کوئی دیکھنے والا نہ ہو وہ پکڑے جائیں سو بہانے کرتے ہیں بچنے کے لیے ...... یہ ایمان ہے!؟ ہمارا بچہ پکڑا جائے گا، ہم پولیس کے آگے سفارش لے کر جاتے ہیں ...... ہم اس کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں ...... یہ اگر ہم میں کمزوری نہ ہوتی تو مسلمان آج دنیا پر ذلیل نہ ہوتے ...... آج ساری دنیا پر حکومت کرتے، نہ امریکہ کی عزت ...... نہ روس کی کوئی عزت ...... اسی طرح کی طاقتیں تھیں قیصر و کسریٰ کی، جن کو پاؤں تلے روند ڈالا تھا ابوبکر و عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہما کی حکومتوں نے ، وہ کیا تھا...... ایمان کی طاقت تھی! نبی اکرم ﷺ کو شک گزرا ، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے بڑا کوئی سمجھ دار ہے! انہیں شک پڑ گیا ، اس آدمی کا دماغ صحیح نہیں ورنہ اس کو پتہ ہوتا زنا کرنے والے کی کیا سزا ہے؟

سوچو! اگر اس کی عقل ٹھیک ہوتی تو اتنی بڑی سزا کے لیے اپنے آپ کو کوئی پیش کر سکتا ہے! مگر بات تو ہے ایمان کی۔

آپ ﷺ نے پوچھا:

'اَبِكَ جُنُوْنٌ'.

تو دیوانہ تو نہیں؟

کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں ،

آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: اے لوگو! اس کو جانتے ہو کون ہے؟ یہ پاگل تو نہیں ہے، کہیں اس کو میں غلطی سے ہی نہ سزا دے دوں ،

انہوں رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ پاگل نہیں ،

واللہ ایمان اس کے اندر تھا ، کہتا تھا:

کہ جس وقت میں نے اپنے قبیلہ کے اندر یہ بات کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے یہ بات میں کرنی ہے، انہوں نے کہا نہ جاؤ تجھ کو کون سا لوگوں نے دیکھا ہے؟ تیرے خلاف کون سا گواہ ہے؟ میں نے ان کو کہا تھا گواہ تو کوئی نہیں لیکن دیکھنے والا جس کو قیامت کے دن میں حساب دینا ہے وہ تو ہے، اس سے بھی میرا عیب چھپے گا ، میں نے اس کی نافرمانی کی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا:

"پتہ ہے زنا کس کو کہتے ہیں؟"

یہ تحقیق نبی اکرم ﷺ نے کی کیونکہ اس نے ایسے ایمان کا مظاہرہ کیا تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل والے حیران رہ گئے، ہم شکر کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ کا کسی کو پتہ نہیں چلا، اگر دوسرے کو پتہ نہیں تو کیا ہوا! جس کو حساب دینا ہے اس کو بھی پتہ نہیں؟

آپ نے فرمایا:

''بتاؤ زنا کس کو کہتے ہیں؟''

شاید یہ سمجھتا ہو جیسے فرمایا آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں، زبان بھی زنا کرتی ہے، کان بھی، اس لیے پوچھا زنا کس کو کہتے ہیں؟

وہ مسکرایا اور کہا:

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وہ بتانے والی بات ہے، میں عورت سے اس طرح آیا ہوں جیسے سرمے میں سلائی ڈالتے ہیں۔ مثال دے کر بتایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کو رجم کر دو''

یہ شادی شدہ ہے، اس نے زنا کیا ہے، وہاں چاروں طرف پتھروں کی بارش ہوئی، پھر وہ ادھر ادھر دوڑا، کیونکہ جان بڑی پیاری ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی لوگوں نے اس کو پتھر مار کر ختم کر دیا، پتہ چلا آپ ﷺ کو کہ وہ دوڑا تھا......

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے خلاف گواہ تو کوئی نہیں تھا اس نے خود ہی اقرار کیا تھا، اگر وہ دوڑتا تھا تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے تھا، ہوسکتا تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہو، ہوسکتا ہے کہ اپنے بیان سے منحرف ہو گیا ہو، تم نے اس کو چھوڑ دینا تھا۔

ورطہ حیرت میں ڈالنے والا واقعہ:

یہاں گجرات میں ایک قتل ہو گیا تھا قتل جس نے کیا تھا اس کے متعلق سارے گاؤں کو پتہ تھا کہ فلاں نے قتل کیا ہے، اس پر مقدمہ چلا۔

جج نے بلایا کہا: گواہ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ اس نے قتل کیا ہے، وہ جو قاتل تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا باپ بہت نیک تھا۔

انہوں نے کہا: جج صاحب ہمارے پاس کوئی گواہ نہیں اس کا باپ اگر عدالت میں آکر کہہ دے کہ اس نے قتل نہیں کیا تو قتل معاف، جج حیران ہو گیا اور کہا: تم کیا کہتے ہو کوئی اپنے بیٹے کے خلاف گواہی دے گا۔

انہوں نے کہا: نہ دے ہم نے معاف کیا، وہی ہمارا گواہ ہے۔

جج نے اس کو بلایا اور لوگ بھی دیکھنے آئے کہ آج دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے سچی گواہی دیتا ہے، بیٹے کے خلاف عدالت کا میدان آدمیوں سے بھر گیا، جج نے پوچھا: ''یہ ملزم تمہارا کیا لگتا ہے؟

اس نے کہا: ''میرا بیٹا ہے۔''

جج نے کہا: ''تم اس کے باپ ہو؟''

اس نے کہا: ''ہاں''

جج نے کہا: ''سچی گواہی دو گے؟''

اس نے کہا ''ہاں''

جج نے کہا: ''پھر کون قاتل ہے؟''

اس نے کہا: ''یہی میرا بیٹا قاتل ہے،!''

جج حیران رہ گیا! کہتے ہیں اس نے قلم منہ میں ڈال لی اور کہتا ہے:

''یا اللہ ایسے زمانہ میں بھی ایسے لوگ ایماندار موجود ہیں! اب تو ایسے بندے تلاش کرنے سے نہیں ملتے''

تو ایسے معاشرہ میں ایسے بندے کو لوگ پسند بھی نہیں کرتے، کہتے ہیں: ایسی سچائی بھی کیا ہوئی!؟۔ ایمان کمزور ہے ہمارا، اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے ایمان کی توفیق دے۔ جس کے مقابلے میں یہ کہا تھا کہ یہ عمارتیں بنانی، بیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو بنانا اور بیت اللہ میں جھاڑو دینا، حاجیوں کی خدمت کرنا اس کا کیا مقام ہے!۔

جو ایمان ہے اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، جب ایمان مضبوط ہو جائے گا تو اللہ پاک انسان کو ثابت قدمی عطا فرما دیں گے، اللہ پاک ہم کو اس ایمان پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اگر ایمان ہمارا مضبوط ہوتا تو کیا وہی ہونا تھا جو اب پاکستان میں ہو رہا ہے؟!

یہ ایماندار ہیں!؟

کسی کو کہیں کہ: تم مسلمان نہیں (ترک نماز کی وجہ سے)،

تو وہ کہتا ہے: کیوں میں کافر ہوں (میں نے کلمہ نہیں پڑھا)؟!

بیشک نماز نہ پڑھتا ہو، پھر بھی یہی کہتا ہے کہ: میں کوئی سکھ ہوں؟!

اس اسلام، ایمان کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قدر نہیں، جو تم نے سمجھا ہے کہ کلمہ پڑھ لیا اور سمجھا کہ اسلام آ گیا، اسلام جس وقت آجاتا ہے پھر اس کی طاقت کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کرسکتی، ہمارے ملک میں عام لوگ جھوٹ بولیں تو بولیں، ہمارے صدر، وزیراعظم کھلا جھوٹ بولتے ہیں اتنے جھوٹ بولتے ہیں کہ ان کی بات کا ہماری عوام میں کوئی اعتبار ہی نہیں رہا۔

جو ایک بار جھوٹ بول لے اس کا اعتبار نہیں رہتا، اس کی حدیث محدثین نہیں لیتے، ایک کھلا جھوٹ بولتا ہے، سر عام۔ اللہ تعالیٰ ہم کو جھوٹ سے محفوظ فرمائے، ایمان کی دولت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری دعوت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے ۱۸۔ اپریل ۱۹۸۶ء موچی دروازہ لاہور تاریخ ساز جلسہ عام میں نہایت جامع اور فصیح و بلیغ خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا جو جمعیت اہلحدیث پاکستان کی دینی اور سیاسی پالیسی کا آئینہ دار ہے۔

اس کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اسے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾. ①

جلسے کا انعقاد:

حضرات! جب جمعیت اہلحدیث کی مجلس عاملہ نے اس جلسہ عام کے انعقاد کا فیصلہ کیا تو بعض دوستوں نے اسے منعقد نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ فصل کی کٹائی کا موسم شروع ہو چکا عوام بھرپور انداز میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ نیز اس وقت سخت گرمی کا موسم ہوگا، میں ان احباب کی خدمت میں یہ گزارش کی کہ ہماری جماعت کو ایسے اجتماعات منعقد کیے ہوئے طویل عرصہ بیت چکا ہے۔

① النساء: ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حالات نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھے:

اس قسم کے حالات اس وقت بھی موجود تھے جب رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک کے لئے نکلے تھے۔ اس وقت بھی سخت گرمی کا موسم تھا۔ اور فصلوں کی کٹائی کا آغاز ہو چکا تھا۔ لیکن اہل ایمان نے کسی چیز کی پرواہ نہ کی! آج میں آپ احباب کو اپنی گوناگوں تمام مصروفیات چھوڑ کر اس سخت دھوپ میں بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اس جلسہ عام کی رونق دوبالا کرنے کے لئے آپ نے جس فقید المثال قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ قابل داد اور حوصلہ افزاء ہے۔

اہلحدیث کا بے پناہ دینی جذبہ:

میں اہلحدیث ہونے کے ناطے آپ سے یہی توقعات رکھتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایثار و قربانی کا جذبہ جس قدر اہلحدیث افراد میں موجزن ہیں دوسرے لوگ اس قدر اس جذبہ سے سرشار نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا مسلک محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا مظہر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا مسلک کیا تھا؟ صرف وصرف کتاب وسنت! عصر حاضر میں اگر اس مسلک کی حامل کوئی جماعت موجود ہے تو صرف اہلحدیث جماعت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی:

نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت فرمایا تھا:۔

تَرَكْتُ فِيكُم أَمرَينِ لَن تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكتُم بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي ①

''اے ایمان والو! میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب

---

① مؤطا امام مالك كتاب القدر باب النهى عن القول بالقدر (۸۹۹/۲) رقم [۱۵۹٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک تم ان دونوں چیزوں پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو چیزیں کون سی ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

ہماری دعوت:

جمعیت اہلحدیث نبوی تعلیمات کی حقیقی وارث یعنی کتاب وسنت کے نفاذ اور ترجمانی کے لئے ہی قائم کی گئی ہے۔ ہم اس وقت اسلامیان پاکستان کو ایک ایسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جس کا کوئی کلمہ گو مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے ہماری دعوت ایسی دعوت ہے جس پر پوری امت متحد ہوسکتی ہے، جبکہ دوسرے فرقے اور گروہ ایسے متفق علیہ فارمولا سے یکسر تہی دامن ہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ہی پوری امت متحد و متفق ہوسکتی ہے۔ اگر دوسرے گروہ ایسا دعویٰ کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔ کیونکہ انہوں نے ایسی چیزیں اپنا رکھی ہیں جن سے دوسروں کو اختلاف ہوسکتا ہے حنفی شافعیوں سے، شافعی مالکیوں سے، اور مالکی حنبلیوں سے اختلاف کرسکتے ہیں۔

وہ اپنے اپنے مسلک کی دعوت دے کر کبھی متحد نہیں ہوسکتے۔ اگر ساری دنیا کو متحد کرنے لئے کوئی چیز اپیل کرسکتی ہے تو وہ صرف وہی نصب العین ہے جس کی طرف جمعیت اہلحدیث دعوت دے رہی ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، بریلوی، اور دیو بندی ہرگز اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہو گا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شیعہ بھی انکار نہیں کرسکتا وہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ اگر کتاب وسنت کا آئین اس ملک میں نافذ کر دیا جائے تو ہم فقہ جعفریہ کے نفاذ سے دستبردار ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ملک میں فقہ حنفی کا مطالبہ کیا جائے تو ہم بھی فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کریں گے۔ اس قسم کی باتوں سے ملک میں اتحاد واتفاق پیدا نہیں ہوسکتا۔

اتحاد کی اہمیت:

اس وقت وطن عزیز جن مسائل ومشکلات سے دوچار ہے ان مصائب وآلام سے عہد برآ ہونے کے لئے پوری پاکستانی قوم کا متحد ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ ایک طرف بھارت پاکستان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اور دوسری طرف روس افغانستان کے ذریعے ہمارے دروازوں تک آ پہنچا ہے۔ گویا پاکستان اس وقت مشرق ومغرب دونوں طرف سے دشمن کے نرغے میں ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے سرخ وسفید کفر بھی ہمارا خیر خواہ نہیں ہوسکتا۔ اندریں حالات کوئی مضبوط سے مضبوط فوج بھی ملک کا دفاع نہیں کر سکتی۔ جب تک پوری قوم اسکی پشت پر نہ ہو۔ جیسا کہ ۱۹۷۱ میں مشرقی پاکستان میں ہوا۔ لیکن ہمارے حکمرانوں نے اپنے نو سالہ دور اقتدار میں ملک کے اتحاد واتفاق کے منافی سرگرمیوں کی سرپرستی کی، جس سے ملک میں استحکام پیدا نہیں ہوا۔

ہماری بے بسی:

نتیجتاً ہماری کمزوری اور بے بسی کا عالم یہ ہوا کہ ہم نے بھارت کے سامنے جنگ نہ کرنے کا تلخ مطالبہ کر دیا ہے۔ ہم وطنو! کبھی وہ وقت بھی تھا کہ جب جواہر لعل نہرو نے پاکستان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی اپیل کی تھی۔ لیکن اس وقت صدر ایوب خان مرحوم نے یہ کہہ کر ان کا مطالبہ مسترد کر دیا تھا کہ، جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشمیر کی آزادی کا فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک ہم جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ لیکن موجودہ حکومت نے حالات کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ جو مطالبہ جواہر لعل نہرو کرتا تھا آج ہم وہی کچھ کر رہے ہیں اور راجیو گاندھی اس طرف توجہ نہیں دیتا۔ یہ سب کچھ اپنے ملک کے عوام پر بداعتمادی اور غیر ملکی طاقتوں کے سامنے سر جھکانے کا نتیجہ ہے جو مسلمان کی شان کے سراسر خلاف ہے۔

حکمرانوں کا طرز عمل:

ملک میں اتحاد پیدا کرنا بہت دور کی بات ہے جس قدر اتحاد پہلے ہو چکا ہے۔ اس کا بھی حکمران طبقے نے ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین پاکستان کا متفقہ آئین تھا۔ جسے چاروں صوبوں سے تعلق رکھنے والے منتخب نمائندوں نے قومی اسمبلی میں بالاتفاق منظور کیا تھا۔ تمام اسلامی و سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق تھیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین اسلامی نظام کی بنیاد بن سکتا ہے لیکن موجودہ حکومت نے اس آئین کا ترامیم کے ذریعے ایسا حلیہ بگاڑا کہ وہ اتحاد کا مظہر نہ رہ سکا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو آوازیں پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی تھیں آج وہ منحوس آوازیں ملک میں پورے زور سے سنائی دے رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں کراچی اور پشاور میں غفار خان کے جلسے میں یہ نعرہ بلند کیا گیا

کون توڑے گا پاکستان

جی ایم سید اور باچا خان

ہم نے یہ ملک لاکھوں قربانیاں پیش کر کے صرف اس لئے حاصل کیا تھا کہ اس ملک میں ہماری عزت، آبرو جان و مال اور مذہب کا تحفظ ہوگا۔ لیکن آج اس ملک کے خلاف اس قسم کے نازیبا نعرے بلند کئے جا رہے ہیں۔ ستم بالائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ستم یہ ہے کہ یہ نعرے لگانے والے وہی لوگ ہیں جن کی حکمران طبقہ خوشامدیں کر رہا ہیں۔ غفار خان کو کانگریس کے صد سالہ جشن کے موقع پر شرکت کے لئے بھات جانا پڑا تو حکومت نے پاکستان کی طرف سے اسے با قاعدہ سپیشل طیارہ فراہم کیا گیا۔ جی ایم سید بیمار ہوا تو ہمارے صدر اس کی بیمار پرسی کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کی خوشامدیوں اور بیمار پرسیوں نے ان کا حوصلہ بڑھا دیا جب کہ وہ ۳۸ سال سے پاکستان کے ساتھ ایک دشمن کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جمعیت اہلحدیث کا نظریہ:

جمعیت اہلحدیث مضبوط پاکستان کا نظریہ رکھتی ہے۔

ایک پاکستان ......اور...... مضبوط پاکستان

ملک دشمن عناصر کا خواب جمعیت اہلحدیث کے افراد کو ختم کر کے ہی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ ہم نے اس ملک کے حصول کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں۔ ہمارے بے شمار مدارس برباد ہوئے، اپنی مساجد ویران ہوئیں، اپنے آباؤ اجداد کے قبرستان چھوڑے، اپنی جائدادیں ترک کیں، اور خون کی ندیاں پار کر کے پاکستان پہنچے لیکن ...... آج پاکستان کے ٹکڑے کرنا جمعیت اہلحدیث کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں اسلامی نظام یعنی کتاب وسنت کا نظام قائم کرنا جمعیت اہلحدیث کا مقصد حیات ہے۔ اور افسوس کی بات ہے کہ گذشتہ دنوں اسی مقام سے یہ آواز بلند کی گئی:

''اس ملک کا نظام اس اسلام کے مطابق چلا جائے جو اسلام یہاں کے عوام کے نزدیک معتبر ہو گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جمعیت اہلحدیث اشگاف الفاظ میں بیان کرتی ہے:

یہاں صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا قائم کردہ اسلام نافذ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اسلام کی جو تعبیر کی ہے ہم تمام دوستوں کو اس اصل اور حقیقی تعبیر پر متحد ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہو سکے تو پھر کوئی لادینی نظام اس ملک میں نہیں چل سکے گا۔ یہی ہمارا پیغام ہے، یہی ہماری دعوت ہے، یہی ہمارا منشور ہے، اسی نصب العین کے لئے ہم صبح وشام کوشاں ہیں۔ اور ہمارا پیغام ایسا پیغام ہے جس کے ذریعے پوری امت متحد اور متفق ہو سکتی ہے۔

اختلاف کیسے ختم ہو؟

جب کسی مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوتا ہے تو اس کو ختم کرنے کا یہی طریقہ ہونا چاہئے کہ جو چیز سب کے لئے قابل قبول ہو اس پر اکھٹے ہو جاؤ۔ ساری قوم نے اپنا اختلاف ختم کر کے ۱۹۷۳ء کے آئین پر اتحاد کیا تھا۔

۳۲ علماء کے ۲۲ نکات:

قرارداد مقاصد کے پاس کرنے سے قبل اہلحدیث، شیعہ، بریلوی، اور دیوبندی مکاتب فکر کے ۳۲ علماء کرام نے متفقہ نکات پر مشتمل اسلامی دستور کا خاکہ پیش کیا تھا۔ جن میں کتاب وسنت کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا تھا۔ کیونکہ کوئی کلمہ گو مسلمان اس بات سے منحرف نہیں ہو سکتا کہ اگر اس ملک میں کوئی نظام چاہئے تو صرف کتاب وسنت کا نظام چاہئے۔

گزشتہ برسوں میں اسلام کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنایا گیا۔ اور ہم نے دیکھ لیا ہے کہ نوسالہ فوجی اقتدار کے دوران آرڈی ننسوں کے ذریعے لوگوں کو خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن اگر اسلام نافذ کرنے کی کوئی مخلصانہ سعی کی جاتی تو یہ کبھی نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ نو سال کے دوران ملکی حالات میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہوتی۔ ملک میں حدود آرڈی نینس کے نفاذ کا اعلان تو کر دیا گیا لیکن حکمران طبقے نے حدود آرڈی نینس کا ایک حکم بھی عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی، اسلامی نظام کا عشر عشیر بھی اگر کسی ملک میں نافذ کر دیا جائے تو ۹ سال میں ملک کی قسمت بدل سکتی ہے۔ لیکن یہ تلخ حقیقت ہے کہ ملک کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکا۔ جس قدر مسائل مارشل لاء کی آمد پر تھے۔ ۹ سال میں ان میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

اس لئے میں تمام مسلمانوں کو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر متفق ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ کیونکہ یہ فارمولا تمام مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہے۔ لیکن اگر سیاسی جماعتیں اس فارمولے کو تسلیم نہیں کرتیں تو کم از کم مذہبی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس دعوت کو قبول کر لیں۔ کیونکہ مذہبی جماعتیں کتاب سنت سے منحرف نہیں ہوسکتیں۔ ان حالات میں جبکہ پاکستان سخت حالات سے دوچار ہے۔

میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان اور دیگر مذہبی جماعتوں کو دعوت اتحاد ہوں۔ کہ آئیں ہم مل کر پاکستان کا تحفظ و استحکام اور اس میں کتاب وسنت کا نظام نافذ کرنے کے لئے جدو جہد کریں اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ مذہبی جماعتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں تو میں آپ سے دریافت کروں گا کہ ان جماعتوں کے اتحاد کے بغیر کبھی اس ملک کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہے؟ تاریخ شاہد ہے کہ ان جماعتوں کے متحد ہونے پر ہی مسائل حل ہوتے رہیں ہیں۔ یہی جماعتیں قیام پاکستان کے موقع پر متحد ہوئیں۔ تو پاکستان نقشہ عالم پر نمودار ہوا۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک ختم نبوت کے موقع پر ان ہی جماعتوں کا اتحاد ہوا تو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پھر قومی اتحاد معرض وجود میں آیا تو ان جماعتوں نے آپس میں اتحاد کیا۔

ہر جمعیت نے اپنے اپنے مسلک پر رہتے ہوئے اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ جن مقاصد کے لئے یہ اتحاد ہوتے رہے وہ مقاصد بھی حاصل ہوتے رہے۔ قیام پاکستان کا مطالبہ تسلیم کیا گیا، ختم نبوت کا مسئلہ حل ہوا، قومی اتحاد کی تحریک کے ضمن میں قوم کو ایک آمر سے نجات ملی، اگر ماضی میں ان قوموں کا اتحاد ہو سکتا ہے تو اب کیوں نہیں ہو سکتا؟ تمام مذہبی جماعتیں جو ملک میں کتاب وسنت کے نفاذ کا مطالبہ کریں گی جمعیت اہلحدیث پاکستان ان کے شانہ بشانہ کام کرنے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ اتنا عظیم الشان اجتماع کہ جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں اہلحدیث افراد کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دے رہا ہے۔ اگر ہم متحد ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت اس ملک میں کتاب وسنت کے نظام کے نفاذ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا یہ ہماری حرماں نصیبی ہے یا ہم کتاب وسنت کا نام لینے میں مخلص نہیں۔ اگر ہم مخلص ہوں تو دوسرے مسائل میں اتحاد کر سکتے ہیں۔ کتاب وسنت کے نفاذ کی خاطر اتحاد کیوں نہیں کر سکتے؟!

ایک ضروری وضاحت:

میں تمام لوگوں کے سامنے یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے یہ اجتماع کسی دینی جماعت کی مخالفت کرنے لئے منعقد نہیں کیا، اس اجتماع کو اگر کوئی اپنے خلاف سمجھتا ہے تو وہ صرف پاکستان دشمن عناصر ہی ہو سکتے ہیں۔ جو اس ملک میں مرزائیت اور کمیونزم کو مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ نہ تو ہم ملک عزیز کے ٹکڑے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے ہونے دیں گے اور نہ ہی ملک میں مرزائیت اور کمیونزم کو مسلط ہونے دیں گے۔ ان شاء اللہ

میں شروع میں جو آیت تلاوت کی تھی اس آیت کریمہ میں اللہ احکم الحاکمین فرماتے ہیں: کہ اے ایمان والو! تمہارے لئے اصل دین کونسا ہے؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ ①.

''مومنو! اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحبِ علم و حکمت ہیں اُن کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔''

یعنی دو ہی ہیں مسلک اہلحدیث کے اصول۔ کتاب اللہ اور سنت رسول دو چیزیں ہیں۔ اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت۔ اس کے بعد اولی الامر یعنی کسی حاکم، کسی فقیہ، کسی محدث اور کسی امام کی رائے یا قول اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے سامنے قابل قبول نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ نے منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا:

ما منا إلا من رد أو رد عليه إلا صاحب هذا القبر و اشار إلى قبر النبي ﷺ. ②

---

① النساء: ٥٩

② سير اعلام النبلاء (١٠ـ ٧٣)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”اے ایمان والو! دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جس کی تمام باتیں قابل قبول ہوں۔ پھر روضہ رسول ﷺ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: سوائے اس قبر والے کے۔“

کہ اس روضے والے کی تمام باتیں نہ صرف قابل تسلیم بلکہ واجب التسلیم ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ پیغام ملک کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں پہنچا دیجئے کہ اگر اس ملک سے چوری، رشوت، زنا، ڈاکے، قتل و غارت، بے حیائی اقربانوازی، اور دوسری تمام برائیوں کا خاتمہ چاہتے ہو تو صحیح اسلامی نظام نافذ کرنا ہوگا۔ جس میں ہمارا کردار یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت کے نفاذ کے لئے ہم کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اس مشن کی تکمیل کیلئے جو بھی اتحاد عمل میں لایا جائے گا ہم اس میں دل وجان سے شریک ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْتَّبَيَّنَ الرُّشْدُمِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ ①

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور کائنات کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس پر اونگھ غالب آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو ان سے اوجھل ہے اسے بھی جانتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا بھی ادراک نہیں کر سکتے مگر اتنا ہی جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ وہ بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔ دین (کے معاملہ) میں کوئی زبردستی نہیں۔ ہدایت گمراہی کے مقابلہ میں بالکل واضح ہو چکی ہے۔ اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ ایمان پر لائے تو اس نے ایسے

① البقرۃ: ۲۵۵-۲۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضبوط حلقہ کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

مشرکین مکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھی اعتقاد رکھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا اعتقاد رکھنے کے باوجود اللہ کا علم اور اللہ کی معرفت نہیں رکھتے تھے، اسی طرح ہی سمجھتے تھے جس طرح دنیا کا کوئی بادشاہ یا حکمران ہوتا ہے اسی لیے اللہ کی ذات کا وہ عقیدہ جو پیغمبروں نے امتوں کو دیا ہے وہ ان کو اجنبی سا عقیدہ محسوس ہوتا تھا یہ جو عقیدہ پیغمبر بیان کرتے ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں اس طرح کا عقیدہ دنیا میں کسی مذہب کا نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اس وقت ساری دنیا پر گمراہی چھا چکی تھی نہ کوئی تری کا علاوہ گمراہی سے محفوظ تھا اور نہ ہی کوئی خشکی کا علاقہ۔ عقیدے خراب تھے، اللہ کی ذات کو کوئی پہچانتا نہ تھا۔ رسول کو بھی کوئی پہچانتا نہ تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرنے کے بعد اس طرح فساد پھیلا تھا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾. ①

دنیا کے ہر خطے میں بگاڑ ہی بگاڑ پیدا ہو گیا تھا اسی لیے اللہ کا عقیدہ رکھنے کے باوجود اللہ کا علم اور اس کی معرفت ان کو نہیں تھی۔ جس وقت نبی ﷺ نے فرمایا:

’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ‘.

کوئی عبادت کے لائق نہیں، کوئی حاجت روائی کے لائق نہیں، کوئی مشکل حل کرنے والا نہیں، اللہ کی ذات ہی سب کچھ ہے، کہتے تھے:

﴿مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ﴾. ②

---

① سورة الروم: ٤١ ② سورة ص: ٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے دنیا کے کسی مذہب میں یہ عقیدہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی اللہ ہے۔
﴿إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ﴾.①
معلوم ہوتا ہے کہ محمد ﷺ نے اللہ کا عقیدہ بھی اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے، اس لیے ایک دین مشرکین نے پیغمبر علیہ السلام کو یہ بھی کہا کہ تو اپنے خدا کا کوئی پتا تو بتاؤ اس کا کوئی نسب نامہ تو بتاؤ، اللہ کا اعتقاد کیا رکھتے جب کوئی بہت مشکل آجاتی تو پھر اللہ کو یاد کر کے اس کے باوجود کہتے:
انْسِبْ لَنَا.
اے محمد ﷺ ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب نامہ پیش کرو، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا باپ کون تھا، اللہ کی ماں کون تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی علیہ السلام پر سورۃ اخلاص نازل فرمائی۔
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾
ان کو کہو کہ اللہ کی ذات یکتا ہے، اس کا کوئی نسب نہیں، نسب تو انسانوں کے ہوتے ہیں، جانوروں کے ہوتے ہیں، اللہ کا نسب نامہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ان کو کہو اللہ کی نظیر اور مثل ہی کوئی چیز نہیں۔
﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾...
نہ اس کو کسی نے جنا ہے نہ اس نے کسی کو جنم دیا ہے۔
﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾.
اس کا ثانی، اس کی نظیر ہی دنیا میں نہیں ہے، کوئی ہے عقیدہ کہ اللہ کی ذات کے بارے میں بھی انھوں نے کہہ دیا ہے کہ نسب نامہ بیان کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو عقیدہ محمد ﷺ کے ذریعے دیا ہے وہ عقیدہ یہ ہے کہ ہر چیز خدا کے ہی تابع

① سورۃ ص: ٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس کے اذن اور اس کی مشیت کے بغیر کوئی پتا بھی نہیں حرکت نہیں کر سکتا جو کچھ بھی انسان چلتا پھرتا، کرتا ہے اللہ توفیق نہ دے تو یہ بھی نہیں کر سکتا، فرمایا:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

وہ زندہ ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ محدثین اور مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ حی قیوم کے صرف یہ معنی نہیں کہ وہ زندہ اور قائم ہے بلکہ حی قیوم کے معنی یہ ہیں کہ جن کو بھی زندگی ملی ہے اسے بھی اللہ ہی زندگی دیتا ہے قیوم وہ آپ بھی زندہ ہے دوسروں کو بھی زندہ اسی نے رکھا ہوا ہے۔ قیوم آپ قائم ہے اور دوسروں کو بھی قائم وہی رکھتا ہے، اللہ کی ذات نے پہلے دن جب حضرت آدم کی پشت سے روحیں پیدا کیں اگر وہ حالات اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتے تو شاید دنیا پر اللہ کا قصیدہ ہی نہ ہوتا وہ کیا تھا فرمایا آدم کی جتنی بھی اولاد پیدا ہونے والی تھی جتنی روحیں قیامت تک پیدا ہونے والی تھیں سب کو ایک ہی دفعہ پیدا کر دیا کوئی روح پہلے پیدا نہیں ہوئی ،آدم کی اولاد میں سب روحیں ایک ہی دن پیدا ہوئی ہیں یہ جو کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی روح قطب ستارے میں تھی یا فلاں جگہ تھی یہ سب غلط ہے ایک ہی دن روحیں پیدا ہوئیں اللہ نے ان روحوں کو مخاطب کر کے کہا:

﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾.

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب روحیں سمجھتی تھیں سنتی تھیں، سب نے سوچ کر کہا:

﴿بَلٰى﴾.

کیوں نہیں، یا اللہ تو ہی ہمارا رب ہے، یہ جو ان کی پیدائش کے وقت ان کے کانوں میں آواز ڈالی تھی کہ اللہ ہی سب کا رب ہے، وہ انسان کو اللہ کا انکار نہیں کرنے دیتی ،اگر انکار کرے بھی تو مصیبت کے وقت پھر وہ یاد آتی ہے جو اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے منکر ہوتے ہیں ان کو بھی جب تکلیف آتی ہے، کوئی مصیبت آتی ہے، وہ عقیدہ جو پہلے دن دماغ کے اندر رکھ دیا ہے، وہ زندہ ہوجاتا ہے، بڑے سے بڑا منکر وہ بھی مصیبت کے وقت کہتا ہے: یا اللہ معاف فرمادے یہ تو آپ نے سنا ہے نا کہ روس کے بادشاہ نے جب اعلان کیا تھا کہ ہم نے آسمانوں پر راکٹ بھیجے ہیں کہ آسمان کی مخلوق کی تصویریں لے کر آئیں سارا آسمان ہمارے راکٹ پھر آئے ہیں لیکن مسلمانوں کے خدا کا فوٹو ہمیں نہیں ملا خدا کا فوٹو کوئی اتار ہی نہیں سکتا۔ جاہل کو اتنا بھی پتہ نہیں تھا کہ خدا کی ذات کا فوٹو کوئی بنا سکتا ہے کہتے تھے آسمان نے خدا کو اتار دیا ہے اور روس میں سے یہ جو کہتے تھے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول تھے ان کے مذہب کو ٹھوکریں مار مار کر روس سے نکال دیا ہے اتنا باغی اور سرکش آدمی تھا وہ جو اس طرف آتا ہی نہیں تھا کہ اللہ بھی کوئی ہے اور آپ کو پتہ ہے جب جرمن کی فوجوں نے ماسکو پر حملہ کیا تھا تو اخباروں میں کیا آیا تھا کہ سکالر روس کے بادشاہ نے اعلان کیا کہ جتنے مذہب ہیں روس میں یہودی، مسلمان، عیسائی سارے اپنی اپنی عبادت گاہوں کے دروازے کھول دو اور اللہ سے دعا کرو اللہ روس کو بچا لے۔ یہ کہتا تھا کہ رب ہے کوئی نہیں۔ وہ جو عقیدہ ہے پہلے دن والا میں تمھارا رب ہوں یا نہیں یہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے مسلمانوں میں یہ سنت ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کے کان میں اذان دی جائے۔ جس طرح ان روحوں کو پیدا کر کے دماغ میں اللہ کی وحدانیت پھینکی تھی۔ اسی طرح بچے کے کان میں اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ پوری اذان کان میں پھونک دی جاتی ہے کہ اس کے دماغ میں پہلا اثر اللہ کی وحدانیت کا ہو اس آدمی جس نے کہا تھا دعائیں کرو اپنے اپنے مذہب کے مطابق کہ اللہ روس کو بچا لے۔ اب اس کو کہاں سے نظر آگیا ہے خدا تو جب مرنے لگا تھا تو روس کی ہی اخباروں نے یہ لکھا تھا جس میں اس کا یہ بیان چھپا تھا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب روس کا سکالر مرنے لگا تھا اس کے منہ سے یہ الفاظ جاری تھے یا اللہ مجھے معاف فرما دے یا اللہ مجھے معاف فرما دے یہ روس کی اخباروں میں آیا تھا کون ہے جو اللہ کے متعلق انکار کر سکے، اتنا عرصہ ہی انکار ہوتا ہے جب تک ان کو کوئی حاجت نہ ہو۔ کھاتے پیتے صحت مند آدمی کو خدا کی کیا ضرورت ہوتی ہے یہ نہیں پتہ کہ صحت بھی اسی نے دی ہے کھانے پینے کی غذائیں بھی اسی اللہ نے ہی پیدا فرمائی ہیں۔ اور پھر وہی ذات ان چیزوں کو ہضم بھی کرتا ہے وہی بیماریاں لگاتا ہے اور وہی شفا عطا کرتا ہے، ان مصائب کے وقت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم جب کوئی نبی بھیجتے ہیں اس علاقے کی طرف جہاں نبی گیا ہے ہم پھر مصائب اور بیماریاں نازل کرتے ہیں۔ تنگدستیاں اور قحط سالیاں نازل فرماتے ہیں کیوں بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ نازل کرتے ہیں کہ مصائب کے وقت ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں اور یہ خدا کی طرف جھک جائیں گے اور یہ نبیوں پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ کتنا مہربان ہے کہ یہ اس کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ جب یہ مصائب میں مبتلا ہوں تو ان کو اللہ کی ضرورت پڑے پھر نبیوں پر ایمان لے آئیں گے لیکن پھر بھی نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو چیزیں اصل انسان کے لیے نقصان دہ ہیں۔:

'نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ'.

دو نعمتیں مالک کی ایسی ہیں جس میں اکثر لوگ جو ہیں سارے نہیں، کچھ اللہ کے بندے بھی ہوتے ہیں 'مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ' بہت سارے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ نقصان میں رہتے ہیں وہ دو نعمتیں کونسی ہیں؟ فرمایا:

اَلصِّحَّةُ والْفَرَاغُ.

تندرستی ایک جس میں لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ کا شکر ادا کروں جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تندرسی عطا فرمائی ہے بیماری کوئی نہیں لگائی وہ تندرستی میں اللہ کو ہی بھول جاتے ہیں دوسری چیز (الفراغ) فارغ البالی خوشحال ہو کے بھی آدمی باغ ہو جاتا ہے فرعون کہتا تھا یہ نہریں چل رہی ہیں، باغات ہیں، نعمتوں سے گھر بھرے ہیں، میرے سوا بھی کوئی رب ہے نہیں، میں ہی ہوں رب۔ اس کو تو کہتے ہیں کبھی بخاری بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لیے اس کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ اللہ بھی کوئی ہے اور اتنا باغی جس طرح سکالر تھا، فرعون بھی کہتا تھا موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ نے نبی بنا کر بھیجا تھا کونسے رب نے تجھے نبی بنا کر بھیجا ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ تیرا میرے سوا بھی کوئی رب ہے کہ نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھے جس نے نبی بنا کر بھیجا ہے وہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ ہے جس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے ہیں وہ رب ہے۔ کہتا تھا وہ تو سارا کچھ میرا ہی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے مجھے اس رب نے بھیجا ہے جس نے تیرے باپ اور ماں کو پیدا فرمایا ہے۔ مجمع اگرچہ کافروں کا ہی کیوں نہ ہو بات جو حقیقت پر مبنی ہوتی ہے اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کا وہ جواب نہیں دے سکا کہ ہاں کو میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے ہی پیدا کر دیا تھا اپنے باپ کو میں نے پیدا کر لیا ہے یہ بددیانت اور خدا کے باغی اللہ کی دنیا میں رہ کر بھی اس کو نہیں پہچانتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾.

اللہ وہ ہے جس نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے ہمیشہ سے زندہ ہے، نہ اس کی کوئی ابتداء ہے اور نہ ہی اس کی کوئی انتہا ہے۔

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾.

سورة الحديد:٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے بھی وہ ہے آخر بھی وہ ہے ظاہر بھی وہ ہے باطن بھی وہ ہے سب دنیا فنا ہو جائے گی اللہ کی ذات باقی رہ جائے گی ایسی صفات کا مالک خدا یہ ان کو سمجھ ہی نہیں آیا، کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ اللہ سے ہم کلام ہو کر کہا یااللہ تیری ذات جب سے ہے اس وقت سے ہی کبھی سویا نہیں؟ تھکتا نہیں، اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ تھکتا نہیں، اتنی مخلوق کس طرف دھیان رکھنا، ان کی زندگی کا خیال رکھنا، ان کی تکلیفوں کا خیال رکھنا، ان کے رزق کا خیال رکھنا علامہ اقبال نے کہا ہے:

خدائی میں تمام خشک ذرہ
خداوندا خدائی درد سر ہے

خدا ہونا تو بڑی سر دردی ہے، ان صدروں سے پوچھو ہاں وزیر اعظم اور صدر بن کر ان کی مصیبت کم ہوئی ہے یا زیادہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ملک میں، ان کے بس کا روگ ہی نہیں، یہ کچھ کر ہی نہیں سکتے، اس چھوٹے سے خطے کا انتظام وانصرام نہیں کر سکتے وہ کہتے ہیں:

خداوندا خدائی درد سر ہے

خدائی کرنا تو بہت ہی سر دردی ہے۔ دن کو بھی جاگنا اور رات کو بھی جاگتے رہنا، ہر ایک کا خیال رکھنا، اللہ ہی رکھ سکتا ہے، یہ خیال تو اللہ تعالیٰ سے موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ تجھے کبھی نیند آئی ہی نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کہا کہ کل جب طور پہاڑ پر آؤ گے تو دو شیشے کی بوتلیں لے کر آنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام دوسرے دن گئے شیشے کی بوتلیں ساتھ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ نے کہا اے موسیٰ ایک ہاتھ میں ایک اور دوسرے ہاتھ میں دوسری بوتل پکڑ لو اور جب تک میرا حکم نہ آئے تم نے کھڑے رہنا ہے موسیٰ علیہ السلام کھڑے رہے اور کافی وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزرا گیا۔ شام ہوگئی رات ہوگئی مفسرین نے کچھ بتایا نہیں ایک رات کھڑے رہے تھے یا دو راتیں، کھڑے کھڑے نیند کا غلبہ آیا اور اونگھ سے آئی جونہی دونوں ہاتھ آپس میں اکٹھے ٹکرائے دونوں بوتلیں ٹوٹ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آواز دی موسیٰ میرے ہاتھ میں آسمان اور زمین ہیں میری وجہ سے قائم ہیں میں بھی سو جاؤں تو یہ دونوں بھی ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے جس طرح تیری یہ بوتلیں ٹوٹ گئی ہیں جس کو نیند آجائے وہ حاجت روا نہیں ہوتا، تکلیف زدہ آدمی پکار رہا ہو کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی، عبدالقادر جیلانی سو رہے ہوں اس کو پتہ ہی نہ ہو کہ پکارنے والا کون ہے کسی نبی کو نہیں پکار سکتا۔ کیوں؟ کیونکہ نبی کا وہ مقام ہی نہیں کہ ہمیشہ زندہ اور جاگتا رہے اس کو نیند نہ آئے اور وہ تھکے بھی نہ، موسیٰ علیہ السلام کو اللہ ویسے بھی کہہ سکتے تھے لیکن مثال دے کر سمجھایا ہے کہ جس کے ہاتھ میں سارا نظام ہو اگر وہ ہی سو جائے تو زمین اور آسمان ٹکرا پاش پاش ہو جائیں گے اس لیے اللہ فرماتے ہیں:

﴿لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾.

اللہ تعالیٰ کو نیند بھی نہیں آتی اور اس کو اونگھ بھی نہیں آتی۔

﴿وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا﴾

زمین، آسمان اور ساری مخلوق کی حفاظت سے تھکتا بھی نہیں (اس آیت الکرسی میں سارے مسئلے موجود ہیں نہ وہ تھکتا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ اس کو نیند آتی ہے نہ ہی وہ بھولتا ہے کوئی غلطی بھی نہیں کرتا، اللہ کی ذات بے مثل اور بے نظیر ہے۔ نبی علیہ السلام ایک جنگ میں گئے رات کو چلتے رہے جب آدھی رات سے وقت گزرا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تھک گئے ہو گے اب فجر کی نماز پڑھ کر چلیں گے تھوڑا آرام کر لیں، ساری فوج جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی تھے بڑے بڑے بزرگ صحابہ تھے اور خود نبی علیہ السلام بھی موجود تھے سب نبی علیہ السلام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم کے مطابق اس جگہ اترے، سونے لگے تو فرمایا ہم سونے لگے ہیں کہیں سوئے ہوئے ہی فجر کا وقت نہ گزر جائے کسی کو پتہ ہی نہ چلے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ سارے سو جائیں اور میں جاگتا ہوں جب صبح ہو گی میں اٹھ کر اذان دے دوں گا اور آپ کو بیدار کر دوں گا اگر نبی علیہ السلام حاضر ناظر ہیں غیب دان ہیں وہاں کوئی مسلمان اس عقیدہ والا نہیں تھا؟ کہ کہتا کہ نبی علیہ السلام جو یہاں موجود ہیں اور آپ غیب دان ہیں ہم کیسے سوئے رہیں گے حضور تو نہیں سونے لگے لیکن نبی علیہ السلام بھی اور سب صحابہ بھی سو گئے۔ سوئے ہوئے کسی کو پتہ نہ چلا کہ باہر کیا ہو رہا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ہمیں روضے میں بھی دیکھ رہے ہیں ان کی باتیں سنو وہ تم نے نبی اور خدا میں کیا فرق کیا ہے نبی علیہ السلام روضے کے اندر منوں مٹی کے نیچے اس میں سے دیکھ رہے ہیں کتنی غلط بات ہے کہ نبی علیہ السلام کو خدا کے قائم مقام بنا دیا ہے جس وقت سو گئے تو حضرت بلال ٹیک لگا کر مشرق کی جانب منہ کر کے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے لگے یہ بھی تھکے ہوئے تھے پڑھتے پڑھتے یہ بھی سو گئے سارا لشکر سویا رہا اور سورج چڑھ گیا نہ بلال کو پتہ چلا اور نہ نبی علیہ السلام جاگے۔ کہتے ہیں ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز رہ گئی تھی اس وقت سورج نہیں نکلا تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ اللہ کے رسول کے لیے تو سورج نہ رکا کبار صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔ سارے سوئے ہوئے تھے اور سب سے پہلے کون جاگا تھا۔ جب سورج چڑھ کر آیا، کرنیں پڑیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ دھوپ کہاں سے چڑھ آئی ہے آنکھیں کھولیں تو سورج نکلا ہوا تھا سب سے پہلے نبی علیہ السلام ہی جاگے تھے۔ آنکھیں بند کر کے جب سوئے رہتے تھے تو نظر کچھ نہیں آتا تھا مرنے کے بعد سارا کچھ ہی نظر آنے لگ گیا کس خدا کی ذات کے اوپر ایمان رکھتے ہو اس خدا کی جس کی نظر دنیا میں ہے ہی نہیں۔ نبی علیہ السلام نے آواز دی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلصَّلاۃَ الصَّلاۃَ.

سارے جاگے تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا بلال تم تو کہتے تھے کہ میں جگاؤں گا تو تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: یارسول اللہ جو آپ کو ہوا وہی مجھے ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا: شیطان ہمارے اوپر غالب آگیا ہے ہم میں سے کسی کو جاگ نہیں آئی اس علاقے کو چھوڑ دو۔ سب نے کوچ کیا، تھوڑا سا دور جا کر وضو کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے اذان کہلوائی۔ پھر آپ نے جماعت کروائی پھر نماز پڑھی۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لَيْسَ التَّفْرِيطُ فِي النَّوْمِ وَالتَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ.

یہ جو ہے اللہ کے کسی حکم سے غافل ہوجانا یہ کوتاہی اگر سوئے ہوئے ہی ہو جائے اللہ اس پر پکڑ نہیں کرتا۔ جاگتے ہوئے اگر وقت کے ساتھ نماز نہ پڑھے پھر اللہ پکڑ کرتے ہیں سوئے ہوئے وقت گزر جائے تو کوئی گناہ نہیں اللہ نے سب کو معاف کر دیا۔ جاگتے نماز نہیں پڑھی، وقت گزار دیا ہے پھر اللہ کے نزدیک یہ بدترین گناہ سمجھا جاتا ہے۔ نبی علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے تو نہیں نہ بڑھ گئے کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ فرشتہ نبی علیہ السلام کے پاس بھول کر گیا تھا بھیجا اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا یہ کیسا عقیدہ ہے اور فرشتہ بھول گیا۔ ساری عمر ۲۳ سال نبی علیہ السلام کے پاس آتا رہا اس کو ۲۳ سال تک ہی نہ پتہ چلا کہ اللہ مجھے بھیجتا کس کی طرف ہے اور میں جاتا کس طرح ہوں غلط بات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرشتہ ایک دفعہ بھی نہیں بھولا، ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ فرشتہ ایک دفعہ کوئی نئی شکل میں آگیا۔ مسلم وبخاری میں واقعہ آتا ہے۔ ایک آدمی باہر سے آیا:

شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّفَرِ وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ.

سفید ترین کپڑے تھے، سیاہ ترین بال تھے، سفر کے آثار بھی نہیں تھے، اور مدینہ کی بستی میں کوئی ایسے جانتا بھی نہ تھا اس نے چند سوال کیے۔ نبی علیہ السلام نے جواب دیے اور وہ چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی کو نہیں پتہ یہ کون تھا۔ نبی علیہ السلام نے تین دن کے بعد مجھ سے پوچھا پتہ ہے وہ آدمی کون تھا؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آتا تھا جس شکل میں اس دن جس شکل میں آیا تھا میں بھی پہچان نہ سکا کہ وہ کون تھا۔ پتہ ہی نہیں اب اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ جس نے آ کر سوال کیے ہیں وہ جبریل تھا اللہ کی ذات ہی ہے تمام علوم کی واقف کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ ہر چیز کا جب علم اس کے پاس ہے تو اسی کو پکارنا چاہیے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوموں کی گمراہی کا سبب

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾. ①

''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم اور صاحب امر کی اطاعت کرو اور اگر تم میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید اللہ پاک کی آخری کتاب ہے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کئی کتابیں نازل کیں یہ سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہ ہوئی ہے اور نہ ہونی ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی آخری نبی ہیں آپ سے پہلے بہت نبی آئے سب سے آخر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آئے، اس واسطے کتاب کے اندر اس نبی کی زندگی کے اندر ہی گزری ہوئی قوموں کے سارے حالات بتائے ہیں۔ وہ قومیں اپنے نبی اور اپنے نبی پہ اتری ہوئی کتاب سے دور کیوں چلے گئے تھے وہ لوگ جس نبی پر ایمان لائے تھے اس کو دل و جان سے مانتے تھے۔ پھر کیا وجہ تھی کہ ہر نبی کی امت کچھ دیر بعد گمراہ ہو جاتی تھی ان کے

① سورة النساء: ٥٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس اللہ کی کتاب بھی موجود تھی اور اپنے نبی کی ہدایات بھی موجود تھیں پھر بھی گمراہ ہوجاتے تھے یہ بات کہ نبی پر ایمان رکھنا اور جو کتابیں ان پہ نازل ہوئیں ان پہ بھی ایمان رکھنا اس کے باوجود وہ گمراہ کیوں ہو جاتے تھے؟

اللہ تعالیٰ اس گمراہی کا راستہ بند کرتے ہیں کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے لوگ اس واسطے گمراہ ہوتے تھے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ نہ اللہ کی کتاب کو دیکھتے تھے نہ اللہ کے رسول کی ہدایت کی طرف دیکھتے تھے، کتاب کو تو پڑھتے ہی نہیں تھے اور نبی کی ہدایت پر عمل کرتے ہی نہیں تھے۔

کس چیز کو پڑھتے تھے؟ کس چیز کو انہوں نے دین بنا لیا تھا؟

فرمایا جو ان کی امت میں بڑے بڑے عالم ہوتے تھے وہ کچھ کتابیں لکھتے ان کو انہوں اصل دین بنا لیا تھا۔ اللہ کی کتاب کا مقام اس کتاب کو دے دیا، اللہ کے رسول کی ہدایات کو چھوڑ کر ان عالموں کی ہدایات کو ماننا شروع کر دیا تھا اس طرح کر کے وہ اس دین سے دور ہو گئے۔

جو وحی کے ذریعے آیا تھا جو عالموں نے کتابیں لکھی تھیں وہ وحی تو نہ تھی عالموں کو خدا کوئی پیغام نہیں دیتا خدا کے پیغام ہوتے تھے خدا کی کلام میں رسول کے پیغام ہوتے تھے، رسول کی کتابوں میں ان کو وہ نظر انداز کرتے تھے۔

مفسر قرآن کا فتویٰ:

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ جو نبی ﷺ کے بڑے صحابی تھے جنہوں نے سارا قرآن نبی ﷺ سے پڑھا ہوا تھا اور نبی ﷺ عبد اللہ بن عباس ؓ کو مفسر قرآن کہتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ میری امت کے لوگوں میں یہ بڑا عالم ہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ پہلے انبیاء کی امتیں گمراہ کیوں ہوتی تھیں۔

تو انہوں نے وجہ بتائی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ اللہ کی کتاب کو بھلا دیتے تھے اور رسولوں کی ہدایات کو بھی فراموش کر دیتے تھے۔ پھر ان کے عالم جو کتابیں لکھتے تھے۔ سارا دارومدار دین کا ان کتابوں پر ہو جاتا تھا۔''

تَرَکُوا کِتَابَ اللّٰہِ.

''اللہ کی کتاب کو وہ چھوڑ دیتے تھے۔''

وَ عَکَفُوا عَلَی کُتُبِ عُلَمَائِهِمْ.

اور اپنے وقت کے عالموں کی کتابوں پر ساری توجہ دیتے۔

اس کو ہی دین بنا لیتے، اس واسطے قرآن پاک نے اس کا دروازہ مکمل طور پر بند کر دیا ہے کہ یہ آخری امت ہے اگر یہی بیماری جو پہلی امتوں میں تھیں وہ اس میں آگئی تو دین نیا نازل نہیں ہونا۔ اس دین کو انہوں نے بھلا دینا ہے اپنے عالموں اور اپنی کتابوں کو دین بنا لینا ہے۔

گمراہی سے بچنے کا واحد حل:

اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور بار بار قرآن پاک کے اندر دہرایا ہے

اے ایمان والو!

﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾.

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہے۔

یہ کتنی بار قرآن پاک میں آیا ہے ایک جگہ پر نہیں بلکہ کئی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو دہرایا ہے۔ کہ اے ایمان والو! اس بات فراموش نہیں کرنا اور اصل تمہارے راہنما کون ہیں؟ خدا اور اس کے رسول ہیں، یا جتنے عالم پیدا ہوتے ہیں وہ تمہارے راہنما ہیں، اصل راہنما اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہیں، دین اس کو کہا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے جو اللہ آسمان سے نازل کرے یا اپنے نبی کو وحی کے ذریعہ بتائے ؛ اس کے علاوہ کسی کتاب کا نام دین اور شریعت نہیں۔

پہلی امتوں نے اسی بات کو بھلا دیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اور رسول کی ہدایات کی طرف توجہ نہیں دی تھی اور بہت سی کتابیں لکھی جا چکی تھیں ان کتابوں کو انہوں نے اپنا دین اور شریعت بنا لیا تھا۔ اپنا اپنا راہنما ان کو بنا لیا تھا۔ وہ عالم تو تمہارے جیسے انسان تھے۔ ان سے کئی مسئلوں میں غلطیاں ہو جاتیں، کوئی یہ نہیں کہ کسی عالم سے غلطی نہیں ہوتی کوئی دنیا پہ اللہ تعالیٰ نے امام پیدا نہیں کیا نہ نبی کی امت سے اور نہ پہلے انبیاء کی امتوں سے کہ جس عالم، جس امام سے، جس محدث سے غلطی نہ ہوتی ہو، جو کہے وہ حق کہے یہ خوبی صرف اللہ کے نبی میں موجود ہوتی ہے۔ کہ وہ جو کہتا ہے حق کہتا ہے جو اس کی زبان سے نکلے سچائی نکلے جو اس کے عمل میں آئے حق ہی آئے، دوسرے کسی کی یہ حیثیت ہے ہی نہیں۔

نبی کا تابعدار گمراہ نہیں ہو سکتا کیوں؟

نبی اکرم ﷺ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وہ ایک صحابی ہیں وہ پوچھتے ہیں:

یا رسول اللہ قرآن پاک تو ہم لکھ لیتے ہیں جو اترتا ہے، جو آپ فرماتے ہیں وہ بھی لکھ لیں یا جو آپ کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں جو میں کہوں وہ بھی لکھ لیا کرو اور جو میں کروں وہ بھی لکھ لیا کرو۔

صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں::

میں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت لے کر لکھنا شروع کر دیا ایک آدمی نے مجھے لکھتے دیکھا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگا: کیا لکھ رہے ہو؟

میں نے عرض کیا:

جو نبی ﷺ فرماتے ہیں، وہ لکھ رہا ہوں کہنے لگا نبی ﷺ تو انسان ہیں، بشر ہیں کبھی خوشی میں ہوتے ہیں کبھی غصے میں ہوتے ہیں، کوئی بات خوشی میں نکل جاتی ہے اور کوئی بات غصے میں نکل جاتی ہے۔اس واسطے تو نے ہر بات لکھنی شروع کر دی ہے کسی وقت آپ ﷺ ناراض ہوتے ہیں، کسی وقت آپ غصے میں ہوتے ہیں، کسی وقت خوشی میں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مجھے اس بات پر تشویش ہوئی کہ اس نے مجھے کیا سبق دیا ہے۔

کہ نبی اکرم ﷺ کی ساری باتیں نہ لکھوں، میں آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

میں نے پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ اس طرح جو آپ فرماتے ہیں وہ میں لکھتا ہوں اور بھی آپ کی اجازت سے لکھتا ہوں، ایک آدمی نے مجھے لکھتے دیکھا ہے، اس نے کہا کیا لکھتے ہو؟ میں نے کہا نبی کے ارشادات لکھتا ہوں۔

اس نے مجھے کہا ہے:

"أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا".

کہ نبی کریم بھی انسان ہیں وہ کوئی خدا نہیں انسان ہونے کی وجہ سے کبھی غصے میں کبھی خوشی میں ہوتے ہیں، کبھی ناراض ہوتے ہیں، اور ناراضگی میں کئی باتیں ایسی نکل جاتی ہیں جو صحیح نہیں ہوتی، یہ بات اس نے مجھے کہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، اے اللہ کے رسول جب آپ غصے میں ہوں تو میں آپ کی بات نہ لکھا کروں؟

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اُكْتُبْ يَا عَبْدَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ. ①

اے عبداللہ جو میں کروں اور جو میں منہ سے نکالوں وہ لکھ لیا کرو۔ مجھ میں اللہ نے یہ صفت رکھی ہے کہ میرے عمل اور میری بات میں سے کوئی غلط نہیں ہوسکتا۔ جو اس منہ سے نکلتا ہے وہ حق نکلتا ہے۔

یہ خوبی کسی عالم میں نہیں، کسی امام میں نہیں، کسی محدث میں نہیں، کسی فاضل میں نہیں، محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، یہ خوبی رسولوں علیہم السلام میں ہوتی ہے جو فرماتے ہیں جو کرتے ہیں، وہ حق ہے۔

بطور نمونہ کون؟

سارے قرآن پاک کی ورق گردانی کر کے دیکھ لو کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے نمونہ بنایا کہ اے ایمان والو! فلاں آدمی تمہارے لئے نمونہ ہے۔ کسی صحابی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا ہو، کہ وہ تمہارے لئے نمونہ ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا ہو کہ وہ تمہارے لئے نمونہ ہے، علی رضی اللہ عنہ کو کہا ہو حالانکہ چاروں شخصوں جیسا عالم پرہیزگار ساری امت میں پیدا نہیں ہوا آج تک۔ اور ان کی زندگی میں قرآن نازل ہوا ہے، قرآن نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نمونہ نہیں بنایا، عمر رضی اللہ عنہ کو نمونہ نہیں بنایا، عثمان رضی اللہ عنہ کو علی رضی اللہ عنہ کو نمونہ نہیں بنایا، ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نمونہ نہیں بنایا، ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو نمونہ نہیں بنایا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے نمونہ

① سنن ابی داود۔ کتاب العلم۔ باب فی کتاب العلم، (۳۔ ۳۵۶) رقم (۳۶۴۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنایا ہے تو کس کو؟ فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. ①

اے ایمان والو! تمہارے لئے نمونہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

کوئی دوسرا شخص نمونہ نہیں کوئی آدمی کہے کہ تم کہتے ہو حقہ حرام ہے تو فلاں مولوی بھی پی رہا تھا، فلاں مولوی معصوم ہے یا شراب تم کہتے ہو حرام ہے تو فلاں عالم بھی پی رہا تھا، یہ کوئی دلیل نہیں کوئی آدمی ہمارے لئے نمونہ نہیں، ہمارے لئے نمونہ قرآن پاک نے صرف محمد ﷺ کو قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نمونے میں کوئی غلطی نہیں، اس نمونے سے کوئی خطا نہیں اس نمونے کی جو بات ہے وہ برحق ہے۔ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پیدا ہی نہیں کیا کہ جس کی ساری باتیں ماننے کے قابل ہوں سوائے انبیاء کے، آخری نبی ﷺ کے آجانے کے بعد ساری شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔

اب نمونہ ہیں ہمارے لئے اللہ کے رسول کسی عالم کا بھی عمل ہمارے لئے دلیل نہیں کہ فلاں آدمی داڑھی منڈواتا ہے تو غلط کرتا ہے۔ اس کے اس عمل میں ہمارے لئے کوئی نمونہ نہیں اس آدمی کی کوئی ضمانت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی کہ نبی کے سوا دوسرا بھی کوئی معصوم ہے اس بات کو قرآن مجید نے ایک بات جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ دہرایا ہے۔

قومیں گمراہ کیوں ہوئیں؟:

اے ایمان والو تمہارا اصل دین کیا ہے؟

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾.

قرآن پاک سے وہ آیتیں اکٹھی کرو جن میں بار بار کہا گیا ہے۔

---

① (الأحزاب: ٢١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ﴾.

اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اطاعت کرو۔

سینکڑوں آیتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بار بار کیوں ذہن نشین کروانے کی کوشش کی ہے اس واسطے کہ یہی دو اصول ہیں۔ اور جتنی قومیں گمراہ ہوئی ہیں ان کو چھوڑ کر ہوئی ہیں۔ اللہ کی کتاب کو بھی چھوڑ دیتے ہیں اللہ کے رسول کے فرامین کو بھی چھوڑ دیتے ہیں، اگر تم ہدایت پر رہ سکتے ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت پر عمل کر کے ہی رہ سکتے ہو، دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں۔ یہ خطرہ تھا اس امت میں ایسی کوئی برائی نہ پیدا ہو جائے کہ یہ بھی اماموں کے فتاوی کو اپنا دین بنالیں، عالموں کے عمل کو دین بنالیں، کہ فلاں عالم ایسے کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ تم اس طرح نہ کرنا، فرمایا:

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ﴾.

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی ہے، اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرنی ہے۔

جس وقت آدمی مسلمان ہوتا ہے وہ کونسی چیز کے ساتھ مسلمان ہوتا ہے؟ صرف ان دو چیزوں سے ایک اللہ پر ایمان لانا، ایک اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لانا کوئی چیز ایسی ہے کہ جس کا تیسرا بھی نام رکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان لاؤ، رسول ﷺ پر بھی ایمان لاؤ، اور فلاں پر بھی ایمان لاؤ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا، عمر رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا، عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا، علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ یہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

قبر میں بھی سوال اطاعت کا:

کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی غلطی ہوسکتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ سے بھی غلطی ہوسکتی ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ سے علی رضی اللہ عنہ سے غلطی ہو سکتی ہے، اگر ان کو نمونہ بنایا گیا اور حکم ہوا کہ ان کی اطاعت کرو تو پھر جو ان سے غلطیاں ہوں گی تو لوگ غلطیوں کو بھی صحیح ماننے لگیں گے کہ یہ غلطیاں بھی صحیح ہیں کیونکہ بڑے آدمیوں سے ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس نکتے کو یاد کرلو کہ تم اسلام قبول کرتے وقت کس کس بات کا اقرار کرتے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اور جس وقت تم نے مرنا ہے اور پھر تم کو قبر مین رکھنا ہے وہاں سوال کس کا ہونا ہے؟ وہاں سوال بھی اس چیز کا ہونا ہے کہ اے مرنے والے!

مَنْ رَبُّكَ؟

تیرا رب کون ہے؟

رب کا ہی پوچھنا ہے اور ایمان لاتے وقت اقرار بھی رب کا ہی لیا ہے۔

لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مرنے کے بعد پہلا سوال بھی یہی ہے کہ قبر میں

مَنْ رَبُّكَ؟

تیرا رب کون ہے؟ دوسرا اقرار مسلمان ہوتے وقت محمد رسول اللہ اور قبر میں بھی جا کر دوسرا سول یہی ہونا ہے۔

مَنْ نَبِيُّكَ؟

تیرا نبی کون ہے؟

یہ باتیں پوچھی جاتی ہیں تیرا نبی کون تھا؟ اور تیسری چیز خدا کی کتاب اس میں دین ہے اس کے متعلق بھی یہ پوچھا جائے گا۔

مَنْ دِيْنُكَ؟

تیرا دین کیا تھا؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب"

www.KitaboSunnat.com

یہ کیوں سوال ہوگا؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے جس کو رب مانا ہے اور جس کو رسول ﷺ مانا ہے ان کو دین ہی رکھا ہے یا کہ اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ یہ سوال بھی ہوگا کہ پڑھا تو ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ نے کتاب دی اور جو رسول نے فرامین دیئے ان کو دین نہیں بنایا بلکہ دین اور باتوں کو بنا لیا ہے۔ جو شخص بھی یہ کہے گا کہے گا کہ میرا دین فلاں ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو مانا رسول ﷺ اس نے محمد کو مانا اور دین ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا!

کیا جن کو تم مانتے ہو انہوں نے تم کو کوئی دین نہیں دیا؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کوئی نبی تھے یا کوئی کہے دین امام شافعی رحمہ اللہ کا، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ کوئی دین نہیں، اور آج ہم اس مقام پر آپہنچے ہیں جہاں سے ہم کو خدا بچانا چاہتا ہے اس لئے بار بار اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو آج وہاں ہی آگئے ہیں کیا جب آقا اس دنیا سے گئے تھے تو کوئی دین نہیں دے کے گئے تھے۔

گمراہی سے بچنے کا عظیم فارمولا:

آقا ﷺ جب بیمار ہوئے آپ پر بیماری کا شدید حملہ تھا تو صحابہ رضی اللہ عنہم بہت پریشان تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ، حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ. ①

بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعرات کے دن کو یاد کر کے رونے لگ جاتے کہتے تھے کیا تم کو بتائیں کہ جمعرات کا دن کیا تھا؟

① صحيح المسلم۔ كتاب الوصية۔ باب ترك الوصية لمن ليس شيء يوصي فيه (٥/ ٧٥)رقم (٤٣٢١)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس دن آقا ﷺ نے ہم کو بہت پریشان دیکھ کر فرمایا:

'مَالِي اَرَاكُمْ مَحْزُونُونَ'.

کیا بات ہے تم بڑے پریشان ہو؟

تم کو میرے جانے کے بعد پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

انہوں نے کہا:

یا رسول اللہ جس مسئلہ کی ضرورت پڑتی تھی، جو کوئی مشکل کام ہوتا آپ سے حل کروا لیتے اور جب آپ نہ ہوں گے تو ہم کیا کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

'تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ'.

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

یہ دو چیزیں میرا دین ہیں میرا مذہب ہیں، یہ دو چیزیں جو ہیں تمہاری زندگی کے تمام مسائل کا حل ہے، اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے اس میں کوئی کمی باقی نہیں فرمایا: اب اگر میں نہ بھی ہوں تمہارے تمام مسائل قرآن حل کرے گا، میری حدیث حل کرے گی دو چیزیں حل کریں گی۔ جو میں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں:

'تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ'. ①

فرمایا جب تک ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے کیا خدشہ نبی ﷺ نے ظاہر کیا اگر تم رہے ان دونوں پر تب تک تو تم گمراہ نہیں ہو گیا گر اس کے ساتھ کوئی تیسری چیز بھی شامل کر لی جو نہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھی نہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھی، نہ عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھی، اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم،

① مؤطا امام مالك، كتاب الجامع، باب النهى عن القول بالقدر: ٣٣٣٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تابعین ﷭ کے زمانہ میں وہ چیز ہے ہی نہیں تھی۔ جس کو آج ہم کہتے ہیں ایمان اللہ تعالیٰ پر کلمہ رسول اللہ کا اور مذہب ابو حنیفہ ﷫ کا، پہلی صدی میں امام ابو حنیفہ ﷫ ہے ہی نہ تھے، اور جو امام ہے تھے ان کا کبھی کسی نے کہا ہی نہیں تھا، کہ ایمان میرا اللہ تعالیٰ پر ہے کلمہ رسول اللہ والا اور مذہب میرا ابو بکر ﷜ کا یہ کبھی کسی نے کہا ہی نہ تھا۔

میں تو رسول اللہ کے دین پر ہوں:

صحابہ ﷢ میں ایک دفعہ اختلاف ہو گیا ایک طرف حضرت علی ﷜، ایک طرف معاویہ ﷜، حضرت علی ﷜ لوگوں کو اپنی طرف بلاتے تھے اور حضرت معاویہ ﷜ یہ لوگوں کو اپنی طرف بلاتے تھے۔ دونوں نبی ﷺ کے صحابی تھے، عبداللہ بن عباس ﷠ بھی نبی ﷺ کے صحابی تھے۔ ان سے ایک آدمی نے پوچھا:

عبداللہ بن عباس ﷠ تو کس پارٹی کے ساتھ ہے؟

اَنْتَ عَلٰی مِلَّۃِ عَلِیٍّ اَمْ عَلٰی مِلَّۃِ مُعَاوِیَۃَ.

تیری ملت علی والی ہے یا معاویہ والی ملت ہے؟

تو صحابی ﷜ نے کہا:

'لَا عَلٰی مِلَّۃِ عَلِیٍّ وَلَا عَلٰی مِلَّۃِ مُعَاوِیَۃَ'.

میرا مذہب نہ علی کے مذہب پر نہ معاویہ کے مذہب پر۔

پوچھا تیرا کیا مذہب ہے؟

بَلْ اَنَا عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ.

بلکہ میں رسول اللہ کی ملت پر ہوں۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جو مذہب رسول اللہ ﷺ کا ہے وہ ہی میرا ہے تو وہ مولویوں کے فتوے نہیں لیتا، اماموں کے فتوے نہیں لیتا، وہ پوچھتا ہے کہ یہ بتاؤ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے رسول ﷺ نے کیا بتایا ہے؟ میرے رسول نے کیا کہا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کیا کہتی ہے؟ وہ یہ پوچھتا ہے کیونکہ دین ان دو چیزوں کا نام ہے اسلئے آقا نے وضاحت فرمادی کہ میں دو چیزیں چھوڑ کو جارہا ہوں جو ان پر عمل کریں گے وہ گمراہ نہیں ہوں گے۔

فقہ گمراہی کا منبع ہے:

آج ہم کہتے ہیں کہ قرآن ہمارے مسئلے حل نہیں کرتا، حدیث ہمارے مسئلے حل نہیں کرتی، ہم فقہ کی طرف اس لئے جاتے ہیں اور واضح کہتے ہیں انہوں نے مانا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے پوری شریعت ہم کو دی، اور یہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہمارے مسئلے حل نہیں کرتی اور یہ بات چھوڑ کر کتنی دور جا چکے، اتنے دور جا چکے۔

کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کسی عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ ملے ہی نہ اس کو علم ہی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے، زندہ بھی ہے یا کہ مردہ ہے اس کی بیوی کتنی دیر انتظار کرے تو پھر نکاح کرے؟

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نوے سال انتظار کرے۔

تو دیکھو نوے سال کس کس کی عمر ہوتی ہے؟

نبی ﷺ سے پوچھا گیا:

یا رسول اللہ ﷺ آپ کی امت کی عام عمر کتنی ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عُمُرُ أُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ سَنَةً. ①

میری امت میں عام عمر ستر، بہتر سال ہوگی۔

نوے سال تو کسی کسی کی ہے اور جو آدمی نکاح کرنے کے بعد گم ہوا ہے آخر اس کی عمر پندرہ، بیس سال کی ہوگی تو ہوا ہے، بیس سال کا تھا نکاح ہوا پھر وہ گم گیا اسی سال بیوی انتظار کرے جب اسی سال پورے ہوں گے تو بیوی کی عمر کتنی ہوگی اس کی عمر سو، ایک سو پچیس سال ہوگی، اس وقت وہ نکاح کرنے کی حالت میں ہوگی، ؟مسئلہ عقل کے ساتھ بتایا جائے یا رائے کے ساتھ بتایا جائے اس میں کمزوری اور کمی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ مسئلہ نہیں بتایا اللہ تعالیٰ نے طلاق والی عورت کو فرمایا ہے تین حیض انتظار کر کے نکاح کر لے کوئی زیادہ نہیں کوئی اسی سال نہیں بتائے، کوئی پچاس سال نہیں بتائے، کوئی دس سال نہیں بتائے۔ کوئی عورت اس کا خاوند مر جاتا ہے وہ کتنا عرصہ انتظار کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار ماہ دس دن انتظار کرے، اور اس مدت کے بعد وہ نکاح کرے کر سکتی ہے، اللہ تعالیٰ نے تو سالوں کی مدت نہیں بتائی، پتا تھا اللہ تعالیٰ کو کہ عورت خاوند کے بغیر اپنے پاکیزہ خیالات کتنی دیر رکھ سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک رات کو عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو دیکھا کہ کچھ عورتیں شعر پڑھ رہی ہیں اگر مجھے موقع ملے نصر بن حجاز کو ملنے کا تو میں خوشی محسوس کروں گی، شعر پڑھتی تھیں عاشقی، معشوقی کے حضرت عمر سن کر حیران ہو گئے کہ نبی ﷺ کے شہر مدینہ میں عاشقی معشوقی کے شعر پڑھے جا رہے ہیں، اور وہ عورتیں پڑھ رہی ہیں جن عورتوں نے نبی پر ایمان لایا اور نبی کو دیکھا اور آپ کے زمانہ میں پیدا ہوئیں، صحابہ کی بیٹیاں ہیں یا صحابہ کی بیویاں ہیں ان عورتوں کے گندے خیال

① سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب فناء اعمار هذه الامة، رقم (۲۳۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں سے آ گئے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گھر تو میں چلا گیا لیکن مجھے نیند نہیں آئی ساری رات ایسے ہی گزر گئی اس پریشانی میں کہ نبی ﷺ کے شہر میں بھی ایسے خیالات کی عورتیں پیدا ہو گئی ہیں، وجہ کیا ہے صبح کو اٹھے نماز پڑھی اعلان کیا:

بھئی فلاں جگہ ہر میں رات کو گیا وہاں کچھ عورتیں گئی ہوئی تھیں ان میں ایک عورت یہ شعر پڑھ رہی تھی، کسی کو پتا ہے وہ کون تھی؟

ایک عورت نے کہا:

ہاں مجھے پتا ہے میں بھی وہاں تھی نماز پڑھنے آئی ہوئی تھی۔

پوچھا کون تھی؟

وہ کہتی ہیں:

فلاں محلے کی فلاں عورت تھیں۔

کہا: شعر کون پڑھتی تھی؟

کہتی: شعر فلاں عورت پڑھ رہی تھی؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلایا پوچھا:

بی بی تیرا نکاح نہیں ہوا؟

کہنے لگی: ہوا ہے۔

کہا:

تیرے خیالات میں پھر یہ گندگی کہاں سے آ گئی؟

خاوند گھر ہو تو کیا ضرورت ہے؟ یہ باتیں کرنے کی۔

کہا: کہاں ہے تیرا خاوند؟

وہ کہتی ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”وہ تو تمہاری فوج کے ساتھ باہر گیا ہوا ہے ایک دو سال ہو گئے ہیں وہ آیا ہی نہیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”یہ بات میرے دماغ میں آئی کہ خاوند کے بغیر عورت کے خیالات پاک نہیں رہ سکتے نکاح کا اسی لئے ضروری حکم ہے۔ کہ یہ خیالات پاک رکھنے ہیں تو نکاح کر لو ورنہ کوئی آدمی طاقت نہیں رکھتا اپنے خیالات پاکیزہ رکھنے کی نہ عورت نہ مرد، کہتے ہیں عجیب بات ہے خاوند بھی موجود ہے سال دو سال ہوئے ہیں باہر گئے ہوئے کو اس کے خیالات پاکیزہ نہیں رہے۔“

اپنی بیٹی کے پاس چلے گئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں بلایا اور کہا: اے حفصہ رضی اللہ عنہا میں تجھ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اور وہ بات ایسی ہے کہ کوئی باپ اپنی بیٹی سے پوچھ نہیں سکتا اس میں حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن شرع میں شرم نہیں، وہ کہنے لگیں: پوچھیں۔ کہنے لگے: اے حفصہ رضی اللہ عنہا تم نبی کے گھر میں رہی ہو نبی کی باتیں سنی نبی کی زندگی دیکھی تو بتا:

خاوند کے بغیر عورت کتنی دیر اپنے خیالات پاکیزہ رکھ سکتی ہے؟

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

چار ماہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سے زیادہ دیر عورت اپنے خیالات پاکیزہ نہیں رکھ سکتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا:

اے عمر رضی اللہ عنہ تو نے کتنی غلطی کی ہے تو نے کبھی اس بات کا خیال ہی نہیں کیا کہ جن خاوندوں کی عورتیں گھروں میں ہیں ان کو دو سال باہر بھیج دیا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے جن عورتوں کے خیالات غلط ہو رہے ہیں اس کا عذاب تجھ کو ہی ہوا؟ عمر رضی اللہ عنہ کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں کہ اس سے غلطی نہ ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات سمجھ آئی کہ یہ چار ماہ دس دن خاوند مر جائے تو اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت رکھی ہے تو یہ سب کچھ دیکھ کر عمر نے قانون بنا دیا کہ کوئی مرد جس کی بیوی گھر میں ہو وہ چار ماہ سے زیادہ فوج میں نہیں رہ سکتا چار ماہ کے بعد اس کو ضرور چھٹی دی جائے یہ شریعت کے فیصلے ہیں۔ نوے سال کا فیصلہ کہاں سے لے لیا؟ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو گیا پاکستان کے بننے کے وقت تو پھر خود ہی فتویٰ دینے لگ گئے چلو چار سال کے بعد نکاح کر لے اب تقلید کہاں گئی؟ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کی؟

ہمارا موقف:

اسی لئے ہم کہتے ہیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ذات ایسی نہیں کہ اس کی اطاعت کو دین کہا جائے، دین وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسی کی تلقین آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور سارے قرآن پاک میں کہا:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔

جس نے یہ سبق بھلا دیا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں یہ نہیں پوچھا کہ خدا کی کتاب کیا کہتی ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیا کہتی ہے یہ آدمی ہدایت پر کبھی نہیں رہ سکتا، اگر ہدایت پر رہ سکتا ہے تو قرآن و حدیث پر رہ سکتا ہے اور یہی مسلک اہلحدیث ہے ہمیں کوئی کہے کہ تمہارے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ غلطی ہوئی ہے ہم کہتے ہیں ہوئی ہو گی ہم نے ان کا کونسا کلمہ پڑھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بتاؤ کیا غلطی ہوئی؟ عمر رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی ہو، امام شافعی رحمہ اللہ سے غلطی ہوئی ہو، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے غلطی ہوئی ہو، ہم ان کا کوئی دین مانتے ہیں دین اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا نام ہے اس لئے قرآن فرماتا ہے ہر آدمی یہ سبق یاد کر لے:

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ﴾.

اور پھر فرمایا مسلمانو! اگر تمہارا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو کس کے پاس لے کر جاؤ گے؟ کسی مولوی کے پاس کسی امام کے پاس؟ اماموں سے بھی جھگڑا ہو سکتا ہے، فرمایا:

﴿وَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾.

کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو تو پوچھو کس سے؟

﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

وہ اللہ کی طرف لوٹاؤ اور رسول کی طرف لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھو، حدیث میں دیکھو، یہ وہ سبق ہے جو اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یاد کروانا چاہتا ہے۔ کہ اس راستہ سے نہ اتر جانا کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں یاد ہی نہ رہیں، یہ ہے سیدھا راستہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾.①

یہ میرا راستہ سیدھا ہے اسی کی اتباع کرو دیگر راہوں کی اتباع نہ کرنا وہ تمہیں تفرقہ میں ڈال دیں گے۔

﴿هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾

یہ جو قرآن و حدیث میں آگیا یہ میرا راستہ ہے سیدھا ﴿صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾۔

---

① سورة الأنعام: ١٥٣

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا نام ہے اس لئے قرآن فرماتا ہے ہر آدمی یہ سبق یاد کر لے:

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾.

اور پھر فرمایا مسلمانو! اگر تمہارا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو کس کے پاس لے کر جاؤ گے؟ کسی مولوی کے پاس کسی امام کے پاس؟ اماموں سے بھی جھگڑا ہو سکتا ہے، فرمایا:

﴿وَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾.

کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو تو پوچھو کس سے؟

﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

وہ اللہ کی طرف لوٹاؤ اور رسول کی طرف لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھو، حدیث میں دیکھو، یہ وہ سبق ہے جو اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یاد کروانا چاہتا ہے۔ کہ اس راستہ سے نہ اتر جانا کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں یاد ہی نہ رہیں، یہ ہے سیدھا راستہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾.①

یہ میرا راستہ سیدھا ہے اسی کی اتباع کرو دیگر راہوں کی اتباع نہ کرنا وہ تمہیں تفرقہ میں ڈال دیں گے۔

﴿هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾

یہ جو قرآن و حدیث میں آگیا یہ میرا راستہ ہے سیدھا ﴿صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾۔

---

① سورة الأنعام: ١٥٣

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾.

فرمایا: اس راستے سے ادھر ادھر نہیں جانا بلکہ اسی پر ہی رہنا ہے قرآن اور رسول اللہ کی حدیث۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس دین کو قائم رکھ سکیں تا کہ ہم دنیا بھی بنا سکیں، آخرت بھی بنا سکیں۔

آمین یا رب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین.

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

خطباتِ شیخ الحدیث

ناشر: دار الخلود
لائن پار محلہ سلامت پورہ، کامونکی ضلع گوجرانوالہ
0333-8257302 0345-7333521